وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

اللؤلؤ والمرجان

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ احادیث کا مجموعہ

ترتیب علامہ محمد فواد عبدالباقی

ترجمہ مولانا محمد رفیق چودھری

مکتبہ قرآنیات، لاہور

وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ

اللؤلؤ والمرجان

فيما اتفق عليه الشيخان

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی متفق علیہ 1906 احادیث کا مستند مجموعہ

ترتیب

علامہ محمد فؤاد عبد الباقی

ترجمہ

مولانا محمد رفیق چودھری

مکتبہ قرآنیات ۔ لاہور

نام کتاب .... اللؤلؤ والمرجان

مرتب .... محمد فواد عبدالباقی

نام مترجم .... پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

ناشر .... مکتبہ قرآنیات، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ،

اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

فون: 5811297، موبائل: 0333-4399812

اہتمام .... حافظ تقی الدین

اشاعت اوّل .... ستمبر 2005ء

کمپوزنگ .... مکتبۃ الکتاب کمپوزنگ سینٹر 7237886

صفحات 600

قیمت =/480 روپے

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ قرآنیات، 3/A یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

2۔ کتاب سرائے، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور

3۔ مکتبہ مجددیہ، الکریم مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

(از مرتب کتاب)

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o ﴾[الفاتحہ]

''تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے، بڑا مہربان، نہایت رحم والا اور بدلے کے دن کا مالک ہے۔''

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَ النُّوْرَ ﴾[الانعام: 1]

''تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔''

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ ﴾ [بنی اسرائیل: 111]

''تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جو اولاد نہیں رکھتا۔ اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور وہ ایسا عاجز و کمزور نہیں کہ کوئی اس کا مددگار ہو۔''

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ لَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا o قَيِّمًا ﴾[الکہف: 1-2]

''تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر ایسی کتاب نازل فرمائی جس کے سمجھنے میں کوئی اُلجھاؤ نہیں جو ایک رہنما کتاب ہے۔''

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ o ﴾ [سبا: 1]

''تعریف (اس دنیا میں بھی) اس اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اور آخرت میں بھی اُسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ حکمت والا اور ہر چیز سے باخبر ہے۔''

❀ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْۤ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِی الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ o ﴾ [فاطر: 1]

''تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ جس نے ایسے فرشتوں کو اپنا پیغام رساں بنایا جن کے پر ہیں دو دو، تین تین اور چار چار۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❀ ﴿ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ز وَ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَO ﴾ [القصص: 70]

''اُسی کے لیے حمد ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔ فیصلے کا اختیار اُسی کے پاس ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔''

❀ ﴿ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَO ﴾ [الروم: 18]

''آسمانوں اور زمین میں اللہ ہی تعریف کے لائق ہے۔ اور عصر کے وقت اور جب تم ظہر کرتے ہو (اُس وقت بھی اللہ کی عبادت کرو)''

❀ ﴿ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ Oوَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ص وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ O ﴾ [الجاثیہ: 36-37]

''پس تعریف اُسی اللہ کے لیے ہے جو آسمان کا، زمین کا اور سارے جہانوں کا مالک ہے۔ آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے۔ وہی زبردست اور حکمت والا ہے۔''

❀ ﴿ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ O ﴾ [التغابن: 1]

''اُسی اللہ کی بادشاہی ہے، وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

❀ ﴿ وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا قف وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَآ اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ج ﴾

[الاعراف: 43]

''اور وہ کہیں گے شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا۔ ہم ہدایت کی راہ پر نہ چلتے اگر اللہ نے ہمیں یہ راہ نہ دکھائی ہوتی۔''

❀ ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ﴾

[التوبہ: 33-48۔ الفتح: 28-61۔ الصف: 9]

''وہی اللہ ہے جس نے اپنے رسول ؐ کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تا کہ اس کو سب دینوں پر غالب کر دے۔''

❀ ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا قف يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط ﴾ [الفتح: 28]

''محمد ؐ اللہ کے رسول ؐ ہیں اور جو لوگ آپ ؐ کے ساتھی ہیں وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں اور آپس میں مہربان ہیں۔ تم انہیں رکوع میں اور سجدے میں دیکھو گے۔ وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا مندی کی طلب میں لگے رہتے ہیں۔ ان کی پیشانیوں پر سجدوں کا نشان ہے۔''

❀ ﴿ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ لا كَفَّرَ عَنْهُمْ

سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ o ﴾ [محمد: 2]

''اور جولوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اور اس کتاب کو مانا جو محمدؐ پر نازل کی گئی اور جو حق ہے اور اُن کے رب کی طرف سے، تو اللہ نے اُن کے گناہ اُن سے دُور کر دیے اور اُن کا حال درست کر دیا۔''

❀ ﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًاo ﴾ [الاحزاب: 40]

''اے لوگو! محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسولؐ اور آخری نبیؐ ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔''

❀ ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًاo وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًاo ﴾

[الاحزاب: 45-46]

''اے نبیؐ! ہم نے آپ کو حق کی گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، خبردار کرنے والا، اللہ کے حکم سے اُس کی طرف دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔''

❀ ﴿ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَo ﴾ [الانبیاء: 107]

''اور ہم نے آپؐ کو دنیا والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

❀ ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًاo ﴾

[الاحزاب: 56]

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت اور درود بھیجتے ہیں۔ لہٰذا اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درُود و سلام بھیجو۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌo

امابعد! یہ کتاب ''**اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ**'' اُن احادیث پر مشتمل ہے جن پر محدثین کے دو بڑے اماموں کا اتفاق ہے۔ ان میں سے ایک امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردِزبہ بخاری الجعفی ہیں جو 194ھ میں پیدا ہوئے اور 256ھ میں فوت ہوئے۔ دوسرے امام ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشا پوری ہیں جو 204ھ میں پیدا ہوئے اور 261ھ میں وفات پائی۔

اس کتاب کا کام داراحیاء الکتب العربیہ کے مدیر جناب محمد الحلبی کی فرمائش پر کیا گیا جنہوں نے اسے شائع کرنے کی ذمہ داری اُٹھائی ہے۔ موصوف کے مشورے کے مطابق اس کتاب میں صحیح بخاری سے ایسی حدیث کا انتخاب کرنا تھا جو صحیح مسلم میں بھی موجود ہو اور اس کا

متن، الفاظ اور راویوں کے لحاظ سے صحیح مسلم کی حدیث کے متن سے زیادہ مطابقت رکھتا ہو۔

ناشر کی جانب سے اس پابندی کے ساتھ ایسی کتاب تیار کرنا نہایت مشکل اور صبر آزما کام تھا کیونکہ اب تک جن لوگوں نے متفق علیہ احادیث جمع کی تھیں اُنہوں نے اس پابندی کو ملحوظ نہیں رکھا۔ جس کا سبب یہ ہے کہ حافظ ابن حجرؒ کا قول ہے کہ کسی حدیث کو متفق علیہ کہنے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس حدیث کا پہلا راوی دونوں کی روایتوں میں ایک ہی صحابی ہو، خواہ دونوں روایتوں کے متن کی تفصیل، اندازِ بیان اور الفاظ کسی حد تک ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

امام نووی نے اپنی کتاب ''الاربعین نبوی'' کی پہلی حدیث '' اِنَّمَا الْاَعْمَالُ'' کو متفق علیہ قرار دیا ہے مگر اُنہوں نے اس میں صحیح بخاری کی جو حدیث درج کی ہے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا متن صحیح مسلم کی حدیث سے قریب تر ہے۔ بلکہ وہی حدیث لے لی ہے جو صحیح بخاری میں سب سے پہلے آئی ہے جبکہ ان دونوں کی تخریج میں متن اور ترتیب کے لحاظ سے کئی اختلافات موجود ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے یہی حدیث درج ذیل سات مقامات پر مختلف طریقوں سے روایت کی ہے:

1۔ کتاب بدء الوحی: باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

2۔ کتاب الایمان: باب ما جاء ان الاعمال بالنیة

3۔ کتاب العتق: باب الخطاء والنسیان فی العتاقة والطلاق

4۔ کتاب مناقب الانصار: باب هجرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و اصحابه الی المدینة

5۔ کتاب النکاح: باب من هاجر او عمل خیراً لتزویج امراء ة فله ما نوی

6۔ کتاب الایمان والنذور: باب النیة فی الایمان

7۔ کتاب الحیل: باب فی ترك الحیل

امام مسلم نے اس حدیث کو کتاب الامارۃ: باب قوله علیه السلام انما الاعمال بالنیة میں روایت کیا ہے۔ مگر اس کا متن صحیح بخاری کی مذکورہ سات احادیث میں سے صرف اس حدیث سے مطابقت رکھتا ہے جو کتاب الایمان والنذور: باب النیة فی الایمان میں آئی ہے۔

یہ تھی وہ مشکل جو مجھے درپیش تھی اور میں یہ مشقت آزما کام نہ کر سکتا اگر پہلے سے میری یہ دو مرتب کردہ کتب موجود نہ ہوتیں:

1۔ جامع مسانید صحیح بخاری

2۔ قرۃ العینین فی اطراف الصحیحین

میں نے اپنی ان دونوں کتابوں سے بڑی مدد لے کر یہ تیسرا صبر آزما کام مکمل کیا ہے، اور اس کا نام ''اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ'' رکھا ہے۔

میری اس کتاب کی قدر و قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابن صلاح نے صحیح حدیث کی درج ذیل اقسام بیان کی ہیں:

1۔ وہ حدیث جسے امام بخاری اور امام مسلم دونوں نے بیان کیا ہو۔

2۔ وہ جو صرف صحیح بخاری میں ہو۔
3۔ وہ جو صرف صحیح مسلم میں ہو۔
4۔ وہ جو ان دونوں شرطوں کے مطابق ہو مگر ان میں نہ ہو۔
5۔ وہ جو صرف صحیح بخاری کی شرائط کے مطابق ہو مگر اُس میں نہ ہو۔
6۔ وہ جو صرف صحیح مسلم کی شرائط کے مطابق ہو مگر اُس میں نہ ہو۔
7۔ وہ جسے صحیحین کے سوا کسی اور محدث نے اپنی کتاب میں صحیح حدیث کے طور پر درج کیا ہو۔

یہی صحیح حدیث کی بنیادی اقسام ہیں۔ ان میں سب سے اعلیٰ اور افضل پہلی قسم ہے جسے متفق علیہ حدیث بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس حدیث کے صحیح ہونے پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق ہے۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ اس پر پوری اُمت کا اتفاق ہے۔ اگرچہ بظاہر اُمت بھی عملی طور پر ان احادیث پر متفق نظر آتی ہے۔ اس قسم کی ہر حدیث کی صحت تسلیم شدہ ہے اور اس کے ذریعے علم نظری یقینی حاصل ہوتا ہے۔

میرے علم میں سوائے ایک کتاب کے اور کوئی کتاب موجود نہیں جس میں متفق علیہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو۔ یہ کتاب شیخ محمد حبیب اللہ شنقیطی مرحوم کی ''زاد المسلم فی ما اتفق علیہ البخاری والمسلم'' ہے۔ لیکن اس میں بھی تمام متفق علیہ احادیث کا احاطہ نہیں کیا گیا۔ صرف قولی احادیث کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے اور ان کے ساتھ ان حدیثوں کو شامل کیا ہے جنہیں دونوں اماموں نے ''کان من شمائلہ'' کے الفاظ سے یا لفظ ''نھی'' سے بیان کیا ہے اور ان سب کی کل تعداد 1368 ہے۔

امام نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ؛

''جب کوئی صحابہ یہ الفاظ استعمال کرے ''ہم یہ کہا کرتے تھے'' یا ''ہم یہ کیا کرتے تھے'' یا ''لوگ یہ کہا کرتے تھے'' یا ''لوگ یوں کیا کرتے تھے'' یا ''ہم لوگ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے'' تو ایسی روایات کو مرفوع کہا جائے یا موقوف۔ اس سلسلے میں محدثین میں اختلاف ہے۔ امام ابوبکر اسمٰعیل کے نزدیک ایسی حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف کہلائے گی۔ ہم ایک الگ فصل میں ان شاء اللہ موقوف کے حکم کی بحث کریں گے۔ جمہور محدثین اور علمائے فقہ واصول کے نزدیک اگر صحابی راوی نے اس حدیث کو نبی ﷺ کے زمانے کی طرف منسوب نہیں کیا تو وہ موقوف ہوگی مرفوع نہیں ہوگی۔ اگر اس نے اس طرح کے الفاظ کہ ''ہم نبی ﷺ کی زندگی میں'' یا ''آپؐ کے زمانے میں'' یا ''جب آپؐ موجود تھے'' یا ''آپؐ ہمارے درمیان موجود تھے'' وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ ''ایسا کرتے تھے'' کہہ کر اسے آپؐ کے زمانے کی طرف منسوب کر دیا ہو تو وہ حدیث مرفوع ہوگی۔ یہی رائے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ جب کوئی کام رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا گیا ہوگا تو اس کا واضح مطلب یہی ہے کہ آپؐ کو اس کی اطلاع ضرور ہوئی ہوگی اور آپ نے اسے جائز قرار دیا ہوگا۔ لہٰذا ایسی حدیث مرفوع کہلائے گی۔ بعض دوسرے محدثین کی رائے ہے کہ حدیث میں جس فعل کا ذکر ہو وہ

اگر ایسا فعل ہے جو عام طور پر چھپا کر نہیں کیا جاتا بلکہ سب کے سامنے کیا جاتا ہے تو ایسی حدیث مرفوع ہو گی ورنہ موقوف۔ ابن صلاح نے اسی رائے کو صحیح مانا ہے۔ البتہ جب کوئی صحابہ راوی یہ کہے کہ ''ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا گیا'' یا ''ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا'' یا ''یہ کام سنت ہے'' وغیرہ تو ایسی حدیث جمہور اہل علم وفن کے ہاں مرفوع ہے اور یہی رائے صحیح ہے۔''

سید جمال الدین قاسمیؒ نے اپنی کتاب ''قواعد التحدیث'' میں لکھا ہے کہ؛

''امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے بعض فتاویٰ میں لکھا ہے کہ جب مطلق ''حدیث نبوی'' کہا جائے تو اس سے نبی ﷺ کی قولی، فعلی یا تقریری حدیث مراد لی جائے گی۔''

یہی وجہ ہے کہ کتاب ''زاد المسلم فیما اتفق علیہ البخاری والمسلم'' اور کتاب ''اللؤلؤ والمرجان'' کی احادیث کی تعداد میں اختلاف ہے۔ پہلی میں 1368 جبکہ دوسری میں 1906 حدیثیں ہیں۔

میں نے اپنی کتاب ''اللؤلؤ والمرجان'' میں ہر حدیث کا متن صحیح بخاری سے لیا ہے اور تمام ابواب و کتب کے نام صحیح مسلم سے اُس کی ترتیب کے مطابق لیے ہیں۔

قارئین کرام!

آپ کے سامنے وہ کتاب ہے جس میں اعلیٰ پائے کی صحیح احادیث ہیں۔ ان کو حرزِ جان بنائیے اور ان پر عمل کیجئے۔

﴿ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝ ﴾

[آل عمران: 53]

''اے ہمارے رب! ہم اُس چیز پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل کی ہے۔ ہم نے تیرے رسولؐ کی پیروی قبول کی۔ ہمارا نام دین حق کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

محمد فواد عبدالباقی

عرضِ مترجم

قرآن مجید کے بعد اسلامی شریعت کا دوسرا بنیادی ماخذ (Basic Source of Islamic Sharia) سنت ہے جس کی اساس احادیث صحیحہ پر ہے۔ ان صحیح احادیث میں سب سے اعلیٰ درجہ اُن کا ہے جن کی صحت پر امام بخاری اور امام مسلم دونوں کا اتفاق ہو۔ ایسی احادیث کو "متفق علیہ" کہا جاتا ہے۔

علامہ محمد فواد عبدالباقی نے تمام متفق علیہ احادیث کو، جن کی تعداد 1906 ہے، ایک کتاب میں جمع کر دیا ہے جس کا نام "اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فِي مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الشَّيْخَانِ" ہے اور اسے مختصر کر کے "اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ" کہتے ہیں۔

علامہ موصوف نے اس سے پہلے کئی اہم علمی کام کیے جن میں "المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم" نامی کتاب شامل ہے اور جو قرآن کے تمام الفاظ کا نہایت عمدہ، مستند اور مکمل انڈکس ہے۔

زیر نظر کتاب "اَللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ" کا نام قرآن کی درج ذیل آیات کی طرف تلمیح ہے:

﴿ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ○ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ○ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ○ ﴾ [الرحمٰن: 19تا23]

"اُسی (اللہ) نے دو طرح کے سمندر بنا دیے اور اُن کو آپس میں ملا دیا۔ مگر ان کے درمیان ایک پردہ حائل کر دیا جس سے وہ تجاوز نہیں کرتے۔ تو تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔ پھر ان دونوں قسم کے سمندروں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔ تو تم اپنے رب کی کن کن قدرتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

گویا اس کتاب میں احادیث کے دو سمندروں ...... صحیح بخاری اور صحیح مسلم ...... کو ملا دیا گیا ہے اور ان دونوں کے "موتی مرجان" ایک ہی لڑی میں پرو دیے گئے ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ صحیح بخاری کو اگرچہ تمام کتب احادیث پر فضیلت حاصل ہے تاہم اس کی احادیث کی ترتیب مناسب نہیں۔ اس میں کوئی حدیث تلاش کرنی ہو تو بہت مشکل سے ملتی ہے اور بعض اوقات ایسے باب اور کتاب میں جا ملتی ہے جہاں اس کے موجود ہونے کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس صحیح مسلم (جس کا درجہ صحیح بخاری کے بعد آتا ہے) میں احادیث کی

ترتیب اور ابواب بندی نہایت عمدہ ہے جس کے نتیجے میں اس میں کوئی حدیث ڈھونڈنا بہت آسان ہے۔ کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ہر حدیث کو اس کے مناسب اور متعلق مقام پر درج کیا ہے اور ساتھ ہی اس سے ملتی جلتی احادیث کے تمام طُرق جمع کر دیے ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ ''اللؤلؤ والمرجان'' میں ہر حدیث کا متن صحیح بخاری سے مگر اس کی ترتیب صحیح مسلم کے ابواب و کتب سے لی گئی ہے اور یہ دنیا میں صحیح ترین اور مستند ترین احادیث کا مجموعہ بن گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کا عربی سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے مگر اصل کتاب کے برعکس ہر حدیث کا حوالہ باب اور کتاب سے دینے کی بجائے اُس کے نمبر شمار کے لحاظ سے دیا ہے۔ سلسلہ نمبر کے لیے ''مکتبہ دارالسلام'' کی مطبوعہ'' الکتب الستة'' پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اس میں صحیح بخاری کی احادیث کے نمبر ہماری مروجہ کتب کے مطابق ہیں مگر صحیح مسلم کی احادیث میں اُس کے مقدمے کی احادیث کو بھی شمار کر لیا گیا ہے جن کی تعداد 93 ہے۔ مروجہ کتب میں صحیح مسلم کی حدیث تلاش کرنے کے لیے اُن کے دیے ہوئے نمبروں میں سے 93 کا عدد تفریق کر کے مطلوبہ حدیث نمبر حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود بعض نسخوں میں ایک دو نمبر آگے پیچھے ہونے کا امکان بھی موجود ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق دے اور میری اس ادنیٰ کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

والسلام
محمد رفیق چودھری

لاہور
15۔اپریل 2005ء
5۔ربیع الاوّل 1426ھ

مقدمہ

رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

1. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ. (بخاری:106، مسلم:2)

1۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: میرے بارے میں جھوٹ نہ بولو۔ اس لیے کہ جو میرے بارے میں جھوٹ گھڑے گا، وہ ضرور دوزخ میں جائے گا۔

2. قَالَ أَنَسٌ: إِنَّهُ لَيَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَمَّدَ عَلَيَّ كَذِبًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری:108، مسلم:3)

2۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے تمہارے سامنے زیادہ حدیثیں بیان کرنے سے جو چیز روکتی ہے، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی بات گھڑ کر میری طرف منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

3. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (بخاری:110، مسلم:4)

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص جان بوجھ کر کوئی جھوٹ گھڑ کر میری طرف منسوب کرے گا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

4. عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.
(بخاری:1291، مسلم:5)

4۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ میرے بارے میں جھوٹ بولنا کسی دوسرے شخص کے بارے میں جھوٹ بولنے کی طرح نہیں ہے، جو شخص جان بوجھ کر جھوٹ میری طرف منسوب کرے گا، وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔

1...... ﴿کتاب الایمان﴾

ایمان کے بارے میں

5. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: مَا الْإِيْمَانُ قَالَ: الْإِيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ. قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ. قَالَ: مَا الْإِحْسَانُ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ: مَتَى السَّاعَةُ: قَالَ: مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾ الْآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ: رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ.
(بخاری:50، مسلم:97)

5۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دن نبی ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا: ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، فرشتوں پر، قیامت کے دن اللہ کے حضور پیش ہونے پر، اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کا یقین رکھو۔ اس نے مزید سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے: (1) تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ (2) نماز قائم کرو۔ (3) زکوٰۃ دو۔ (4) اور رمضان کے روزے رکھو۔ پھر اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احسان کیا ہے؟ فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ یقیناً تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ البتہ میں تم کو قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں۔ جب لونڈی اپنا آقا جنے گی اور جب اونٹوں کے سیاہ فام چرواہے بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے۔ قیامت کا علم اُن پانچ غیبی اُمور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ﴿ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ﴾..... ''قیامت کا علم اللہ ہی کے پاس ہے، وہی بارش برساتا ہے، وہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹوں میں کیا ہے، کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے اور نہ کسی کو یہ خبر ہے کہ کس جگہ اس کو موت آنی ہے۔'' (لقمان:34)

پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے واپس بلاؤ'' مگر وہ نہ ملا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، لوگوں کو اُن کا دین سکھانے آئے تھے۔''

6. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى

6۔حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ کی خدمت میں نجد

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهِ وَلَا يُفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ". فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا. قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "وَصِيَامُ رَمَضَانَ" قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ. قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا. قَالَ: "لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ.
(بخاری:46، مسلم:100)

کا ایک شخص حاضر ہوا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اس کی گنگناہٹ تو سنائی دیتی تھی لیکن بات سمجھ میں نہیں آتی تھی، جب وہ قریب آیا تو معلوم ہوا اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا اور نماز بھی مجھ پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں، اگر تم رضا کارانہ ادا کرنا چاہو تو کرو۔ اور فرمایا: ماہ رمضان کے روزے۔ سائل نے پوچھا: کیا اور روزہ بھی مجھ پر ہے؟ فرمایا: نہیں البتہ اگر تم رضا کارانہ رکھنا چاہو تو رکھو۔ آپ ﷺ نے اسے زکوۃ کے بارے میں بھی بتایا۔ اس نے پوچھا: کیا مجھ پر اور کوئی ادائیگی ضروری ہے؟ فرمایا: نہیں البتہ تم رضا کارانہ جو کچھ دینا چاہو۔ راوی کہتے ہیں: پھر وہ شخص واپس چلا اور کہتا جاتا تھا: میں نہ اس میں اضافہ کروں گا نہ کمی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاح پا گیا اگر اس نے اپنی بات سچ کر دکھائی۔

7. عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. فَقَالَ: الْقَوْمُ مَا لَهُ مَا لَهُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَرَبٌ مَا لَهُ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ. ذَرْهَا". قَالَ: كَأَنَّهُ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ. (بخاری:5983، مسلم:106)

7۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے میں جنت میں داخل ہو سکوں۔ لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہوا ہے؟ کیوں اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ نہیں ہوا۔ اسے مجھ سے کام ہے۔ اسے کہنے دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اللہ کی عبادت کر، اس میں شرک نہ کر نماز قائم کر۔ زکوۃ ادا کر اور رشتہ داروں سے حُسن سلوک کر۔ اب نکیل چھوڑ دے۔"

8. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ" قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا أَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا. (بخاری:1347، مسلم:107)

8۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا، اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ایسا عمل بتایئے جس سے جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ عبادت میں اللہ کے ساتھ کسی غیر کو اللہ کا شریک نہ بناؤ۔ فرض نمازیں اور مقررہ زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ اس دیہاتی نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں ان پر پورا پورا عمل کروں گا، یہ کہہ کر جب وہ شخص واپس جانے کے مڑا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

9. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ

9۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے: (1) یہ شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. (بخاری:8،مسلم:113)

اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوۃ ادا کرنا (4) بیت اللہ کا حج کرنا (5) اور رمضان کے روزے رکھنا۔

10. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ. قَالُوا رَبِيْعَةُ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى." فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ. وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ: احْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَائَكُمْ. (بخاری:53،مسلم:116)

10۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون لوگ ہیں؟ یا (آپ ﷺ نے فرمایا) کس قبیلہ کا وفد ہے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: ہمارا تعلق قبیلۂ ربیعہ سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لوگوں (یا وفد) کو خوش آمدید! باعزت اور سرخرو آؤ! ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینے میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان یہ قبیلہ یعنی کفار مضر کا قبیلہ حائل ہے۔ آپ ﷺ ہمیں ایسے جامع امور فرما دیجیے جو ہم ان لوگوں کو بھی جا کر بتا دیں جو ہمارے ساتھ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکے اور جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ سے مشروبات کے متعلق بھی دریافت کیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں چار باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ سب کو چھوڑ کر صرف اللہ پر ایمان لائیں۔ پھر فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اور انہیں حکم دیا کہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور ماہ رمضان کے روزے رکھیں اور غنیمت میں سے خمس (پانچواں حصہ) بیت المال میں دیا کریں۔ چار چیزوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا یعنی چار قسم کے برتنوں حنتم، دُبّا، نقیر اور مقیر میں پانی رکھنے اور پینے سے منع فرمایا (راوی کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ عنہما کبھی کبھی "نقیر" کی بجائے "مزفت" بولا کرتے تھے)۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ ان احکام کو ذہن نشین کرلو۔ جو لوگ تمہارے علاقے میں پیچھے رہ گئے ہیں اور یہاں حاضر نہیں ہو سکے، ان کو بھی ان احکام سے مطلع کردو۔

11. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا

11۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اے معاذ! تم ایسے

تَدْعُوْهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللّٰهِ فَإِذَا عَرَفُوا اللّٰهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ. فَإِذَا فَعَلُوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَائِهِمْ فَإِذَا أَطَاعُوْا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.
(بخاری:1458، مسلم:121،123)

12. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ.

13. أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: هَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا. قَالَ: عُمَرُ رضي الله عنه فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. (بخاری:1400، مسلم:124)

14. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. (بخاری:2946، مسلم:125،126)

15. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ.

لوگوں کی طرف جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں۔ تم سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا۔ اگر وہ اللہ کو پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی قبول کر لیں تو انہیں مطلع کرنا کہ اللہ نے ان پر ان کے مال کی زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کی جائے گی اور انہی کے غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس حکم کو بھی تسلیم کر لیں اور زکوٰۃ دینے پر آمادہ ہو جائیں تو ان کی زکوٰۃ وصول کرنا، خبردار! لوگوں کے بہترین مال کو ہاتھ نہ لگانا۔"

12۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی فریاد اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں۔ (بخاری:2448، مسلم:121)

13۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ وفات پا گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں عرب کے بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ آپ کس طرح لوگوں سے جنگ کریں گے جب کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "مجھے لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔ چنانچہ جس شخص نے اس کلمۂ طیبہ کی شہادت دی، اس نے اپنا جان و مال محفوظ کر لیا۔ مگر یہ کہ اسلام کا اس پر کوئی حق ہو۔ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔" اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے جنگ کروں گا جو نماز اور روزہ میں فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں نے مجھے ایک اونٹنی دینے سے بھی انکار کیا تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (بعد میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا اللہ کی قسم اصل بات یہ تھی کہ اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حق پر ہیں۔

14۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کر لیا اس نے اپنا جان و مال محفوظ کر لیا سوائے اس کے کہ اس پر کوئی قانونی حق واجب الادا ہو اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہو گیا۔"

أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ . (بخاری:25، مسلم:129)

15۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں، نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ جب لوگ ان اعمال پر کار بند ہوجائیں گے تو ان کا جان و مال میرے ہاتھوں سے محفوظ ہو جائے گا سوائے اس حق کے جو اسلام کا ان پر واجب الادا ہوگا اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہوگا۔''

16. عَنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ. قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ طَالِبٍ" يَا عَمِّ قُلْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ. فَقَالَ: أَبُوجَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِيْ أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ. فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُوْدَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتّٰى قَالَ: أَبُوْ طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلٰى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَأَبٰى أَنْ يَقُوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﴾ الْآيَةَ .
(بخاری:1360، مسلم:132)

16۔حضرت مُسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا، تو نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ابوطالب کے پاس ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چچا جان! کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیجیے۔ یہی وہ کلمہ ہے جس پر میں اللہ کے ہاں آپ کے مسلمان ہونے کی شہادت دوں گا۔'' اس موقع پر ابوجہل اور عبداللہ بن اُمیّہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے پھر جاؤ گے؟ اس کے بعد نبی ﷺ مسلسل ابوطالب کے سامنے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لینے کی دعوت پیش کرتے رہے اور وہ دونوں (ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ) اپنی بات دہراتے رہے۔ ابوطالب نے آخری بات جو ان دونوں سے کہی، یہ تھی: ''میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں'' اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی قسم، میں آپ کے لیے اس وقت تک استغفار کرتا رہوں گا جب تک کہ مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ..... (التوبہ: آیت:113)'' نبی ﷺ کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں زیبا نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ ان پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ وہ دوزخ کے مستحق ہیں۔''

17.عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: : مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ.
(بخاری:3435، مسلم:140)

17۔حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے یہ شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے، اللہ کے رسول اور کلمۃ اللہ ہیں جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا فرمایا اور رُوح اللہ ہیں۔ یہ شہادت دی کہ جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

18. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيْفُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ. فَقَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا. ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ ابْنَ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. فَقَالَ: هَلْ تَدْرِيْ مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوْهُ. قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. (بخاری:5967 مسلم:143)

18۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان صرف کجاوے کی لکڑی حائل تھی، اچانک آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ پھر کچھ دیر کے بعد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ پھر آپ ﷺ مزید نے تیسری بار فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی غیر کو عبادت میں ذرا بھی اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔'' اس کے بعد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے اللہ کا حق ادا کردیں تو اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: ''بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ پھر وہ ان کو عذاب نہ دے۔''

19. عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِيْ حَقَّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟ قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا. (بخاری: 2856، مسلم:144)

19۔حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عفیر نامی گدھے پر سوار تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے بندوں پر اللہ کا حق کیا ہے؟ اور اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور عبادت میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص شرک نہ کرے وہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں تک نہ پہنچادوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، انہیں یہ خوشخبری نہ دو کہ پھر وہ اسی پر بھروسہ کرکے بیٹھ رہیں گے۔

20. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ! قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ! قَالَ: يَا مُعَاذُ. قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا. قَالَ: "مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

20۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے سوار تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں حاضر ہوں۔ تین مرتبہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا اور ہر مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہی الفاظ دہرائے۔ تیسری مرتبہ فرمایا: جو کوئی سچے دل سے اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت

صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا؟ قَالَ: "إِذًا يَتَّكِلُوْا" وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا.

(بخاری:128، مسلم:148)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اللہ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا میں یہ بات لوگوں کو بتا دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: نہیں! پھر وہ اسی پر بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنی وفات کے وقت بیان کی، اس خیال سے کہ حدیث نہ بیان کرنے کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں۔

21. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ. (بخاری:9، مسلم:152)

21۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کی ساٹھ (60) سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

22. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ. (بخاری:24، مسلم:154)

22۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

23. عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ.

23۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حیا صرف بھلائی لاتی ہے۔ (بخاری:6117، مسلم:156)

24. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

24۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ اسلام میں کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر عمل یہ ہے کہ تم غریبوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر شخص کو خواہ واقف ہو یا اجنبی سلام کرو۔ (بخاری:12، مسلم:160)

25. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ. (بخاری:11، مسلم:163)

25۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کس شخص کا اسلام سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

26. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ. (بخاری:16، مسلم:166)

26۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس میں تین خصلتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا:

(1) وہ جسے اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں۔

(2) وہ جو اگر کسی شخص سے محبت کرے تو صرف اللہ کے لیے کرے۔

(3) وہ جسے کفر کی حالت کی طرف واپس لوٹنا ایسے ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

27. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ

27۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھے اپنے والدین، اولاد اور

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (بخاری:14، مسلم:168)

ساری دنیا کے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

28. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.
(بخاری:13، مسلم:170)

28۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

29. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (بخاری:6018، مسلم:174)

29۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اگر بولے تو بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

30. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ. (بخاری:6019، مسلم:176)

30۔حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے دونوں کانوں نے سنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا جب نبی ﷺ نے یہ فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ ”جائزہ اور خاطر تواضع سے۔ سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ”جائزہ“ کب تک ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: جائزہ ایک دن ہے اور ضیافت تین دن رات! اور جو اس سے بھی بڑھ جائے وہ پھر اس کے لیے صدقہ ہوگا۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اگر بولے تو بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

31. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ هَاهُنَا، أَلَا إِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ. (بخاری:3302، مسلم:181)

31۔حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ایمان یمنی ہے یعنی ادھر (یمن میں) ہے۔ یاد رکھو سختی اور سنگ دلی ان اونٹوں کے چرواہوں میں پائی جاتی ہے جو اونٹوں کی دموں کے پاس کھڑے ہو کر ہانک لگاتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کے قبائل میں، جہاں سے شیطان کے دونوں سینگ نکلتے ہیں۔

32. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً الْفِقْهُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.
(بخاری:4388، مسلم:182)

32۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں، یہ لوگ نرم دل اور لطیف مزاج کے مالک ہیں ”فقہ“ یمنی ہے اور ”حکمت“ یمن والوں کی ہے۔

33. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ

33۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفر کا سرچشمہ مشرق کی جانب ہے اور فخر و غرور اونٹ اور گھوڑے والوں

وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ .
(بخاری:3301، مسلم:185)

میں پایا جاتا ہے جو بڑے بڑے ریوڑ پالنے والے اور ہانکا کرنے والے وحشی ہیں، نرمی اور بُرد باری بھیڑ بکریاں پالنے والوں کا وصف ہے۔

34. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ أَهْلِ الْغَنَمِ وَالْإِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ .
(بخاری:3499، مسلم:187،188)

34۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ فخر وغرور اونٹوں کے وحشی مالکوں کا خصوصی وصف ہے۔ نرمی اور بُردباری بھیڑ بکریاں پالنے والوں میں ہے اور ایمان یمن والوں میں ہے اور حکمت ودانائی بھی یمن سے تعلق رکھتی ہے۔

35. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ "فِيْمَا اسْتَطَعْتُ" وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .
(بخاری:7204، مسلم:199)

35۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مُبارک پر بیعت کی تھی کہ ''احکامِ الٰہی سنوں گا اور اطاعت کروں گا اور ہر مسلمان کی بھلائی چاہوں گا۔'' تو آپ ﷺ نے مجھے تاکید فرمائی تھی کہ کہو: ''جس قدر میرے بس میں ہوگا۔''

36. قَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ .
(بخاری:5578، مسلم:202)

36۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور چور چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا۔ اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کوئی شخص اس وقت مومن نہیں ہوتا جب وہ کوئی قیمتی مال لوٹ رہا ہو اور لوگ اس کی وجہ سے اس کی طرف نگاہیں اٹھائیں۔

37. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: : أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.
(بخاری:34، مسلم:210)

37۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار خصلتیں ایسی ہیں اگر سب کی سب کسی شخص میں موجود ہوں تو وہ پورا منافق ہوگا۔ اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت پائی جائے گی اس میں نفاق کی ایک صفت موجود ہوگی یہاں تک کہ وہ اس کو ترک نہ کردے: اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور اگر عہد کرے تو دھوکہ دے اور جب جھگڑے تو بدگوئی کرے۔

38. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: : آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ.
(بخاری:33، مسلم:211)

38۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: منافق کی تین نشانیاں ہیں: (1) بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے (2) وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے (3) اور اگر اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرتا ہے۔

39. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: : أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ: لِأَخِيْهِ

39۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور کافر

يا كافرُ فقدْ باءَ بها أحدُهما.

ہو جاتا ہے۔(بخاری:6104،مسلم:215)

40. عَنْ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.
(بخاری:3508،مسلم:217)

40۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا جس شخص نے جان بوجھ کر خود کو اپنے باپ کی بجائے دوسرے باپ کی طرف منسوب کیا اس نے کفر کیا اور جس نے کسی ایسی قوم (قبیلہ) میں سے ہونے کا دعویٰ کیا جس سے اس کا کوئی نسبی رشتہ نہ ہو تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔

41. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ فَهُوَ كُفْرٌ.
(بخاری:6768،مسلم:218)

41۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے آباؤاجداد کو چھوڑ کر خود کو دوسروں کی طرف منسوب نہ کرو کیونکہ اپنے حقیقی باپ کے باپ ہونے سے انکار کرنا کفر ہے۔

42. عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:6766،6767،مسلم:220)

42۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ: جو شخص جانتے بوجھتے یہ دعویٰ کرے کہ اس کا باپ اس کے حقیقی والد کے علاوہ کوئی دوسرا شخص ہے اس پر جنت حرام ہے۔یہ حدیث جب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کی گئی تو انہوں نے کہا اس حدیث کو میں نے اپنے دونوں کانوں سے نبی ﷺ سے خود سُنا اور میرے حافظے نے اسے یاد رکھا۔

43. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. (بخاری:48،مسلم:221)

43۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) اور مسلمانوں سے جنگ کرنا کفر ہے۔

44. عَنْ جَرِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ، فَقَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.
(بخاری:121،مسلم:223)

44۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھے حکم دیا کہ لوگوں کو خاموش رہنے کے لیے کہوں، چنانچہ جب لوگ خاموش ہوگئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانو! میرے بعد پھر کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

45. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ: شُعْبَةُ شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. (بخاری:6166،مسلم:225)

45۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے! میرے بعد کافر نہ ہوجانا کہ باہم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

46. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ:

46۔حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمارے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر فجر کی نماز ادا کی، اس رات بارش ہوئی تھی اور صبح کے وقت نمی باقی تھی۔نماز سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوکر دریافت فرمایا: تمہیں معلوم ہے اللہ نے کیا فرمایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا

رَبُّكُمْ؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ: بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.
(بخاری:846، مسلم:231)

:اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے فرمایا ہے: آج صبح میرے بندوں میں سے کچھ مومن ہو گئے اور کچھ کافر ہو گئے ۔جس نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل وکرم سے بارش ہوئی ہے اس نے مجھے مانا اور ستاروں کے موثر ہونے کا انکار کیا اور جس نے کہا کہ بارش فلاں ستارے کے اثر سے ہوئی ہے اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان لایا۔

47. عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ.
(بخاری:17، مسلم:236)

47۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

48. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ.
(بخاری:3784، مسلم:237)

48۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت ایک مومن ہی کرتا ہے اور انصار سے بغض کوئی منافق ہی رکھ سکتا ہے۔ جو شخص انصار سے محبت کرے گا اس سے اللہ تعالیٰ محبت کرے گا اور جو انصار سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس سے نفرت فرمائے گا۔

49. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّيْ أُرِيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِيْنٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ بَلٰى. قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ بَلٰى. قَالَ: فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا.
(بخاری:304، مسلم:241)

49۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن عید گاہ میں جب خواتین کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے گروہِ خواتین! صدقہ دیا کرو کیونکہ مجھے (معراج میں) دکھایا گیا کہ دوزخ میں تمہاری تعداد زیادہ ہے ۔خواتین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوندوں کی ناشکر گزاری کرتی ہو۔ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو عقل اور دین کے لحاظ سے ناقص ہونے کے باوجود عقل منداور محتاط مرد کے عقل و ہوش کو تم سے زیادہ شکار کرنے والی ہو۔خواتین نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم دین وعقل کے لحاظ سے کس طرح ناقص ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے ؟ خواتین نے عرض کیا یقینا ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز عورتوں میں عقل کم ہونے کی دلیل ہے۔ دوسرے ! کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت حیض کی حالت میں نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے؟ خواتین نے عرض کیا: درست ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز خواتین کے دین کے ناقص ہونے کا ثبوت ہے۔

50. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ

50۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ

أَىُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ. قِيْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُوْرٌ

(بخاری:26، مسلم:248)

افضل ترین عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کون سا عمل سب سے بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حج مبرور (مقبول)۔

51. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهِ قُلْتُ فَأَىُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَعْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ. قَالَ: تُعِيْنُ ضَايِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلٰى نَفْسِكَ.

(بخاری:2518، مسلم:250)

51۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، پھر میں نے دریافت کیا: کیسا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو قیمتی اور مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو۔ میں نے عرض کیا: اگر میں یہ کام نہ کرسکوں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کام کرنے والے کی مدد کرو یا کسی ایسے شخص کا کام کردو جو کام کرنا نہیں جانتا یا کر نہیں سکتا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں یہ بھی نہ کرسکوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھو۔ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی ذات پر کرتے ہو۔

52. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، أَىُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ؟ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِيْ.

(بخاری:527، مسلم:254)

52۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا! میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین سے حُسن سلوک! میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون سا عمل؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں مجھ سے خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمائیں۔ اور اگر میں مزید پوچھتا تو آپ ﷺ اور بھی بیان فرماتے۔

53. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَىُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ. قُلْتُ إِنَّ ذٰلِكَ لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ. قَالَ: وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ. قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ.

(بخاری:4477، مسلم:258)

53۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو کسی غیر اللہ کو اللہ کا شریک ٹھہرائے، حالانکہ اللہ تیرا خالق ہے۔ میں نے عرض کیا: یہ تو واقعی بہت بُری بات اور بہت بڑا گناہ ہے۔ پھر میں نے پوچھا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تو اپنے بچے کو اس خیال سے قتل کردے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہوگا۔ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

54. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

54۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں

قَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا. قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّوْرِ. قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.
(بخاری:2654، مسلم:259)

تمہیں نہ بتادوں کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین بار دُہرائے ۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ !ضرور بتا دیجیے! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ غیر کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ یہ کلمات ارشاد فرماتے ہی آپ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے جب کہ پہلے آپ ﷺ ٹیک لگائے آرام فرما رہے تھے اور مزید فرمایا: اور یاد رکھو جھوٹ بولنا (بڑا گناہ ہے) اس فقرے کو آپ ﷺ اس حد تک بار بار دہراتے رہے کہ ہم نے اپنے دلوں میں کہا کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں یعنی یہ تکرار فرمانا ترک کردیں۔

55. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْكَبَائِرِ. قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.
(بخاری:2653، مسلم:260)

55۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: (1) اللہ کے ساتھ غیر کو شریک بنانا (2) والدین کی نافرمانی کرنا (3) انسان کو قتل کرنا (4) اور جھوٹی گواہی دینا۔

56. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ. قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: : الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. (بخاری:2766، مسلم:262)

56۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات تباہ کردینے والے کاموں سے بچو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا :یارسول اللہ ﷺ !وہ کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (1) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (2) جادو کرنا (3) اس جان کو ہلاک (قتل) کرنا جس کا ہلاک کرنا اللہ نے حرام کردیا ہے مگر یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کیا جائے (4) سود کھانا (5) یتیم کا مال ہڑپ کرنا (6) جنگ کے دن منہ موڑ کر بھاگ جانا (7) اور پاک دامن بھولی بھالی مومن خواتین پر تہمت لگانا۔

57. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ.
(بخاری:5973، مسلم:263)

57۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہت بڑے بڑے گناہوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ ! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر لعنت بھیجے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ کوئی شخص دوسرے شخص کے والد کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دے۔

58. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: : قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَقُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

58۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اللہ کے ساتھ غیر کو شریک ٹھہراتا تھا وہ دوزخ میں جائے گا (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اور میں کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس کا دامن شرک سے پاک ہو وہ جنت میں

(بخاری:1238، مسلم:268)

جائے گا۔

59. عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: أَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَوْ قَالَ: بَشَّرَنِیْ اَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ .قَالَ: وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ . (بخاری:1237، مسلم:272)

59۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پاس رب کی طرف سے ایک پیغامبر آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: مجھے خوشخبری دی کہ میری اُمت میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ اس کا دامن شرک سے پاک ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کیا: کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں خواہ اس نے زنا یا چوری جیسا جُرم بھی کیا ہو۔

60.عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ أَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَیْتُهُ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ فَقَالَ: : مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ. قَالَ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ. قُلْتُ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ. قَالَ: وَإِنْ زَنٰی وَإِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ أَنْفِ أَبِیْ ذَرٍّ. وَكَانَ أَبُوْ ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِیْ ذَرٍّ.
(بخاری:5827، مسلم:273)

60۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ سفید چادر اوڑھے سو رہے تھے چنانچہ میں دوبارہ حاضر ہوا اب آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پھر اسی پر قائم رہتے ہوئے مر گیا وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا: خواہ اس نے زنا کیا ہو یا اس نے چوری کی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا ہو۔ میں نے پھر عرض کیا کہ واقعی خواہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ زنا اور چوری جیسا جرم کیا ہو۔ میں نے تین بار یہی الفاظ دہرائے کہ خواہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا ہو اور خواہ یہ بات ابوذر رضی اللہ عنہ کے لیے کتنی ہی پریشان کن کیوں نہ ہو۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب بھی یہ متن بیان کیا کرتے تھے "وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ" (خواہ ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی ناک خاک آلود کرلیں) ضرور کہا کرتے تھے۔

61. عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ هُوَ الْمِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِیُّ اَنَّهُ قَالَ: لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَرَاَیْتَ اِنْ لَقِیْتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ اِحْدٰی یَدَیَّ بِالسَّیْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّیْ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: اَسْلَمْتُ لِلّٰهِ اَقْتُلُهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَعْدَ اَنْ قَالَ: هَا؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ. فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ قَطَعَ اِحْدٰی یَدَیَّ ثُمَّ قَالَ: ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا

61۔مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میرا کسی کافر سے سامنا ہو جائے اور ہم ایک دوسرے سے باقاعدہ جنگ کریں جس میں وہ میرے ایک ہاتھ پر اپنی تلوار مار کر میرا ہاتھ کاٹ دے پھر وہ کسی درخت کے پیچھے چلا جائے اور کہے کہ میں اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں (اسلام قبول کرتا ہوں) یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا اس کے ایسا کہنے کے بعد میں اسے قتل کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم اسے قتل نہ کرو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس نے میرا ایک ہاتھ کاٹ دیا ہے اور ہاتھ کاٹنے کے بعد یہ الفاظ کہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بھی ہو تم اسے

تَقْتُلَهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ (بخاری:4019، مسلم:274)

ہرگز قتل نہ کرو اور اگر تم اسے قتل کرو گے تو وہ اس مقام پر ہو گا جس پر اسے قتل کرنے سے پہلے تم تھے۔ اور تم اس مقام پر ہو گے جس پر کلمہ **لا الہ الا اللہ** کہنے سے پہلے وہ تھا۔

62. عَنْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحُرَقَةِ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.
(بخاری:4269، مسلم:278)

62۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں "حُرقہ" کی جانب روانہ کیا اور ہم نے صبح دم ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی اور میں اور ایک انصاری جوان اس قبیلہ کے ایک شخص کے پیچھے لگ گئے۔ پھر جب ہم نے اسے گھیر لیا تو اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ یہ سنتے ہی انصاری نے تو اس سے اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے نیزہ مار کر اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد جب ہم واپس آئے اور رسول اللہ ﷺ کو میرے اس فعل کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ رضی اللہ عنہ! تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا: اس نے جان بچانے کے لیے کلمہ پڑھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد بھی اسے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس فقرے کا اس قدر تکرار فرمایا کہ میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہوئی: "کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا" اور آپ ﷺ کی ناراضی کا ہدف نہ بنتا۔

63. عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا. (بخاری:7070، مسلم:280)

63۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

64. عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.
(بخاری:7071، مسلم:282)

64۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے خلاف ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

65. عَنْ عَبْدِاللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

65۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے منہ سر پیٹا، گریبان چاک کیا اور زمانہ جاہلیت کے سے فقرے بولے اور نعرے لگائے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بخاری:1298، مسلم:285)

66. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

66۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ شدید درد میں مبتلا ہوئے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے اس حالت میں آپ کا سر آپ کے گھر والوں میں سے کسی خاتون کی گود میں تھا (اور وہ چیخ و پکار میں مشغول تھی) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ چونکہ بے ہوش تھے اس لیے اس عورت کی چیخ و پکار پر کسی ردعمل کا اظہار نہ کر سکتے تھے چنانچہ جب آپ رضی اللہ عنہ ہوش میں آئے تو فرمایا: میں ان سب باتوں سے بیزاری کرتا ہوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِءَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.
(بخاری:1296،مسلم:287)

جن سے نبی ﷺ نے بیزاری کا اظہار فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے (مصیبت میں) چیخ وپکار کرنے والی، سر منڈانے والی اور گریبان چاک کرنے والی عورتوں سے اظہار بیزاری فرمایا ہے۔

67. عَنْ حُذَيْفَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ . (بخاری:6056،مسلم:290)

67۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

68. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ فَمَنَعَهُ مِنِ ابْنِ السَّبِيْلِ ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ ، رَجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ﴾ .
(بخاری:2358،مسلم:293)

68۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے: ایک وہ شخص جس کے پاس سفر میں اپنی ضرورت سے زائد پانی موجود ہو اور وہ دوسرے مُسافر کو دینے سے انکار کر دے۔ دوسرا وہ شخص جس نے امام کی بیعت محض دنیوی اغراض ومفادات کی خاطر کی ہو۔ چنانچہ امام اگر اسے دنیوی مال ومتاع دیتا ہے تو وہ اس سے راضی رہتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو ناراض ہو جاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد اپنا سامانِ تجارت لے کر کھڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ مال اتنے داموں خریدا ہے اور لوگ اُسے سچا سمجھ لیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾[ال عمران:77] "بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔"

69. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيْهِ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيْهَا

69۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خود کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی کی وہ دوزخ میں جائے گا اور وہاں بھی اسی طرح پہاڑ سے گرائے جانے کے عذاب میں ہمیشہ مُبتلا رہے گا اور جس نے زہر کھا کر خود کو ہلاک کیا وہ بھی جہنم میں زہر ہاتھ میں لیے خود کو اسی زہر سے ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ اسی تکلیف میں مبتلا رہے گا اور جس شخص نے خود کو لوہے کے کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہ جہنم میں بھی وہی ہتھیار ہاتھ میں لیے اسے اپنے پیٹ میں مار کر خود کو ہلاک کرتا رہے گا اور ہمیشہ تک اسی عذاب

أبدًا (بخاری:5778، مسلم:300)

70. عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.
(بخاری:6047، مسلم:302، 303)

میں مبتلا رہے گا۔

70۔حضرت ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ اصحاب بیعت رضوان میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اسلام کے سوا کسی دوسرے مذہب کے دستور کے مطابق قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کہا (یعنی اسی مذہب کا فرد ہو گیا) اور جس چیز پر انسان کا اختیار نہ ہو، اس کے متعلق اگر نذر مان لی جائے تو ایسی نذر کو پورا کرنا ضروری نہیں۔ اور خودکشی کرنے والا اس دنیا میں جس چیز سے خود کو ہلاک کرے گا قیامت میں اسی چیز سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ اور مومن پر لعنت بھیجنے کا گناہ مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے۔ نیز مومن پر کفر کی تہمت لگانے (کافر کہنے) کا گناہ بھی مومن کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

71. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ: هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ. فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ. قَالَ: فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا. فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.
(بخاری:3062، مسلم:305)

71۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ معرکہ خیبر میں شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کے متعلق جو اسلام کا دعویدار تھا ارشاد فرمایا کہ: "یہ شخص دوزخی ہے۔" آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص بہت زور شور کے ساتھ کافروں سے جنگ کرتا رہا حتیٰ کہ زخمی ہو گیا۔ چنانچہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے جس شخص کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے ،اُس نے آج بڑی بہادری کے ساتھ کافروں سے زوردار جنگ کی اور ہلاک ہو گیا۔ یہ سن کر بھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں گیا: قریب تھا کہ کچھ لوگوں کو آپ ﷺ کی اس بات میں کچھ شک پیدا ہو جائے کہ اچانک اسی وقت کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہے۔ لیکن بعد میں جب رات کو زخموں کی تکلیف برداشت نہ کر سکا تو اس نے خودکشی کر لی۔ پھر جب یہ اطلاع حضور ﷺ کو دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ یہ اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جو دل و جان سے حقیقی مسلمان ہوگا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کبھی کسی بُرے شخص سے بھی اس دین (اسلام) کی مدد کراتا ہے۔

72. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى عَسْكَرِهِ

72۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں نبی ﷺ اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا اور فریقین نے باہم جنگ کی۔ آخر کار حضور ﷺ اپنی قیام گاہ کی طرف لوٹ آئے اور مشرکین اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔ حضور

وَمَالَ الْآخَرُوْنَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ. فَقَالَ: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِيْ ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِيْ طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيْدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ. ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
(بخاری:2898، مسلم:306)

ﷺ کے ساتھیوں میں ایک شخص تھا جو اگر دشمن کے کسی فرد کو موقع بے موقع تنہا دیکھ پاتا تو اس کا تعاقب کرتا اور اپنی تلوار سے اس کا کام تمام کر دیتا۔ اس کی اس کاروائی کو دیکھ کر لوگوں نے کہا آج کی لڑائی میں جس قدر کارنامے فلاں شخص نے کیے ہیں کسی اور نے نہیں کیے۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مگر وہ تو دوزخی ہے۔“ آپ ﷺ کا ارشاد سننے کے بعد ایک صحابی نے بطور خود فیصلہ کیا کہ میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ صاحب اس کے ہمراہ چل پڑے۔ جب وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتے اور جب وہ دوڑتا یہ بھی اس کے ساتھ دوڑ پڑتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اسی اثناء میں وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور اس نے خود کو ہلاک کرنے میں جلد بازی سے کام لیا اور تلوار کا قبضہ زمین پر ٹکایا اور تلوار کی نوک اپنی چھاتی میں دونوں پستانوں کے درمیان رکھ کر اپنے جسم کا سارا بوجھ اس پر ڈال دیا اور خود کو ہلاک کر لیا۔ یہ کاروائی دیکھتے ہی وہ صاحب جو تعاقب میں تھے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا کہ جس شخص کے متعلق آپ ﷺ نے ابھی فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں پر یہ بات گراں گزری تھی تو میں نے دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اس کی تحقیق کروں گا۔ چنانچہ میں اس کے تعاقب میں چل پڑا۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا اور پھر اس نے موت کو گلے لگانے میں جلد بازی سے کام لیا۔ چنانچہ اپنی تلوار کا دستہ زمین پر اور تلوار کی نوک اپنے سینے پر دونوں پستانوں کے درمیان رکھی اور اس پر سوار ہو گیا اور خود کو ہلاک کر لیا۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کبھی ایک شخص بظاہر اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے لیکن دراصل وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص بظاہر دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

73. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَأَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ: اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ
(بخاری:3463، مسلم:307،308)

73۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں سے ایک شخص زخمی ہو گیا اور زخموں کی تکلیف سے اس قدر بے چین ہوا کہ اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا پھر اس کا خون نہ رکا جس کے نتیجے میں اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس کی اس حرکت پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ خود کو ہلاک کرنے میں مجھ پر سبقت لے گیا اس لیے میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

74. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ افْتَتَحْنَا

74۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خیبر فتح کیا تو مال غنیمت

خَيْبَرَ وَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِنَّمَا غَنِمْنَا الْبَقَرَ وَالْإِبِلَ وَالْمَتَاعَ وَالْحَوَائِطَ. ثُمَّ انْصَرَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى وَادِي الْقُرٰى وَمَعَهُ عَبْدٌ لَهُ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ، أَهْدَاهُ لَهُ أَحَدُ بَنِي الضِّبَابِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ جَائَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ حَتّٰى أَصَابَ ذٰلِكَ الْعَبْدَ. فَقَالَ النَّاسُ: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ أَصَابَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا. فَجَاءَ رَجُلٌ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِشِرَاكٍ أَوْ بِشِرَاكَيْنِ، فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ كُنْتُ أَصَبْتُهُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ.

میں ہمیں سونا چاندی نہیں بلکہ گائے، اونٹ، ساز و سامان اور باغات ملے۔ فتح خیبر کے بعد ہم نبی ﷺ کے ہمراہ لوٹ کر وادی القریٰ میں آئے، اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کا غلام بھی تھا جس کا نام مدعم تھا اور یہ غلام آپ ﷺ کی خدمت میں بنی الضباب میں سے ایک شخص نے ہدیہ پیش کیا تھا، چنانچہ جب یہ غلام نبی ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا اچانک اسے ایک تیر آ کر لگا جس کے چلانے والے کا پتہ نہ چل سکا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: "اسے شہادت مبارک ہو۔" یہ سن کر آں حضرت ﷺ نے فرمایا: درست ہے! لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس نے جنگ خیبر کے دن مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے جو چادر از خود لے لی تھی وہ چادر اس کے لیے آگ کا شعلہ بنے گی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر ایک شخص ایک یا دو تسمے لے کر آیا اور کہنے لگا: یہ وہ چیز ہے جو مجھے ملی تھی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی آگ کے ہو جاتے خواہ ایک تسمہ تھا یا دو۔ (بخاری:4234، مسلم:310)

75. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ

(بخاری:6921، مسلم:318)

75۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم سے زمانۂ جاہلیت کے اعمال پر بھی مواخذہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مسلمان ہونے کے بعد نیک کام کیے اس سے اعمالِ جاہلیت پر پکڑ نہ ہوگی اور جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد بھی بُرے کام کیے اس کے اگلے پچھلے تمام اعمال پر پکڑ ہوگی۔

76. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوْا وَأَكْثَرُوْا وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوْا. فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُوْلُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَ ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ﴾ وَنَزَلَتْ ﴿ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ ﴾.

(بخاری:4810، مسلم:322)

76۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ مشرکوں نے (زمانۂ جاہلیت میں) جرم قتل کا ارتکاب کیا تھا اور بے شمار قتل کیے تھے اسی طرح انہوں نے زنا کیا تھا اور کثرت سے کیا تھا پھر یہ لوگ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے، آپ ﷺ جو کچھ فرماتے ہیں اور جن باتوں کی آپ ﷺ دعوت دیتے ہیں وہ یقیناً بہت اچھی ہیں، کاش آپ ﷺ ہمیں یہ بتا سکتے کہ ہم جو گناہ زمانۂ جاہلیت میں کر چکے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے؟ اسی سلسلہ میں یہ آیات نازل ہوئیں: (1) ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴾ [الفرقان:68] "جو لوگ اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے

اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ یہ کام جو کوئی کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا ۔" اور (2) ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ط اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ [الزمر:53] "(اے نبی ﷺ) کہہ دو کہ اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ ، بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے، وہ بخشنے والا مہربان ہے ۔"

77. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ .

(بخاری:1436، مسلم:324)

77۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے میرے ان بھلائی کے کاموں کے متعلق بتائیے جو میں کفر کی حالت میں کرتا رہا ہوں مثلاً صدقہ، غلام آزاد کرنا اور صلۂ رحمی وغیرہ ، کیا مجھے ان کاموں کا اجر ملے گا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سابقہ نیکیوں کی وجہ ہی سے تو مسلمان ہوئے ہو۔

78. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ! قَالَ: لَيْسَ ذٰلِكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ: لُقْمَانُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ ﴿ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾

(بخاری:3429، مسلم:327)

78۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی : ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴾[الانعام:82] "امن انہی کے لیے ہے اور راہِ راست پر وہی ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ آلودہ نہیں کیا۔" تو مسلمانوں پر بہت شاق گزرا اور انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کون ہے جس نے اپنی جان پر ظلم نہ کیا ہو۔ تو آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: نہیں! یہاں ظلم سے مُراد وہ ظلم نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو، اس آیت کریمہ میں ظلم سے مراد شرک ہے کیا تم نے (قرآن مجید میں) لقمان کا وہ قول نہیں سُنا جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا: ﴿ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴾[لقمان:۱۳] "بیٹا ! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا شرک بہت بڑا ظلم ہے۔"

79. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ

(بخاری:5269، مسلم:331، 332)

79۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے میری اُمت کو یہ رعایت دی ہے کہ (تمہارے) ایسے وسوسوں اور اندیشوں کو معاف فرما دیتا ہے جو دل میں پیدا ہوتے ہیں جب تک کہ تم ان کے مطابق عمل نہ کر گزرو یا ان کے بارے میں دوسرے سے گفتگو نہ کرو۔

80. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ

80۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشادفرمایا: جب

ﷺ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ بِمِثْلِهَا.

کوئی شخص اپنے اسلام کو بہتر بنا لیتا ہے تو ہر ایک نیکی پر جو وہ کرتا ہے دس گناہ سے سات سو گنا تک اجر لکھا جاتا ہے اور ہر برائی کے بدلے میں جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے صرف ایک گناہ درج کیا جاتا ہے۔ (بخاری:42، مسلم:335)

81. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: : قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً. فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً.

(بخاری:6491، مسلم:338)

81۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں لکھیں۔ پھر ان کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اپنے ارادے کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ پوری ایک نیکی کا ثواب درج فرما لیتا ہے۔ اور اگر کسی نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اپنے ارادے پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیوں سے سات سو گنا نیکیوں کا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ لیتا ہے اور جس شخص نے بدی کا ارادہ کیا پھر اس ارادے پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب درج فرما لیتا ہے اور اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر برائی کر گزرا تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہی بدی اور گناہ درج کیا جاتا ہے۔

82. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ.

(بخاری:3276، مسلم:345)

82۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ وغیرہ۔ حتیٰ کہ وہ یہ وسوسہ پیدا کرتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب کسی کے دل میں اس قسم کا وسوسہ پیدا ہو تو اسے چاہیے کہ: اللہ کی پناہ مانگے اور خود کو ایسے خیال سے باز رکھے۔

83. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: : قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هٰذَا خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهَ؟

83۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہیں گے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے لیکن آخر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

(بخاری:7296، مسلم:351)

84. عَنْ عَبْدِاللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ يَمِينَ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ: مَا

84۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو اس کے مال سے محروم کرنے کی خاطر حاکم کے حکم پر یا دیدہ دلیری سے جھوٹی قسم کھائے گا وہ اللہ کے سامنے اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک ہوگا! آپ ﷺ کے ارشاد کی تصدیق میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾ [آل عمران: 77]

يَحدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِالرَّحْمنِ قُلْنا كَذا وَكَذا قالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِيْ. قالَ: النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِيْنُهُ فَقُلْتُ إِذا يَحْلِفَ يَا رَسُوْلَ اللّهِ فَقالَ: النَّبِيُّ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانٌ

(بخاری:4549، 4550، مسلم:355)

''وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ اسی وقت حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے اور دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ لوگوں سے کون سی حدیث بیان کررہے تھے۔ ہم نے بتایا کہ فلاں حدیث بیان کررہے تھے۔ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ یہ آیت تو میرے حق میں نازل ہوئی تھی، میرے چچازاد بھائی کی زمین میں میرا کنواں تھا (جس پر ہم دونوں کا باہم جھگڑا تھا) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یا تو تم گواہ پیش کرو (کہ کنواں تمہارا ہے) یا پھر وہ (مدعا علیہ) قسم کھائے (کہ کنواں اس کا ہے) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو قسم کھالے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا مال دبانے کی غرض سے جھوٹی قسم کھائی وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضب ناک ہوگا۔

85. عَنْ عَبْدِاللّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ. (بخاری:2480، مسلم:361)

85۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

86. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ: فَقَالَ: لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّهِ ﷺ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(بخاری:7150، مسلم:363، 364)

86۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں آپ کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے خود حضور ﷺ سے سنی ہے! میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم ومحافظ بنایا اور اس نے بھلائی اور خیرخواہی کے تقاضوں کے مطابق رعیت کی حفاظت کی ذمہ داری پوری نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔

87. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ. ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ

87۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے دو ایسی حدیثیں بیان فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لیا ہے اور دوسری کا انتظار کررہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: کہ امانت اور ایمان لوگوں کے دلوں کی جڑ (فطرت) پر اتری۔ پھر لوگوں نے قرآن سے اور پھر سنت سے اس کا علم حاصل کیا۔ نیز آپ ﷺ نے ہم سے امانت وایمان کے اٹھ

الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

(بخاری:6497، مسلم:367)

جانے کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص کچھ دیر کے لیے سوئے گا اور اُس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی اور اس کا محض اس قدر نشان باقی رہ جائے گا جتنا زخم کے اچھا ہوجانے کے بعد زخم کا نشان باقی رہ جاتا ہے پھر وہ کچھ دیر کے لیے سوئے گا تو امانت بھی سلب کرلی جائے گی اور اس کا نشان اس طرح کا باقی رہ جائے گا جیسے تم کسی انگارے کو اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے ایک چھالہ سا پڑ جائے جو پھول جائے اور تم اسے اُبھرا ہوا دیکھتے ہو حالانکہ اس میں کوئی چیز نہیں ہوتی۔ حالت یہ ہوجائے گی کہ لوگ باہم خرید وفروخت کریں گے لیکن کوئی بھی امانت کے تقاضے پورے نہ کرے گا حتی کہ کہا جائے گا: فلاں قبیلہ میں ایک شخص ایمان دار ہے یا کسی شخص کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ بہت عقل مند اور خوش مزاج ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزر چکا ہے جب مجھے پروانہیں ہوتی تھی کہ میں تم میں سے کس سے خرید رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اور اگر نصرانی ہوتا تو اس کا حاکم مجھے اس سے میرا حق دلوا دیا کرتا تھا لیکن آج حالت یہ ہے کہ میں صرف فلاں اور فلاں سے خرید وفروخت کرتا ہوں۔

88. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا كَمَا قَالَ. هُ قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ. قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ. أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ. قَالَ: نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ.

(بخاری:525، مسلم:369)

88۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: تم میں سے کسی شخص کو فتنہ کے بارے میں حضور ﷺ کی کوئی عن یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا کہ مجھے یاد ہے اور اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم سے اس جرأت کی امید ہوسکتی ہے۔ میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کے اہل ومال اور اولاد وہمسایہ میں ہوتا ہے اس کا کفارہ تو نماز، روزے، صدقے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے ہوجاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس فتنہ کے متعلق نہیں پوچھا تھا بلکہ میں اس فتنہ کی بات کررہا تھا جو طوفانی سمندر کی طرح ٹھاٹھیں ماررہا ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! اس فتنہ سے آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: یہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: توڑا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو پھر کبھی بند نہ ہوگا۔ حاضرین نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم تھا کہ اس دروازہ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازہ کے متعلق

اس طرح جانتے تھے جیسے تم کوکل سے پہلے رات کے ہونے کا علم ہے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی حدیث بیان کی تھی جو غلط نہ تھی۔

راوی کہتے ہیں کہ دروازے کے متعلق حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہوئے ہمیں خوف محسوس ہوا تو ہم نے حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ وہ دریافت کریں۔ چنانچہ انہوں نے جب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

89. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْإِيْمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا.

89۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان مدینہ کے اندر اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں سمٹ آتا ہے۔ (بخاری:1876، مسلم:374)

90. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اُكْتُبُوْا لِيْ مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُ مِائَةٍ. فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِيْنَا حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّيْ وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.
(بخاری:3060، مسلم:377)

90۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جو لوگ اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان سب کے نام لکھ کر مجھے دو! چنانچہ ہم نے ایک ہزار پانچ سو (1500) نام لکھ کر پیش کر دیے اور دل میں کہا کہ ہم اب تک کافروں سے ڈرتے ہیں حالانکہ ہماری تعداد پندرہ سو ہے اور خود کو اس فتنہ میں مبتلا پاتے ہیں کہ ہم میں سے بعض افراد خوف کی وجہ سے تنہا نماز پڑھتے ہیں۔

91. عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطٰى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِيْ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ: أَوْ مُسْلِمًا. ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِيْ وَعَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. ثُمَّ قَالَ: يَا سَعْدُ إِنِّيْ لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ فِي النَّارِ.
(بخاری:27، مسلم:379)

91۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میری موجودگی میں ایک گروہ کو مال عطا فرمایا اور ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا جو مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فلاں شخص کے ساتھ آپ ﷺ نے یہ رویہ کیوں اختیار فرمایا جبکہ میرے خیال میں وہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ہے یا مسلمان؟ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر تھوڑی دیر میں خاموش رہا۔ اس کے بعد ان باتوں نے جو میں اس کے متعلق جانتا تھا مجھے پھر بولنے پر مجبور کیا اور میں نے دوبارہ اپنے الفاظ دہرائے کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فلاں شخص کے ساتھ یہ رویہ کیوں اختیار فرمایا جبکہ میرے خیال میں وہ مومن ہے۔ آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: مومن ہے یا مسلمان؟ یہ سن کر میں کچھ دیر پھر خاموش رہا لیکن ان باتوں نے جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا مجھے پھر بولنے پر مجبور کیا اور میں نے اپنی سابقہ بات دہرائی اور حضور ﷺ نے بھی اپنے الفاظ دہرائے۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اے سعد رضی اللہ عنہ! میں کبھی ایک شخص کو دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے زیادہ پسند ہوتا ہے لیکن اسے اس خوف سے

دے دیتا ہوں کہ اللہ اسے اوندھے منہ دوزخ میں نہ ڈال دے۔

92. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ: ﴿ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ: أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.
(بخاری:3372،مسلم:382)

92۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کرنے کے حق دار ہیں جب انہوں نے کہا تھا: ﴿ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ط قَالَ: اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلٰی وَ لٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ﴾[البقرۃ:260] ''میرے رب! مجھے دکھا دے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔'' فرمایا: کیا تو ایمان نہیں رکھتا؟ اس نے عرض کیا ایمان تو رکھتا ہوں مگر دل کا اطمینان درکار ہے۔''
اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ کسی مضبوط سہارے کی پناہ چاہتے تھے۔ اور اگر میں قید خانہ میں اتنی دیر رہا ہوتا جتنے دن حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو میں قاصد کی بات مان لیتا۔

93. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوْتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
(بخاری:4981،مسلم:385)

93۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنے انبیاء بھی مبعوث ہوئے ہیں ان میں سے ہر نبی کو ایسے ہی معجزات عطا کیے گئے جیسے اس سے پہلے نبی کو مل چکے تھے اور جن کو دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائے، لیکن مجھے جو چیز دی گئی ہے وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف نازل فرمائی (اور قیامت تک باقی رہے گی) اس لیے مجھے اُمید ہے کہ روزِ قیامت میری پیروی کرنے والے تعداد میں سب انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔

94. عَنْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ. (بخاری:97،مسلم:387)

94۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص ایسے ہیں جنہیں دوگنا اجر وثواب ملے گا (1) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو اور اپنے نبی پر بھی ایمان لائے اور پھر حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے (2) وہ زرخرید غلام جو اللہ تعالیٰ کا بھی حق ادا کرے، اور اپنے آقا کا بھی (3) وہ شخص جس کے پاس کوئی لونڈی ہو اور اسے وہ بہترین تعلیم وتربیت دے پھر اسے آزاد کر دے اور اسے اپنی بیوی بنا لے تو اسے بھی دہرا اجر وثواب ملے گا۔

95. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.
(بخاری:2222،مسلم:389)

95۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب جب ابن مریم علیہ السلام تم پر حاکم بن کر نازل ہوں گے تو وہ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو ہلاک کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور مال ودولت کی اتنی ریل پیل ہو گی کہ لوگوں کو دولت پیش کی جائے گی لیکن اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔

96. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ. (بخاری:3449، مسلم:392)

96۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کیسا محسوس کرو گے (تمہیں کتنی خوشی ہو گی) جب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

97. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوْا أَجْمَعُوْنَ، وَذٰلِكَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ. (بخاری:4635، مسلم:396)

97۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔اور جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا کہ اس وقت کسی شخص کا ایمان لانا اس کو کوئی نفع نہ دے گا۔پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ﴾ [الانعام:158] ''کیا اب لوگ اس کے منتظر ہیں کہ ان کے سامنے فرشتے آ کھڑے ہوں یا تمہارا رب خود آ جائے ،یا تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہوں؟ جس دن تمہارے رب کی بعض نشانیاں ظاہر ہو جائیں گی پھر ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو۔''

98. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِيْ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا ارْجِعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا. ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا. (بخاری:7424، مسلم:401)

98۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔پھر جب سورج غروب ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! تمہیں معلوم ہے یہ سورج کہاں چلا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں (اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جا کر سجدے کی اجازت چاہتا ہے جب اسے اجازت مل جاتی ہے پھر اسے حکم دیا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں واپس لوٹ جاؤ۔پھر وہ طلوع کرے گا،پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا ﴾ ''اور یہی وہ مستقر (ٹھکانہ) ہے جس کی طرف سورج چلا جا رہا ہے۔''

99. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا إِلَّا جَائَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ. ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُوْ بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ

99۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس چیز سے نبی ﷺ پر وحی کی ابتدا کی گئی وہ نیند کی حالت میں نظر آنے والے سچے خواب تھے،چنانچہ آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ سپیدۂ سحر کی مانند روشن اور نمایاں سامنے آ جاتا۔پھر آپ ﷺ کو تنہائی پسند ہوگئی اور آپ ﷺ غار حرا میں جا کر رہنے لگے جہاں آپ ﷺ کئی کئی راتیں گھر لوٹے بغیر تحنث یعنی عبادت میں مشغول رہتے

ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذٰلِكَ. ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيْجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتّٰى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِيْ غَارِ حِرَاءٍ. فَجَاءَهُ الْمَلَكُ. فَقَالَ: اقْرَأْ ،قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ ، قَالَ: فَأَخَذَنِيْ فَغَطَّنِيْ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَقَالَ: اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ: ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ۝خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلٰى خَدِيْجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. فَقَالَ: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ: لِخَدِيْجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ: كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ. فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيْجَةُ حَتّٰى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزّٰى ابْنَ عَمِّ خَدِيْجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيْلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قَدْ عَمِيَ. فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ. فَقَالَ: لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرٰى فَأَخْبَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأٰى فَقَالَ: لَهُ وَرَقَةُ: هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِيْ نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوْسٰى ، يَا لَيْتَنِيْ فِيْهَا جَذَعًا ، لَيْتَنِيْ أَكُوْنُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تھے۔ اس غرض سے کھانے پینے کا سامان اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آکر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ ایک دن جب آپ ﷺ حسب دستور غار حرا میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس حق (وحی) آگیا۔ آپ ﷺ کے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا: پڑھیے! آپ ﷺ نے فرمایا: میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ سن کر فرشتے نے مجھے پکڑا اور اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور چھوڑ کر پھر کہا: پڑھیے! میں نے پھر وہ جواب دیا کہ میں لکھنا پڑھنا نہیں جانتا! فرشتے نے دوبارہ پکڑ کر مجھے اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور چھوڑ کر پھر کہا: پڑھیے! میں نے پھر وہی جواب دیا کہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتا۔ اس نے تیسری بار پکڑ کر مجھے پھر اس قدر بھینچا کہ میرا دم گھٹنے لگا اور پھر چھوڑ کر کہا: ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ ﴾ [العلق] ''پڑھو (اے نبی ﷺ) اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے انسان کی تخلیق کی۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے۔''

چنانچہ نبی ﷺ نے یہ کلمات اس حالت میں دہرائے کہ آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور آتے ہی فرمایا: مجھے ڈھانپ دو! مجھے چادر اُوڑھا دو! حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو چادر اُوڑھا دی، یہاں تک کہ جب اس خوف ودہشت کا اثر زائل ہوا جو آپ ﷺ پر طاری تھا تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو کی اور انہیں پوری بات بتائی اور فرمایا: مجھے اپنی جان کا خطرہ ہو گیا تھا۔ اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہرگز نہیں! اللہ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا، آپ ﷺ تو صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک) کرتے ہیں۔ دوسرں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، اور محتاجوں کی مدد کے لیے کمائی اور کوشش کرتے ہیں، مہمان کی خاطر داری کرتے ہیں اور راہ حق میں تکلیفیں برداشت بھی کرتے ہیں اور دوسروں کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ کے پاس لے کر گئیں۔ یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عبرانی زبان لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور عبرانی زبان میں انجیل لکھا کرتے تھے، بہت بوڑھے تھے اور نابینا ہو چکے تھے۔

أَوَمُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

(بخاری:3، مسلم:403)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان کے پاس پہنچ کر کہا: اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے سے ان کا حال سنو! ورقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بھتیجے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھا ہے؟ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ دیکھا تھا اس کی تفصیل سے انہیں آگاہ کیا۔ یہ سن کر ورقہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یہ تو وہی ناموس (فرشتہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف نازل فرمایا تھا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا! اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہ سکتا! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دے گی! اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہوکر دریافت کیا: کیا یہ لوگ مجھے یہاں سے نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا: ہاں! جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں ایسی چیز جو بھی کبھی لے کر آیا اس کے ساتھ ضرور دشمنی کی گئی اور اگر مجھے وہ زمانہ میسر آیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اور پرجوش مدد کروں گا۔

100. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ، فَقَالَ: فِيْ حَدِيْثِهِ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِيْ، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِيْ جَاءَ نِيْ بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلٰى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ.

100۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دور کا ذکر کرتے ہوئے جب وحی عارضی طور پر منقطع ہوگئی تھی فرمایا: ایک مرتبہ میں چلا جا رہا تھا کہ اچانک میں نے آسمان کی جانب سے ایک آواز سنی جب میں نے آنکھ اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو وہی فرشتہ جو غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا تھا، اسے دیکھ کر مجھ پر رُعب طاری ہوگیا اور میں گھر لوٹ آیا اور میں نے کہا: مجھے چادر اُڑھا دو! اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ ○ سے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ○ ﴾ [المدثر:] تک۔ اس کے بعد وحی لگا تار آنے لگی۔ (بخاری:4، مسلم:406)

101. عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ: ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ ﴿ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ﴾ فَقَالَ: أَبُو سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ. فَقَالَ: جَابِرٌ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ. فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ، فَلَمْ أَرَ

101۔ یحییٰ بن کثیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ قرآن مجید کی کون سی آیت سب سے پہلے نازل ہوئی تھی، انہوں نے کہا: یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ۔ میں نے کہا: اور لوگ تو کہتے ہیں: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ سب سے پہلے نازل ہوئی تھی۔ میری بات سن کر حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تھا اور ان سے یہی بات کہی تھی جو تم کہہ رہے ہو۔ اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ میں تم سے وہ کچھ بیان کروں گا جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں غارِ حرا میں تھا، پھر جب میں اپنا اعتکاف پورا کر چکا اور وہاں سے اترا تو مجھے ایک آواز

شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ أَمَامِي، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا ،وَنَظَرْتُ خَلْفِيْ ،فَلَمْ أَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ رَأْسِيْ فَرَأَيْتُ شَيْئًا فَأَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا: قَالَ: فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا قَالَ: فَنَزَلَتْ ﴿ يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ ﴾

سنائی دی، میں نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے دیکھا لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہ آئی۔ پھر میں نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو میں نے ایک چیز دیکھی۔ اور میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور میں نے کہا: مجھے چادر اُڑھا دو اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالو! چنانچہ انہوں نے مجھے چادر اڑھائی اور مجھ پر ٹھنڈا پانی ڈالا۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: یٰاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ۔

(بخاری:4922، مسلم:409)

102. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِيْ وَأَنَا بِمَكَّةَ. فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ﷺ فَفَرَجَ صَدْرِيْ ،ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِيْ صَدْرِيْ ، ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِيْ فَعَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ: جِبْرِيْلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ ،قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيْلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: : نَعَمْ مَعِيْ مُحَمَّدٌ ﷺ . فَقَالَ: أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: :نَعَمْ ، فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلٰى يَمِيْنِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَلٰى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ ،إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكٰى ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ، قُلْتُ لِجِبْرِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ هٰذَا آدَمُ وَهٰذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيْهِ فَأَهْلُ الْيَمِيْنِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِيْ عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِيْنِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكٰى حَتّٰى عَرَجَ بِيْ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ: لِخَازِنِهَا: افْتَحْ ،فَقَالَ: لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ: الْأَوَّلُ فَفَتَحَ، قَالَ: أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوَاتِ آدَمَ وَإِدْرِيْسَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى

102۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میں مکہ میں تھا تو ایک رات میرے گھر کی چھت پھاڑ دی گئی اور جبریل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور آبِ زم زم سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو دانائی اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا اور میرے سینے کو ہموار کر دیا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے لے کر آسمانِ دُنیا (اول) کی طرف بلند ہو گئے، جب ہم آسمان اول پر پہنچے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے آسمان کے دربان سے کہا: دروازہ کھولو! اس نے دریافت کیا کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: جبریل علیہ السلام۔ دربان نے دریافت کیا: آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: میرے ساتھ حضرت محمد ﷺ ہیں! دربان نے پوچھا: کیا آپ ﷺ کے بُلانے کے لیے کسی کو بھیجا گیا تھا؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: ہاں! یہ سُن کر دربان نے دروازہ کھول دیا اور ہم آسمانِ دنیا کے اوپر پہنچ گئے، وہاں ہم نے دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اس کے دائیں جانب اور بائیں جانب لوگوں کا ہجوم ہے اور وہ شخص جب دائیں جانب دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے تو رو پڑتا ہے اس نے (ہمیں دیکھتے ہی) کہا: اے نبی صالح اور نیک بیٹے خوش آمدید! میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ صاحب کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور دائیں بائیں یہ ہجوم ان کی اولاد کی ارواح ہیں، ان ارواح میں سے دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے دوزخی، اسی لیے حضرت آدم علیہ السلام جب دائیں جانب دیکھتے ہیں تو ہنستے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ پھر یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر آپہنچے اور اس کے دربان سے کہا کہ دروازہ کھولو! اور اس دربان سے بھی وہی

وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ: أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: : هَذَا مُوسَى ،ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ،قُلْتُ مَنْ هَذَا. قَالَ: هَذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: : هَذَا إِبْرَاهِيمُ ﷺ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. قَالَ: فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ. فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ. فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي. ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ.

سوال وجواب ہوئے جو پہلے آسمان کے دروازہ پر ہوئے تھے۔اس کے بعد اس نے دروازہ کھول دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے آسمانوں پر حضرت آدم ،ادریس ،موسیٰ عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا لیکن آپ ﷺ نے یہ بیان نہیں فرمایا کہ ان کے منازل ومدارج کی کیفیت کیا ہے ماسوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: میں نے آدم علیہ السلام کو آسمانِ دُنیا پراور حضرت ابرہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام جب آنحضرت ﷺ کے ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا:(مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح) "اے نبی صالح اور برادر صالح خوش آمدید!" میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا انہوں نے بھی کہا :(مرحبا بالنبی الصالح والاخ الصالح)"خوش آمدید اے باصلاحیت نبی اور نیک بھائی"! میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں ۔پھر میرا گزر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا انہوں نے بھی مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح کہہ کر استقبال کیا، میں نے دریافت کیا: یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں ۔پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گزرا انہوں نے بھی (مرحبا بالنبی الصالح والابن الصالح)"خوش آمدید اے باصلاحیت نبی اور نیک بیٹے" کہہ کر استقبال کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

پھر مجھے اور اوپر لے جایا گیا حتی کہ میں ایک ایسے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں (تقدیر لکھنے والے)قلم کی آواز کشش سن رہا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دیں ۔میں یہ تحفہ لے کر واپس آتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا: انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے بتایا: پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں ۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیے کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اتنی نمازیں ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے مجھے واپس بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی تعداد میں سے

(بخاری:349، مسلم:415)

ایک حصہ معاف فرما دیا۔ میں لوٹ کر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حصہ معاف فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے رب کے واپس جائیے کیونکہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس مقدار کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ میں پھر لوٹ کر گیا اور اللہ تعالیٰ نے مزید ایک حصہ معاف فرما دیا اور میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مزید ایک حصہ معاف فرما دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر کہا: پھر اپنے رب کے پاس واپس جائیے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کی طاقت بھی نہیں رکھتی، چنانچہ میں نے پھر باری تعالیٰ سے رجوع کیا۔ اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ اب یہ پانچ نمازیں ہیں جو پچاس کے برابر ہوں گی: ﴿ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ ﴾ [ق: 29] ''میرے ہاں بات پلٹی نہیں جاتی ''میں لوٹ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا۔ انہوں نے پھر مشورہ دیا کہ اپنے رب سے رجوع کیجیے۔ لیکن میں نے کہہ دیا کہ مجھے اب مزید کہتے ہوئے اپنے رب سے شرم آتی ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام مجھے لے کر پھر چلے حتیٰ کہ سدرۃ المنتھیٰ تک پہنچا دیا جہاں عجیب قسم کے کیف و رنگ کا عالم تھا جس کی حقیقت و ماہیت کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا۔ پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں موتیوں کے گنبد ہیں اور جنت کی مٹی کی خوشبو ہے۔

103. عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَذَكَرَ يَعْنِي رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُلِءَ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِءَ حِكْمَةً وَإِيْمَانًا وَأُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيْلَ حَتّٰى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيْلَ مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ نَعَمْ. قِيْلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ. قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيْلُ

103۔حضرت مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خانہ کعبہ کے قریب ایسی حالت میں تھا جو خواب و بیداری کے درمیان تھی: (راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے یہ ذکر بھی فرمایا تھا کہ میں دو شخصوں کے درمیان تھا): کہ میرے پاس سونے کا طشت لایا گیا جو حکمت وایمان سے پُر تھا، پھر میرے سینے کو پیٹ کے زیریں حصہ تک چاک کیا گیا پھر میرے پیٹ کو آبِ زم زم سے دھویا گیا اور اس کے بعد اسے حکمت وایمان سے بھر دیا گیا۔ نیز ایک سفید چوپایہ لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا یعنی ''براق''۔ پھر میں حضرت جبریل علیہ السلام کے ہمراہ چل پڑا حتیٰ کے ہم دونوں آسمان دنیا تک پہنچ گئے، وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل علیہ السلام، دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، دریافت کیا گیا: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! کہا گیا: مرحبا اُن کی آمد خوش آئند اور مُبارک ہو۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس گیا اور انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا خوش آمدید آپ کو جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی۔

قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قَالَ نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ: جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ. قِيلَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ. قِيلَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْنَا عَلَى هَارُونَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا عَلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى فَقِيلَ مَا أَبْكَاكَ قَالَ: يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِي بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ؟ قِيلَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ

پھر ہم دوسرے آسمان پر پہنچے دریافت کیا گیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبریل علیہ السلام، سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ۔ سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ جواب سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر وہ تشریف لائے ہیں وہ مبارک اور خوش گوار ہو! (اس آسمان پر) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے پاس گیا۔ ان دونوں نے میرا استقبال کرتے ہوئے کہا: مرحبا اے بھائی اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے (وہاں بھی) پوچھا گیا: کون ہے؟ جواب: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! کہا (مرحبا بہ ولنعم المجیء جاء) "انہیں خوش آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ خوشگوار اور مبارک ہو۔" اس آسمان پر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: اے برادر نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے، وہاں بھی سوال ہوا: کون ہے؟ جواب جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا آپ ﷺ کو قاصد بھیج کر بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید! اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ مبارک ہو اور خوشگوار ہو! یہاں حضرت ادریس علیہ السلام سے ملا اور انہیں سلام کیا۔ انہوں نے میرا استقبال کرتے ہوئے کہا: اے بھائی اور نبی محترم ﷺ: مرحبا۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے، وہاں بھی سوال کیا گیا: کون ہے؟ جواب جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا آپ کو قاصد بھیج کر بلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! یہ سن کر کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر آئے ہیں وہ مبارک اور خوشگوار ہو۔ یہاں ہم حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس گئے اور میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے بھی میرا استقبال کیا اور کہا: اے بھائی اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید!

پھر ہم چھٹے آسمان پر گئے (وہاں بھی سوال و جواب ہوئے) سوال: کون ہے؟ جواب: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ (جواب: ہاں!) کہا گیا: انہیں خوش آمدید اور جس سفر پر آئے ہیں وہ مبارک اور خوشگوار ہو! یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے کہا: اے بھائی

الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ. فَسَأَلْتُ جِبْرِيْلَ فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّيْ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ وَرُفِعَتْ لِيْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبِقُهَا كَأَنَّهُ قِلَالُ هَجَرٍ وَوَرَقُهَا كَأَنَّهُ آذَانُ الْفُيُوْلِ فِيْ أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ النِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى جِئْتُ مُوْسٰى فَقَالَ: مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُوْنَ صَلَاةً. قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ فَرَجَعْتُ فَسَأَلْتُهُ فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ ثُمَّ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهُ فَجَعَلَهَا خَمْسًا فَأَتَيْتُ مُوْسٰى فَقَالَ مَاصَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا فَقَالَ مِثْلَهُ قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ فَنُوْدِيَ إِنِّيْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِيْ وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِيْ وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا.

(بخاری:3207، مسلم:416)

اور نبی محترم ﷺ خوش آمدید، جب میں آگے بڑھ گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے۔ دریافت کیا گیا: آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کہنے لگے! یااللہ! یہ نوعمر جسے تُو نے میرے بعد رسول بنا کر بھیجا ہے اس کی اُمت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں داخل ہوگی۔

پھر ہم ساتویں آسمان پر گئے۔ سوال ہوا: کون ہے؟ جواب ملا: جبریل علیہ السلام! سوال: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب: حضرت محمد ﷺ! سوال: کیا انہیں قاصد بھیج کر بُلایا گیا ہے؟ جواب: ہاں! کہا گیا: انہیں خوش آمدید، اور جس سفر پر تشریف لائے ہیں وہ مُبارک اور خوشگوار ہو! یہاں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور میں نے انہیں سلام کیا: انہوں نے کہا: اے نبی اور بیٹے آپ کو خوش آمدید!

پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا، میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہی بیت المعمور ہے، یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور یہ ستر ہزار جب نماز ادا کر کے چلے جاتے ہیں پھر یہ قیامت تک دوبارہ لوٹ کر نہ آئیں گے (کثرتِ تعداد کی وجہ سے دوبارہ ان کی باری نہ آئے گی)۔

پھر مجھے "سدرة المنتهیٰ" دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ اس کے بیر اتنے بڑے تھے جیسے مقام ہجر کے بڑے مٹکے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کے برابر تھے۔ اس کی جڑ سے چار نہریں نکلتی ہیں دو باطنی اور دو ظاہری۔ میں نے جبریل علیہ السلام سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: باطنی نہریں تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔

اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی۔ پھر میں لوٹتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا: میں نے بتایا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: انسانوں کی حالت میں آپ ﷺ سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے بنی اسرائیل کو بھرپور طریقہ سے آزمایا ہے اور آپ کی اُمت بھی یقیناً برداشت نہ کر سکے گی، آپ ﷺ اپنے رب کے پاس واپس جایئے اور درخواست کیجیے۔ چنانچہ میں لوٹ کر گیا اور میں نے درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے چالیس نمازیں کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی کہا جو پہلے کہا تھا اور میں پھر واپس گیا اور اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی تعداد تیس کر دی۔ پھر وہی کچھ ہوا اور میں واپس آیا تو بیس نمازیں کر دی گئی۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا اور میں لوٹ کر پھر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہوا اور نمازوں کی تعداد دس ہوگئی۔ میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر مشورہ دیا (اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوا) تو اللہ تعالیٰ نے فرض نمازیں پانچ کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا تو میں نے کہا کہ میں نے تو سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ میں نے اپنا فریضہ اسی طرح نافذ رہنے دیا ہے اور اپنے بندوں پر نرمی کر دی ہے وہ اس طرح کہ میں ہر نیکی پر دس گنا اجر دوں گا۔

104. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ مُوْسَى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى رَجُلًا مَرْبُوْعًا مَرْبُوْعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِيْ آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ ﴿ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ﴾

(بخاری:3239، مسلم:419)

104۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ گندمی رنگ، دراز قد اور گھونگریالے بالوں والے ہیں اور قبیلۂ شنوءہ کے لوگوں سے بہت زیادہ مشابہ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد اوسط درجہ کے سرخ وسپید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں، اسی رات میں نے داروغہ جہنم مالک کو اور دجال کو بھی دیکھا۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں) کہ یہ نشانیاں ان نشانیوں میں سے تھیں جو اس رات اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دکھائی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ ﴾ [السجدہ:۲۳] ''لہذا اس کے ملنے پر تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیے۔''

105. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا مُوْسَى كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ يُلَبِّيْ.

(بخاری:1555، مسلم:422)

105۔ مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے تھے کہ بعض لوگوں نے دجال کا ذکر چھیڑ دیا اور کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے: دجال دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ ''کافر'' لکھا ہوا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے یہ بات نہیں سُنی البتہ آپ ﷺ نے یہ ضرور فرمایا ہے: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لبیک کہتے ہوئے وادی میں اُترنا اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔

106. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَأَيْتُ عِيْسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيْمَ ﷺ بِهِ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَائَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ. فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ.

106۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے شب معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ ایک دُبلے پتلے شخص تھے جن کے بال بھی زیادہ خم دار نہ تھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا وہ قبیلۂ شنوءہ کے ایک فرد ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ میانہ قد اور سُرخ رنگ کے تھے گویا وہ ابھی حمام میں سے نکلے ہیں، اور اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سب سے زیادہ مشابہ میں ہوں۔ پھر میرے پاس دو پیالے لائے گئے ایک میں دُودھ تھا اور دوسرے میں شراب۔ اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ان دونوں

فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ. فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.
(بخاری:3394، مسلم:424)

میں سے جو چاہیں پی لیں! میں نے دودھ والا پیالہ اٹھا کر پی لیا، اس پر کہا گیا: آپ ﷺ نے فطرت کو پالیا اگر آپ ﷺ شراب پسند فرماتے تو آپ ﷺ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔

107. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ. فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.

107۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دن لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر فرمایا: چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہرگز کانا نہیں ہے جبکہ مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے اوراس کی آنکھ کیا ہے! گویا پھولا ہوا انگور ہے۔ (بخاری:3439، مسلم:426)

108. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَائَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ. (بخاری:3440، مسلم:427)

108۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آج رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کے پاس ہوں اور ایک گندمی رنگ کے شخص کو دیکھا جس کا رنگ ان تمام گندم گوں رنگ کے لوگوں سے بہتر تھا جو تم نے دیکھے ہوں گے، اس کے بال دونوں شانوں تک سیدھے لٹکے ہوئے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ شخص دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: یہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال سخت اُلجھے ہوئے اور گھونگریالے تھے، دائیں آنکھ سے کانا تھا اور ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہ تھا وہ بھی ایک شخص کے دونوں شانوں پر اپنے ہاتھ رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جواب ملا: یہ مسیح دجال ہے۔

109. عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَا اللّٰهُ لِيَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ. (بخاری:3886، مسلم:428)

109۔حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس وقت قریش نے معراج کے بارے میں میری تکذیب کی، میں مقام حجر کے قریب کھڑا تھا اسی وقت اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے نمایاں کر دیا اور میں اس کی دیکھتا جاتا تھا اور قریش کو اس کی نشانیاں بتاتا جاتا تھا۔

110. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيْ قَالَ: سَأَلْتُ زِرَّبْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ﴾ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.
(بخاری:3232، مسلم:432)

110۔ابو اسحاق شیبانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے زر بن حبیش رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ o فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ o ﴾ [النجم:9،10] کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا تھا جن کے چھ سو پر تھے۔

111. عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا أُمَّتَاهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهُ فَقَالَ: تْ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِيْ مِمَّا قُلْتَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ ثَلَاثٍ مَنْ حَدَّثَكَهُنَّ فَقَدْ كَذَبَ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾

﴿ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللّٰهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَآءِ حِجَابٍ ﴾

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ﴾

وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ كَتَمَ فَقَدْ كَذَبَ ثُمَّ قَرَأَتْ:

﴿ يَاأَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ﴾

الْآيَةَ وَلٰكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَتِهِ مَرَّتَيْنِ.

(بخاری:4855، مسلم:439)

111۔مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: اے والدہ محترمہ! کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تیری بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔کیا تمہیں ان تین باتوں کی خبر نہیں ہے؟ جو شخص تم سے ان تین باتوں کے متعلق (اپنی طرف سے) کچھ کہے وہ جھوٹا ہے: (1) اگر کوئی شخص تم سے کہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو وہ جھوٹا ہے! پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: (1) ﴿ لَاتُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ﴾ [الانعام:103] ''نگاہیں اس کو نہیں پاسکتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ نہایت باریک بین اور باخبر ہے۔'' (2) ﴿ وَمَاكَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ﴾ [الشوریٰ:51] ''کسی بشر کا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ اس کے سامنے بات کرے اس کی بات یا تو وحی (اشارے) کے طور پر ہوتی ہے یا پردے کے پیچھے سے۔'' (2) اسی طرح جو تم سے یہ کہے کہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ کل کیا ہونے والا ہے! تو وہ بھی جھوٹا ہے پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ط ﴾ [لقمان:۳۴] ''کوئی نہیں جانتا کہ کل وہ کیا کمائی کرنے والا ہے۔'' (3) جو شخص تم سے یہ کہے کہ آپ ﷺ نے کوئی بات چھپائی ہے وہ بھی جھوٹا ہے۔پھر آپ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ﴾ [المائدہ:67] ''اے پیغمبر! جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں تک پہنچا دو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اس کی پیغمبری کا حق ادا نہیں کیا۔'' چنانچہ مندرجہ عنوان آیت کا مفہوم یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دو مرتبہ دیکھا ہے۔

112. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيْلَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَخَلْقُهُ سَادٌّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ

(بخاری:3234، مسلم:441، 442)

112۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا تھا، اس نے بہت بڑی بات کہہ دی۔حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا تھا اور ان کی شکل وصورت آسمان کے پورے اُفق پر چھا گئی اور اس نے آسمان کو ایک کنارے سے دُوسرے کنارے تک چھپا لیا تھا۔

113. عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

113۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ. (بخاری:4878، مسلم:448)

114. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: : هَلْ تُمَارُوْنَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ. قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: : فَهَلْ تُمَارُوْنَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ. قَالُوا لَا. قَالَ: فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا. فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ. فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ،وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ؟ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا نَعَمْ. قَالَ: : فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ

جنت میں دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اُن میں ہے سب چاندی کا ہے اور دو باغ ایسے ہیں جن کے برتن اور جو کچھ اُن میں ہے سب سونے کا ہے اور جنت عدن میں عظمت و کبریائی کی چادر کے سوا بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہوگی اور یہ چادر رب جلیل کے چہرے پر ہوگی۔

114۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کو چاند کے دیکھنے میں جب کہ اس کے اوپر بادل بھی نہ ہوں کوئی شک وشبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا!! کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں جبکہ اس پر بادل نہ ہو کبھی شک وشبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: بس تم اسی طرح قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو شخص دُنیا میں جس کی پرستش کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے۔ چنانچہ کچھ لوگ سورج کے پیچھے ہو جائیں گے اور کچھ لوگ چاند کے پیچھے اور کچھ لوگ بُتوں کے پیچھے چل پڑیں گے۔ اس کے بعد صرف یہ اُمت باقی رہ جائے گی جس میں منافق بھی شامل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں تو وہ کہیں گے کہ ہم اس جگہ اس وقت تک کھڑے رہیں گے جب تک ہمارا رب نہیں آجاتا جب ہمارا رب آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ پھر ان کے سامنے آئے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں تو وہ اقرار کریں گے کہ ہاں تو ہی ہمارا رب ہے۔ اس کے بعد جہنم کی پشت پر ایک پل بنایا جائے گا اور سب کو (اس پر چلنے کی) دعوت دی جائے گی چنانچہ رسولوں میں سب سے پہلا رسول میں ہوں گا جو اپنی امت کو لے کر اس پر سے گزروں گا اور اس دن رسولوں کے سوا کوئی شخص نہ بول سکے گا اور رسولوں کی زبان پر بھی اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ ،سَلِّمْ (اے اللہ! جہنم سے محفوظ رکھ اور سلامتی سے گزار دے) کے کلمات ہوں گے۔ اور جہنم میں سعدان کانٹوں کی مانند آنکڑے ہوں گے (آپ ﷺ نے دریافت فرمایا) کیا تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہاں! دیکھے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو وہ (آنکڑے) شکل وصورت میں سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہوں گے البتہ یہ بات کہ بڑے کس قدر ہوں گے اللہ تعالیٰ

مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ
السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا
فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ
الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ
الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ
قِبَلَ النَّارِ. فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ
النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا
فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ
تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي
اللَّهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى
بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ! ثُمَّ قَالَ:
يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ
أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ
غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ
أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ
ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا
أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ
وَمِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا
فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ
فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ
أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ
مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا
تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ: اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ: مِنْ كَذَا وَكَذَا أَقْبَلَ يُذَكِّرُهُ رَبُّهُ حَتَّى إِذَا

کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ وہ (آنکڑے) لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق
اُچک لیں گے چنانچہ ان پر پُل پر سے گزرنے والوں میں سے کچھ لوگ اپنے
اعمال کی بنا پر (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائیں گے اور کچھ لوگ پارہ پارہ
ہو جائیں گے لیکن بعد میں نجات پا جائیں گے جب اللہ تعالیٰ جہنم میں گرنے
والوں میں سے جن پر مہربانی فرمانا چاہے گا ان کے بارے میں فرشتوں کو حکم
دے گا کہ ہر اس شخص کو جو اللہ کی عبادت کرتا تھا دوزخ سے نکال لو اور فرشتے
ان کو سجدے کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی
آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔ چنانچہ نشانِ سجدہ کے
علاوہ آگ ابنِ آدم کے پورے جسم کو کھا جائے گی اور اسی شناخت سے لوگوں
کو دوزخ سے نکالا جائے گا۔ یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں
گے کہ جل کر کوئلہ بن چکے ہوں گے۔ پھر جب ان پر آبِ حیات ڈالا جائے گا
تو وہ اس طرح اُگیں گے جیسے سیلاب کی لائی ہوئی مٹی میں خود رو دانہ اُگتا ہے
پھر جب اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلوں سے فارغ ہو چکا ہوگا تو ایک
شخص باقی رہ جائے گا یہ جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا جو اہل
دوزخ میں سے جنت میں داخل ہوگا لیکن اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا۔ یہ
جنابِ باری میں درخواست کرے گا کہ اے میرے رب! میرا منہ دوزخ کی
جانب سے (دوسری طرف) پھیر دے، کیونکہ مجھے اس کی بُو ہلاک کیے دے
رہی ہے اور اس کے شعلے مجھے جھلس رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اگر تیری
درخواست منظور کر لی جائے تو تُو کوئی اور مطالبہ تو نہیں کرے گا؟ وہ شخص کہے گا:
نہیں، تیری عزت کی قسم! میں ہرگز کچھ اور نہ مانگوں گا۔ اور وہ اس بارے میں
اللہ سے ہر قسم کا عہد و پیمان کرے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا رُخ آگ کی
طرف سے موڑ کر جنت کی جانب کر دے گا۔ اب وہ جب جنت کو اور اس کی
آرائش و زیبائش کو دیکھے گا تو جب تک اللہ چاہے گا خاموش رہے گا پھر
درخواست کرے گا: اے میرے رب! مجھے دروازۂ جنت سے قریب کر دے!
اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے عہد و پیمان نہ کیے تھے کہ تو جو کچھ مانگ رہا ہے
اس کے سوا مزید کچھ نہ مانگے گا؟ تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری
مخلوق میں سب سے بدنصیب شخص نہیں ہونا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ
سے یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ اگر تیرا یہ سوال پورا کر دیا جائے تو تُو مزید کچھ
نہیں مانگے گا۔ وہ عرض کرے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم میں مزید کچھ طلب

انْتَهَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ ذٰلِكَ وَمِثْلُهُ.

(بخاری:806، مسلم:451)

نہیں کروں گا! اس مرتبہ بھی وہ رب کریم سے ہر وہ عہد و پیمان کرے گا جو وہ اس سے لینا چاہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کے قریب کر دے گا۔ پھر جب وہ جنت کے دروازے تک پہنچ جائے گا اور جنت کی بہار اور وہاں کا کیف وسرور دیکھے گا تو کچھ دیر، جس کی مقدار کا اندازہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہے ، خاموش رہے گا۔ اس کے بعد کہے گا: اے میرے پروردگار! مجھے بھی جنت میں داخل کر دے! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابنِ آدم تجھ پر حیرت ہے! تو کس قدر عہد شکن واقع ہوا ہے! کیا تو نے اس بات پر جو کچھ تجھے دے دیا گیا ہے اس کے علاوہ مزید کچھ طلب نہیں کرے گا، ہر قسم کے عہد و پیمان نہیں کیے تھے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ رہنے دے! چنانچہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ان باتوں پر ہنسی آجائے گی اور اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت مرحمت فرما دے گا۔ اس کے بعد فرمائے گا: جو آرزو کر سکتا ہے کر! چنانچہ وہ تمنا کرے گا، طلب کرے گا اور مانگے گا حتیٰ کہ اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر اسے اللہ تعالیٰ یاد دلائے گا کہ طلب کر حتیٰ کہ جب اس کے دل کی تمام آرزوئیں اور تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ سب کچھ عطا کیا گیا اور اسی قدر مزید دیا گیا۔

115. عَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: هَلْ تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا؟ قُلْنَا لَا. قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِمَا. ثُمَّ قَالَ يُنَادِيْ مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلٰى مَا كَانُوا يَعْبُدُوْنَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيْبِ مَعَ صَلِيْبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُوْدِ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ قَالُوْا نُرِيْدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ

115۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا روزِ قیامت ہم اپنے رب کی زیارت کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں جب مطلع صاف ہو اور بادل نہ ہوں، چاند اور سورج کو دیکھنے میں کوئی دِقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تمہیں روزِ قیامت اپنے رب کو دیکھنے میں اتنی ہی دِقت ہوگی جتنی ان دونوں (چاند اور سورج) کو دیکھنے میں ہوتی ہے۔۔۔۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ ہر گروہ کے لوگ اس کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جائیں جس کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔۔۔ چنانچہ صلیب کو ماننے والے صلیب کے ساتھ اور بُت پرست اپنے اپنے بُتوں کے ساتھ اور ہر باطل خدا کے پرستار اپنے اپنے خدا کے ساتھ یک جا ہو جائیں گے حتیٰ کہ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے خواہ وہ نیکوکار ہوں یا بدکار اور اہلِ کتاب میں سے بھی کچھ بچے کھچے لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر دوزخ کو ان کے سامنے کیا جائے گا جو (دور سے) انہیں سراب کی مانند نظر آرہا ہوگا۔ پھر یہود سے پوچھا جائے گا: تم کس کی پوجا کرتے

اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ. ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ فَيَقُولُونَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ. فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ فَيَقُولُونَ نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ. فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُولُونَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ أَحْوَجُ مِنَّا إِلَيْهِ الْيَوْمَ وَإِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَإِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ: فَيَأْتِيهِمُ الْجَبَّارُ فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَلَا يُكَلِّمُهُ إِلَّا الْأَنْبِيَاءُ فَيَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهُ فَيَقُولُونَ السَّاقُ فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَيَذْهَبُ كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا ثُمَّ يُؤْتَى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ: مَدْحَضَةٌ مَزِلَّةٌ عَلَيْهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكَةٌ مُفَلْطَحَةٌ لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَاءُ تَكُونُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَنَاجٍ مَخْدُوشٌ وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتَّى يَمُرَّ آخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَعْمَلُونَ مَعَنَا فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اذْهَبُوا فَمَنْ

تھے؟ وہ کہیں گے: ہم حضرت عزیر علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے تھے اور انہی کی پوجا کرتے تھے۔ انہیں کہا جائے گا: تم نے جھوٹ کہا تھا: اللہ تعالیٰ کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے: ہمیں پانی پلایا جائے: کہا جائے گا: پیو۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ دوزخ میں گر جائیں گے۔

پھر نصاریٰ سے پوچھا جائے گا: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ جواب دیں گے: ہم حضرت مسیح علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے تھے اور انہی کی پرستش کرتے تھے۔ انہیں بھی کہا جائے گا: تم جھوٹ کہتے تھے۔ اللہ کی نہ تو بیوی ہے اور نہ کوئی اولاد۔ پھر سوال ہوگا: اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ بھی یہی جواب دیں گے: ہمیں پانی پلایا جائے: کہا جائے گا: پی لو۔ اور وہ جہنم میں جا گریں گے۔ اس کے بعد صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک تھے یا بدکار۔ ان سے پوچھا جائے گا: تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے جب کہ سب لوگ جا چکے ہیں؟ وہ جواب دیں گے: ہم تو ان لوگوں سے اسی وقت جدا ہو گئے تھے جب کہ ہمیں ان کی اُس وقت آج سے کہیں زیادہ ضرورت تھی، نیز ہم نے ایک منادی کرنے والے کی یہ منادی کرتے سنا تھا کہ ہر گروہ اس کے ساتھ جا ملے جس کی وہ عبادت کرتا تھا۔ چنانچہ ہم اب اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی شکل وصورت میں آئے گا جو اس صورت سے مختلف ہوگی جس میں انہوں نے اسے پہلی مرتبہ دیکھا ہوگا اور فرمائے گا: میں ہی تمہارا رب ہوں۔ تو وہ کہیں گے: تو ہمارا رب ہے؟! اس دن اللہ تعالیٰ سے سوائے انبیاء کے کوئی بات نہ کر سکے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرمائے گا: کیا تمہارے لیے رب کی طرف سے کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے: پنڈلی بطور نشانی طے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی پنڈلی کھول دے گا، اس کو دیکھ کر سب مومن سجدہ ریز ہو جائیں گے اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ریا کے لیے اور شہرت کی خاطر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرتے تھے۔ چاہیں گے وہ بھی کہ سجدہ کر سکیں لیکن ان کی پیٹھ تختے کی مانند اکڑ کر رہ جائے گی اس کے بعد پُل صراط لا کر جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ پُل صراط کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک (ایسا خطرناک) مقام جہاں سے گزرنے والا پھسلے گا اور لڑکھڑائے گا۔ اس پر اچک لینے والے کانٹے اور جکڑ لینے والے آنکڑے آویزاں ہیں،

وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ: أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا ﴾ فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ وَإِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ.

(بخاری:7439، مسلم:454)

اور بڑے وسیع وعریض گوکھر واور ایسے ٹیڑھے میڑھے کانٹے لگے ہوئے ہیں ،جیسے علاقہ نجد میں پائے جاتے ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔مومن اس پل پر سے آنکھ جھپکنے میں بجلی اور ہوا کی تیزی سے اور تیز رفتار گھوڑوں اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے ۔ان بچ کر نکل جانے والوں میں کچھ تو پوری طرح صحیح سالم ہوں گے اور کچھ کٹے پھٹے اور دوزخ کی آگ میں جھلسے ہوئے ہوں گے حتی کہ سب سے آخر میں نجات پانے والے اپنے آپ کو گھسیٹ گھسیٹ کر نکالیں گے۔۔۔اس دن جب مومن دیکھیں گے کہ وہ خود تو بچ کر نکل آئے ہیں اور ان کے بھائی دوزخ میں رہ گئے ہیں تو ہر مومن (اپنے بھائیوں کو بچانے کی غرض سے) اللہ تعالی سے مذاکرہ اور مطالبہ کرنے میں اس سے کہیں زیادہ شدت اختیار کرے گا۔جس قدر تم کسی ایسے حق کے سلسلے میں جو پوری طرح عیاں ہو چکا ہو مجھ سے گفتگو اور مطالبہ کرنے میں آج شدت اختیار کرتے اور پرجوش ہوتے ہو۔وہ کہیں گے:اے ہمارے رب! یہ سب بھائی ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے،روزے رکھتے تھے اور دوسرے کام کیا کرتے تھے ،یہ دوزخ میں کیسے چلے گئے؟ ان کی بھی معاف فرما دے! اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو اُسے آگ سے نکال لو اور اللہ تعالی ان کی صورتوں کو جلانا اور مسخ کرنا آگ کے لیے حرام قرار دے دے گا۔چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس جائیں گے،جب کہ ان میں سے بعض قدموں تک اور بعض آدھی پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور جس جس کو پہچانیں گے دوزخ سے نکال لیں گے پھر لوٹ کر آئیں گے تو اللہ تعالی فرمائے گا: اچھا جاؤ! جس کے دل میں آدھے دینار کے برابر ایمان ہو اسے بھی دوزخ سے نکال لو،چنانچہ یہ لوگ جائیں گے اور جس جس کو پہچانیں گے اسے دوزخ سے نکال لائیں گے،پھر لوٹ کر آئیں گے اللہ تعالی فرمائے گا: جاؤ! جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے دوزخ سے نکال لو! چنانچہ اب پھر یہ جس جس کو پہچان پائیں گے اسے نکال لیں گے۔ (یہ عن بیان کرتے ہوئے) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم کو میری بات کا یقین نہ ہو تو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو: ﴿ إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا ﴾ [النساء:40] ''اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اسے دُگنا کر دیتا ہے۔''

جب سب انبیاء فرشتے اور اہل ایمان سفارش کر چکیں گے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میری شفاعت باقی ہے اور مٹھی بھر کر دوزخ سے نکالے گا، اب وہ لوگ نکلیں گے جو جل کر بھسم ہو چکے ہوں گے، ان کو نکال کر ایک نہر میں ڈالا جائے گا جو جنت کے سرے پر واقع ہے اور جسے ''آبِ حیات'' کہا جاتا ہے۔ اس نہر میں گرتے ہی یہ لوگ اس طرح دوبارہ سرسبز وشاداب ہو جائیں گے جیسے غلے کا دانہ گزرگاہِ آب میں آتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے۔تم نے اکثر کسی پتھر یا درخت کے کنارے ایسے دانے کو اُگا ہوا دیکھا ہوگا۔ ان میں سے جو آفتاب کے رُخ ہوتا ہے وہ سبز ہوتا ہے اور جو سایہ میں رہتا ہے وہ سفید ہوتا ہے۔ یہ لوگ (اس نہر میں سے) موتی کی مانند چمک دار ہو کر نکلیں گے البتہ ان کی گردن پر مہر لگا دی جائے گی اور جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو اہل جنت کہیں گے: یہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خود آزاد فرمایا ہے اور کسی عمل اور نیکی کے بغیر فی سبیل اللہ جنت میں داخل کیا ہے۔انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مژدہ سُنایا جائے گا: یہ جو کچھ دیکھ رہے ہو نہ صرف یہ سب تمہارا ہے بلکہ اسی قدر اور مزید تمہیں ملے گا۔

116. أَبِيْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ جَانِبِ السَّيْلِ أَ لَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً.

(بخاری:22، مسلم:457)

116۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان موجود ہو، اسے دوزخ سے نکال لیا جائے۔ چنانچہ لوگ نکالے جائیں گے۔ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیاۃ یا نہر حیا (راویانِ عَن میں سے کسی ایک راوی کو اس بات میں شک ہے کہ آپ ﷺ نے حیاۃ فرمایا تھا یا حیا) میں ڈال دیا جائے گا اور وہ اس طرح اُگ آئیں گے جیسے غلے کا دانہ پانی کی جگہ میں اُگ آتا ہے، کیا تم نے دیکھا نہیں کہ وہ کس خوبصورتی سے لپٹا سمٹا سنہری رنگ کا اُگتا ہے۔

117.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُوْلُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ

117۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو جانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکلے گا اور جنت میں داخل ہونے والوں میں بھی آخری شخص ہوگا، یہ شخص دوزخ سے مُنہ کے بل (گھسٹتا ہوا) نکلے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ جنت کی طرف آئے گا تو اسے ایسا معلوم ہوگا کہ وہ پوری طرح پُر ہو چکی ہے۔ چنانچہ وہ لوٹ جائے گا اور عرض کرے گا اے رب! وہ تو پُر ہو چکی ہے۔اللہ

فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يَقُولُ ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً

(بخاری: 6571، مسلم: 461)

تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ ہم نے تم کو دنیا کے برابر بلکہ اس سے دس گنا زیادہ وسعت عطا فرمائی! یا آپ ﷺ نے فرمایا: دُنیا سے دس گنا وسعت عطا فرمائی! وہ عرض کرے گا: کیا آپ مجھ سے مذاق کرتے ہیں؟ یا میری ہنسی اُڑاتے ہیں حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ اس موقع پر میں نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندان مُبارک نظر آنے لگے۔ اور (راوی کہتے ہیں) کہا جاتا ہے کہ یہ شخص اہلِ جنت میں سب سے پست مرتبہ کا ہوگا۔

118. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللَّهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللَّهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهْ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ

118۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا تو وہ کہیں گے: کاش کوئی ہوتا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہماری سفارش کر کے ہمیں اس جگہ سے نجات دلا سکتا! چنانچہ سب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے: اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے، آپ میں اپنی طرف سے روح پھونکی ہے اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور سفارش کریں! حضرت آدم علیہ السلام اپنی غلطی کا ذکر کریں گے اور کہیں گے: میرا یہ مقام نہیں ہے کہ اللہ کے حضور میں تمہاری سفارش کر سکوں، تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کریں کر کے کہیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں! تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ، انہیں اللہ نے اپنا خلیل بنایا تھا۔ پھر سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کر کے کہیں گے: میرا یہ مقام نہیں تم سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، انہیں اللہ تعالیٰ نے شرفِ ہمکلامی بخشا ہے۔ پھر سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی اپنی غلطی کا ذکر کر کے یہی جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے کہ تمہاری سفارش کر سکوں، تم لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میرا یہ مقام نہیں ہے کہ سفارش کر سکوں، تم سب حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ کیونکہ حضرت محمد ﷺ وہ معزز ہستی ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں۔ بالآخر سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں اللہ تعالیٰ سے

فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ.
(بخاری:6565،مسلم:475)

حاضری کی اجازت طلب کروں گا تو میں اس کے سامنے پہنچتے اور دیدار سے شرف یاب ہوتے ہی اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور جب تک اللہ چاہے گا مجھے اسی حالت میں رہنے دے گا۔ پھر ارشاد ہوگا: اپنا سر اٹھایئے! مانگئے جو آپ ﷺ مانگیں گے دیا جائے گا۔ بولیے! آپ ﷺ کی بات سنی جائیگی۔ آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائیگی۔ شفاعت کیجیے! چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور پہلے اپنے رب کی حمد وثنا ان الفاظ میں کروں گا جو اللہ تعالیٰ مجھے تلقین فرمائے گا اور اس کے بعد شفاعت کروں گا۔ چنانچہ میرے لیے اللہ تعالیٰ ایک حد مقرر فرما دے گا اور میں ان کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کردوں گا، اس کے بعد پھر لوٹ کر اللہ کے حضور میں حاضر ہوں گا اور پھر پہلے کی طرح سجدے میں گر جاؤں گا، اسی طرح تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی کروں گا حتیٰ کہ دوزخ میں صرف وہ لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن نے روک دیا ہے یعنی جن کے ہمیشہ دوزخ میں رہنے کا فیصلہ قرآن نے فرمادیا ہے۔

119. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحَى. فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ. فَقَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ: هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوكَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ. فَقَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ فَإِنَّهُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي

119۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو انسان اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے سمندر کی موجوں کی مانند باہم گتھم گتھا ہو رہے ہوں گے اور پریشان حال حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے درخواست کریں گے کہ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش کیجیے۔ وہ جواب دیں گے: میں اس کام کا اہل نہیں ہوں۔ البتہ تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خلیل اللہ ہیں۔ چنانچہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا البتہ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں۔ چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ بھی کہیں گے: یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے، وہ بھی یہ کہیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ! چنانچہ سب لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں کہوں گا: ہاں میں ہی یہ کام کرسکتا ہوں اور کروں گا۔ پھر میں بارگاہِ خداوندی میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی۔ مجھے اس وقت حمد وثناء کے ایسے کلمات تلقین کیے جائیں گے جو اب مجھے یاد نہیں ہیں، میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرتے ہوئے اس کے حضور میں سربسجود ہوجاؤں گا۔ اس کے بعد کہا جائے گا: اے محمد ﷺ!

وَيُلْهِمُنِيْ مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا. فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ. ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ. فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِيْ أُمَّتِيْ فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُوْدُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيَقُوْلُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُوْلُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ أَفْعَلُ. ثُمَّ أَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ ائْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَقُوْلُ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكِبْرِيَائِيْ وَعَظْمَتِيْ لَأُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(بخاری:7510، مسلم:479)

سر اُٹھاؤ، کہو جو کہنا چاہتے ہو تمہاری بات سنی جائے گی! مانگو جو مانگنا چاہتے ہو، تمہاری درخواست منظور کی جائے گی! سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اس وقت میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری اُمت کو بخش دیجیے! میری امت کے گناہ معاف فرما دیجیے! چنانچہ مجھے کہا جائے گا: جاؤ اور جا کر ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس کے دل میں ایک جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ چنانچہ میں جاؤں گا اور ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی کلمات سے، جو مجھے تلقین کیے گئے تھے، اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کروں گا اور سجدے میں گر جاؤں گا۔ چنانچہ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھایئے! بات کیجئے آپ کی بات سنی جائے گی! سوال کیجیے آپ ﷺ کا سوال پورا کیا جائے گا۔ سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کیا جائے گی! میں پھر کہوں گا: اے میرے رب! میری اُمت کو بخش دیجیے! پھر کہا جائے گا: جایئے اور جا کر اُن سب لوگوں کو دوزخ سے نکال لیجیے جن کے دلوں میں ایک ذرے یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔ میں پھر جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو جہنم سے نکال لوں گا۔ میں پھر لوٹ کر آؤں گا، مذکورہ بالا کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اُٹھایئے! بات کیجیے آپ کی بات سنی جائے گی! سوال کیجیے، آپ ﷺ جو مانگیں گے دیا جائے گا! سفارش کیجیے آپ ﷺ کی سفارش قبول کی جائے گی! میں عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کو معاف فرما دیجیے! میری اُمت کو دوزخ سے بچا لیجیے! مجھ سے کہا جائے گا: جایئے اور جا کر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکال لیجیے جن کے دلوں میں رائی کے دانہ سے بھی بے انتہا کم ایمان ہو۔ چنانچہ میں پھر جاؤں گا اور ایسے تمام لوگوں کو دوزخ سے نکال لوں گا۔

پھر میں چوتھی مرتبہ لوٹ کر آؤں گا اور مذکورہ بالا الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد کروں گا اور اس کے حضور میں سر بسجود ہو جاؤں گا۔ پھر کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! کہیے! آپ ﷺ کی بات سنی جائے گی، مانگیے! جو مانگیں گے آپ ﷺ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے! آپ ﷺ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا: اے میرے رب! مجھے ایسے تمام لوگوں کو دوزخ سے نکالنے کی اجازت دیجیے جنہوں نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہو۔ جواب میں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنے عزت وجلال اور عظمت وکبریائی کی قسم! میں

دوزخ سے ہر اس شخص کو نکال لوں گا جس نے کلمہ لا الہ الا اللہ زبان سے ادا کیا ہوگا۔

120 عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ اِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً ثُمَّ قَالَ: اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّ ذٰلِكَ؟ يَجْمَعُ النَّاسُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيْ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيْقُوْنَ وَلَا يَحْتَمِلُوْنَ فَيَقُوْلُ النَّاسُ اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ اَلَا تَنْظُرُوْنَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَاْتُوْنَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ، خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوْا لَكَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا فَيَقُوْلُ آدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ، قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهٗ نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى نُوْحٍ فَيَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ يَا نُوْحُ! اِنَّكَ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ. اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اِنَّ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ. فَيَاْتُوْنَ اِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اِبْرَاهِيْمُ! اَنْتَ نَبِيُّ اللّٰهِ وَ

120۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن کچھ گوشت آیا اس میں سے دست کا کچھ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا گیا کیونکہ یہ حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں سب انسانوں کا سردار ہوں گا، کیا تمہیں معلوم ہے یہ کیسے ہوگا؟ روزِ قیامت تمام اگلے پچھلے انسان ایک ہی میدان میں اکٹھے کیے جائیں گے۔ ایک پکارنے والے کی آواز سب سن سکیں گے اور سب کو بیک نگاہ دیکھا جا سکے گا، اور سورج بہت قریب آجائے گا۔ لوگ ایسی تکلیف میں مبتلا ہوں گے جو انسانی طاقت سے باہر اور ناقابل برداشت ہوگی۔ چنانچہ لوگ باہم ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہیں ذرا احساس نہیں ہے کہ تم کس مصیبت میں گرفتار ہو۔؟ کیوں نہیں کوئی ایسی ہستی تلاش کرتے ہو جو تمہارے رب کے حضور تمہاری سفارش کرے؟ کچھ مشورہ دیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے۔ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے اور ان سے عرض کریں گے: آپ سب انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے بنایا، آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کے حضور ہماری سفارش فرمایئے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس تکلیف و مصیبت میں مبتلا ہیں اور ہمارا حال کیا ہو گیا ہے؟ حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے: آج میرا رب اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا، دوسرے اس نے مجھے ایک مخصوص درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا تھا لیکن مجھ سے حکم عدولی ہوگئی، اس لیے اس وقت مجھے تو خود اپنی ذات کا فکر ہے، کاش کوئی بچانے والا ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی دوسرے شخص کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ چنانچہ لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور درخواست کریں گے: اے نوح علیہ السلام! آپ روئے زمین پر اللہ کے پہلے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا لقب "عبدِ شکور" (شکر گزار بندہ) رکھا ہے۔ آپ علیہ السلام بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام جواب دیں گے: رب ذوالجلال آج اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ مجھے

خَلِيْلُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهُ قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ اذْهَبُوا اِلٰى مُوْسٰى. فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُوْسٰى! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، فَضَّلَكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ عَلَى النَّاسِ اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنِّيْ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ اُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ ، اذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى فَيَاْتُوْنَ عِيْسٰى،فَيَقُوْلُوْنَ يَا عِيْسٰى! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِنْهُ وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ، اشْفَعْ لَنَا اِلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًانَفْسِيْ! نَفْسِيْ! نَفْسِيْ! اذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِيْ ، اذْهَبُوا اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ! اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا اِلٰى رَبِّكَ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ؟ فَانْطَلِقُ فَاٰتِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَاَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهٖ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى اَحَدٍ قَبْلِيْ ثُمَّ يُقَالُ يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ . فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاَقُوْلُ

ایک بددُعا کا اختیار دیا گیا تھا اور میں نے اپنی قوم کو بددُعا دی تھی آج تو مجھے اپنی ذات اور نجات کا فکر لاحق ہے۔ کاش کوئی مجھے بچانے والا ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ چنانچہ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے: اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور پورے اہلِ زمین میں سے واحد شخص ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی سے نوازا ہے، آپ بارگاہِ رب العزت میں ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام جواب دیں گے: آج پروردگارِ عالم اس قدر غضبناک ہے کہ نہ آج سے پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ پھر کبھی ہوگا، اور میں تین جھوٹ بولنے کا مرتکب ہو چکا ہوں ۔ آج مجھے اپنی ذات اور اپنی نجات کا فکر ہے، کاش کوئی مجھے بچانے والو ہو! کاش کوئی مجھے بچا سکے! تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، تم سب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ ۔ چنانچہ سب لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچیں گے اور ان سے کہیں گے: اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہ صرف اپنی رسالت سے نوازا بلکہ آپ کو شرفِ ہم کلامی عطا فرما کر سب انسانوں پر فضیلت بخشی، آپ ربِ ذوالجلال کے حضور ہماری شفاعت کیجیے، آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے: آج میرا رب اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا نہ آئندہ کبھی ہوگا ۔ میں ایک ایسے شخص کو قتل کر چکا ہوں جس کے قتل کا مجھے حکم نہیں دیا گیا تھا، آج تو مجھے خود اپنی ذات کی نجات کا فکر ہے، کاش کوئی ہوتا جو مجھے بچا سکتا! کاش کوئی میری مدد کو پہنچ سکتا! تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، تم سب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے کہیں گے: اے عیسیٰ علیہ السلام آپ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں، آپ کلمۃ اللہ ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا تھا اور آپ روح اللہ ہیں اور آپ نے گہوارے میں لوگوں سے گفتگو کی تھی، آپ ہماری شفاعت کیجیے، کیا آپ دیکھتے نہیں آج ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی جواب دیں گے: آج ربِ ذوالجلال اس قدر غضب ناک ہے کہ نہ پہلے کبھی ہوا اور نہ پھر کبھی ہوگا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کیا صرف یہی کہا کہ آج تو مجھے خود اپنی ذات کا فکر لاحق ہے، کاش کوئی مجھے بچا سکے! کاش کوئی مجھے بچانے والا ہو!

أُمَّتِیْ یَا رَبِّ! أُمَّتِیْ یَا رَبِّ! فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ! أَدْخِلْ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لاَ حِسَابَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْاَیْمَنِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِكَ مِنَ الْاَبْوَابِ. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَحِمْیَرَ اَوْ كَمَا بَیْنَ مَكَّةَ وَبُصْرٰی.

(بخاری:4712، مسلم:480)

تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے یا محمد ﷺ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور آخری رسول ہیں، اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی سب لغزشیں معاف فرما دی ہیں، آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں، آپ رب ذوالجلال کے حضور ہماری شفاعت فرمائیے۔

چنانچہ میں روانہ ہوں گا اور جا کر زیر عرش سجدہ ریز ہو جاؤں گا، اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد و ثناء کے کچھ ایسے انداز اور طریقے مجھے پر ظاہر فرمائے گا جو اس سے پہلے کسی کو نہیں سکھائے گئے، اس کے بعد کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! سر اٹھائیے! مانگیے آپ جو مانگیں گے دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ چنانچہ میں سر اٹھاؤں گا، اور عرض کروں گا: اے میرے رب! میری امت کی خطائیں بخش دیجیے، میری امت کو دوزخ سے بچا لیجیے۔ چنانچہ مجھ سے کہا جائے گا: اے محمد ﷺ! جائیے اپنی امت کے ایسے تمام افراد کو جو حساب کتاب سے مستثنیٰ ہیں دائیں دروازے سے جنت میں داخل کر لیجیے، ان لوگوں کو دوسرے دروازوں سے آنے جانے کی اجازت بھی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، دروازۂ جنت کے ہر دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر کے درمیان یا جتنا مکہ اور بُصریٰ کے درمیان ہے۔

121. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِیْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ أَنْ أَخْتَبِیَ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(بخاری:7474، مسلم:487)

121۔ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مقبول دُعا ہوتی ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ان شاء اللہ اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

122. عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ نَبِیٍّ سَأَلَ سُؤْلًا اَوْ قَالَ: لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِیْبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (بخاری:6305، مسلم:494)

122۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی نے ایک سوال مانگا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو ایک دُعا کا اختیار دیا گیا ہے جو ہر ایک نے مانگ لی اور قبول ہوگئی لیکن میں نے اپنی دُعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کر لی ہے۔

123. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْأَقْرَبِیْنَ ﴾ قَالَ: یَا مَعْشَرَ

123۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب اللہ نے آیت: ﴿ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴾ [الشعراء: 214] ''اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ۔'' نازل فرمائی تو نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اور فرمایا: اے

قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِمَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .
(بخاری:2753، مسلم:504)

گروہ قریش! (یا اسی طرح کے کچھ اور الفاظ فرمائے) اپنی جانوں کو دوزخ سے بچا لو، میں تم کو عذابِ الٰہی سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے بنی عبدمناف! میں تم کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب! میں آپ کو اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اے صفیہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی! میں آپ کو بھی اللہ کی پکڑ سے ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔ اور اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)، میری بیٹی! تم مجھ سے میرے مال میں سے جو چاہے لے لو، مگر میں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے تمہیں ذرا بھی نہ بچا سکوں گا۔

124. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهُ . فَقَالُوا مَنْ هٰذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هٰذَا الْجَبَلِ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ: أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ: مَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهٰذَا ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾
(بخاری:4971، مسلم:508)

124۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ آیت نازل ہوئی جس کا مفہوم یہ ہے "اپنے قریبی رشتہ داروں اور قبیلے کے افراد کو ڈراؤ۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کوہِ صفا پر چڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے پکارا: یا صباحاہ (خبردار! ہوشیار) یہ آواز سن کر لوگ حیران ہوئے کہ کون شخص ہے جو خبردار کر رہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونے لگے۔ جب لوگ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بتاؤ! اگر میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ سواروں کا ایک دستہ اس پہاڑ کے دامن کی اوٹ سے نکلنے اور تم پر حملہ آور ہونے والا ہے، تو کیا تم مجھے سچا سمجھو گے؟ سب نے جواب دیا: ہم نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات جھوٹی نہیں پائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو میں تمہیں مستقبل کے یقینی اور سخت ترین عذاب سے ڈراتا ہوں۔ ابولہب کہنے لگا: خرابی اور ہلاکت ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ کیا محض اسی بات کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو بلایا اور جمع کیا تھا؟ یہ کہنے کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اسی کے بارے میں سورۂ لہب نازل ہوئی۔

125. اَلْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ . (بخاری:3883، مسلم:510)

125۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کو کچھ نفع پہنچایا؟ کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت وحفاظت کیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر مخالفوں پر غضب ناک ہوا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہوں گے اور اگر میں ان کی شفاعت نہ کرتا تو وہ دوزخ کے نچلے طبقے میں ہوتے۔

126. أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ

126۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"امید ہے قیامت کے دن میری شفاعت انہیں کچھ فائدہ پہنچائے، اور وہ

مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهُ.
(بخاری:3885، مسلم:513)

دوزخ کے اُوپر کے حصہ میں رکھے جائیں جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی، جس کے اثر سے ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔"

127. النُّعْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوْضَعُ فِيْ أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِيْ مِنْهَا دِمَاغُهُ. (بخاری:6562، مسلم:514)

127۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے ہلکے عذاب والا شخص وہ ہوگا جس کے تلووں کے نیچے آگ کا انگارہ رکھ دیا جائے گا اوراس کے اثر سے اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

128. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُوْلُ: إِنَّ آلَ أَبِي لَيْسُوْا بِأَوْلِيَائِي إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَاهَا يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا.
(بخاری:5990، مسلم:519)

128۔حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خفیہ طریقے سے نہیں علی الاعلان فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ ابوفلاں کی اولاد میرے دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور مومنوں میں سے وہ لوگ ہیں جو نیک ہیں لیکن ان سے (آل "ابوفلاں" سے) میری رشتہ داری ہے اس لیے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں۔

129. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. وَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ. قَالَ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.
(بخاری:6542، مسلم:520)

129۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشادفرماتے ہوئے سُنا ہے: میری امت میں سے ستر ہزار افراد پر مشتمل ایک جماعت جب جنت میں داخل ہوگی تو ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند چمک رہے ہوں گے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا یہ ارشاد سن کر حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اُٹھے اورعرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عکاشہ رضی اللہ عنہ کو ان میں شامل فرمالے۔

اس کے بعد انصار میں سے ایک اور شخص اُٹھا، اوراس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے بھی دُعا کیجیے، اللہ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گیا۔

130. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ: مُتَمَاسِكُوْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتّٰى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. (بخاری:6554، مسلم:526)

130۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ (راوی کو ٹھیک سے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے تعداد کیا بیان فرمائی تھی) جنت میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے اس طرح داخل ہوں گے کہ جب تک ان میں کا آخری شخص جنت میں داخل نہ ہولے گا اس وقت تک پہلا بھی اندر نہ جائے گا، ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوں گے۔

131. ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ

131۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن صحابہ

عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَجَعَلَ يَمُرُّ النَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَرَجَوْتُ أَنْ تَكُونَ أُمَّتِي فَقِيلَ هٰذَا مُوسٰى وَقَوْمُهُ ثُمَّ قِيلَ لِي انْظُرْ فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ لِي انْظُرْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيلَ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَمَعَ هٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَلَمْ يُبَيَّنْ لَهُمْ فَتَذَاكَرَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا أَمَّا نَحْنُ فَوُلِدْنَا فِي الشِّرْكِ وَلٰكِنَّا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلٰكِنْ هٰؤُلَاءِ هُمْ أَبْنَاؤُنَا. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَتَطَيَّرُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَكْتَوُونَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: نَعَمْ. فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ. (بخاری:5752، مسلم:527)

کرام رضی اللہ عنہم کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے اُمتیں پیش کی گئیں پھر جب انبیاء علیہم السلام میرے سامنے سے گزرنے لگے تو ان میں سے کسی نبی کے ساتھ صرف ایک شخص تھا اور کسی کے ساتھ دو شخص اور کسی نبی کے ساتھ ایک مختصر گروہ تھا، ان میں ایسے نبی بھی تھے جن کے ساتھ ایک شخص بھی نہ تھا۔ پھر میں نے ایک ہجوم دیکھا جو پورے افق پر پھیلا ہوا تھا مجھے توقع ہوئی کہ یہ میری امت ہوگی لیکن کہا گیا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی امت ہے۔ پھر مجھ سے کہا گیا: دیکھیے! میں نے نگاہ اٹھائی تو مجھے ایک بہت بڑا ہجوم نظر آیا جو پورے افق پر چھایا ہوا تھا اور مجھ سے کہا گیا کہ ادھر اُدھر دیکھیے! چنانچہ میں نے دیکھا تو پورا افق ان کے پیچھے چھپ گیا تھا۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت ہے، اور ان میں ستر ہزار ایسے ہیں جو بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس گفتگو کے بعد لوگ منتشر ہوگئے اور ان پر صورتِ حال واضح نہ ہوسکی۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں مختلف باتیں کرتے رہے، کسی نے کہا کہ ہم تو شرک کی حالت میں پیدا ہوئے تھے بعد میں ہم اللہ و رسول پر ایمان لے آئے لیکن یہ لوگ ہماری اولاد میں سے ہوں گے ان باتوں کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ تو شگون بد لیتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کراتے ہیں اور نہ داغ وغیرہ سے علاج کراتے ہیں، صرف اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ بات سن کر حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ اٹھے اور دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں ان لوگوں میں شامل ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم ان میں سے ہو گئے۔ پھر ایک اور شخص اٹھے اور دریافت کیا: کیا میں بھی ان میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ رضی اللہ عنہ تم پر سبقت لے گئے۔

132. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي قُبَّةٍ. فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذٰلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

132۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمے میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے مزید فرمایا: کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم جنت والوں کا ایک تہائی ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش ہو کہ تم جنت کا نصف حصہ ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے نصف ہو گے کیونکہ جنت میں صرف وہ شخص داخل ہوگا جس نے اپنے

فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ.
(بخاری:6528، مسلم:531)

نفس کو مسلمان بنالیا اور اہل شرک کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں کوئی ایک سفید بال ہو یا سُرخ بیل کی کھال پر ایک آدھ سیاہ بال ہو۔

133. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ: يَا آدَمُ! فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ! قَالَ: يَقُوْلُ ، أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ. فَذَاكَ حِيْنَ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ. فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ. فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّنَا ذٰلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ أَلْفًا وَمِنْكُمْ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَحَمِدْنَا اللّٰهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ فِيْ يَدِهٖ إِنِّيْ لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِيْ جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الْحِمَارِ.
(بخاری:6530، مسلم:532)

133۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! آدم علیہ السلام عرض کریں گے: میں حاضر ہوں، اطاعت گزار ہوں، ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں بھیجنے کے لیے لوگوں کو الگ کرلو۔ حضرت آدم علیہ السلام دریافت کریں گے: دوزخ میں بھیجے جانے والے کس قدر ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی وہ وقت ہوگا جب بچہ بوڑھا ہوجائے گا اور حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے اور لوگوں کی حالت ایسی ہوگی گویا وہ نشے میں ہیں حالانکہ نشے میں نہ ہوں گے بلکہ یہ کیفیت اللہ کے سخت عذاب کے اثر سے ہوگی۔
یہ ارشاد سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پریشان ہوگئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس ہزار میں سے ایک جو جنت میں جائے گا ہم میں سے کون کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوش ہوجاؤ کہ دوزخ میں جانے والوں میں ہزار یاجوج ماجوج ہوں گے اور ایک تم میں سے ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا ایک تہائی ہوگے۔ راوی کہتے ہیں: یہ سن کر ہم نے اللہ کی حمد وثناء کی اور اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں توقع کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کا نصف حصہ ہوگے، دوسری اُمتوں کے مقابلے میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل کی کھال میں ایک سفید بال، یا گدھے کے بازو میں سفید داغ۔

2......﴿ كتاب الطهارة ﴾

طہارت و پاکیزگی کے بارے میں

134. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. (بخاری:6954، مسلم:537)

134۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا وضوٹوٹ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ دوبارہ وضو نہ کرلے۔

135. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ، فَغَسَلَهُمَا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ .
(بخاری:159، مسلم:539)

135۔ (راوی بیان کرتے ہیں): حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن منگوایا (اور ہمیں وضو کر کے دکھایا) پہلے آپ نے اپنے دونوں (ہاتھوں کے) پہنچوں پر تین بار پانی ڈالا اور انہیں دھویا پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر (چلو میں پانی لیا اور) کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا اور تین ہی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا، پھر سر کا مسح فرمایا پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں تین بار ٹخنوں تک دھوئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح کا وضو کیا اور پھر دو رکعتیں ادا کیں کہ اس کا دل کسی اور خیال میں مشغول نہ ہوا اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو گئے۔

136عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَتَوَضَّأَ لَهُمْ وُضُوْءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْفَأَ عَلٰى يَدِهٖ مِنَ التَّوْرِ ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فِي التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا . ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهٗ فَمَسَحَ رَأْسَهٗ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ
(بخاری:186، مسلم:555)

136۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور دریافت کرنے والوں کو حضور ﷺ کا وضو کر کے دکھایا۔ سب سے پہلے انہوں نے برتن جھکا کر اپنے ہاتھ پر پانی انڈیلا اور دونوں ہاتھ تین بار دھوئے ، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر تین چلو پانی سے تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کی ، پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا اور تین بار چہرے کو دھویا۔ پھر دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا ، پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور سر کا مسح اس طرح کیا کہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے سر کے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر پیچھے سے سامنے کی طرف لائے۔ یہ عمل ایک مرتبہ کیا۔ پھر آپ نے اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

137. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهٗ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ.

137۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اسے چاہیے کہ ناک میں پانی چڑھا کر ناک صاف کرے اور جو مٹی

(بخاری:161، مسلم:562)

کے ڈھیلوں سے استنجاء کرے اسے چاہیے کہ ڈھیلوں کی تعداد طاق رکھے۔

138. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أُرَاهُ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهِ. (بخاری:3295، مسلم:564)

138۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو کر اٹھے اس کے لیے ضروری ہے کہ تین مرتبہ ناک صاف کرے اس لیے کہ شیطان سونے والے کی ناک کے بانسے پر رات بسر کرتا ہے۔

139. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.
(بخاری:60، مسلم:572)

139۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، سفر میں آپ ﷺ سے پیچھے رہ گئے لیکن پھر آپ ﷺ نے ہم کو آلیا۔ جس وقت آپ ﷺ تشریف لائے نماز کا وقت تنگ ہو چکا تھا اور ہم وضو کر رہے تھے اور جلدی کے خیال سے پاؤں دھونے کی بجائے ان کو ہاتھ سے مسح کر کے تر کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے بلند آواز میں دو یا تین مرتبہ فرمایا: (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے تباہی ہے۔

140. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ قَالَ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَإِنَّ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ : وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ.
(بخاری:165، مسلم:)

140۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ گزر رہے تھے (آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ) لوگ لوٹے سے وضو کر رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "بھرپور طریقہ سے وضو کرو"! کیونکہ میں نے جناب ابوالقاسم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: (خشک) ایڑیوں کے لیے دوزخ کی آگ سے تباہی ہے۔

141. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَتَوَضَّأَ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ . (بخاری:136، مسلم:580)

141۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: میری امت کے لوگوں کو جب قیامت کے دن بلایا جائے گا تو وہ اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے، ہاتھ اور پاؤں وضو کے اثرات کی وجہ سے سفید ہوں گے اس لیے تم میں سے جو شخص بوقت وضو اپنے چہرے کو زیادہ پھیلا کر دھو سکے اور اپنے نور کو بڑھا سکے وہ ایسا ضرور کرے۔

142. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ.
(بخاری:887، مسلم:589)

142۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں اپنی اُمت کے لیے یا آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے لیے باعث مشقت خیال نہ کرتا تو انہیں حکم دیتا کہ ہر نماز کے لیے مسواک کیا کریں۔

143. عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُوْلُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِيْ فِيْهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ .
(بخاری:244، مسلم:592)

143۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں مسواک تھی جس سے آپ ﷺ دانت صاف کر رہے تھے اور اسے منہ میں ڈال کر اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے جیسے قے کرتے وقت نکلتی ہے۔

144. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ.
(بخاری:245، مسلم:595)

144۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب رات کو (تہجد کی) نماز کے لیے بیدار ہوتے تو مسواک سے اپنے دانتوں کو خوب مل مل کر اور کھرچ کر صاف کیا کرتے تھے۔

145. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً الْفِطْرَةُ خَمْسٌ أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالِاسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.
(بخاری:5889، مسلم:597)

145۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فطری باتیں پانچ ہیں ۔یا آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ باتیں ایسی ہیں جن کا تعلق فطرت سے ہے (1) ختنہ کرنا (2) زیر ناف بال مونڈنا (3) بغل کے بال اکھاڑنا (4) ناخن تراشنا (5) مونچھیں کتروانا۔

146. عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُوا اللِّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ.
(بخاری:5892، مسلم:602)

146۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی وضع قطع مشرکوں سے مختلف رکھو! داڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کترواؤ۔

147. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللِّحَى)).
(بخاری:5893، مسلم:600)

147۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

148. عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا قَالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمْنَا الشَّأْمَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ بُنِيَتْ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى.
(بخاری:394، مسلم:609)

148۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلے کی طرف نہ منہ کرو نہ پیٹھ! بلکہ اپنا رُخ مشرق یا مغرب کی طرف رکھا کرو۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ہم شام گئے تو وہاں (بول و براز کے لیے مقامات قبلہ رو بنے ہوئے تھے ان پر بیٹھتے تھے اور منہ موڑ لیتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیتے تھے۔

149. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ إِذَا قَعَدْتَ عَلٰى حَاجَتِكَ فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ. (بخاری:149، مسلم:611)

149۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: کہ بعض لوگ کہتے ہیں: جب قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف نہ منہ کرو نہ پیٹھ! لیکن میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے خود دیکھا تھا کہ نبی ﷺ دو اُونیٹوں پر بیٹھ کر بیت المقدس کی طرف رُخ کیے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

150. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّأْمِ. (بخاری:148، مسلم:612)

150۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اپنے کسی کام سے (اپنی بہن) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے وہاں سے دیکھا کہ نبی ﷺ قبلہ کی طرف پیٹھ اور شام کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے ہیں۔

151. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ. (بخاری:153، مسلم:615)

151۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص پانی پی رہا ہوتو اسے چاہیے کہ برتن کے اندر سانس نہ چھوڑے اور قضائے حاجت کے وقت نہ تو دائیں ہاتھ سے عضوِ تناسل کو چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

152. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُوْرِهِ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ. (بخاری:168، مسلم:617)

152۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی ﷺ اپنا ہر کام دائیں ہاتھ اور داہنی طرف سے کرنا پسند فرماتے تھے حتی کہ جوتا پہننا، کنگھی کرنا اور وضو کرنا بھی۔

153. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ.
(بخاری:152، مسلم:620)

153۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور ایک لڑکا پانی کا ڈول اور ایک برچھی اٹھا کر ساتھ ہو لیتے تھے اور آپ ﷺ پانی سے استنجا کرتے تھے۔

154. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.
(بخاری:217، مسلم:621)

154۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی لایا کرتا تھا، جس سے آپ ﷺ استنجا کرتے تھے۔

155. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، فَسُئِلَ، فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا.
(بخاری:387، مسلم:622)

155۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا اور وضو میں موزوں پر مسح کیا پھر آپ اٹھے اور نماز ادا کی۔ جب آپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔''

156. عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُنِيْ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ نَتَمَاشَى فَأَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ خَلْفَ حَائِطٍ فَقَامَ كَمَا يَقُوْمُ أَحَدُكُمْ فَبَالَ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ.
(بخاری:225، مسلم:624)

156۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا کہ آپ ﷺ ایک قبیلہ کے گھورے کے قریب ایک دیوار کی اوٹ میں تشریف لے گئے اور جیسے سب کھڑے ہوتے ہیں اسی طرح کھڑے ہو کر آپ ﷺ نے پیشاب کیا۔ اس وقت میں آپ ﷺ سے دُور ہٹ کر کھڑا ہو گیا، لیکن آپ ﷺ نے مجھے اشارے سے قریب بلایا اور میں آ کر آپ ﷺ کی ایڑیوں کے قریب پیچھے کھڑا رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ پیشاب سے فارغ ہو گئے۔

157. عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيْرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

157۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں (حضرت مغیرہ) آپ ﷺ کے پیچھے پانی کا ایک ڈول لے کر گیا۔ جب آپ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو گئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا اور

(بخاری:203، مسلم:628)

موزوں پر مسح کیا۔

158. عَنْ مُغِيْرَةَ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ يَا مُغِيْرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَأْمِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهٗ مِنْ كُمِّهَا ، فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهٗ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ ، فَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى.

(بخاری:363، مسلم:629)

158۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا: آپ ﷺ نے حکم دیا: اے مغیرہ! پانی کا ڈول اٹھالو! میں نے ڈول اٹھالیا اور آپ ﷺ تشریف لے گئے حتیٰ کہ میری نگاہ سے اوجھل ہو گئے اور آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی۔اس وقت آپ ﷺ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے اس لیے جب آپ ﷺ نے اس جبہ کی آستین میں سے اپنا دست مبارک باہر نکالنا چاہا تو آستین تنگ تھی۔آپ ﷺ نے جبہ کی نچلی جانب سے ہاتھ باہر نکالا اور میں نے آپ ﷺ کے دست مبارک پر پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو کیا، وضو کرتے وقت آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا پھر آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔

159. عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ سَفَرٍ. فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهٖ فَمَشٰى حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّيْ فِيْ سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ الْإِدَاوَةَ ، فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوْفٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتّٰى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ . فَقَالَ : دَعْهُمَا فَإِنِّيْ أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا .

(بخاری:5799، مسلم:630)

159۔حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر کے دوران رات کے وقت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ اپنی سواری سے نیچے اترے اور ایک طرف روانہ ہوگئے حتیٰ کہ رات کی تاریکی میں میری نظروں سے اوجھل ہوگئے۔پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میں نے ڈول سے پانی ڈالنا شروع کیا اور آپ ﷺ نے اپنا چہرہ اور دست مبارک تو دھو لیے لیکن چونکہ اس وقت آپ ﷺ اُونی چوغہ زیب تن کیے ہوئے تھے اس لیے جب آپ ﷺ نے اس میں سے بازوؤں کو نکالنا چاہا تو نہ نکل سکے اور آپ ﷺ نے چوغہ کے نیچے سے بازو نکال کر ان کو دھویا۔پھر سر کا مسح فرمایا۔ پھر میں جُھکا تاکہ آپ کے موزے اُتاروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو! میں نے موزے پاؤں دھو کر پہنے تھے۔پھر آپ ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

160. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا. (بخاری:172، مسلم:650)

160۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی برتن میں سے کُتا پانی پی لے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھو۔

161. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ. (بخاری:239، مسلم:656)

161۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں نہ تو پیشاب کرے اور نہ پیشاب کرنے کے بعد اس میں غسل کرے۔

162. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَامُوْا إِلَيْهِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ﷺ

162۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو لوگ اسے روکنے کے لیے اٹھے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: اس کا

لَا تُزْرِمُوْهُ ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.
(بخاری:6025، مسلم:659)

پیشاب نہ روکو! پھر جب وہ پیشاب کر چکا تو آپ ﷺ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا گیا۔

163. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.
(بخاری:6355، مسلم:662)

163۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس لوگ بچوں کو لاتے تھے اور آپ ﷺ ان کے لیے دعا فرمایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ ایک بچہ آپ کی خدمت میں لایا گیا اور اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا اور کپڑوں کو دھویا نہیں۔

164. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ ، فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.
(بخاری:223 ، مسلم:667)

164۔حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے چھوٹے بچے کو لے کر حاضر ہوئی جس نے ابھی ٹھوس غذا کھانا شروع نہیں کیا تھا،اسے حضور ﷺ نے اپنی گود میں بٹھالیا اور اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا اور کپڑے کو دھویا نہیں۔

165. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ.
(بخاری:229،230، مسلم:672)

165۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو کیا کرنا چاہیے۔آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے کپڑے کو دھو دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ اسی کپڑے کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جایا کرتے تھے جب کہ دھونے کا نشان اور پانی کی تری کپڑے پر باقی ہوتی تھی۔

166. عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ تَحُتُّهُ ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّيْ فِيْهِ. (بخاری:227، مسلم:675)

166۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی ،اور اس نے دریافت کیا کہ اگر عورت کے کپڑوں پر حیض کا خون لگ جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے خون کو کھرچے ،پھر کپڑے پر پانی ڈال کر ملے، پھر دھو ڈالے پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھ سکتی ہے۔

167. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ: إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيرٍ. أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيمَةِ. ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا.
(بخاری:218، مسلم:677)

167۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو قبروں کے قریب سے گزرے اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں قبروں والے عذاب میں مبتلا ہیں اور عذاب کا باعث کوئی بڑی بات نہیں ہے، ان میں ایک کا قصور یہ ہے کہ وہ پیشاب سے نہ بچا کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔پھر آپ ﷺ نے ایک سبز ٹہنی لی، اسے درمیان سے چیر کر دو حصوں میں تقسیم کیا اور ایک ایک حصہ دونوں قبروں پر گاڑ دیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا: ممکن ہے اس طرح ان کے عذاب میں کچھ کمی ہو جائے ،جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔

3...... ﴿ كتاب الحيض ﴾

حیض سے متعلقہ مسائل

168. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ يُبَاشِرُهَا. قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.
(بخاری:302، مسلم:680)

168۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن دنوں ہم میں سے یعنی اُمہات المومنین میں سے کوئی حیض کی حالت میں ہوتی اور آپ ﷺ اس کے ساتھ جسمانی اختلاط فرمانا چاہتے تو حیض کے غلبے کی صورت میں اسے زیر جامہ پہننے کا حکم دیتے۔ اس کے بعد اس کے جسم کے ساتھ اپنا جسم چھوا لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کون سا شخص اپنی شہوتِ نفسانی پر اس قدر اختیار رکھتا ہے جتنا آپ ﷺ کو تھا۔

169. عَنْ مَيْمُونَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُبَاشِرَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ أَمَرَهَا فَاتَّزَرَتْ، وَهِيَ حَائِضٌ. (بخاری:303، مسلم:681)

169۔ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حضور ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے کسی ایک کے ساتھ اختلاطِ جسمانی فرمانا چاہتے اور وہ حیض کی حالت میں ہوتی تو اسے زیر جامہ پہننے کا حکم دیا کرتے تھے۔

170. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةٌ فِي خَمِيلَةٍ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ، ثِيَابَ حِيضَتِي. فَقَالَ أَنُفِسْتِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ.
(بخاری:323، مسلم:683)

170۔ام المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اچانک مجھے حیض شروع ہو گیا تو میں نے خود کو آہستہ آہستہ چادر میں سے باہر نکال لیا اور اپنے حیض کا لباس پہن لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ماہواری شروع ہوگئی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! اس کے باوجود آپ ﷺ نے مجھے بلا لیا اور میں آکر آپ ﷺ کے ساتھ اسی چادر میں لیٹ گئی۔

171. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.
(بخاری:322، مسلم:683)

171۔ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں ....اور میں اور رسولِ اکرم ﷺ ایک برتن میں سے پانی لے کر غسلِ جنابت کرلیا کرتے تھے۔

172. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

172۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ اعتکاف کی حالت میں اپنا سر میری طرف بڑھا دیا کرتے تھے اور میں اس میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔ اور آپ ﷺ اعتکاف کے دنوں میں ضرورت کے بغیر گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔ (بخاری:2029، مسلم:685)

173. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ

173۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے: رسول اللہ ﷺ ایسی حالت میں کہ میں حائضہ ہوتی میرے ساتھ اختلاط (جسم کے ساتھ جسم ملانا)

رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.
(بخاری:2030، 2031، مسلم:686)

فرمالیا کرتے تھے۔اسی طرح جب آپ ﷺ اعتکاف میں ہوتے تو اپنا سر مبارک مسجد سے باہر میرے حجرے کی طرف بڑھا دیا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے سر مبارک کو دھودیتی تھی حالانکہ میں حائضہ ہوا کرتی تھی۔

174. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.
(بخاری:297، مسلم:693)

174۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جن دنوں میں مجھے حیض آرہا ہوتا تھا ایسی حالت میں رسول اللہ ﷺ میری گود کا تکیہ لگا کر قرآن مجید کی تلاوت فرمالیا کرتے تھے۔

175. عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَسَأَلَ فَقَالَ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ.
(بخاری:178، مسلم:695)

175۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے تھا جن کی مذی بہت زیادہ خارج ہوتی ہے لیکن مجھے نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھنے میں شرم آتی تھی۔ میں نے حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ آپ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مذی خارج ہونے کی صورت میں وضو کرنا ضروری ہے۔

176. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ. (بخاری:288، مسلم:699)

176۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جب جنابت کی حالت میں سونا چاہتے تو اپنی شرمگاہ کو دھولیا کرتے تھے اور جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے ویسا وضو کرتے تھے۔

177. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ.
(بخاری:287، مسلم:703)

177۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! کیا جب کوئی شخص جنابت کی حالت میں ہو تو اس کے لیے سونا جائز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حالت میں وضو کر کے سونے کی اجازت ہے۔

178. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ. (بخاری:290، مسلم:704)

178۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے رات کو احتلام ہوجاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کرو، اپنی شرم گاہ کو دھولو اور سوجاؤ۔

179. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

179۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے۔اور اس زمانے میں آپ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔(بخاری:284، مسلم:708)

180. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا رَأَتِ

180۔اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت اُم سُلیم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سچ بات میں کوئی باک محسوس نہیں فرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو جائے تو اس پر بھی غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اسے انزال ہو جائے

الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا.
(بخاری:130، مسلم:712)

اور منی دیکھے۔ یہ بات سن کر حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور کہا: یارسول اللہ ﷺ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں! عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے، اگر نہیں ہوتا تو بچہ عورت سے مشابہ کس بنا پر ہوتا ہے؟

181. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعَرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ. (بخاری:248، مسلم:718)

181۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، پھر وضو کرتے جیسا نماز کے لیے کیا جاتا ہے۔ پھر آپ ﷺ اپنی انگلیاں پانی میں ڈال کر ان انگلیوں کو سر کے بالوں میں کنگھی کی مانند پھیرتے، پھر ان اپنے دونوں ہاتھوں سے سر پر تین چلو ڈالتے، اس کے بعد پورے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

182. عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: صَبَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَأَفْرَغَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى يَسَارِهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ. ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا بِالتُّرَابِ ثُمَّ غَسَلَهَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَأَفَاضَ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أُتِيَ بِمِنْدِيْلٍ فَلَمْ يَنْفُضْ بِهَا.
(بخاری:259، مسلم:722)

182۔ اُم المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لیے پانی کا اہتمام کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنی شرمگاہ کو دھویا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھ کر مٹی سے رگڑا اور پھر اسے دھو ڈالا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا۔ پھر چہرے کو دھویا اور سر پر پانی ڈالا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر آپ ﷺ کو رومال پیش کیا گیا لیکن آپ ﷺ نے اس سے نہ پونچھا۔

183. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، فَقَالَ بِهِمَا عَلٰى وَسَطِ رَأْسِهِ.

183۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب غسل جنابت فرمانا چاہتے تو ڈول کی طرح کا کوئی برتن منگاتے اور اس سے اپنے چلو میں پانی لے کر پہلے سر کا دایاں حصہ دھوتے پھر بایاں حصہ، اس کے بعد اپنے چلوؤں سے سر مبارک پر پانی ڈالتے تھے۔ (بخاری:258، مسلم:725)

184. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ. (بخاری:250، مسلم:727)

184۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے یعنی ایک بڑے لگن میں سے جو فرق کہلاتا ہے پانی لے کر نہالیا کرتے تھے۔

185. عَنْ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا أَخُوهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلٰى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ.
(بخاری:251، مسلم:728)

185۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن منگوایا جو صاع کے برابر تھا اور غسل کر کے دکھایا اور اپنے سر پر پانی بہایا اس وقت ہمارے اور آپ رضی اللہ عنہا کے درمیان پردہ حائل تھا۔

186. عَنْ اَنسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ یَغْسِلُ، اَوْ كَانَ یَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسِهِ اَمْدَادٍ، وَیَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ. (بخاری:201، مسلم:737)

186۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے پانچ مد تک پانی سے غسل فرمالیا کرتے تھے اور ایک مُد پانی سے وضو فرمالیا کرتے تھے۔

187. عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَاُفِیْضُ عَلٰی رَأْسِیْ ثَلاثًا وَأَشَارَ بِیَدَیْهِ كِلْتَیْهِمَا.

187۔حضرت جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتا ہوں۔ یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔(بخاری:254، مسلم:740)

188. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، هُوَ وَأَبُوهُ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْغُسْلِ. فَقَالَ: یَكْفِیكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مَا یَكْفِیْنِیْ فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ یَكْفِیْ مَنْ هُوَ أَوْفٰی مِنْكَ شَعَرًا وَخَیْرٌ مِنْكَ ثُمَّ اَمَّنَا فِیْ ثَوْبٍ.
(بخاری:252، مسلم:743)

188۔ ابو جعفر بیان کرتے ہیں کہ: میں اور میرے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت کچھ اور لوگ بھی موجود تھے،ان لوگوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں پوچھا۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک صاع پانی کافی ہے۔ان میں سے ایک شخص بولا: میرے لیے تو ایک صاع کافی نہ ہوگا۔اس پر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک صاع پانی اُس ہستی کے لیے کافی ہو جاتا تھا جن کے بال تم سے کہیں زیادہ تھے اور جو تم سے افضل تھے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ اس گفتگو کے بعد حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور انہوں نے صرف ایک کپڑا پہن رکھا تھا۔

189. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِیْضِ فَأَمَرَهَا كَیْفَ تَغْتَسِلُ: قَالَ: خُذِیْ فِرْصَةً مِنْ مَسْكٍ فَتَطَهَّرِیْ بِهَا. قَالَتْ كَیْفَ أَتَطَهَّرُ؟ قَالَ: تَطَهَّرِیْ بِهَا. قَالَتْ كَیْفَ؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، تَطَهَّرِیْ فَاجْتَبَذْتُهَا إِلَیَّ ، فَقُلْتُ تَتَبَّعِیْ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.
(بخاری:314، مسلم:748)

189۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ پوچھا: آپ ﷺ نے غسل کا طریقہ بتایا اور فرمایا: خوشبو میں بسا ہوا کپڑے کا ٹکڑا لے کر اس سے طہارت کرو! اس نے عرض کیا: خوشبو والے کپڑے سے کس طرح طہارت کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بس اسی ذریعے سے صفائی کرلو! اس نے پھر پوچھا: کس طرح؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! بس اس خوشبودار کپڑے سے صفائی کرلو! میں اس عورت کو کھینچ کر اپنے ساتھ لے گئی۔اور میں نے بتایا: خوشبو والے کپڑے کو ان سب مقامات پر پھیرلو جہاں جہاں خون کا نشان لگا ہے۔

190. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِیْ حُبَیْشٍ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّیْ امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَیْسَ بِحَیْضٍ ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ

190۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے مسلسل خون آتا رہتا ہے اور کبھی پاک نہیں ہوتی ،کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ حیض کا خون نہیں ہے، بلکہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔اس لیے جب تمہاری ماہواری کے ایام ہوں ان دنوں نماز چھوڑ دو اور جب یہ ایام ختم ہو جائیں تو اپنے جسم پر سے خون دھو کر نماز پڑھ

الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى يَجِيْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ. (بخاری:228، مسلم:753)

لیا کرو اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرو یہاں تک کہ دوبارہ تمہاری ماہواری کے دن نہ آ جائیں۔

191. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ. فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ، فَقَالَ: هٰذَا عِرْقٌ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.
(بخاری:327، مسلم:756)

191۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا (بنت جحش) کو سات سال تک مرضِ استحاضہ کا خون آتا رہا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی اس صورتِ حال کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ تم غسل کرلیا کرو! اور فرمایا: یہ کسی رگ سے خون آتا ہے! چنانچہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

192. سَأَلَتْ امْرَأَةٌ عَنْ عَائِشَةَ: أَتَجْزِيْ إِحْدَانَا صَلَاتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ، كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْقَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ.
(بخاری:321، مسلم:761)

192۔ ایک عورت نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حیض کے دنوں میں عورت کی جو نمازیں چھوٹ جاتی ہیں کیا پاک ہو جانے کے بعد وہ ان کی قضا پڑھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم خارجی ہو؟ ہمیں تو نبی ﷺ کے زمانہ میں جب حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ہمیں ان نمازوں کی قضاء پڑھنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔ یا آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہم تو ایسا نہیں کرتے تھے۔

193. عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِءٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِءٍ بِنْتُ أَبِيْ طَالِبٍ. فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِءٍ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِءٍ. قَالَتْ أُمُّ هَانِءٍ. وَذَاكَ ضُحًى.
(بخاری:357، مسلم:765)

193۔ حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا بنت ابو طالب بیان کرتی ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے لیے اوٹ کیے ہوئے تھیں۔ اُم ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اُم ہانی رضی اللہ عنہا ہوں، ابو طالب کی بیٹی! آپ ﷺ نے فرمایا: اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو خوش آمدید! اس کے بعد جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے صرف ایک کپڑا لپیٹ کر آٹھ رکعت نماز ادا کی، پھر جب آپ ﷺ فارغ ہو کر میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں جائے (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں ابن ہبیرہ شخص کو قتل کردوں گا، جبکہ میں اسے پناہ دے چکی ہوں۔ میری بات سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے بھی اس شخص کو پناہ دی جسے اُم ہانی پناہ دے چکی ہے۔ اُم ہانی کہتی ہیں کہ یہ نماز جو آپ ﷺ نے پڑھی تھی چاشت کی نماز تھی۔

194. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوْسٰى ﷺ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ.

194۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کے لوگ ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کے قابل ستر مقامات کو دیکھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام تنہا نہایا کرتے تھے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کہنے لگے: موسیٰ علیہ السلام جو سب کے سامنے نہیں نہاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مریض ہیں۔

فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ. فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوسَى فِيْ إِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلَى مُوْسَى فَقَالُوا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا. فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

(بخاری:278، مسلم:770)

پھر ایسا ہوا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام نہا رہے تھے اور آپ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھے تھے کہ وہ پتھر آپ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا اور موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے میرے کپڑے! میرے کپڑے! کہتے ہوئے بھاگے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے آپ علیہ السلام کے جسم کو اچھی طرح دیکھ لیا اور کہنے لگے بخدا موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑوں کو جالیا اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان موجود ہیں۔

195. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَعَلَيْهِ إِزَارُهُ. فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا ابْنَ أَخِيْ لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُوْنَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عُرْيَانًا ﷺ. (بخاری:364، مسلم:772)

195۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعبہ کی تعمیر نو کے وقت نبی ﷺ بھی قریش کے ساتھ مل کر پتھر ڈھو رہے تھے اور آپ ﷺ تہبند باندھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: بھتیجے! اگر آپ اپنا تہبند کھول دیتے تو میں اسے آپ ﷺ کے شانے پر پتھر کے نیچے رکھ دیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا تہبند کھول کر اسے آپ ﷺ کے شانے پر رکھ دیا تو آپ ﷺ بے ہوش کر گر پڑے۔ اس کے بعد کبھی آپ ﷺ برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

196. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ. فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ.

(بخاری:180، مسلم:778)

196۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کو بُلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ اس حالت میں آیا کہ اس کے سر سے تازہ تازہ غسل کرنے کی وجہ سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: شاید ہمارے بُلانے کی وجہ سے تم کو آنے میں جلدی کرنا پڑی۔ انصاری نے کہا: یہی بات ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: جب ایسی صورت حال ہو کہ تم کو جلدی علیحدہ ہونا پڑے یا انزال نہ ہو تو صرف وضو کرنا ضروری ہے۔

197 عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ فَلَمْ يُنْزِلْ؟ قَالَ يَغْسِلُ مَا مَسَّ الْمَرْأَةَ مِنْهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ.

(بخاری:293، مسلم:779)

197۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو کیا اس صورت میں غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے جسم پر جو آلودگی عورت کے جسم سے لگ گئی ہو، دھو ڈالے پھر وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

198. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَلَمْ يُمْنِ؟ قَالَ عُثْمَانُ: يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ. قَالَ

198۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زید بن خالد نے دریافت کیا: کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا اس پر غسل واجب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور اپنی شرم گاہ کو دھولے۔

عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:179،مسلم:781)

پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کچھ میں نے کہا ہے، یہ رسول اللہ سے سنا تھا۔
نوٹ: یہ حکم منسوخ ہے غسل سے۔

199. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ (بخاری:291،مسلم:783)

199۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مرد عورت کے چار جوڑوں میں بیٹھ گیا اور جماع کی کوشش کی تو انزال ہو یا نہ ہو اس پر غسل واجب ہو گیا۔

200. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .
(بخاری:207،مسلم:790)

200۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا اور اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

201. عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
(بخاری:208،مسلم:793)

201۔حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ بکری کے شانے کا گوشت چھری سے کاٹ کر کھا رہے تھے اتنے میں نماز کا وقت آ گیا تو آپ ﷺ نے چھری ایک طرف ڈال دی اور وضو کیے بغیر نماز ادا کی۔

202. عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.
(بخاری:210،مسلم:795)

202۔اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر بکری کے شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں کیا۔

203. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا .
(بخاری:211،مسلم:798)

203۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا پھر کلی فرمائی اور فرمایا: دودھ سے منہ چکنا ہو جاتا ہے۔

204. عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ شَكَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلْ أَوْ لَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيْحًا.
(بخاری:137،مسلم:804)

204۔حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کبھی کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے ایسا خیال ہوتا ہے کہ کچھ خارج ہوا ہے (اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے) تو کیا کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز نہ توڑے جب تک آواز نہ سنے یا بو نہ محسوس کرے۔

205. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيِّتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟ قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.
(بخاری:1492،مسلم:807)

205۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی کو کسی نے صدقہ کی بکری دی تھی جو مر گئی اور نبی ﷺ نے اسے پڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا: انہوں نے کہا: یہ تو مردار تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مردار کا کھانا حرام ہے۔

206. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ:

206۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول

خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهِ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا كَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ. (بخاری:334، مسلم:816)

اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ جب ہم لوگ مقام بیدا یا ذات الجیش پر پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا اور رسول اللہ ﷺ اس کو تلاش کرنے کے لیے رُک گئے اور باقی لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی رُک گئے۔ اس مقام پر پانی نہیں تھا۔ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے: آپ نے دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کیا؟ ان کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کو بھی رُکنا پڑا اور لوگوں کو بھی! جب کہ یہ جگہ ایسی ہے کہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی ختم ہو گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اس وقت نبی ﷺ میرے زانو پر سر مبارک رکھے آرام فرما اور محوِ خواب تھے انہوں نے آتے ہی کہا کہ تم نے نبی ﷺ کو بھی رُکنے پر مجبور کر دیا اور لوگوں کو بھی، اور پانی نہ اس جگہ ہے اور نہ لوگوں کے پاس ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر بہت ناراض ہوئے اور جو کچھ کہہ سکتے تھے کہہ رہے تھے اور ساتھ ساتھ میرے کولہے میں اپنے ہاتھ سے کچوکے دیتے رہے لیکن چونکہ حضور ﷺ میرے گھٹنے پر سر رکھے آرام فرما رہے تھے اس لیے حرکت نہ کر سکتی تھی۔ صبح کے وقت جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو پانی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی اور سب نے تیمم کیا۔ اس موقع پر اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: اے آلِ ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہاری برکتوں میں سے یہ کچھ پہلی برکت نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی تو میرا ہار اس کے نیچے دبا ہوا مل گیا۔

207. عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِاللّٰهِ وَأَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ فَكَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِيْ سُوْرَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا لَأَوْشَكُوْا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا الصَّعِيْدَ قُلْتُ وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ

207۔ شقیق رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر کسی شخص کو جنابت ہو اور ایک ماہ تک پانی نہ ملے تو وہ تیمم کر کے نماز پڑھے؟ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تیمم نہ کرے خواہ ایک ماہ تک پانی نہ ملے، اس پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ سورۂ مائدہ کی یہ آیت نظر انداز کر دیں گے: ﴿ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا ﴾ [المائدہ:6] ''اور پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے کام لو۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اگر اس سلسلہ میں لوگوں کو اجازت دے دی جائے تو پھر جب انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا تو وہ مٹی سے تیمم کر لیا کریں گے! راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: تو آپ تیمم کو اسی لیے ناپسند

أجد الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هٰكَذَا فَضَرَبَ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً عَلَى الْأَرْضِ ، ثُمَّ نَفَضَهَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا ظَهْرَ كَفِّهِ بِشِمَالِهِ أَوْ ظَهْرَ شِمَالِهِ بِكَفِّهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: أَفَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ.
(بخاری:347، مسلم:818)

کرتے ہیں؟ فرمایا: ہاں! اس پر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی وہ بات نہیں سنی جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی تھی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا۔ مجھے غسل کی ضرورت لاحق ہوگئی، اور پانی نہ ملا تو میں نے مٹی میں جانور کی طرح لوٹ لگائی۔ پھر میں نے یہ واقعہ نبی ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف اس طرح کر لینا کافی تھا، یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ایک بار زمین پر مارا پھر اسے جھاڑا اور اس کے بعد اپنے ہاتھ کی پشت کو بائیں ہاتھ سے مسح فرمایا، یا (راوی نے کہا) اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کو ہاتھ سے مسح فرمایا۔ پھر اپنے ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیے۔ اس پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ تم نے دیکھا نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے قول پر بھروسہ نہیں کیا تھا۔

208. جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أُصِبِ الْمَاءَ. فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ ، فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هٰكَذَا فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. (بخاری:338، مسلم:820)

208۔ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور دریافت کیا: اگر میں جنبی ہو جاؤں اور پانی نہ ملے تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ اس پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دفعہ ہم دونوں سفر میں تھے اور آپ نے تو نماز نہیں پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ لگائی تھی اور نماز پڑھ لی تھی، بعد میں جب اس بات کا ذکر میں نے نبی ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کہ تمہارے لیے صرف اتنا کافی تھا: یہ فرما کر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، ان پر پھونکا پھر ان سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا تھا۔

209. عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ الْأَنْصَارِيِّ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.
(بخاری:337، مسلم:822)

209۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن یسار (ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام) حضرت ابوجہیم بن الحارث بن الصمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بئیر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے کہ راستے میں آپ ﷺ کو ایک شخص ملا اور اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہ دیا بلکہ آپ ﷺ نے ایک دیوار کا رُخ کیا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کا مسح کیا پھر اس شخص کے سلام کا جواب دیا۔

210. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ. فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ ، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا

210۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے راستے میں ملے۔ اس وقت میں جنابت کی حالت میں تھا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ بیٹھ گئے تو میں کھسک گیا اور اپنی قیام گاہ پر جا کر میں نے غسل کیا۔

فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ .
(بخاری:285،مسلم:824)

پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت تک آپ ﷺ اسی جگہ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے آپ ﷺ کو صورتِ حال بتائی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! مومن کسی حالت میں نجس نہیں ہوتا۔

211. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ .
(بخاری:142،مسلم:831)

211۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوا کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ "اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر قسم کی ناپاکی سے اور تمام ناپاک کاموں سے۔"

212. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِيْ رَجُلًا فِيْ جَانِبِ الْمَسْجِدِ ، فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ .
(بخاری:642،مسلم:834)

212۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اقامت ہوگئی تھی اور نبی ﷺ کسی شخص کے ساتھ مسجد کے ایک گوشہ میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ اس وقت تک لوگ اُونگھنے لگے تھے۔ (اور پھر سب نے اسی طرح نماز پڑھی تھی یعنی تازہ وضو کیے بغیر۔)

4...... ﴿ كتاب الصلوٰة ﴾

نماز کے بارے میں

213. عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادٰى لَهَا فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى. وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ. فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ. (بخاری:604، مسلم:837)

213۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ میں آئے تو ابتدا میں لوگ خود جمع ہو جایا کرتے تھے اور نماز پڑھ لیا کرتے تھے ،اذان نہیں دی جاتی تھی۔ پھر ایک دن اس کے متعلق مسلمانوں نے آپس میں گفتگو کی۔ بعض لوگوں نے مشورہ دیا کہ نصاریٰ کے ناقوس (گھنٹے) کی مانند ناقوس بجایا جائے ، کچھ نے کہا کہ نہیں یہود کے سنگھ (نرسنگھا) کی مانند سنگھ بجایا جائے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ ایک آدمی مقرر کر دیا جائے جو نماز کی منادی کر دیا کرے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے کہا: اُٹھو! نماز کا اعلان کر دو۔

214. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوْتِرَ الْإِقَامَةَ. (بخاری:603، مسلم:838)

214۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :لوگوں نے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا۔ پھر اس ضمن میں یہود ونصاریٰ کے طریقوں کا ذکر آیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان دیں اور اذان میں دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے لیے ایک ایک مرتبہ کہیں۔

215. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ . (بخاری:611، مسلم:848)

215۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔

216. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ. حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ فَإِذَا قَضَى النِّدَاءَ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ. حَتّٰى إِذَا قَضَى التَّثْوِيْبَ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ: اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا ، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى . (بخاری:608، مسلم:859)

216۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگ اٹھتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے اور اتنی دور چلا جاتا ہے کہاں اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے پھر لوٹ آتا ہے۔ پھر جب اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ موڑ کر بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے دوبارہ واپس آ جاتا ہے اور انسان کے دل میں وسوسے پیدا کرنے لگتا ہے اور کہتا ہے: ''یہ'' یاد کر'' وہ'' یاد کر، یعنی ہر وہ بات جو اسے پہلے یاد نہیں تھی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔

217. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

217۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :میں نے رسول اللہ ﷺ کو

قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.
(بخاری:736، مسلم:862)

دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھایا کرتے تھے کہ وہ کندھوں کے برابر ہو جائیں اور یہی عمل (رفع الیدین) رکوع کی تکبیر کہتے وقت کرتے تھے، اور جب آپ ﷺ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے اس وقت بھی یہی عمل (رفع یدین) کیا کرتے تھے اور (رکوع سے اٹھتے وقت) آپ ﷺ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہا کرتے تھے۔ اور سجدے میں جاتے یا اٹھتے وقت آپ ﷺ رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے۔

218. عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إِذَا صَلّٰى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذَا. (بخاری:737، مسلم:864)

218۔ ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز میں تکبیر کے وقت بھی "رفع یدین" کرتے تھے اور جب رکوع میں جاتے یا رکوع سے سر اٹھاتے تھے اس وقت بھی رفع الیدین کرتے تھے اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔

219. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:785، مسلم:867)

219۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے وقت جب جھکتے تھے یا اوپر اٹھتے تھے تو اللہ اکبر کہا کرتے تھے اور سلام پھیرنے کے بعد آپ نے کہا تھا: میری نماز تم لوگوں کے مقابلے میں نبی ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہے۔

220. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ. ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ. ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ.
(بخاری:789، مسلم:868)

220۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز ادا فرماتے تھے تو کھڑے ہوتے وقت اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع میں جاتے تو پھر اللہ اکبر کہتے لیکن جب رکوع سے اٹھتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے اور پھر کھڑے کھڑے "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہا کرتے تھے۔ پھر اللہ اکبر کہتے اور سجدے میں چلے جاتے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پھر اللہ اکبر کہتے پھر دوبارہ سجدے میں جاتے وقت اللہ اکبر کہتے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور اسی طرح آپ ﷺ پوری نماز میں کیا کرتے تھے یہاں تک کہ نماز ختم فرماتے اور دو رکعت کے بعد جب قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے تھے اس وقت بھی اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

221. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ كَبَّرَ وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ أَخَذَ بِيَدِيْ عِمْرَانُ بْنُ

221۔ مطرف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سجدے میں جاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے اور جب سجدے سے سر اٹھاتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے

حُصَيْنٍ فَقَالَ قَدْ ذَكَّرَنِيْ هٰذَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. أَوْ قَالَ لَقَدْ صَلّٰى بِنَا صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(بخاری:786، مسلم:873)

اور جب دو رکعت پوری کرنے کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے تھے جب نماز ختم ہوگئی تو عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کہا: آج کی نماز نے مجھے نبی ﷺ کی نماز یاد کرادی یا آپ نے یہ الفاظ کہے تھے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھائی ہے۔

222. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. (بخاری:756، مسلم:874)

222۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں ہوئی۔

223. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلٰى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ. (بخاری:772، مسلم:884)

223۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نماز کی ہر رکعت میں قراءت کرنا چاہیے جن نمازوں میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنا کر قراءت فرمائی ان میں ہم نے بھی تم کو سنا کر پڑھا اور جن نمازوں میں آپ ﷺ نے ہم سے چھپایا ان میں ہم بھی تم سے چھپاتے ہیں۔ سورۂ فاتحہ پڑھ کر مزید قرآن نہ پڑھا جائے تو کافی ہے (نماز ہو جاتی ہے) اور اگر مزید قرآن پڑھے تو بہتر ہے۔

224. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ السَّلَامَ. فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا. فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَمَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِيْ قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا.
(بخاری:793، مسلم:885)

224۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر اس نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دے کر فرمایا: پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے جا کر پھر نماز پڑھی اور واپس آکر آپ ﷺ کو سلام کیا: آپ ﷺ نے پھر وہی الفاظ دہرائے کہ جاؤ جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اسی طرح تین مرتبہ وہ شخص نماز پڑھ کر آیا اور آپ ﷺ اسے ہر مرتبہ فرماتے رہے کہ جاؤ پھر نماز ادا کرو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس شخص نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے، میں نماز کا اس سے بہتر طریقہ نہیں جانتا، لہٰذا آپ ﷺ مجھے سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پہلے ''اللہ اکبر'' کہو پھر جتنا قرآن تم باآسانی پڑھ سکتے ہو پڑھو پھر رکوع کرو اور جب رکوع میں اطمینان حاصل ہو جائے تو رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اس کے بعد سجدہ کرو اور جب سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے تو سجدے سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ تو دوبارہ سجدہ کرو حتیٰ کہ تم کو سجدے میں اطمینان حاصل ہو جائے پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح ادا کیا کرو۔

225. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا

225۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ابوبکر اور

بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِ ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز کی ابتدا الحمد للہ رب العالمین سے کیا کرتے تھے۔ (بخاری:743، مسلم:890)

226. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ ؛ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ، فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ؛ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؛ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ)).

226۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابتدا میں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہا کرتے تھے :السَّلَامُ علی اللّٰہ قَبلَ عِبادِہٖ ،السَّلَامُ علی جِبْرِیْلَ ،السَّلَامُ علی مِیکَائِیلَ ،السَّلَامُ علی فُلَانٍ۔!''بندوں سے پہلے اللہ پر سلام ،جبریل پر سلام ،میکائیل پر سلام اورفلاں شخص پر سلام وغیرہ'' پھر(ایک دن)نماز سے فارغ ہوکر نبی ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اورفرمایا:اللہ تعالیٰ تو خودسلام ہے اس لیے تم جب نماز میں بیٹھا کرو ،تواس طرح کہا کرو:اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ والصَّلوٰتُ والطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعلی عِبادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ! کیوں کہ جب اس طرح سلام بھیجا جائے گا توزمین وآسمان میں اللہ کے جتنے صالح بندے موجود ہیں سب پر سلام پہنچ جائے گا!اس کے بعدکہو:اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھنے کے بعد جودُعا مانگنا چاہے مانگے۔(بخاری:6230،مسلم:897)

227. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ لَا أُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ! فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ

227۔عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے :میں تم کو وہ حدیث تحفہ نہ دوں جو نبی ﷺ سے میں نے خود سُنی ہے؟میں نے کہا :کیوں نہیں ،ضرور دیجیے!چنانچہ انہوں نے وہ تحفہ مجھے دیا۔انہوں نے بیان کیا:کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر اوراہل بیت پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے،ہم آپ ﷺ پر اوراہل بیت پر درود کس طرح بھیجیں ؟آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح کہو''اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ وَّعَلی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ علی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ،اَللّٰھُمَّ بَارِکْ علی مُحَمَّدٍ وَّعلی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ علی اِبْرَاھِیْمَ وَعلی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ''۔ (بخاری:3370،مسلم:908)

228. عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه أَنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

228۔حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا :یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں ؟آپ ﷺ نے فرمایا:یوں کہو''اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ

وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ .

علی ابراهیم وبارك علی محمد وازواجه وذریته کما بارکت علی ابراهیم انك حمید مجید "۔ (بخاری:3369، مسلم:911)

229. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

229۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم سب "ربنا ولك الحمد کہو! اس لیے کہ جس کا قول فرشتوں کے مطابق ہوگیا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو گئے۔(بخاری:796، مسلم:913)

230. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِيْنَ ، فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . (بخاری:781، مسلم:914)

230۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کہ جس وقت تم میں سے کوئی شخص آمین کہتا ہے تو اس کے ساتھ ہی آسمان پر فرشتے بھی آمین کہتے ہیں، پھر تمہاری اور ان کی آمین مل جاتی ہے تو کہنے والے کے سابقہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

231. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ﴾ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ .

231۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام کہے "غیر المغضوب علیهم ولا الضالین "تو سب آمین کہو، اس لیے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے سے مل جائے گا اس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔(بخاری:782، مسلم:915)

232. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَقَطَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ فَرَسٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا وَقَعَدْنَا وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً صَلَّيْنَا قُعُوْدًا. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا. (بخاری:805، مسلم:921)

232۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے سے گر گئے جس کی وجہ سے آپ ﷺ کے جسم کی دائیں جانب چھل گئی۔ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے۔جس وقت ہم آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچے نماز کا وقت ہوگیا اور آپ ﷺ نے ہمیں بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی اور ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی۔جب آپ ﷺ نماز ادا فرما چکے تو فرمایا: امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب امام سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب امام سمع اللّٰہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو "ربنا لك الحمد "اور جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو۔

233. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ فَصَلّٰى جَالِسًا وَصَلّٰى وَرَائَهُ قَوْمٌ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا

233۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں اپنے گھر میں نماز پڑھی اور بیٹھ کر پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیا۔پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: امام بنایا ہی اسی مقصد کے لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوسًا .
(بخاری688:، مسلم:926)

جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے، تو تم بھی بیٹھے بیٹھے نماز ادا کرو۔

234. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُوْنَ.
(بخاری:734، مسلم:930)

234۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام بنایا ہی اس مقصد سے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ جب وہ "اللہ اکبر" کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع کرو، اور جب وہ "سمع اللّٰہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا ولک الحمد" کہو! اور جب امام سجدے میں جائے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

235. عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ ، فَقُلْتُ: أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: بَلٰى ، ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ قَالَ ضَعُوا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّى النَّاسُ. قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ. فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِيفِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَام لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا

235۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا آپ مجھے رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے بارے میں کچھ نہ بتائیں گی؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! سب آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے لیے لگن میں پانی رکھو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم نے آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی، آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل فرمایا اور غسل کے بعد جب چلنا چاہا تو آپ ﷺ پر غشی طاری ہوگئی، لیکن جب افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ سب آپ ﷺ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے برتن میں پانی رکھو۔ پھر پانی رکھ دیا گیا اور آپ ﷺ نے بیٹھ کر غسل فرمایا: لیکن پھر جب اُٹھ کر چلنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ کو پھر غش آ گیا۔ پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ ﷺ! وہ سب آپ ﷺ کے انتظار کر رہے ہیں۔ ادھر لوگوں کی کیفیت یہ تھی کہ سب نماز عشاء کے لیے مسجد میں بیٹھے آپ ﷺ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔ بالآخر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ نماز پڑھائیں، جب قاصد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور اس نے بتایا کہ حضور ﷺ نے حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں! تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ چونکہ رقیق القلب تھے آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت

عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ. ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ لَا يَتَأَخَّرَ. قَالَ: أَجْلِسَانِي إِلَى جَنْبِهِ فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ يَأْتَمُّ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ. قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ هُوَ عَلِيٌّ.

(بخاری:687، مسلم:936)

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ امامت کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ان تمام دنوں میں نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ کی طبیعت کچھ بحال ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر جن میں سے ایک حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے، نماز ظہر کے لیے تشریف لے گئے۔ جس وقت آپ ﷺ مسجد میں پہنچے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کی امامت کررہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھا تو پیچھے ہٹنا چاہا لیکن نبی ﷺ نے اشارے سے آپ ﷺ کو پیچھے ہٹنے سے منع کردیا اور فرمایا: مجھے صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دو۔ ان دونوں نے آپ ﷺ کو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا۔ راوی کہتے ہیں: کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس طرح نماز پڑھاتے لگے کہ وہ خود تو نبی ﷺ کی اقتدا کررہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: کیا میں آپ کے سامنے وہ نہ بیان کروں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی بیماری سے متعلق مجھ سے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا سناؤ! چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ پوری روایت میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے بیان کی اور انہوں نے اس میں سے کسی بات سے اختلاف نہیں کیا۔ صرف اتنا کہا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تم کو اس دوسرے شخص کا نام بتایا ہے جو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا: نہیں! حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

236. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ. فَقَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ؟ فَقَالَ لِيْ: وَهَلْ تَدْرِيْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ.

(بخاری:2588، مسلم:937)

236۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی طبیعت ناساز ہوئی اور آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین سے بیماری کے دنوں میں میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب کی اور سب نے اجازت دے دی۔ پھر ایک دن آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر باہر تشریف لے گئے، اس وقت آپ ﷺ کی حالت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے، ان دو اشخاص میں سے ایک تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے ایک اور شخص تھے۔ عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کا ذکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے کہا: کیا تمہیں معلوم ہے یہ دوسرا شخص جس کا نام حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں لیا کون تھا؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

237. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا حَمَلَنِيْ عَلٰى كَثْرَةِ مُرَاجَعَتِهِ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَقَعْ فِيْ قَلْبِيْ اَنْ يُحِبَّ النَّاسُ بَعْدَهُ رَجُلًا قَامَ مَقَامَهُ اَبَدًا وَلَا كُنْتُ اَرٰى اَنَّهُ لَنْ يَقُوْمَ اَحَدٌ مَقَامَهُ اِلَّا تَشَاءَمَ النَّاسُ بِهٖ فَاَرَدْتُ اَنْ يَعْدِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ .

237۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تو میں نے آپ ﷺ سے بار بار درخواست کی ۔ کیونکہ مجھے یہ خیال آتا تھا کہ جو شخص بھی آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑا ہوگا لوگ اسے کبھی پسند نہ کریں گے بلکہ اسے منحوس خیال کریں گے ۔ میں چاہتی تھی کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کام (امامت) سے معاف فرمادیں ۔ (بخاری:4445، مسلم:939)

238. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرْنَا الْمُوَاظَبَةَ عَلَى الصَّلَاةِ وَالتَّعْظِيْمَ لَهَا. قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ ، فَأُذِّنَ. فَقَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ إِذَا قَامَ فِيْ مَقَامِكَ ، لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَأَعَادَ فَأَعَادُوْا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ. فَقَالَ: إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ ، مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُوْبَكْرٍ فَصَلّٰى فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ. فَأَرَادَ أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَكَانَكَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِهٖ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِهٖ. وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِصَلَاتِهٖ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ.

(بخاری:664، مسلم:941)

238۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جن دنوں رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں مبتلا تھے جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی ۔ایک مرتبہ نماز کا وقت آگیا اور اذان ہوگئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ،عرض کیا گیا :ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل شخص ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھا سکیں گے ،آپ ﷺ نے دوبارہ اپنا ارشاد دہرایا ،لوگوں نے پھر وہی عرض کیا ،تیسری مرتبہ بھی وہی مکالمہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم ان عورتوں کی طرح ہو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی ۔ جاؤ! ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ چنانچہ انہوں نے جا کر نماز پڑھائی ۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنی طبیعت کو کچھ بہتر محسوس کیا اور آپ ﷺ دو آدمیوں کے سہارے باہر تشریف لے گئے ۔ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کا وہ منظر اس وقت بھی میری نظروں میں پھر رہا ہے کہ کس طرح بیماری اور ضعف کے باعث آپ ﷺ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے ۔ آپ ﷺ کو تشریف لاتے دیکھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن آپ ﷺ نے اشارے سے انہیں اسی جگہ ٹھہرنے کا حکم دیا اور آپ ﷺ کو قریب لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا گیا ۔ اب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کر رہے تھے ۔

239. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَ بِلَالٌ يُوْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ يَا

239۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار تھے ایک دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ۔ میں

رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتَى مَا يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ ، وَإِنَّهُ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ ، لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. قَالَ: إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ يَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْبَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ أَبُوْبَكْرٍ يَتَأَخَّرُ ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا. يَقْتَدِيْ أَبُوْ بَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(بخاری:713، مسلم:941)

نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان کی آواز نہ نکل سکے گی اور قرآن کی تلاوت نہ کرسکیں گے اگر آپ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ چنانچہ میں نے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کریں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں اس لیے جب وہ آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو ان کی آوز نہ نکل سکے گی اور لوگوں کو قرآن نہ سنا سکیں گے۔ اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیں تو زیادہ مناسب رہے گا۔ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ انداز بالکل ویسا ہے جیسا ان عورتوں کا تھا جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کا واسطہ پڑا تھا، جاؤ! ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے میں مصروف ہوگئے تو آپ ﷺ نے اپنی طبیعت کو کچھ بہتر محسوس کیا اور آپ ﷺ اٹھ کر دو شخصوں کے سہارے چل کر مسجد میں تشریف لے گئے جب کہ آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹتے جارہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی آہٹ پاکر ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے انہیں اشارے سے اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور خود آکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر صورت حال یہ تھی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر نماز پڑھا رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھا رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اقتدا کررہے تھے اور باقی سب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز ادا کررہے تھے۔

240. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهُ وَصَحِبَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلَاةِ ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا ، وَهُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ. فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ. فَنَكَصَ أَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ

240۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ جنہیں شرف صحبت سے بڑھ کر یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ مدتوں حضور ﷺ کے خدمت گزار رہے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آخری علالت کے دنوں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت فرماتے رہے، پیر کے دن جب تمام لوگ صف بستہ نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف دیکھا، اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ روشن تھا۔ آپ ﷺ ہمیں نماز میں دیکھ کر مسکرائے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر خوشی سے پاگل ہوئے جارہے تھے۔ چنانچہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ الٹے پاؤں ہٹنے لگے تاکہ خود نمازیوں

لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ وَأَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ.
(بخاری:680،مسلم:944)

کی صف میں کھڑے ہو جائیں اور آپ ﷺ امامت کرائیں اس لیے انہوں نے خیال کیا تھا کہ آپ ﷺ نماز پڑھانے تشریف لا رہے ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے حکم دیا کہ سب اپنی اپنی جگہ رہ کر نماز مکمل کر لو اور پردہ ڈال لیا اور اسی دن آپ ﷺ نے رحلت فرمائی۔

241. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَخْرُجِ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثًا فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَذَهَبَ أَبُوْبَكْرٍ يَتَقَدَّمُ. فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وَضَحَ لَنَا. فَأَوْمَأَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى النَّبِيُّ ﷺ الْحِجَابَ فَلَمْ يُقْدَرْ عَلَيْهِ حَتَّى مَاتَ. (بخاری:681،مسلم:947)

241۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اپنی آخری علالت کے زمانے میں تین دن رسول اللہ ﷺ نماز پڑھانے باہر تشریف نہ لائے، ان ایام میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے۔ایک دن نبی ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارک کا پردہ اٹھایا اور ہمیں جب آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا دیدار میسر آیا تو ہمارے لیے اس وقت یہ ایک ایسا انوکھا اور خوش کن نظارہ تھا جس سے خوبصورت منظر ہم نے زندگی بھر نہیں دیکھا۔پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا کہ وہ امامت کریں اور پردہ گرا لیا۔اس کے بعد آپ ﷺ اپنی وفات تک پردہ اٹھا کر اپنی زیارت کرانے پر قادر نہ ہو سکے۔

242. عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ. فَقَالَ مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. قَالَ: مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَعَادَتْ فَقَالَ: مُرِيْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(بخاری:678،مسلم:948)

242۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں رسول اللہ ﷺ بیمار تھے اور جب آپ ﷺ کی بیماری نے شدت اختیار کر لی تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کی امامت کرائیں۔اس پر اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل انسان ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو نماز نہ پڑھا سکیں گے، آپ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا جائے کہ وہ نماز کی امامت کریں۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دوبارہ اپنی بات دہرائی۔آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: جاؤ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔تم عورتیں وہی ہو جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانے کی کوشش کی تھی! چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس قاصد بھیجا گیا اور آپ ﷺ نے نبی ﷺ کی زندگی میں لوگوں کی امامت کی۔

243. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ. فَقَالَ أَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَأُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُوْبَكْرٍ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَمَّا

243۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنی عمر بن عوف کے درمیان صلح کرانے تشریف لے گئے تھے۔جب نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نماز پڑھا دیں گے؟ میں تکبیر کہوں؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! چنانچہ صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے۔ابھی لوگ نماز پڑھ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور لوگوں سے بچتے بچاتے اگلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔آپ ﷺ کو دیکھ کر لوگ دستک دینے لگے لیکن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نما

أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ. فَرَفَعَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِيْ رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيْقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ. (بخاری:684، مسلم:949)

244. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اَلتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ.
(بخاری:1203،مسلم:954)

245. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِيْ هَا هُنَا فَوَاللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ. (بخاری:418، مسلم:958)

246. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِيْ وَرُبَّمَا قَالَ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِيْ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ. (بخاری:742، مسلم:959)

247. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشٰى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهُ صُوْرَةَ حِمَارٍ.

248. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

زپڑھتے وقت کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ زیادہ دستک دینے لگے تو آپ متوجہ ہوئے اور نبی ﷺ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہا تو آپ ﷺ نے اشارے سے انہیں حکم دیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو، حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے اس حکم پر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد وثنا کی اور پیچھے ہٹ کر صف میں سب کے برابر کھڑے ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے آگے تشریف لا کر نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے حکم دیا تھا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو تو تم کیوں نہ کھڑے رہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابوقحافہ کے بیٹے میں اتنی سکت کہاں تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑا ہوتا۔ پھر آپ ﷺ مقتدیوں کی جانب متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت زیادہ دستک دی! یہ ہاتھ سے آہٹ پیدا کرنا تو عورتوں کے لیے ہے! تمہیں جب نماز میں کوئی خلاف توقع بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہا کرو، جب تم سبحان اللہ کہو گے تو امام تمہاری طرف متوجہ ہو جائے گا۔

244۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اگر غلطی ہو جائے تو مرد سبحان اللہ! کہیں اور عورتیں ہاتھ سے آواز پیدا کریں۔

245۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ خیال کرتے ہو کہ میں صرف قبلہ کی طرف دیکھتا ہوں؟ حالانکہ مجھے تمہارے خشوع اور رکوع کی بھی خبر ہوتی ہے اور جب تم میرے پیچھے کھڑے ہوتے ہو، میں تمہاری حرکت کو دیکھتا ہوں۔

246۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رکوع اور سجدہ اچھی طرح کیا کرو! جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو تو میں تم کو اپنے پیچھے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی پیٹھ پیچھے دیکھتا ہوں۔

247۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز میں اپنا سر امام سے پہلے سجدے یا رکوع سے اٹھا لیتا ہے کیا اسے اس بات کا خوف نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی صورت گدھے کی صورت کی طرح بنا دے۔ (بخاری:691، مسلم:963،964)

248۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ. (بخاری:723، مسلم:975)

کو برابر اور سیدھا رکھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا اور برابر رکھنا نماز کا حصہ ہے۔

249. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرَاكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي. (بخاری:718، مسلم:976)

249۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی صفوں کو بالکل درست رکھا کرو، یاد رکھو! جب تم میرے پیچھے کھڑے ہوتے ہو جب بھی میں تم کو دیکھتا ہوں۔

250. عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ. (بخاری:717، مسلم:978)

250۔حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم کو چاہیے کہ تم ہر حالت میں اپنی صفوں کو درست اور سیدھا رکھو ورنہ اللہ تمہارے چہروں کو ایک دوسرے کی طرف سے پھیر دے گا۔

251. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.
(بخاری:615، مسلم:981)

251۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ اذان دینے اور صف اول میں شامل ہونے کا کس قدر ثواب ہے اور ان کو موقع صرف قرعہ اندازی سے مل سکتا تو ضرور آپس میں قرعہ اندازی کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اول وقت نماز ادا کرنے کا ثواب کس قدر ہے تو اس کام میں بھی ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اگر نماز عشاء اور نماز فجر با جماعت ادا کرنے کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو وہ ان دونوں میں ضرور شامل ہوتے خواہ ان کو سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑتا۔

252. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا.
(بخاری:362، مسلم:987)

252۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (کپڑوں کی کمی کی وجہ سے) بعض اپنے تہ بند بچوں کی مانند گلے میں باندھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے اس لیے عورتوں سے کہا جاتا تھا کہ جب تک مرد سجدے سے سر اٹھا کر بالکل سیدھے نہ بیٹھ جائیں عورتیں سجدے سے سر نہ اٹھائیں۔

253. عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا. (بخاری:5238، مسلم:989)

253۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیویاں اگر مسجد میں جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں منع نہ کرو۔

254. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ لِعُمَرَ تَشْهَدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَالْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيلَ لَهَا لِمَ تَخْرُجِينَ وَقَدْ تَعْلَمِينَ أَنَّ عُمَرَ يَكْرَهُ ذَلِكَ وَيَغَارُ. قَالَتْ: وَمَا يَمْنَعُهُ أَنْ يَنْهَانِي قَالَ: يَمْنَعُهُ قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا

254۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک زوجہ صبح اور عشاء کی نماز با جماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں جایا کرتی تھیں۔ان سے کہا گیا: آپ کو معلوم ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کا مسجد میں جانا ناپسند کرتے ہیں اور غیرت کھاتے ہیں تو آپ کیوں باہر نکلتی ہیں؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے منع کیوں نہیں کرتے؟ مجھے روکنے سے انہیں کیا چیز مانع

تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ.
(بخاری:900، مسلم:991)

ہے؟اس شخص نے جواب دیا:اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:اللہ کی باندیوں کو اللہ کی مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو! بس یہی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے آپ کو روکنے سے مانع ہے۔

255. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: لَوْ أَدْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا أَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسَاجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ.
(بخاری:869، مسلم:999)

255۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ دیکھتے کہ عورتوں نے خود کو کیا بنالیا ہے تو آپ ﷺ عورتوں کو مساجد میں جانے سے منع فرمادیتے جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کردیا گیا تھا۔

256. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ. فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ ﴿لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ﴾ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ ﴿وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا﴾ أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ.
(بخاری:7490، مسلم:1001)

256۔ آیۂ مبارکہ ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ [بنی اسرائیل:110] "اور اپنی نماز میں (قرآن) نہ بہت زیادہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ بہت پست آواز سے" کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت اس دور میں نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ میں چھپ کر نماز ادا کیا کرتے تھے اور صورت حال ایسی تھی کہ جب قرأت بلند آواز سے کی جاتی اور مشرک سن لیتے تو قرآن مجید قرآن نازل فرمانے والے اور قرآن لانے والے سب کو گالیاں دیا کرتے تھے۔اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا﴾ یعنی نماز میں اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور آواز اتنی پست بھی نہ ہو کہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نہ سن سکیں بلکہ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَالِكَ سَبِيلًا﴾ ان دونوں کے درمیان اوسط درجہ کا لہجہ اختیار کرو۔" تاکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سن کر آپ سے قرآن سیکھیں۔

257. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ وَشَفَتَيْهِ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِ وَكَانَ يُعْرَفُ مِنْهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي فِي لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ قَالَ عَلَيْنَا أَنْ نَجْمَعَهُ فِي صَدْرِكَ وَقُرْآنَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ فَإِذَا أَنْزَلْنَاهُ فَاسْتَمِعْ ﴿ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ﴾ عَلَيْنَا أَنْ نُبَيِّنَهُ بِلِسَانِكَ قَالَ فَكَانَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ

257۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد باری تعالیٰ ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ [القیامۃ:16] کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام وحی لے کر آتے تو رسول اللہ ﷺ اپنی زبان اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے جس سے آپ ﷺ کو تکلیف ہوا کرتی تھی اور یہ بات آپ ﷺ کے چہرے سے صاف ظاہر ہوتی تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ القیامہ میں یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ﴾ "اے نبی ﷺ اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو،اس کو یاد کرادینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔" چنانچہ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ﴾ "جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہو۔" ﴿ثُمَّ إِنَّ

أُطْرَقَ فَإِذَا ذَهَبَ قَرَأَهُ كَمَا وَعَدَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.
(بخاری:4929، مسلم:1004)

عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ ''پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی اور آپ ﷺ کی زبان سے لوگوں کے سامنے بیان کرا دینا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔'' چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد جب جبریل علیہ السلام آتے تو آپ ﷺ سر جھکا کر سنتے رہتے اور جب جبریل علیہ السلام چلے جاتے تو اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آپ ﷺ اسے پڑھ لیا کرتے تھے۔

258. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴾ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا وَقَالَ سَعِيْدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِيْ صَدْرِكَ وَتَقْرَأُهُ ﴿ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ.
(بخاری:5، مسلم:1005)

258۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشادِ باری تعالیٰ ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴾ کا شانِ نزول یہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نزول وحی کے وقت سخت دقت محسوس کیا کرتے تھے کیونکہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں تم کو اسی انداز سے ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹ ہلایا کرتے تھے۔ اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ نے کہا: میں تم کو دکھاتا ہوں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کس طرح ہونٹ ہلائے تھے۔ پھر آپ نے اپنے ہونٹ ہلا کر دکھائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ٥ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ [القیامۃ: 16، 17] ''اے نبی ﷺ! اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو، اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمے ہے۔'' اس لیے ﴿ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾ [القیامۃ: 18] جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت تم اس کی قرأت غور سے سنتے رہو۔'' ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ [القیامۃ: 19] ''پھر اس کو پڑھوا دینا اور اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمے ہے۔'' چنانچہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ کا طریقہ کار یہ رہا کہ جب حضرت جبریل علیہ السلام آتے آپ ﷺ کان لگا کر سنتے رہتے اور جب وہ واپس چلے جاتے تو رسول اللہ ﷺ نازل شدہ آیات کو بالکل اسی طرح پڑھ لیتے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے پڑھا ہوتا۔

259. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِيْنَ إِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ. فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ إِلٰى قَوْمِهِمْ

259۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ بازارِ عکاظ کا ارادہ کر کے روانہ ہوئے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب شیاطین کے لیے آسمانی خبروں کے دروازے بند کر دیے گئے تھے اور ان پر آگ کے شعلے برسائے جاتے تھے۔ چنانچہ شیاطین لوٹ کر جب اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم

فَقَالُوْا مَا لَكُمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ ، وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوْا: مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ. فَلَمَّا سَمِعُوْا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوْا لَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِيْنَ رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ وَقَالُوْا يَا قَوْمَنَا ﴿ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا ﴾ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ وَاِنَّمَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ.
(بخاری:773، مسلم:1006)

پر کیا اُفتاد پڑی؟ انہوں نے جواب دیا: آسمانی خبروں تک ہماری رسائی روک دی گئی ہے اور ہم پر آگ کے شعلے برسائے گئے ہیں۔ ان کی قوم نے کہا: خبروں تک رسائی میں جو یہ رکاوٹ پیدا ہوئی ہے ضرور اس کا باعث کوئی نئی صورتِ حال ہے۔ چنانچہ تمہیں چاہیے کہ زمین کے مشرق و مغرب میں ہر طرف پھیل جاؤ اور پتہ چلاؤ کہ آسمانی خبروں تک ہماری رسائی کی راہ میں کیا چیز حائل ہوگئی ہے۔ جو گروہ تہامہ کی طرف آیا تھا وہ نبی ﷺ پاس پہنچا۔ آپ ﷺ اس وقت عکاظ کی طرف جانے کے لیے مقام نخلہ تک پہنچے تھے اور آپ ﷺ نمازِ فجر ادا کر رہے تھے۔ ان جنات نے جب قرآنِ مجید سنا تو پوری طرح اس طرف متوجہ ہوگئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو آسمان کی خبروں اور ہمارے درمیان حائل ہوگئی ہے۔ چنانچہ وہاں سے جب یہ گروہ اپنی قوم کے پاس پہنچا تو اپنی قوم سے مخاطب ہوکر ﴿ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ يَهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ط وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴾[الجن:1،2] "کہنے لگے! ہم نے ایک بڑا ہی عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے اس لیے ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم ہرگز اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔" اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر سورۂ جن نازل فرمائی جو ﴿ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ سے شروع ہوتی ہے اور جس میں جنوں کی باتیں وحی کی گئی ہیں۔

260. عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ ، وَيُسْمِعُ الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ.
(بخاری:759، مسلم:1012)

260۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دو سورتیں (ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت میں لمبی قرأت کرتے تھے اور دوسری رکعت میں مختصر اور کبھی کبھار کوئی ایک آدھ آیت ہمیں بھی سنائی دے جاتی تھی اور عصر کی نماز میں بھی (پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں) سورۃ فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت میں قرأت لمبی ہوتی تھی اور فجر کی نماز میں بھی پہلی رکعت میں لمبی قرأت فرماتے تھے اور دوسری میں مختصر۔

261. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ شَكَا اَهْلُ الْكُوْفَةِ سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهٗ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتّٰى ذَكَرُوْا اَنَّهٗ لَا يُحْسِنُ

261۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور کوفہ کا حاکم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بنا دیا، اہلِ کوفہ نے

يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ. فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لا تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: أَمَّا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ. قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ. فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رِجَالًا إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ. قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَلا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ. قَالَ سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلاثٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَأَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ. وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ.

(بخاری:755، مسلم:1016)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی جو شکایات کی تھیں ان میں یہ شکایت بھی تھی کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلوایا اوران سے کہا: اے ابواسحاق رضی اللہ عنہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں تو ان کو ویسی ہی نماز پڑھاتا رہا ہوں جیسی نماز رسول اللہ ﷺ کی ہوتی تھی میں اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ جب میں عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا ہوں اوردوسری دونوں رکعتوں کومختصر رکھتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابواسحاق رضی اللہ عنہ آپ سے یہی اُمید تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک یا چند اشخاص کو کوفے بھیجا اوران کے ذریعے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے خلاف شکایات کے متعلق تحقیق کروائی۔ ان اشخاص نے کوفہ کی ہر مسجد میں جا کر لوگوں سے دریافت کیا، سب نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اچھے طرز عمل کوسراہا لیکن جب بنی عبس کی مسجد میں پہنچے تو ایک شخص، جس کا نام اسامہ بن قتادہ اورکنیت ابوسعدہ تھی، اٹھا اور کہنے لگا کہ اب جب کہ آپ لوگوں نے ہمیں قسم دلا کر پوچھا ہے تو پھر واقعہ یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نہ تو فوجی دستے کے ساتھ جہاد پر جایا کرتے تھے، اور نہ مال غنیمت کی تقسیم مساویانہ طریقے پر کرتے تھے۔ اور نہ مقدمات کا فیصلہ کرتے وقت انصاف کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب سچ اور جھوٹ کے فیصلے کی صرف یہی صورت ہے کہ میں تین دُعائیں مانگتا ہوں: اے مولا! اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریاکاری سے شہرت کی خاطر یہ باتیں بنا رہا ہے تو اس کی لمبی عمر عطا فرما، اسے طویل فقر میں مبتلا کر اور اسے فتنوں میں مبتلا کر۔ راوی کہتے ہیں: اس شخص کی حالت یہ تھی کہ جب اس سے حال پوچھا جاتا تھا تو کہا کرتا تھا: کیا پوچھتے ہو! ایک بدبخت اور مصیبت زدہ بوڑھا ہوں۔ مجھے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددُعا لگ گئی ہے۔ حدیث کے راویوں میں سے عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے بعد کے دور میں اس شخص کو دیکھا ہے۔ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی بھنویں لٹک کر اس کی آنکھوں پر آپڑی تھیں اور راستوں میں پڑا آتی جاتی لڑکیوں کا راستہ روک کر انہیں چھیڑا کرتا تھا اوران کی چٹکیاں بھرا کرتا تھا۔

262 عَنْ أَبِي بَرْزَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ

262۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز فجر ایسے وقت پڑھتے تھے جب اتنی روشنی پھیل جائے کہ ہر شخص اپنے ساتھی کو پہچان لے۔ اور ساٹھ سے سو تک قرآنی آیات پڑھا کرتے تھے اور نماز ظہر زوال شمس کے بعد

الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ ، وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

(بخاری:541، مسلم:1462)

پڑھتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ ایک شخص مدینہ کے آخری کنارے تک جا کر واپس آجائے اور سورج چمک رہا ہو۔ اور نماز عشاء کو ایک تہائی رات تک مؤخر کر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

263. عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ ((وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا)) فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ! وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ. (بخاری:763، مسلم:1033)

263۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے مجھے سورۂ والمرسلات عُرفا پڑھتے سنا تو کہا: بیٹے! اللہ کی قسم! تمہارے اس سورت کی تلاوت کرنے سے مجھے یاد آ گیا کہ سب سے آخری سورہ جو میں نے نبی ﷺ کو پڑھتے سنا یہی تھی، آپ ﷺ نے اس سورت کو مغرب کی نماز میں پڑھا تھا۔

264. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

264۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ ''الطّور'' پڑھتے سنا ہے۔ (بخاری:765، مسلم:1035)

265. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فِي الْعِشَاءِ وَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً.

265۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے اور آپ ﷺ نے نماز کی دو رکعتوں میں سے ایک میں سورۂ '' وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ '' تلاوت فرمائی تھی۔ (بخاری:767، مسلم:1037)

266. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ. قَالَ: فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَبَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا. اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا.

(بخاری:6106، مسلم:1040)

266۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل نمازِ (عشاء) حضرت رسول اللہ ﷺ کے پیچھے پڑھ کر جاتے تھے اور جا کر اپنے قبیلہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے نماز (عشاء) میں سورۂ بقرہ پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے جماعت سے نکل کر (علیحدہ) ہلکی نماز پڑھی (اور چلا گیا) جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس حرکت کی اطلاع ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص یقینا منافق ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے منافق کہنے کی خبر اس شخص کو ہوئی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم محنت کش مزدور ہیں۔ (دن بھر) اونٹوں کی مدد سے پانی نکالتے، دلاتے اور پہنچاتے ہیں، اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ کیفیت ہے کہ انہوں نے گزشتہ رات ہمیں (عشا کی) نماز پڑھائی تو اس میں (پوری) سورۂ بقرہ پڑھی، تو میں نے جماعت سے الگ ہو کر نماز پڑھ لی، اب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں منافق ہوں۔ یہ سب سن کر نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنا اور دین سے نفرت دلانا چاہتے ہو؟ یہ کلمات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے: سورۂ وَالشَّمْسِ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى'' اور اسی طرح کی

دُوسری سُورتیں پڑھا کرو۔

267. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فِيْهَا. قَالَ: فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَإِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ.

(بخاری:7159، مسلم:1044)

267۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں فلاں شخص کی وجہ سے نمازِ فجر کی جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ قرأت کو بہت لمبا کردیتے ہیں۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کے وقت کبھی اس قدر غضب ناک نہیں دیکھا جتنا اس دن تھے۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: اے لوگو! تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو دُوسروں کو دین سے متنفر کرتے ہیں۔ یاد رکھو! تم میں سے جو شخص جب بھی امامت کے فرائض سرانجام دے اس پر لازم ہے کہ نماز مختصر پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بوڑھے، کمزور اور کام کاج والے ہوتے ہیں۔

268. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ مِنْهُمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ.

(بخاری:703، مسلم:1046،1047)

268۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص دوسرں کو نماز پڑھا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کمزور، بیمار، بوڑھے ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور جب اپنی انفرادی نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبا کرے۔

269. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا.

269۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز مختصر پڑھاتے تھے لیکن ہر لحاظ سے مکمل ہوتی تھی۔ (بخاری:706، مسلم:1052)

270. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلَاةً وَلَا أَتَمَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ أَنْ تُفْتَنَ أُمُّهُ. (بخاری:708، مسلم:1054)

270۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے نبی ﷺ کی نماز سے زیادہ ہلکی اور مکمل نماز نہیں پڑھی اور آپ ﷺ اگر کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو نماز کو مزید ہلکا کردیتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں اس کی ماں پریشان نہ ہو۔

271. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنِّيْ لَأَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَأَنَا أُرِيْدُ إِطَالَتَهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ مِمَّا أَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ.

(بخاری:709، مسلم:1056)

271۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جب نماز شروع کرتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا ہے کہ اسے لمبا کروں لیکن پھر جب میں کسی بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز کو مختصر کردیتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بچے کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں سخت پریشان ہوگی۔

272. عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ وَسُجُوْدُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْبًا مِنَ

272۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز میں قیام اور قعدہ کے سوا باقی سب ارکان یعنی رکوع وسجود، دونوں سجدوں کے درمیان کا وقفہ (جلسہ) اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کا وقفہ (قومہ)

السَّوَاءِ. (بخاری:792، مسلم:1058)

سب کی مقدار تقریباً برابر ہوا کرتی تھی۔

273. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَا آلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا. قَالَ ثَابِتٌ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَرَكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامَ حَتَّى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتَّى يَقُوْلَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ.

(بخاری:821، مسلم:1060)

273۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہیں اسی طرح کی نماز پڑھاؤں جیسی نماز رسول اللہ ﷺ ہم کو پڑھایا کرتے تھے اور جو آپ ﷺ کو پڑھاتے میں نے دیکھا ہے۔
راوی حدیث ثابت کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو نماز میں ایک چیز کرتے دیکھا ہے جو تم لوگ نہیں کرتے! حضرت انس رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنا طویل قیام کرتے تھے گویا آپ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں اور دونوں سجدوں کے درمیان بھی کہ دیکھنے والا خیال کرتا، شاید آپ دوسرا سجدہ کرنا بھول گئے ہیں۔

274. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتَّى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهُ عَلَى الْأَرْضِ.

(بخاری:811، مسلم:1062)

274۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تو جس وقت آپ ﷺ ''سمع اللہ لمن حمدہ'' فرماتے (یعنی رکوع سے سر اٹھاتے) تو کوئی شخص اُس وقت تک اپنی کمر نہ جُھکاتا (سجدے میں جانے کی کوشش نہ کرتا) جب تک آپ اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھ دیتے۔

275. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ.

275۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں اکثر یہ کلمات پڑھا کرتے تھے ''سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔'' گویا اس طرح آپ ﷺ قرآنِ حکیم کے حکم پر عمل کرتے تھے۔ (بخاری:817، مسلم:1085)

276. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعَرًا وَلَا ثَوْبًا اَلْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ.

(بخاری:809، مسلم:1095)

276۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا گیا تھا کہ سجدے کے وقت سات اعضاء زمین پر لگائیں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹیں۔ یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

277. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

(بخاری:390، مسلم:1105)

277۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں اور پہلوؤں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھتے تھے کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آتی تھی۔

278. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ، فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَائَهُ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

278۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن جب نماز کے لیے باہر کھلے میدان میں تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے حکم سے آپ ﷺ کے سامنے برچھا گاڑ دیا جاتا تھا اور اس کے پیچھے نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور باقی سب لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوا کرتے تھے۔

فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.
(بخاری:494، مسلم:1115)

اور آپ ﷺ سفر میں بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ حکام نے اسی طریقہ کو اختیار کر رکھا ہے۔

279. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا.
(بخاری:507، مسلم:1117)

279۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی کو سامنے کی طرف بٹھا کر اس کی آڑ میں نماز ادا کرتے تھے۔

280. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا بِالْأَذَانِ.
(بخاری:634، مسلم:1119)

280۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا ہے اور جس وقت وہ اذان دیتے تھے اور اپنا منہ ادھر اور اُدھر موڑتے تھے تو میں ان کے ساتھ ساتھ اسی طرف دیکھتا تھا جدھر وہ اپنا منہ پھیرتے تھے۔

281. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذَاكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً ، فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ (بخاری:376، مسلم:1120)

281۔حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (مکہ میں) دیکھا کہ آپ ﷺ سرخ چمڑے کے شامیانے میں تشریف فرما تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے وضو سے (بچا ہوا) پانی لائے اور میں نے دیکھا کہ لوگ وضو کے اس پانی کی طرف لپک رہے تھے اور جس کے ہاتھ تھوڑا بہت پانی آ جاتا وہ اسے (اپنے منہ پر) مل لیتا اور جسے نہ ملتا وہ اپنے ساتھی کے ہاتھوں کی تری سے خود کو تر کر لیتا۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک برچھا زمین پر گاڑ دیا اور نبی ﷺ سرخ جوڑا پہنے اور اسے پنڈلیوں تک اونچا اٹھائے باہر تشریف لائے اور برچھے کی سیدھ میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھائی۔ اور میں نے دیکھا کہ اس برچھے کے آگے سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

282. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الِاحْتِلَامَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ ، فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ. (بخاری:76، مسلم:1124)

282۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مقام منیٰ میں بغیر کسی اوٹ کے (کھلے میدان میں) نماز پڑھا رہے تھے۔ میں ایک گدھی پر سوار سامنے کی طرف سے آیا اور اتر کر گدھی کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف کے آگے سے گزر کر نماز کی جماعت میں شامل ہو گیا، میں اس وقت جوان ہونے کے قریب تھا۔ آپ ﷺ نے میرے اس کام کو ناپسند نہیں فرمایا۔

283. عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّيْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِيْ أَبِيْ مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ صَدْرِهٖ فَنَظَرَ

283۔ابو صالح سمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعے کے دن ایک چیز کی آڑ میں لوگوں سے علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے کہ آل ابو معیط کے ایک نوجوان نے آپ کے آگے سے گزرنا چاہا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے دھکا دیا۔ اس نوجوان نے

الشَّابُ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ. فَدَفَعَهُ أَبُوْسَعِيْدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُوْلَى فَنَالَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ. ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَدَخَلَ أَبُوْسَعِيْدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ.
(بخاری:509،مسلم:1129)

(ادھر اُدھر) دیکھا لیکن اسے آگے سے گزرنے کے علاوہ کوئی راستہ نظر نہ آیا۔ اس نے دوبارہ آپ کے آگے سے گزرنے کی کوشش کی ،اس دفعہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اسے پہلے سے بھی زیادہ زور کا دھکا دیا ،وہ شخص حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اُلجھ پڑا اور اس نے آپ کو سخت سست کہا،اس کے بعد مروان (حاکم مدینہ) کے پاس جا کر حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل کی شکایت کی ،اس کے بعد حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی مروان کے پاس تشریف لے گئے ،مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ آپ کے اور آپ کے بھتیجے میں کیا جھگڑا ہے؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سُنا ہے: جب کوئی شخص کسی چیز کی آڑ لے کر نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی دوسرا اس کے سامنے سے (نمازی اور آڑ کے درمیان سے) گزرنا چاہے تو نمازی کو چاہیے کہ اسے دھکا دے دے اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

284. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ. فَقَالَ أَبُوْ جُهَيْمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا أَدْرِيْ أَقَالَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً. (بخاری:510،مسلم:1132)

284۔بُسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ (عبداللہ بن حارث بن صمہ انصاری رضی اللہ عنہ) کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ انہوں نے نمازی کے آگے سے گزرنے والے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کیا سُنا ہے؟ حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہوتا کہ اسے کتنا گناہ ہوگا تو وہ نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلے میں چالیس (سال، مہینے یا دن ۔راوی کو مغالطہ ہے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تھا) تک کھڑے رہنا پسند کرتا۔

285. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ.
(بخاری:496،مسلم:1134)

285۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے اس میں اور سامنے کی دیوار میں ایک بکری گزرنے کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

286. عَنْ سَلَمَةَ ، قَالَ: كَانَ جِدَارُ الْمَسْجِدِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ مَا كَادَتِ الشَّاةُ تَجُوْزُهَا.
(بخاری:497،مسلم:1135)

286۔حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد نبوی کی (قبلہ کے رُخ والی) دیوار منبر کے قریب تھی اور (اس دیوار اور منبر کے درمیان فاصلہ تھا کہ) بمشکل ایک بکری گزر سکتی تھی۔

287. قَالَ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ: كُنْتُ آتِيْ مَعَ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِيْ عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ

287۔یزید بن ابوعبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد نبوی میں آیا کرتا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ اس ستون کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے پاس ہے۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے ایک

تَتَحَرَّى الصَّلاةَ عِنْدَ هٰذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ؟ قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.
(بخاری:502، مسلم:1136)

مرتبہ پوچھا: اے ابومسلم رضی اللہ عنہ! (حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی کنیت) میں دیکھتا ہوں کہ آپ اس ستون کے قریب نماز پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے رسول اللہ ﷺ بھی اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

288. عَنْ عَائِشَةَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهِيَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِ اَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ. (بخاری:384، مسلم:1140)

288۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے جب کہ میں گھر کے فرش پر آپ ﷺ کے آگے قبلہ کی جانب جنازہ کی مانند لیٹی ہوتی تھی۔

289. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأَوْتَرْتُ. (بخاری:512، مسلم:1141)

289۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے اور میں آپ ﷺ کے بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔ پھر جب آپ ﷺ وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی جگا لیتے تھے اور میں وتر پڑھا کرتی تھی۔

290. عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، ذُكِرَ عِنْدَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ. فَقَالَتْ شَبَّهْتُمُوْنَا بِالْحُمُرِ وَالْكِلَابِ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ وَإِنِّيْ عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ مُضْطَجِعَةً فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ فَأُوْذِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْسَلُّ مِنْ عِنْدِ رِجْلَيْهِ.
(بخاری:514، مسلم:1143)

290۔مسروق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ کتا، گدھا اور عورت اگر نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے ہمیں (خواتین کو) کتے اور گدھے کے مشابہ کر دیا۔ جب کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ میں آپ ﷺ کے آگے قبلہ کی جانب بستر پر لیٹی ہوا کرتی۔ پھر اسی حالت میں اگر مجھے کوئی ضرورت ہو جاتی تو میں اس خیال سے کہ آپ ﷺ کو تکلیف ہوگی بیٹھنا مناسب نہ سمجھتی تھی اور آپ ﷺ کے قدموں کی جانب سے کھسک جایا کرتی تھی۔

291. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أَعَدَلْتُمُوْنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ ، لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيْرِ فَيَجِيْءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيْرَ فَيُصَلِّيْ فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ حَتّٰى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِيْ. (بخاری:508، مسلم:1145)

291۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگوں نے ہمیں (خواتین کو) کتوں اور گدھوں سے ملا دیا جب کہ میں بستر لیٹی ہوتی تھی اور نبی ﷺ تشریف لاتے اور اسی بستر کے وسط میں کھڑے ہوکر نماز پڑھتے۔ ایسی حالت میں مجھے اچھا نہ لگتا کہ میں آپ ﷺ کے سامنے لیٹی رہوں چنانچہ میں بستر کے پاؤں کی جانب سے اپنے لحاف میں سے باہر کھسک جایا کرتی۔

292. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ ، فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ.
(بخاری:513، مسلم:1145)

292۔ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹ کر سو رہی ہوتی تھی اور میرے پاؤں آپ ﷺ سے قبلہ کی طرف اور آپ ﷺ کے سجدہ کرنے کی جگہ پر ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ سجدہ کرنے لگتے تو میرے پاؤں کو چھوتے اور میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی۔ جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو میں اپنے پاؤں پھیلا لیتی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

293. عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَائَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ قَالَتْ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ. (بخاری:379، مسلم:1146)

293۔ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ میں آپ ﷺ کے سامنے ہوتی، اور میں حیض کی حالت میں ہوتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ سجدہ کرتے وقت آپ ﷺ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا۔

294. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ.
(بخاری:358، مسلم:1148)

294۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص کو دو کپڑے میسر ہیں۔

295. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يُصَلِّيْ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ. (بخاری:359، مسلم:1151)

295۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں اس طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کچھ نہ ہو۔

296. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.
(بخاری:356، مسلم:1152)

296۔حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک کپڑا لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دونوں کنارے آپ ﷺ کے کندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔

297. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ. وَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ.
(بخاری:353، مسلم:1158)

297۔محمد بن منکدر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے! اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

5...... ﴿ كتاب المساجد ومواضع الصلوٰة ﴾

مسجد اور نماز کی جگہوں کے بارے میں

298. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ مَسْجِدٍ وَضَعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. قُلْتُ: ثُمَّ اَيُّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى. قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ: اَرْبَعُوْنَ سَنَةً ، ثُمَّ أَيْنَمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلاةُ بَعْدُ فَصَلِّ فَاِنَّ الْفَضْلَ فِيْهِ.

(بخاری:3366، مسلم:1161)

298۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! زمین پر کون سی مسجد سب سے پہلے تعمیر کی گئی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد الحرام (خانہ کعبہ)۔میں نے پوچھا اس کے بعد کون سی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بیت المقدس: میں نے دریافت کیا: ان دونوں کی تعمیر کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس سال کا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جس جگہ نماز کا وقت آئے اسی جگہ نماز ادا کرلو۔یہی افضل ہے۔

299. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا: لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيْرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُوْرًا وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلٰى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً ، وَأُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ.

(بخاری:438، مسلم:1163)

299۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (1) مجھے اللہ کی یہ مدد حاصل ہے کہ میرا رعب ایک ماہ کے فاصلے سے دشمن پر پڑ جاتا ہے (2) میرے لیے پوری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (3) میرے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا گیا ہے (4) باقی تمام انبیاء کی نبوت صرف ان کی اپنی قوم کے لیے ہوتی تھی جب کہ میں پوری دُنیا کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں (5) اور مجھے شفاعت کا حق دیا گیا ہے۔

300. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ، فَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ ، فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا.

(بخاری:2977، مسلم:1168)

300۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے "جوامع الکلم" (ایسا کلام جس میں الفاظ کم اور معانی زیادہ ہوں) دے کر بھیجا گیا ہے اور میری مدد اس طرح کی گئی ہے کہ دشمن پر میرا رعب پڑ جاتا ہے۔اور ایک دن جب کہ میں سو رہا تھا زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ تو دنیا سے تشریف لے گئے اور تم زمین کے وہ خزانے نکال رہے ہو۔

301. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ ، فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ: بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ

301۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو شہر کے بالائی حصے میں بنی عمر بن عوف کے محلے میں اُترے اور وہاں آپ ﷺ نے چودہ (14) راتیں قیام فرمایا۔پھر آپ ﷺ نے بنی نجار

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ ، فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رِدْفُهُ وَمَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ. فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ. فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ. فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خَرِبٌ وَفِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ.

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(بخاری:428، مسلم:1173)

کے لوگوں کو بُلا بھیجا اور وہ اپنی تلواریں لٹکائے آ پہنچے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنو نجار کے رؤساء آپ ﷺ کے ارد گرد کھڑے ہیں، بالآخر ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے احاطہ میں آپ ﷺ نے اپنا سامان اتارا۔ رسول اللہ ﷺ یہ بات پسند فرماتے تھے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے اسی جگہ نماز پڑھ لیں۔ اس وقت آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ نے مسجد بنانے کا فیصلہ کیا تو بنی نجار کے لوگوں کو بلایا اور ان سے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنی نجار! تم اپنا یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! ہم اس کی کوئی قیمت آپ ﷺ سے ہرگز نہ لیں گے۔ ہم تو اللہ تعالیٰ سے اس کا بدلہ چاہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں تم کو بتاتا ہوں اس باغ میں کیا کچھ تھا اس میں کچھ مُشرکوں کی قبریں تھیں، کچھ ٹوٹے پھوٹے مکانات تھے اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈروں کو ہموار کر دیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور درختوں کے تنوں کو قبلہ کی جانب برابر برابر کھڑا کر کے پردہ کر دیا گیا اور دروازہ اس طرح بنایا گیا کہ دونوں جانب پتھر لگا دیے گئے، صحابہ رضی اللہ عنہم جس وقت پتھر ڈھو رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ شریک تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

''اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے اس لیے تو انصار اور مہاجرین دونوں کی مغفرت فرما دے۔''

302. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ﴾ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ وَهُمْ

302۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینے میں سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی لیکن آپ ﷺ دل سے چاہتے تھے کہ نماز میں اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف رکھیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ نازل فرمائی: ﴿ قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ﴾ [البقرة:144] ''یہ تمہارے منہ کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا ہم دیکھ رہے ہیں۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنا شروع

الْيَهُوْدُ ﴿ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمِ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِيْ مَنْ يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴾ ، فَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ مَا صَلّٰى ، فَمَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ تَوَجَّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَتَحَرَّفَ الْقَوْمُ حَتّٰى تَوَجَّهُوْا نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

(بخاری:399، مسلم:1174)

کر دیا۔

اور بیوقوف لوگوں نے یعنی یہودیوں نے کہا: ﴿ مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴾[البقرۃ:142] ''انہیں کیا ہوا کہ پہلے یہ جس قبلے کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھتے تھے اس سے پھر گئے؟ اے نبی ﷺ! ان سے کہو: مشرق اور مغرب سب اللہ کے ہیں۔ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔'' چنانچہ جب یہ حکم نازل ہوا تو ایک شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ (ظہر کی) نماز پڑھی اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد کہیں جا رہا تھا کہ نماز عصر کے وقت اس کا گزر انصار کے ایک قبیلہ کے پاس سے ہوا جو بیت المقدس کے رُخ نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا رُخ خانہ کعبہ کی جانب موڑ لیا ہے! یہ سن کر سب لوگوں نے اپنا رُخ کعبہ کی سمت کر لیا۔

303. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ صَرَفَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ.

303۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز ادا کی۔ پھر موجودہ قبلہ (کعبہ) کی طرف رُخ کرنے کا حکم آ گیا۔

304. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوْهَا وَكَانَتْ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الشَّأْمِ فَاسْتَدَارُوْا إِلَى الْكَعْبَةِ.

(بخاری:4492، مسلم:1177)

304۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا کر رہے تھے کہ ایک شخص نے آ کر انہیں بتایا: کل رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن کی آیات نازل ہوئی ہیں جن میں آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیں۔ چنانچہ سب نے اپنا رُخ کعبہ کی طرف کر لیا۔ اس وقت ان لوگوں کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے۔ یہ خبر ملتے ہی سب کعبہ کی طرف مُڑ گئے۔

305. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ إِنَّ أُولٰئِكَ إِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ ، فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری:403، مسلم:1178)

305۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ اور ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے حبشہ میں ایک گرجا گھر دیکھا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ ان دونوں نے اس گرجے کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کا یہ دستور تھا کہ ان میں اگر کوئی نیک شخص ہوتا، پھر وہ مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیا کرتے تھے اور اس مسجد میں اس قسم کی تصاویر بنایا کرتے تھے۔ یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرے ہوں گے۔

306. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

306۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا. قَالَتْ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبْرَزُوْا قَبْرَهٗ غَيْرَ أَنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا.
(بخاری:1330، مسلم:1184)

نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا۔ پھر اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آپ ﷺ کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر کھلی رکھی جاتی لیکن مجھے ڈر ہے کہ اسے بھی مسجد بنالیا جائے گا۔

307. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.
(بخاری:437، مسلم:1185)

307۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ کو برباد کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

308. عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً لَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا. (بخاری:436، مسلم:1187)

308۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا آخری وقت تھا اور آپ ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ کبھی اپنی چادر چہرۂ مبارک پر ڈال لیتے اور جب دم گھٹتا تو چادر چہرے سے ہٹا دیتے ،ایسی حالت میں بھی آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت کرے ان لوگوں نے اپنے انبیاء (کے ساتھ یہ زیادتی کی ہے کہ ان) کی قبروں کو مساجد بنالیا۔

309. عَنْ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ : عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيْ ، أَنَّهٗ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِي الْجَنَّةِ. (بخاری:450، مسلم:1189)

309۔عبداللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجدِ نبوی کی تعمیر نو کی اور لوگوں نے باتیں بنائیں تو حضرت عثمان رضی اللہ علیہ نے اس موقع پر کہا تھا کہ تم لوگوں نے بہت باتیں بنالیں جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے: جو شخص محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے مسجد تعمیر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

310. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، قَالَ: مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ: صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ أَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَأُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ. (بخاری:790، مسلم:1201)

310۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے مصعب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر رانوں کے درمیان رکھ لیا، یہ دیکھ کر میرے والد رضی اللہ عنہ نے مجھے منع کیا اور کہا: پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر ہمیں منع کردیا گیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا حکم دیا گیا۔

311. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا ، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَقَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا.

311۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شروع میں جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے ہم آپ ﷺ کو سلام کرلیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے ،لیکن جب ہم نجاشی کے پاس سے (ہجرت حبشہ سے) واپس آئے اور ہم نے

آپ ﷺ کو (نماز پڑھتے ہوئے) سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور فرمایا: نماز میں یکسوئی ضروری ہے۔

(بخاری:4534، مسلم:1201)

312. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ ٥ ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ.

(بخاری:4534، مسلم:1203)

312۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے اور جو شخص چاہتا اپنے ساتھ والے سے اپنے کام کے بارے میں بات کر لیتا تھا یہاں تک کہ یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی: ﴿ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرۃ:238] ''نمازوں کی حفاظت کرو۔ تمہاری ہر نماز بہترین ہو اور اللہ کے آگے فرماں برداری سے کھڑے ہو جاؤ۔'' اس کے بعد ہمیں نماز میں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا۔

313. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَكَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

(بخاری:1217، مسلم:1206)

313۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا۔ میں گیا اور وہ کام کر کے واپس لوٹا تو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا جس کا مجھے اس قدر رنج ہوا جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کوئی دوسرا اس کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ اور میں نے دل میں خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ اس وجہ سے ناراض ہیں کہ مجھے دیر ہوگئی۔ پھر میں نے دوبارہ سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے پھر جواب نہ دیا۔ اس دفعہ مجھے پہلے سے بھی زیادہ دکھ ہوا اور میں نے پھر آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ ﷺ کا رخ قبلہ کی طرف نہ تھا۔

314. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ ﴿ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ﴾ فَرَدَّهُ خَاسِئًا.

(بخاری:461، مسلم:1209)

314۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک خبیث اور سرکش جن نے کل رات اچانک مجھ پر حملہ کر دیا تاکہ میری توجہ نماز سے ہٹا سکے اور مجھ کو نماز توڑنا پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرمایا اور میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا تھا کہ اسے مسجد کے ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سب اسے دیکھو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آگئی۔ ﴿ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ﴾ [صٓ:35] ''اے میرے رب! مجھے معاف کر دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لیے نہ ہو۔''

چنانچہ میں نے اسے ذلیل اور ناکام واپس جانے کی اجازت دے دی۔

315. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

315۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ

ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلِأَبِيْ الْعَاصِ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا . (بخاری:516،مسلم:1212)

نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ نے امامہ کو (آپ ﷺ کی نواسی) اٹھا رکھا تھا، جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے اسے نیچے اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے پھر اٹھا لیتے تھے۔

316. قَالَ اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ: اِنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ ،وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ مُرِيْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِيْ أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ. فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ. ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ، ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى ، فَسَجَدَ فِيْ أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ .
(بخاری:917،مسلم:1216)

316۔ابوحازم رحمۃ اللہ علیہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے جو آپس میں اس بات پر الجھ رہے تھے کہ (مسجد نبوی کا) منبر کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے آکر یہ بات حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کس لکڑی سے بنا اور کس نے اسے بنایا۔ میں نے اسے اسی دن دیکھا تھا جس دن وہ پہلی مرتبہ رکھا گیا تھا اور جب پہلی بار رسول اللہ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تھے۔ (اس کے بننے کا واقعہ یوں ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فلاں عورت (حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا نام لیا تھا لیکن راوی کو یاد نہیں رہا) کو کہلوا بھیجا کہ تمہارا غلام بڑھئی ہے اسے کہو کہ چند لکڑیاں جوڑ کر میرے لیے ایک ایسی چیز (منبر) بنا دے جس پر میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت بیٹھ جایا کروں۔ چنانچہ اس عورت نے اپنے غلام کو حکم دیا اور وہ غابہ (مقام کا نام) کے جھاؤ کی لکڑی کا منبر بنا کر لے آیا اور اس عورت نے یہ منبر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا۔ اور آپ ﷺ کے حکم سے اس جگہ (جہاں اس وقت رکھا ہے) رکھ دیا گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر تکبیر کہی اور اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں نیچے اُتر کر جہاں منبر رکھا جاتا ہے اس جگہ پر سجدہ کیا پھر دوبارہ آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لوگو! میں نے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو۔ اور میری نماز سیکھ سکو۔

317. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: نُهِيَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

317۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: کمر یعنی کولہوں پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ (بخاری:1220،مسلم:1218)

318. عَنْ مُعَيْقِيْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ ،قَالَ: إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً . (بخاری:1207،مسلم:1222)

318۔حضرت معقیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کے بارے میں جو اپنے سجدے کی جگہ سے مٹی صاف کرنا چاہتا ہو، فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ضرور کرنا چاہتا ہے تو صرف ایک مرتبہ کر لے۔

319. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى بُصَاقًا فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ ، فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقْ قِبَلَ وَجْهِهِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلّٰى. (بخاری:406،مسلم:1223)

319۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کے قبلہ رُخ دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔پھر فرمایا: نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص کو اپنے سامنے کی جانب تھوکنا نہیں چاہیے کیوں کہ نماز میں اللہ تعالیٰ نمازی کے چہرہ کے سامنے کی جانب ہوتا ہے۔

320. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ ثُمَّ نَهَى أَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.
(بخاری:406،مسلم:1223)

320۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے ایک کنکری سے کھرچ دیا۔پھر آپ ﷺ نے منع فرمادیا کہ کوئی شخص اپنے سامنے کی جانب یا داہنی طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب، یا پھر اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

321. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَاهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِيْ جِدَارِ الْمَسْجِدِ ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَكَّهَا ، فَقَالَ: إِذَا تَنَخَّمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى.

321۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی دیوار پر بلغم لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے ایک کنکری اٹھائی اور اس سے کھرچ دیا۔اس کے بعد فرمایا: اگر کوئی شخص تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے کی جانب اور دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ اسے چاہیے کہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔(بخاری:408،مسلم:1228)

322. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى فِيْ جِدَارِ الْقِبْلَةِ مُخَاطًا أَوْ بُصَاقًا أَوْ نُخَامَةً فَحَكَّهُ. (بخاری:407،مسلم:1227)

322۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی سامنے کی دیوار پر کچھ بلغم، تھوک یا رینٹ (ناک کا فضلہ) لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے کھرچ دیا۔

323. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ ، فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ.

323۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن جب نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ گویا اپنے رب سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس لیے اسے چاہیے کہ اپنے سامنے کی جانب اور دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔(بخاری:413،مسلم:1230)

324. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا.
(بخاری:415،مسلم:1231)

324۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے مٹی میں دبا دے۔

325. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. (بخاری:386،مسلم:1236)

325۔سعید بن یزید ازدی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''ہاں۔''

326. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِيْ

326۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

خَمِيْصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ. فَقَالَ: شَغَلَتْنِي أَعْلَامُ هٰذِهِ اذْهَبُوْا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأْتُوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّةٍ.

ایک پھول دار چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اور فرمایا: اس چادر کے پھول بوٹوں کی وجہ سے میری توجہ بٹ گئی اور نماز میں خلل واقع ہوا اسے ابوجہم رضی اللہ عنہ کے پاس لے جاؤ اور مجھے ان سے سادہ چادر لا دو۔

327. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

327۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر شام کا کھانا سامنے آجائے اور جماعت کی تکبیر اقامت ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھاؤ۔ (بخاری:752، مسلم:1238)

328. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوْا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ.

328۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کھانا لگ جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے کھانا کھاؤ اور کھانا چھوڑ کر نماز کے لیے جانے میں جلدی نہ کرو۔ (بخاری:5468، مسلم:1241)

329. عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ. (بخاری:672، مسلم:1242)

329۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر شام کا کھانا چُن دیا جائے اور نماز کی تکبیر اقامت ہو جائے تو پہلے کھانا کھاؤ۔

330. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ. (بخاری:673، مسلم:1244)

330۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کے سامنے شام کا کھانا آجائے اور اسی وقت نماز کی جماعت کھڑی ہو رہی ہو تو پہلے کھانا کھائے اور کھانا کھائے بغیر نماز کے لیے جانے میں جلدی نہ کرے۔

331. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

331۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر فرمایا تھا: جو شخص یہ پودا یعنی لہسن کھائے اسے چاہیے کہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ (بخاری:853، مسلم:1248)

332. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا مَا سَمِعْتَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثُّوْمِ؟ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا أَوْ لَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا. (بخاری:856، مسلم:1250)

332۔ عبدالعزیز رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے نبی ﷺ سے لہسن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص یہ پودا کھائے اسے چاہیے کہ ہمارے قریب نہ آئے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھے۔

333. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ. وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا. فَسَأَلَ

333۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لہسن یا پیاز کھائے اسے چاہیے کہ ہم سے دور رہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں کچھ سبز ترکاریاں تھیں آپ ﷺ نے ان میں بُو محسوس کی تو ان کے بارے

فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُوْلِ فَقَالَ قَرِّبُوْهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: كُلْ فَإِنِّيْ أُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ.
(بخاری:855، مسلم:1253)

میں دریافت فرمایا۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ اس میں کون کون سی سبزی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے فلاں صحابی (جو پاس ہی بیٹھے تھے) کو دے دو۔ جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس نے بھی اس کو کھانا پسند نہیں کیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم کھالو۔ (میں نے اس وجہ سے نہیں کھایا کہ) میں ان سے باتیں کرتا ہوں جن سے تم نہیں کرتے۔ (یعنی فرشتوں سے)۔

334. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ الْأَذَانَ. فَإِذَا قُضِيَ الْأَذَانُ أَقْبَلَ فَإِذَا ثُوِّبَ بِهَا أَدْبَرَ فَإِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ إِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى فَإِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. (بخاری:1231، مسلم:1267)

334۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ موڑ کر بھاگ اٹھتا ہے اور اس کی ہوا خارج ہوتی جاتی ہے، یہاں تک کہ اتنی دُور چلا جاتا ہے جہاں اذان کی آواز نہ سن سکے، جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر آ جاتا ہے پھر جب تکبیر اقامت کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب اقامت ہو چکتی ہے، پھر آ جاتا ہے اور نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے: یہ یاد کرو، وہ یاد کرو۔ تمام ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے بالکل یاد نہ ہوں۔ حتیٰ کہ اسے یہ بھی یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ چنانچہ جب کسی کو یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں تو اسے چاہیے کہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

335. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ ، ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيْمَهُ كَبَّرَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ سَلَّمَ.

335۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی نماز میں دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور پہلے قعدے میں بیٹھنا بھول گئے، لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ ﷺ نماز ختم کر چکے اور ہم سلام پھیرنے کے منتظر تھے آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔ (بخاری:1224، مسلم:1269)

336. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا أَدْرِيْ زَادَ أَوْ نَقَصَ. فَلَمَّا سَلَّمَ قِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوْا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا فَثَنٰى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.

336۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ ابراہیم رحمہ اللہ جو کہ حدیث کے راویوں میں سے ہیں کہتے ہیں: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ ﷺ نے نماز میں کچھ زیادہ کر دیا تھا، یا کوئی کمی ہو گئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو عرض کیا کہ آپ ﷺ نے نماز اس طرح ادا فرمائی ہے! چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں سمیٹے اور قبلہ رُو ہو کر دو سجدے کیے اور سلام پھیر دیا۔ پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں تم لوگوں کو پہلے ہی اطلاع دے چکا ہوتا ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ اور مجھ سے بھی تمہاری طرح بھول چوک ہو جاتی ہے اس لیے اگر میں کبھی بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو! اور جب کسی کو نماز پڑھتے ہوئے کسی بات میں شک ہو جائے

(بخاری:401، مسلم:1274)

تو کوشش کرے کہ کوئی صحیح رائے قائم کر سکے اور اسی کے مطابق نماز کو پورا کر کے سلام پھیرے اور اس کے بعد دو سجدے کر لے۔

337. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيْتَ أَمْ قَصُرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تَقْصُرْ قَالُوْا بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ. فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ.

(بخاری:6051، مسلم:1288)

337۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیا اور اس لکڑی کے پاس تشریف لائے جو مسجد میں قبلہ کی جانب لگی ہوئی تھی اور اس پر اپنے ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے۔ جماعت میں اس دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے لیکن یہ دونوں بات کرتے ہوئے ڈرے، جو لوگ جلد باز تھے وہ یہ کہتے ہوئے کہ نماز کم کر دی گئی ہے جماعت میں سے اُٹھ کھڑے ہوئے، جماعت میں ایک شخص تھا جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''ذوالیدین'' کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے وہ آگے بڑھا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز کم کر دی گئی ہے، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بھول گئے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں بھولا ہوں نہ نماز کم کی گئی ہے۔ اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے چوک ہوگئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے معنی یہ ہیں کہ ذوالیدین نے سچ کہا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت نماز ادا کی اور سلام پھیرا۔ پھر اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا۔ یہ سجدہ تقریباً ویسا ہی تھا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے یا ہوسکتا ہے کچھ طویل ہو۔ پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور پھر اسی طرح کا، یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا اور پھر سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہا۔

338. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا مَوْضِعَ جَبْهَتِهِ. (بخاری:1075، مسلم:1295)

338۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہمارے سامنے کوئی ایسی سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے جس میں سجدہ ہوتا تو آپ بھی سجدہ کیا کرتے تھے اور ہم بھی سجدہ کیا کرتے تھے اور کئی لوگوں کو پیشانی رکھنے کی جگہ نہ ملتی تھی۔

339. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا.

(بخاری:1067، مسلم:1297)

339۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں سورۃ ''النجم'' تلاوت فرمائی اور اس کے سجدۂ تلاوت پر سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقی سب لوگ (یعنی مشرک) بھی سجدے میں گر گئے سوائے ایک بوڑھے کے جس نے (سجدہ کرنے کی بجائے) کنکریوں یا مٹی کی ایک مٹھی بھری اور اسے اپنی پیشانی کے قریب لے جا کر کہنے لگا: ''بس میرے لیے یہی کافی ہے۔'' میں نے دیکھا یہ بوڑھا (اُمیہ بن خلف) کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

340. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ

340۔ عطا بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ

بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا .

سے پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں سورۃ النجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے سجدہ نہیں کیا۔ (بخاری:1072، مسلم:1298)

341. عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ سَجَدْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى أَلْقَاهُ.
(بخاری:768، مسلم:1304)

341۔ابورافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے اس نماز میں سورہ "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" تلاوت کی اور سجدۂ تلاوت کیا۔ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا یہ کیسا سجدہ تھا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس سورت میں نبی ﷺ کے پیچھے سجدہ کیا ہے اور اب میں اس وقت تک سجدہ کرتا رہوں گا جب تک کہ آپ ﷺ سے نہ جاملوں!

342. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ ، كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ .
(بخاری:842، مسلم:1317)

342۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تکبیر کی آواز سن کر مجھے پتہ چل جاتا تھا کہ نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔

343. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَتَا لِي اِنَّ اَهْلَ الْقُبُوْرِ يُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَاوَلَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ صَدَقَتَا اِنَّهُمْ يُعَذَّبُوْنَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ اِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ .
(بخاری:6366، مسلم:1319)

343۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ کے یہودیوں میں سے دو بوڑھی عورتیں میرے پاس آئیں اور انھوں نے مجھ سے ذکر کیا کہ مردوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے۔ ان کی یہ بات سن کر میں نے انھیں جھٹلایا، ان کی کو صحیح ماننا مجھے اچھا نہ لگا، جب وہ چلی گئیں اور نبی ﷺ گھر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دو بوڑھی یہودنیں آئیں تھیں اور یہ بات کہتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھوں نے سچ کہا ہے اہل قبر کو ایسا عذاب دیا جاتا ہے جسے جانور تک سنتے ہیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جو نماز پڑھتے اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

344.عَنْ عَائِشَةَ:سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَعِيْذُ فِيْ صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.
(بخاری:833، مسلم:1323)

344۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے سُنا ہے۔

345. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فِيْ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ

345۔ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دُعا مانگا کرتے تھے: (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ،وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ،اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ)
''اے اللہ میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنہ سے اور

الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.
(بخاری:832، مسلم:1325)

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں گناہ گار کرنے والی باتوں سے، اور مقروض ہونے سے۔" آپ ﷺ سے کسی نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ قرض داری سے اتنی زیادہ پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ کوئی شخص جب مقروض ہوجاتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

346. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. (بخاری:1377، مسلم:1326)

346۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ)۔

"اے اللہ! میں تیری پناہ طلب چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔"

347. عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِيْ كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.
(بخاری:844، مسلم:1338،1342)

347۔ ورّاد رحمہ اللہ جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے منشی تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے نام ایک خط تحریر کرایا جس میں لکھوایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے: (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ)

"نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور ہر طرح کی تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جو چیز تو روک دے اس کا دینے والا کوئی نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے آگے کام نہیں دے سکتی۔"

348. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّوْنَ بِهَا وَيَعْتَمِرُوْنَ وَيُجَاهِدُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ

348۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غریب لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دولت مند لوگوں نے اپنے مال کے ذریعے بڑے بڑے درجے اور ابدی نعمتیں حاصل کرلی ہیں۔ یہ لوگ ہماری طرح نماز بھی پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اور انہیں مال و دولت کی وجہ سے یہ فضیلت حاصل ہے کہ حج و عمرہ بھی کرتے ہیں، جہاد بھی کرتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتادوں کہ اگر تم اس کو اپنا معمول بنالو تو جو لوگ تم پر سبقت لے گئے ہیں، ان کے برابر ہوجاؤ اور کوئی

عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا ، فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ .
(بخاری:843، مسلم:1347)

دوسرا تمہاری برابری نہ کر سکے اور تم سب لوگوں سے بہتر ہو جاؤ سوائے اس شخص کے جو اس طریقہ پر عمل کرنا شروع کر دے؟ تم ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس مرتبہ سُبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو! حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم میں (کلمات کی تعداد کے بارے میں) کچھ اختلاف ہو گیا بعض نے کہا کہ سُبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار کہنا چاہیے، چنانچہ میں نے اس بارے میں نبی ﷺ سے پھر دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر اس طرح پڑھا کرو کہ ہر کلمہ تینتیس بار ادا ہو جائے۔

349. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ . كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً هُنَيَّةً ،فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: ((أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ؛ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ .))
(بخاری:744، مسلم:1354)

349۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر سکوت فرمایا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی کے وقفہ میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کہتا ہوں: (اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ) "اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح دُور کر دے جیسے تو نے مشرق ومغرب میں دُوری پیدا کی ہے۔ اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولوں سے دھو دے۔

350. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

350۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: کہ جب نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ آؤ بلکہ سکون واطمینان سے چلتے ہوئے آؤ اور نماز کا جتنا حصہ جماعت کے ساتھ ملے پڑھ لو اور باقی اپنے طور پر پورا کر لو۔ (بخاری:908، مسلم:1359)

351. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا .

351۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی چاپ سنی، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات تھی؟ تم لوگوں کو کیا ہو گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: ہم جماعت میں جلد شریک ہونے کے لیے دوڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا! نماز کے لیے جب بھی آؤ بڑے وقار اور سکون سے آؤ، جتنی نماز جماعت کے ساتھ مل جائے پڑھ لو اور جو باقی رہ

(بخاری:635، مسلم:1363)

جائے وہ اپنے طور پر پوری کرلو!

352. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.
(بخاری:275، مسلم:1367)

352۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جماعت کے لیے تکبیر اقامت کہی گئی ،اور لوگوں نے کھڑے ہوکر صفیں بنالیں اور نبی ﷺ تشریف لے آئے ،لیکن جب آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لئے مصلے پر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ کو یاد آیا کہ آپ ﷺ جنابت کی حالت میں ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہیں۔ پھر واپس جاکر غسل فرمایااور جب دوبارہ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے سرمُبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آکر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔

353. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ . (بخاری:580، مسلم:1371)

353۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جسے نماز میں سے ایک رکعت بھی مل گئی اس کی وہ نماز باجماعت شمار ہوگی۔

354. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

354۔حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اورانہوں نے امامت کی اور میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی ،پھر نماز پڑھی ،پھر نماز پڑھی ،پھر نماز پڑھی ،پھر نماز پڑھی۔ یہ بیان کرتے وقت آپ ﷺ انگلیوں پر پانچ نمازیں شمار کرتے جاتے تھے۔(بخاری:3221، مسلم:1379)

355. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيزِ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ فَقَالَ عُمَرُ لِعُرْوَةَ اعْلَمْ مَا

355۔ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز میں کچھ دیر کردی (اس وقت) ان کے پاس حضرت عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ ایک دن حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ عراق میں تھے نماز میں دیر کردی تھی تو آپ کے پاس حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور کہا: اے مغیرہ رضی اللہ عنہ یہ آپ نے کیا کیا؟ کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی اور نبی ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی ،پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے (ان کے ساتھ) نماز پڑھی۔ اسی طرح پانچوں نمازیں آپ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ پڑھیں پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ اس طرح نماز پڑھنے کا آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: اے عروہ رحمۃ اللہ علیہ! سوچ سمجھ کر کہو، جو کچھ تم کہہ

تُحَدِّثُ أَوَأَنَّ جِبْرِيْلَ هُوَ أَقَامَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتَ الصَّلَاةِ.

رہے ہو گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو نماز کے اوقات متعین کر کے بتائے۔ (بخاری: 521، مسلم: 1380)

356. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ. (بخاری: 522، مسلم: 1381)

356۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھ لیا کرتے تھے جب کہ ابھی سورج یعنی دھوپ میرے حجرے (کے صحن) میں ہوتی تھی اور اوپر نہ چڑھی ہوتی تھی۔

357. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. (بخاری: 536، مسلم: 1395)

357۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گرمی میں شدت آ جائے تو نماز (ظہر) ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہوتی ہے۔

358. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَذَّنَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرِ انْتَظِرْ. وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ.

(بخاری: 535، مسلم: 1400)

358۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے موذن نے ظہر کی اذان دی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھنڈا ہونے دو! ٹھنڈا ہونے دو! یا آپ ﷺ نے فرمایا: انتظار کرو! انتظار کرو! نیز فرمایا: گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہوتی ہے، اس لیے جب گرمی زیادہ ہو تو نماز ٹھنڈے وقت ادا کرو (راوی بیان کرتے ہیں کہ) ظہر کی نماز موسم گرما میں آپ ﷺ نے اتنی تاخیر سے پڑھی کہ ٹیلوں کا سایا نظر آنے لگا۔

359. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ: يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِيْ بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ. (بخاری: 537، مسلم: 1401)

359۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کی آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب! میرے ایک حصے نے دوسرے حصے کو کھا لیا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت عطا فرما دی۔ ایک مرتبہ موسم سرما میں اور ایک مرتبہ موسم گرما میں۔ اور یہ سانس لینے کا وقت وہی ہوتا ہے جب تم (ان دونوں موسموں میں) گرمی اور سردی کی شدت دیکھتے ہو۔

360. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فَإِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَحَدُنَا أَنْ يُمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْأَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ.

360۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز (ظہر) سخت گرمی میں پڑھا کرتے تھے اور (تپش کی وجہ سے) اگر کوئی شخص اپنی پیشانی زمین پر نہ ٹکا سکتا تو کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیا کرتا تھا۔ (بخاری: 1208، مسلم: 1407)

361. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ

361۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے جب کہ ابھی سورج بلند اور تیز ہوتا تھا اور اگر کوئی شخص مدینے کے بالائی حصوں کی طرف جانا چاہتا تو وہاں ایسے وقت پہنچ جاتا جب کہ سورج بلند اور روشن ہوتا تھا۔ مدینہ کے بعض بالائی حصے چار میل کے

أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ . (بخاری:550، مسلم:1408)

فاصلے پر یا اس کے لگ بھگ ہیں۔

362. عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ يَقُوْلُ: صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ. فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرُ وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّي مَعَهُ. (بخاری:549، مسلم:1413)

362۔ابوامامہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ نماز سے فارغ ہو کر ہم لوگ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ وہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کیا: چچاجان! یہ کون سی نماز تھی جو آپ پڑھ رہے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: عصر کی نماز! اور ایسی ہی نماز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔

363. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُوْرًا فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

363۔حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم عصر ایسے وقت میں پڑھا کرتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر اونٹ ذبح کرتے اور اسے دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ہم اس کا پکا ہوا گوشت کھالیا کرتے تھے۔ (بخاری:2931، مسلم:1415)

364. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. (بخاری:552، مسلم:1417)

364۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہوگئی اس کا گھر بار سب کچھ تباہ ہو گیا۔

365. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ. (بخاری:2931، مسلم:1420)

365۔حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احزاب (خندق) کے دن فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے! ان کی وجہ سے ہم صلوٰۃ وسطیٰ (نماز عصر نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

366. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلٰى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

366۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن سورج غروب ہونے کے بعد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کفار قریش کو برا بھلا کہتے ہوئے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ابھی تک نماز عصر نہیں پڑھ سکا حالانکہ سورج غروب ہونے والا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخدا میں بھی نہیں پڑھ سکا۔ پھر ہم سب مقام بطحان کی طرف گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم سب نے نماز کے لیے وضو کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھائی۔ (بخاری:596، مسلم:1430)

367. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ

367۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے ایک دوسرے کے پیچھے آتے ہیں اور فرشتوں کے یہ دونوں گروہ نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں

وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.

(بخاری:555، مسلم:1432)

، پھر وہ فرشتے جو رات بھر تمہارے ساتھ رہے تھے جب واپس آسمان پر جاتے ہیں تو ان سے تمہارا پروردگار دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا تھا؟ (حالانکہ وہ خود اپنے بندوں کے حالات کو فرشتے سے زیادہ جانتا ہے) تو وہ جواب دیتے ہیں: ہم جب ان کے پاس سے آئے اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو اس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے۔

368. عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ.﴾

(بخاری:554، مسلم:1434)

368۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ایک رات چاند کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: یقیناً تم اپنے پروردگار کو عنقریب بالکل اسی طرح دیکھو گے جیسے اس وقت تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو اور اُس کے دیکھنے میں تمہارے آگے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہوگی۔ چنانچہ جہاں تک تم سے ہو سکے کوشش کرو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے کی اور سورج غروب ہونے سے پہلے کی کسی نماز میں کوئی رکاوٹ حائل نہ ہو پھر آپ ﷺ نے یہ آیۂ کریمہ تلاوت فرمائی: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ)[قٓ:39] ''اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو، سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے۔''

369. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(بخاری:574، مسلم:1438)

369۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دو ٹھنڈے وقتوں کی نمازیں (عصر و فجر) پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

370. عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.

(بخاری:561، مسلم:1440)

370۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جب سورج پردے کے پیچھے چھپ جاتا تھا۔

371. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ يَقُوْلُ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. (بخاری:559، مسلم:1441)

371۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ایسے وقت پڑھا کرتے تھے کہ نماز پڑھ کر واپس جاتے تھے تو ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی جس میں انسان اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا۔

372. عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرَكُمْ.

372۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں دیر کر دی (یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب ابھی اسلام پھیلا نہیں تھا) اور آپ ﷺ باہر تشریف نہ لے گئے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بچے اور عورتیں سو گئے ہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور حاضرین مسجد سے فرمایا: زمین پر بسنے

(بخاری:566، مسلم:1443)

والوں میں سے تمہارے سوا کوئی شخص اس وقت اس نماز کا منتظر نہیں ہے۔

373. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شُغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخَّرَهَا حَتّٰى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ، ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ .

(بخاری:570، مسلم:1446)

373۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ کو عشاء کی نماز کے وقت کوئی مصروفیت در پیش آ گئی اور آپ ﷺ کو آنے میں اتنی دیر ہوگئی کہ ہم سب کو مسجد میں نیند آ گئی اس کے بعد بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے (اور نماز پڑھائی) پھر فرمایا: اس وقت زمین پر بسنے والوں میں سے تمہارے سوا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو نماز کا انتظار کر رہا ہو۔

374. عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا قَالَ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَإِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا . (بخاری:5869، مسلم:1448)

374۔حُمید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کیا نبی ﷺ نے انگوٹھی استعمال کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں آدھی رات تک دیر کر دی۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے (میں اس وقت بھی بچشم تصور آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں) اور فرمایا: سب لوگ نماز پڑھ کر سو چکے ہیں اور تم نے جتنی دیر نماز کا انتظار کیا ہے تم گویا نماز ہی پڑھ رہے تھے۔

375. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِيْ فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلًا فِيْ بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَصْحَابِيْ وَلَهٗ بَعْضُ الشُّغْلِ فِيْ بَعْضِ أَمْرِهٖ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهٗ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوْا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهٗ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّيْ هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِيْ أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ: قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . (بخاری:567، مسلم:1451)

375۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے ساتھی جو میرے ساتھ کشتی میں آئے تھے ہم سب مدینہ میں مقام بقیع کی کنکریلی زمین پر قیام پذیر تھے اور رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تھے اس لیے ہم میں سے ایک ایک ٹولی روزانہ باری باری عشاء کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ جس دن میں اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کسی اہم کام میں مصروف تھے جس کی وجہ سے نماز عشاء میں اس قدر تاخیر ہوگئی کہ رات آدھی کے قریب گزر گئی اس کے بعد آپ ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر حاضرین سے ارشاد فرمایا: ٹھہرو! تمہارے لیے خوشخبری ہو! تم پر یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس وقت تمہارے سوا کوئی اور نماز نہیں پڑھ رہا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اس وقت تمہارے سوا کسی اور نے نماز نہیں پڑھی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ہم واپس لوٹ آئے اور جو بات ہم نے آپ ﷺ سے سنی تھی اس کی وجہ سے ہم سب خوش تھے۔

376. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوْا وَرَقَدُوْا وَاسْتَيْقَظُوْا فَقَامَ عُمَرُ

376۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں اتنی دیر کر دی کہ لوگ سو کر جاگے، پھر سو گئے اور پھر جاگے۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اٹھے اور آپ نے نبی ﷺ

بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ كَمَا أَنْبَأَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيْدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا هٰكَذَا.

(بخاری:571، مسلم:1452)

کواطلاع دی کہ نماز تیار ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ میں اس وقت بھی چشم تصور دیکھ رہا ہوں جیسے آپ ﷺ سرمبارک پر ہاتھ رکھے تشریف لا رہے ہیں اور آپ ﷺ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی تو میں حکم دیتا کہ اسی طرح (یعنی اتنی ہی تاخیر سے) نماز (عشاء) پڑھا کریں۔ (ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی ہے، کہتے ہیں): میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ نبی ﷺ کا سر پر ہاتھ رکھنے کا انداز جس طرح انہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کر کے دکھایا تھا وہ بھی عملاً مجھے کر کے دکھائیں: چنانچہ انہوں نے مجھے دکھانے کے لیے اپنی انگلیوں کو کسی قدر کھول کر اپنے سر کے اطراف پر رکھ لیا اور پھر ان کو سر سے ملا کر سر پر اس طرح پھیرا کہ انگوٹھا کان کے اس حصہ سے مس کرنے لگا جو کنپٹی اور داڑھی کے کنارے سے ملا ہوا ہے۔ ایسا کرتے وقت نہ تو بہت دیر لگائی اور نہ بہت جلدی کی بلکہ اس طرح کہ بہت ہی اطمینان سے یہ عمل کیا اور پھر آپ ﷺ کا یہ ارشاد سنایا: ''اگر مجھے یہ احساس نہ ہوتا کہ میری اُمت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گی تو میں انہیں حکم دیتا کہ اسی طرح (یعنی اتنی ہی تاخیر سے) نماز عشاء پڑھا کریں۔

377. عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إِلَى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ. (بخاری:578، مسلم:1457)

377۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز پڑھنے کے لیے مسلمان عورتیں اپنی چادریں لپیٹ کر جایا کرتی تھی اور نماز سے فارغ ہو کر جب گھروں کو لوٹتی تھیں تو (ابھی اندھیرا باقی ہوتا تھا کہ) اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہ سکتا تھا۔

378. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ أَبْطَوْا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوْا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْهَا بِغَلَسٍ.

(بخاری:560، مسلم:1460)

378۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت پڑھا کرتے تھے اور نماز عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب پوری طرح صاف اور روشن ہوتا تھا اور مغرب ایسے وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء میں کبھی تاخیر فرماتے تھے اور کبھی جلدی، یعنی اگر دیکھتے کہ لوگ جلدی جمع ہو گئے ہیں تو جلدی ادا فرما لیتے اور اگر دیر سے جمع ہوتے تو دیر سے ادا فرماتے، اور فجر کی نماز (راوی کو یاد نہیں رہا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مسلمان کہا تھا یا نبی ﷺ کہا تھا۔ ایسے وقت پڑھا کرتے تھے جب ابھی آخر شب کا اندھیرا باقی ہوتا تھا۔

379. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَعْرِفُ جَلِيْسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَوْ إِحْدَاهُمَا مَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ.

(بخاری:771، مسلم:1462)

379۔حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے نمازوں کے اوقات کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلے پڑھتے تھے اور عصر ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آدمی (نماز کے بعد) اگر مدینہ کے آخر کنارے تک جا کر واپس آتا تو سورج اپنے جوبن پر ہوتا تھا (راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے مغرب کے بارے میں کیا بتایا تھا) اور رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک موخر کر دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد باتیں کرنا آپ ﷺ ناپسند فرماتے تھے۔اور صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ نماز سے فارغ ہو کر آدمی اپنے ہمنشین کو دیکھتا تو پہچان لیتا تھا۔اور (صبح کی نماز میں) دونوں رکعتوں میں یا ہر ایک رکعت میں ساٹھ سے سو آیتوں تک تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

380. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾.

(بخاری:648، مسلم:1473)

380۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز انفرادی نماز سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے اور فجر کی نماز میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے جمع ہوتے ہیں۔یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ یہ آیۂ کریمہ پڑھ لو: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ [بنی اسرائیل:78] "بے شک صبح کی نماز (فرشتوں) کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔"

381. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

381۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب اور فضیلت اکیلے نماز کے مقابلہ میں ستائیس گنا زیادہ ہے۔(بخاری:645، مسلم:1477)

382. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ.

(بخاری:644، مسلم:1481)

382۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ جلانے کی لکڑیاں جمع کیے جانے کا حکم دوں، پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص کو نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر کے خود ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو شریک جماعت نہیں ہوتے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔قسم اس ذات کی جس کی قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔اگر ان کو معلوم ہو کہ نماز عشاء پڑھنے پر انہیں گوشت کا ایک موٹا ٹکڑا یا بکری کے دو عمدہ پائے ملیں گے تو یہ عشاء کی نماز میں ضرور آئیں۔

383. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا. لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ.
(بخاری:657، مسلم:1482)

383۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافقوں کے لئے صبح اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں ہے۔ کاش انہیں معلوم ہو جاتا کہ ان دو نمازوں کا ثواب کتنا زیادہ ہے تو یہ ان نمازوں میں شرکت کے لئے ضرور آتے خواہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑتا۔ میں نے ارادہ کیا کہ مؤذن سے کہوں کہ وہ تکبیر اقامت کہے اور کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں اور خود آگ کے دہکتے ہوئے شعلے لے کر ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو ابھی تک نماز کے لیے نہ آئے ہوں۔

384. عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِيْ وَأَنَا أُصَلِّيْ لِقَوْمِيْ فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِيْ الَّذِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَّكَ تَأْتِيْنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ عِتْبَانُ: فَغَدَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ: فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

384۔حضرت عتبان رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی اور انصاری تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری نظر کمزور ہوگئی ہے اور میں اپنے قبیلے کی امامت کرتا ہوں لیکن جب بارشیں ہوتی ہیں اور اس نشیبی علاقہ میں جو میرے اور میرے قبیلے کے درمیان ہے سیلاب آجاتا ہے تو میں انہیں نماز پڑھانے کے لیے ان کی مسجد تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس لیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری دلی آرزو ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں (کسی مقام پر) نماز پڑھیں تا کہ میں اس مبارک مقام کو اپنے لیے نماز پڑھنے کی جگہ بنالوں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: میں ان شاء اللہ تمہاری یہ آرزو عنقریب ضرور پوری کروں گا۔ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (دوسرے دن) صبح کے وقت دن چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لائے اور گھر میں آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھر کے اندر لے آیا۔ گھر میں تشریف لا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے پہلے ہی دریافت فرمایا: تم گھر کے کس مقام پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟ میں نے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ ہم بھی صف باندھ کر (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے) کھڑے ہوگئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا۔ عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خزیرہ کھانے کے لیے روک لیا جو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے تیار کیا تھا۔ عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ گھر میں محلے کے اور لوگ بھی آگئے یہاں تک کہ جب کافی آدمی جمع ہوگئے تو ایک شخص نے کہا کہ مالک بن دخیشن (یا جو بھی نام تھا) کہاں ہے؟ اس پر وہاں موجود اشخاص میں سے کسی نے کہا کہ وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست نہیں رکھتا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ. قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرٰى وَجْهَهُ وَنَصِيْحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِيْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ.

ایسا نہ کہو ،تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہے۔ کسی نے کہا: اللہ اور رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں ،اس شخص نے کہا: ہم تو اس کی توجہ اور خیر خواہی منافقوں کے لیے دیکھتے ہیں۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص پر جو محض رضائے الٰہی کی خاطر لا الہ الا اللہ کہتا ہے، دوزخ کی آگ حرام کردی ہے۔ (بخاری 839، مسلم 1498)

385. عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَزَعَمَ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَ فِيْ دَارِهِمْ. قَالَ: سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِيْ. (بخاری:379، مسلم:1504)

385۔ حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اچھی طرح یاد ہیں، اور مجھے آپ ﷺ کا کلی کرنا بھی یاد ہے جو آپ ﷺ نے ہمارے محلے کے ڈول سے کی تھی۔ یہ بات کہہ کر حضرت محمود رضی اللہ عنہ نے حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔

386. عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا حِذَائَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِيْ ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ. قَالَتْ: وَكَانَ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ. (بخاری:379، مسلم:1504)

386۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ ﷺ کے برابر بیٹھی ہوتی تھی اور مجھے حیض آرہا ہوتا تھا اور کئی بار سجدہ کرتے وقت آپ ﷺ کا کپڑا مجھ سے چھو جاتا تھا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کھجور کے بوریے پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

387. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: صَلَاةُ الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاتِهِ فِيْ بَيْتِهِ وَصَلَاتِهِ فِيْ سُوْقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ. وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَتُصَلِّيْ يَعْنِيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِيْ مَجْلِسِهِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ. (بخاری:477، مسلم:1506)

387۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باجماعت نماز کا ثواب وفضیلت کسی شخص کی انفرادی نماز کے مقابلے میں خواہ وہ گھر میں پڑھی جائے یا بازار میں، پچیس گنا زیادہ ہے کیونکہ ایک شخص جب بہترین طریقے سے وضو کرکے مسجد کی طرف جاتا ہے اور اس کا مقصد محض نماز ادا کرنا ہوتا ہے تو مسجد میں داخل ہونے تک جو قدم وہ اٹھاتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس پر اس کا ایک گناہ جھڑتا ہے۔ پھر جب مسجد میں داخل ہوجاتا ہے تو جتنی دیر اسے جماعت کے انتظار میں رکنا پڑتا ہے اسے نماز کا ثواب ملتا ہے اور جب تک یہ شخص اپنی نماز کی جگہ رہتا ہے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں: اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے اور اس پر رحم فرما جب تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹ جائے۔

388. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِيْ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِيْ

388۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کا ثواب سب سے زیادہ اس شخص کو ملتا ہے جو مسجد سے زیادہ دور رہتا ہے اور جسے سب سے زیادہ چل کر مسجد تک آنا پڑتا ہے اور وہ شخص جو انتظار کرتا ہے کہ امام کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اس کا ثواب اس شخص سے بہت زیادہ

يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ. (بخاری:651، مسلم:1513)

ہے جو جلدی سے نماز پڑھ کر سو جاتا ہے۔

389. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ؟ قَالُوْا: لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ: فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. (بخاری:528، مسلم:1522)

389۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو۔ کیا ایسے شخص کے بدن پر میل کچیل باقی رہے گا؟ سب نے عرض کیا کہ اس پر کسی قسم کا میل باقی نہ رہے گا! آپ ﷺ نے فرمایا: بس یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بندے کے گناہ معاف فرماتا ہے۔

390. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ.

(بخاری:662، مسلم:1524)

390۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت مسجد کی طرف نماز کے لیے جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر صبح و شام کے آنے جانے پر اس کے لیے جنت میں مہمانی کا اہتمام فرماتا ہے۔

391. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِيْ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَكَانَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِيْنَا قَالَ ارْجِعُوْا فَكُوْنُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَصَلُّوْا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ.

(بخاری:628، مسلم:1538)

391۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلے کے چند افراد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ہم آپ ﷺ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے۔ آپ ﷺ انتہائی مہربان اور نرم مزاج تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ہم لوگ اپنے اہل وعیال کی طرف واپس جانے کے خواہش مند ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اب واپس چلے جاؤ اور اپنے قبیلے میں ٹھہر کر انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھاؤ، جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو عمر میں سب سے بڑا ہو وہ امامت کرائے۔

392. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَدْعُوْ لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ وَأَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُوْنَ لَهُ. (بخاری:804، مسلم:1540)

392۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو کہا کرتے تھے۔ "سمع اللّٰہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد۔" سن لی اللہ نے ہر حمد کرنے والے کی حمد۔ اے ہمارے رب حمد صرف تیرے ہی لیے ہے۔ (اس کے بعد) کچھ لوگوں کا نام لے ان کے حق میں دعا مانگتے اور فرماتے: اے اللہ! ولید بن ولید رضی اللہ عنہ، سلمہ بن ہشام رضی اللہ عنہ اور عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ اور تمام کمزور مسلمانوں کو (جن پر اہل مکہ ظلم کر رہے ہیں) اس مصیبت سے نجات دلا۔ اے اللہ! قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت کر دے، تیری پکڑ اہل مضر پر ویسی ہی قحط سالی کی صورت اختیار کر لے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں مسلسل کئی سال تک قحط آیا تھا۔

393. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ.

393۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رعل اور ذکوان کو بددعا دینے کے لیے ایک ماہ تک قنوت نازلہ پڑھی تھی۔

394. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ: قَبْلَهُ. قَالَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.
(بخاری:1003، مسلم:1545)

394۔ عاصم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: دعائے قنوت رکوع میں جانے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ میں نے کہا: فلاں شخص دعویٰ کرتا ہے، کہ آپ نے کہا ہے کہ دعائے قنوت رکوع سے سر اٹھانے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس شخص نے جھوٹ کہا! پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی تھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی سلیم کے بعض قبیلوں کے لیے بددعا کرتے رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکوں کی طرف چالیس (40) یا ستر (70) قاری روانہ کیے تھے (تعداد میں راوی کو شک ہے)۔ مشرکوں نے ان قاریوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا تھا۔ حالانکہ ان قبائل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان امن کا معاہدہ تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان قبائل کے خلاف اس قدر شدید ناراضگی تھی کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی پر اس قدر ناراض اور غضب ناک نہیں دیکھا۔

395. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.
(بخاری:6394، مسلم:1545،1547)

395۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قاریوں کا ایک دستہ روانہ کیا اور ان کو قتل کر دیا گیا، اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ کسی اور واقعہ پر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر رنجیدہ اور غضب ناک ہوتے نہیں دیکھا اور اس حادثہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک نمازِ فجر میں قنوتِ نازلہ پڑھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: عُصَیَّہ نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔

396. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ

396۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سب ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم رات بھر چلتے رہے اور جب صبح قریب ہوئی تو پڑاؤ کر لیا۔ نیند کے غلبہ کی وجہ سے سب کی آنکھ لگ گئی، یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو گیا، اس موقع پر سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، اور یہ طے شدہ دستور تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود بیدار نہ ہوں جگایا نہیں جاتا تھا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ کر بلند آواز سے اللہ اکبر، اللہ اکبر کہنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیدار ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز فجر پڑھائی، ایک شخص جماعت سے الگ رہا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے

يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ فَقَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللّٰهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا.

(بخاری:3571، مسلم:1563)

دریافت فرمایا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کیا : میں جنابت کی حالت میں تھا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ مٹی سے تیمم کر لو، اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی۔ مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند سواروں کے ہمراہ آگے روانہ کر دیا کیونکہ ہم سب لوگ سخت پیاسے تھے۔ جب ہم آگے آگے جا رہے تھے ہمیں اچانک ایک عورت نظر آئی جو اپنی دونوں ٹانگیں دو بڑے مشکیزوں کے درمیان لٹکائے چلی جا رہی تھی ۔ہم نے اس سے دریافت کیا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: پانی نہیں ہے۔ پھر ہم نے اس سے پوچھا: تیرے گھر اور پانی کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ کہنے لگی ،ایک دن اور ایک رات کا۔ پھر ہم نے اس سے کہا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلو ! کہنے لگی :رسول اللہ ﷺ کیا ہیں میں نہیں جانتی ! پھر ہم اسے مجبور کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں لے آئے ۔آپ ﷺ سے بھی اس نے وہی کچھ کہا جو ہم سے کہہ چکی تھی ،البتہ مزید یہ بتایا کہ وہ یتیموں کو پال رہی ہے ۔آپ ﷺ نے اس کے مشکیزے کھولنے کا حکم دیا اور ان دونوں مشکوں کے دہانوں پر اپنا دست مبارک پھیرا ،اس کے بعد ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے ان مشکیزوں سے سیر ہو کر پانی پیا اور جتنے برتن اور مشکیں ہمارے پاس موجود تھے سب بھر لیے ۔صرف اونٹوں کو پانی نہ پلایا۔ ادھر اس عورت کے مشکیزوں کا یہ حال تھا کہ پانی زیادہ بھر جانے کی وجہ سے وہ پھٹے جا رہے تھے ۔پھر آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) حکم دیا کہ جو تمہارے پاس ہے لے آئے ،چنانچہ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جو کچھ موجود تھا سب جمع کر کے اسے دے دیا گیا اور وہ یہ سب لے کر اپنے گھر والوں کے پاس پہنچی اور جا کر اس نے بتایا: آج میں سب سے بڑے جادوگر سے ملی ہوں یا پھر وہ واقعی نبی ہیں جیسا کہ وہ سب سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس پورے گاؤں کو اس عورت کی وجہ سے ہدایت عطا فرمائی ،وہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اور گاؤں والے بھی مسلمان ہو گئے۔

397. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ ﴿ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي ﴾ . (بخاری:597، مسلم:1566)

397۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی نماز وقت پر ادا کرنا بھول جائے اس کو چاہیے کہ جب اسے یاد آئے فوراً پڑھ لے ، بھولی ہوئی نماز کا کفارہ بس یہی ہے : ﴿ واقم الصلوۃ لذکری ﴾ [طٰہٰ:14] ''اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

6...... ﴿ كتاب صلوة المسافرين و قصرها ﴾

مسافر کی نمازِ قصر کے بارے میں

398. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ حِيْنَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ. (بخاری:350،مسلم:1570)

398۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ابتدا میں) جب اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی تو سفر اور حضر دونوں میں صرف دو دو رکعتیں فرض کی تھیں۔ پھر سفر کی نماز کو تو اسی حالت میں برقرار رکھا گیا اور حضر کی نماز میں رکعتوں کا اضافہ کر دیا گیا۔

399. عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ: سَافَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَقَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾.
(بخاری:1101،مسلم:1580)

399۔حفص بن عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ہم سے بیان کیا: میں سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفر کے دوران میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب:21] "تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک بہترین نمونہ ہے۔"

400. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

400۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ظہر کی نماز میں مدینہ میں چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں دو رکعت پڑھیں۔ (بخاری:1089،مسلم:1581)

401. عَنْ أَنَسٍ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ. قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.
(بخاری:1081،مسلم:1586)

401۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ سے مکہ جانے کے لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (پورے راستے میں) دو دو رکعت پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم مدینہ لوٹ کر آئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یحییٰ ابن اسحاق نے دریافت کیا: کیا آپ لوگوں نے مکہ میں کچھ دن قیام بھی کیا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ہم مکہ میں دس دن ٹھہرے تھے۔

402. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا.
(بخاری:1082،مسلم:1590)

402۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی مقام منیٰ میں دو رکعت نماز (قصر) ادا کی ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی خلافت کے ابتدائی دور میں (منیٰ میں) دو رکعت ہی پڑھی ہیں بعد میں وہ (سفر میں) پوری نماز پڑھنے لگے تھے۔

403. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ .
(بخاری:1656، مسلم:1598)

403۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز (قصر نماز) پڑھائی حالانکہ اس وقت ہماری تعداد پہلے سے بہت زیادہ تھی اور ہم اس وقت پہلے سے بہت زیادہ امن کی حالت میں تھے۔

404. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ: أَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ .
(بخاری:666، مسلم:1600)

404۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک سرد رات میں جب کہ آندھی چل رہی تھی اذان دی اور (حیَّ علی الصّلوۃ کی بجائے) کہا: لوگو! اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو! اذان سے فارغ ہوکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: کہ جب رات کو سردی ہوتی اور بارش ہو رہی ہوتی تو رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم دیتے تھے کہ وہ اذان میں (حیَّ علی الصّلوۃ کی بجائے) اَلا صَلُّوْا فِی الرِّحَالِ! (اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھو!) کہے۔

405. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِمُؤَذِّنِهِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ إِذَا قُلْتَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ فَلَا تَقُلْ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قُلْ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ. فَكَأَنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا قَالَ: فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ إِنَّ الْجُمْعَةَ عَزْمَةٌ وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ فَتَمْشُوْنَ فِيْ الطِّيْنِ وَالدَّحَضِ.
(بخاری:901، مسلم:1604)

405۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ (جمعہ کے دن) جب کہ بارش ہو رہی تھی مؤذن کو حکم دیا کہ اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے بعد حیَّ عَلَی الصّلوۃ نہ کہنا بلکہ یہ کہنا: صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ (اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو) لوگوں کو اس بات پر تعجب ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ طرز عمل اس ہستی نے بھی اختیار کیا تھا جو مجھ سے بہتر ہے، نماز جمعہ یقیناً فرض ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تم کو تکلیف میں مبتلا کروں اور تم کیچڑ اور پھسلن میں چلتے ہوئے آؤ۔

406. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُوْمِءُ إِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. (بخاری:1000، مسلم:1616)

406۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے خواہ اس کا رُخ کسی طرف ہو اور (رکوع اور سجدہ) اشارے سے ادا کرتے تھے یہ رات کی نماز ہوتی تھی فرض کے علاوہ (فرض اُتر کر پڑھتے تھے)۔ وتر سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔

407. عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ.

407۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ سفر میں رات کے وقت اپنی سواری پر نفل پڑھا کرتے تھے خواہ سواری کا رُخ کسی طرف ہوتا۔ (بخاری:1104، مسلم:1619)

408. عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اسْتَقْبَلْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ مِنَ الشَّأْمِ فَلَقِيْنَاهُ بِعَيْنِ التَّمْرِ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهُهُ مِنْ ذَا الْجَانِبِ يَعْنِيْ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ. فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ تُصَلِّيْ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ

408۔ انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو ہم ان کے استقبال کے لیے گئے اور آپ ہمیں مقام عین التمر پر ملے، میں نے اس وقت دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے گدھے پر بیٹھے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کا رُخ اس طرف یعنی قبلہ سے بائیں جانب تھا چنانچہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ میں نے دیکھا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر نماز پڑھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ.
(بخاری:1100، مسلم:1620)

رہے تھے اور آپ ﷺ کا رُخ قبلہ سے مختلف سمت میں تھا۔ اس پر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہرگز یہ کام نہ کرتا۔

409. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ. (بخاری:1091، مسلم:1621)

409۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کو سفر کی وجہ سے جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب کی نماز میں تاخیر کر دیتے تھے (کہ عشاء کا وقت آ جاتا) پھر مغرب اور عشاء دونوں کو جمع کر کے ایک ہی وقت میں پڑھتے تھے۔

410. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ. (بخاری:1112، مسلم:1625)

410۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر پر روانہ ہوتے تو ظہر کی نماز میں عصر کے وقت تک تاخیر کر دیا کرتے تھے پھر (جب عصر کا وقت ہو جاتا تو) قیام فرماتے اور دونوں نمازیں اکٹھی پڑھا کرتے تھے اور اگر آپ ﷺ کی روانگی سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو ظہر کی نماز پڑھ کر سفر پر روانہ ہوتے تھے۔

411. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا. (بخاری:1174، مسلم:1634)

411۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعت نماز (ظہر اور عصر) اور سات رکعت نماز (مغرب وعشاء) اکٹھی ملا کر پڑھی ہے۔

412. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِيْنِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.
(بخاری:852، مسلم:1638)

412۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شخص کو اپنی نماز میں سے شیطان کو حصہ نہیں دینا چاہیے، نماز میں شیطان کا حصہ اس طرح بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی یہ سمجھنے لگے کہ اس پر صرف دائیں جانب منہ کر کے بیٹھنا ضروری ہے اس لیے کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ بہت دفعہ بائیں جانب منہ کر کے بیٹھا کرتے تھے۔

413. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ وَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا. (بخاری:663، مسلم:1650)

413۔ حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ تکبیر اقامت ہو جانے کے بعد صبح کی دو سنتیں پڑھ رہا ہے۔ چنانچہ جب نبی ﷺ نے سلام پھیرا تو سب لوگ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: کیا صبح کی نماز چار رکعت ہوتی ہیں؟ کیا صبح کی نماز چار رکعت ہوتی ہیں؟

414. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

414۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد میں آئے اُسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھے۔
(بخاری:444، مسلم:1654)

415. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

415۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِيْ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: جَابِرٌ. فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَأَعْيَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيْعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَاشْتَرَاهُ مِنِّيْ بِأُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ: أَلْآنَ قَدِمْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ.

کے ساتھ تھا لیکن اونٹ کے تھک جانے کی وجہ سے پیچھے رہ گیا تو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں میں جابر ہوں! فرمایا: کیا بات ہے؟ تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا اونٹ تھک گیا ہے اور میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ چنانچہ میں دوسرے دن صبح کے وقت پہنچا اور جب مسجد کی طرف آیا تو آپ ﷺ مسجد کے دروازے پر ہی مل گئے اور دریافت فرمایا: تم اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اپنے اونٹ کو یہیں چھوڑ دو اور پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھیں۔

(بخاری:2097، مسلم:1658)

416. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَمَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَإِنِّيْ لَأُسَبِّحُهَا.

416۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بعض کاموں کا کرنا پسند فرمانے کے باوجود اس خیال سے ان کو نہ کرتے تھے کہ کہیں لوگ انہیں مسلسل کرنے لگ جائیں اور وہ فرض کر دیے جائیں یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی چاشت کے نوافل نہیں پڑھے لیکن میں پڑھتی ہوں۔ (بخاری:1128، مسلم:1662)

417. عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ذَكَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ اغْتَسَلَ فِيْ بَيْتِهَا فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَمَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ.

(بخاری:1103، مسلم:1667)

417۔ ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا ہمیں کسی نے یہ اطلاع نہیں پہنچائی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کے نوافل پڑھتے دیکھا ہے: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن اپنے گھر غسل فرمایا اور اس کے بعد آٹھ رکعت نماز ادا کی اور یہ نماز آپ ﷺ نے اتنی ہلکی پڑھی کہ میں نے اتنی ہلکی نماز پڑھتے آپ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا البتہ اس میں بھی آپ ﷺ نے رکوع اور سجدے پورے اہتمام سے کیے تھے۔

418. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ: صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَلَاةِ الضُّحَى وَنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ. (بخاری:1178، مسلم:1674)

418۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی تھی میں ان باتوں کو مرتے دم تک نہ چھوڑوں گا: (1) ہر مہینے تین روزے رکھنا (2) چاشت کی نماز ادا کرنا (3) اور وتر پڑھ کر سونا۔

419. عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَا الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

419۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ موذن (اذان دے کر) بیٹھ جاتا تھا اور صبح شروع ہو جاتی تھی تو نبی ﷺ نماز جماعت سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:618، مسلم:1676)

420. عَنْ عَائِشَةَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ

420۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عشاء کی نماز

رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ . (بخاری:619، مسلم:1681)

کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

421. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

421۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے کی دو سنتیں اتنی ہلکی پڑھا کرتے تھے کہ مجھے خیال ہوتا کہ آپ ﷺ نے "الحمد" بھی پڑھی ہے کہ نہیں۔ (بخاری:1171، مسلم:1684)

422. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ.

422۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی دو سنتوں کا جتنا خیال فرماتے تھے اتنا کسی اور نفلی نماز کا نہیں فرماتے تھے۔ (بخاری:1169، مسلم:1686)

423. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَأَمَّا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَفِي بَيْتِهِ.

423۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مندرجہ ذیل سنتیں پڑھی ہیں۔دو رکعتیں ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو جمعہ کے بعد، نیز مغرب اور عشاء کی سنتیں آپ ﷺ گھر میں پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:1172، مسلم:1698)

424. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ جَالِسًا حَتَّى إِذَا كَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهُنَّ ثُمَّ رَكَعَ. (بخاری:1148، مسلم:1704)

424۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی کسی نماز میں بیٹھ کر قرأت کرتے نہیں دیکھا حتیٰ کہ جب آپ ﷺ بوڑھے ہوگئے تب بھی پہلے بیٹھ کر پڑھتے پھر جب سورت میں سے تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے اور باقی آیتوں کو کھڑے ہو کر پڑھتے تھے اور اس کے بعد رکوع فرماتے تھے۔

425. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ. فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ نَحْوٌ مِنْ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَهَا وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ يَرْكَعُ ثُمَّ سَجَدَ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ. فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ. (بخاری:1119، مسلم:1705)

425۔اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیٹھ کر (نفلی) نماز پڑھتے تو بیٹھے بیٹھے ہی قرأت کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کی قرأت میں سے تقریباً تیس یا چالیس آیتیں باقی رہ جاتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور باقی آیتوں کو کھڑے ہو کر پڑھتے، پھر رکوع فرماتے اس کے بعد سجدہ کرتے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے، جب آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگ رہی ہوتی تو مجھ سے گفتگو فرماتے اور اگر مجھے سویا ہوا پاتے تو آپ ﷺ بھی لیٹ جایا کرتے تھے۔

426. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟

426۔ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رمضان میں نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت کیا ہوتی تھی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ خواہ رمضان ہو یا

فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

غیر رمضان کبھی گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعت پڑھتے تھے وہ اتنی حسین اور طویل ہوتی تھیں کہ بس کچھ نہ پوچھو، پھر چار اور پڑھتے وہ بھی ایسی خوبصورت اور طویل ہوتی تھیں کہ بیان سے باہر ہے۔ پھر مزید تین رکعت اور پڑھتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں تو یقیناً سوتی ہیں، لیکن میرا دل کبھی نہیں سوتا۔ (بخاری:1147، مسلم:1723)

427. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ. (بخاری:1140، مسلم:1727)

427۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت تیرہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ان تیرہ رکعتوں میں وتر (کی ایک رکعت) بھی شامل ہے اور فجر کی دو سنتیں بھی۔

428. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ؟ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَيَقُوْمُ آخِرَهُ فَيُصَلِّيْ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلٰى فِرَاشِهٖ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهٖ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.
(بخاری:1146، مسلم:1728)

428۔اسود رحمۃ اللہ علیہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ اول رات سو جاتے تھے اور رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر اپنے بستر پر آ کر آرام فرماتے۔ پھر جب مؤذن اذان دیتا تو آپ ﷺ تیزی سے کود کر بستر سے اترتے، پھر اگر آپ ﷺ کو غسل فرمانے کی ضرورت ہوتی تو غسل فرما لیتے ورنہ وضو کر کے باہر (مسجد کی طرف) تشریف لے جاتے تھے۔

429. عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَتِ: الدَّائِمُ قُلْتُ: مَتٰى كَانَ يَقُوْمُ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ.
(بخاری:1132، مسلم:1730)

429۔مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ ایسے عمل کو پسند فرماتے تھے جو ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے سوال کیا: آپ ﷺ رات کو کس وقت اٹھا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جب مُرغ کی آواز سنتے تھے۔

430. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ.
(بخاری:1133، مسلم:1731)

430۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے پاس ہوتے سحر کے وقت ضرور سوتے تھے۔

431. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ إِلَى السَّحَرِ.
(بخاری:996، مسلم:1736)

431۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر رات کے تمام حصوں میں پڑھے ہیں یہاں تک کہ آخر میں آپ ﷺ سحر کے وقت وتر پڑھتے تھے۔

432. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

432۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول

ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام: صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى. (بخاری:990، مسلم:1748)

اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے نوافل دو دو رکعتیں کر کے پڑھے جائیں پھر جب خیال ہو کہ اب فجر قریب ہے تو ایک رکعت اکیلی پڑھ لے جس سے ساری پڑھی ہوئی نماز وتر (طاق) ہو جائے گی۔

433. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا.

433۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھو۔ (بخاری:998، مسلم:1755)

434. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ.

434۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا پروردگار جو برکتوں والا اور بلند و بالا ہے ہر رات جب رات کی آخری تہائی باقی رہ جاتی ہے، پہلے آسمان پر اترتا اور فرماتا ہے: کوئی ہے جو مجھے پکارے کہ میں اس کی پکار کا جواب دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے کہ میں اسے دوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے بخشش مانگے کہ میں اس کو بخش دوں؟ (بخاری:1145، مسلم:1772)

435. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (بخاری:37، مسلم:1779)

435۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے مہینے میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے قیام کیا (تراویح پڑھی) اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

436. عَنْ أَنَّ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلَاتِهٖ. فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا ، فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا ، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ. فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهٖ. فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهٖ حَتّٰى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا.
(بخاری:924، مسلم:1784)

436۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت نبی ﷺ نے مسجد میں جا کر نماز پڑھی تو کچھ لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ صبح کے وقت پر لوگوں نے ایک دوسرے سے بات کی تو دوسری رات پہلے سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور سب نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ اس سے اگلے دن اس بات کا مزید چرچا ہوا تو تیسری رات مسجد میں لوگ اور زیادہ جمع ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی باہر جا کر نماز پڑھائی اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، پھر جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ اتنے زیادہ جمع ہو گئے کہ مسجد میں ان کے لیے گنجائش کم ہو گئی (اس رات آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف نہ لائے) یہاں تک کہ جب صبح کی نماز کے لیے باہر مسجد میں تشریف لے گئے تو نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا: لوگو! آج رات مسجد میں تمہاری موجودگی مجھ سے مخفی نہیں ہے (لیکن میں اس وجہ سے نماز کے لیے باہر نہیں آیا تھا کہ) مجھے ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح تم پر (یہ نماز) فرض نہ کر دی جائے اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ۔

437. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِتُّ

437۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اُم

عِنْدَ مَيْمُونَةَ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرٰى أَنِّيْ كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ. فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ. فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِيْ نُوْرًا قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِيْ بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ.

(بخاری:6316،مسلم:1788)

المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر قیام کیا (میں نے دیکھا کہ) نبی ﷺ اٹھے ،ضروری حاجت سے فارغ ہوئے ،اپنا چہرۂ مبارک اور ہاتھوں کو دھویا اور سو گئے اس کے بعد پھر اٹھے اور مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اس کا بند کھولا اور درمیانے درجے کا وضو کیا یعنی پانی تو زیادہ نہ بہایا لیکن وضو پورا کرلیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نماز پڑھنے لگے تو میں بھی اٹھا اور انگڑائی لی اس خیال سے کہ کہیں آپ ﷺ اس بات کو ناپسند نہ فرمائیں کہ میں جاگ رہا تھا اور آپ ﷺ کے معمولات کی ٹوہ لے رہا تھا ،پھر میں نے بھی وضو کیا آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے میں جا کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا ،آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا چنانچہ آپ ﷺ کی یہ نماز تیرہ رکعتوں میں پوری ہوئی اس کے بعد آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے حتی کہ خراٹے لینے لگے ۔آپ ﷺ سوتے میں خراٹے لیا کرتے تھے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو نمازِ صبح کی اطلاع دی چنانچہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور آپ ﷺ اپنی دعا میں یہ کلمات ادا فرمایا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا وَأَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا۔ ''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے اور میری آنکھوں میں بھی نور، میرے کانوں میں بھی نور، میری دائیں جانب بھی نور، میری بائیں جانب بھی نور، میرے اوپر بھی نور، میرے نیچے بھی نور، میرے آگے بھی نور اور میرے پیچھے بھی نور ہی نور کر دے اور مجھے نور عطا فرما'' کریب رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ سات لفظ اور ہیں جو میرے پاس لکھے ہوئے ہیں اس وقت زبانی یاد نہیں (راوی کہتے ہیں کہ) پھر میں آل عباس میں سے ایک شخص سے ملا (اور اس سے دریافت کیا کہ وہ سات کلمات کیا تھے) تو اس نے عصبی ولحمی ودمی وشعری وبشری کا ذکر کیا اور مزید دو چیزوں کا ذکر کیا۔ یعنی آپ ﷺ نے دعا میں اپنے اعصاب، گوشت، خون، بال اور کھال سب کے لیے نور مانگا۔

438. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ

438۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرا............ میں بستر پر آڑا لیٹ گیا اور نبی ﷺ اور آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ لمبائی میں لیٹ گئے پھر

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِيْ طُوْلِهَا فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيْلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيْلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوْئَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِيْ وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ.

(بخاری:183، مسلم:1789)

آپ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ جب تقریباً آدھی رات ہوگئی یعنی آدھی رات سے قدرے پہلے یا آدھی رات سے کچھ بعد کا وقت ہوگیا تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوکر بیٹھ گئے اور اپنے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے اثرات دور کرنے لگے پھر آپ ﷺ نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی اس کے بعد اُٹھ کھڑے ہوئے اور ایک لٹکی ہوئی مشک کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے پانی سے وضو کیا اور بہت عمدہ وضو کیا۔ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بھی اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے بھی وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا۔ (یعنی آیتیں پڑھیں، مُنہ پر ہاتھ پھیر کر نیند کا اثر زائل کیا اور وضو کیا) اور آ کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہوگیا ، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھ کر میرا دایاں کان پکڑا اور اسے مروڑنا شروع کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر دو اور پھر دو اور پھر دو اور پھر دو اور پھر ایک رکعت وتر کی پڑھی اور اس کے بعد لیٹ گئے۔ پھر مؤذن نے آ کر آپ ﷺ کو بیدار کیا اور آپ ﷺ نے اٹھ کر دو ہلکی رکعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور نمازِ فجر پڑھائی۔

439. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ.

439۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یعنی رات کی نماز میں تیرہ رکعتیں ہوا کرتی تھیں۔ (بخاری:1138، مسلم:1803)

440. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.

(بخاری:7499، مسلم:1808)

440۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد پڑھتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ،وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ ،أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ ،أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ ،اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ إِلٰهِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ "اے اللہ! حمد صرف تیرے ہی لیے ہے آسمانوں اور زمین کا نور تو ہے اور حمد تجھ ہی کو لائق ہے، تو ہی آسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والا ہے اور ہر قسم کی حمد و ثناء تیرے ہی لیے ہے تو آسمانوں زمین اور جو ان میں بستے ہیں سب کا پروردگار ہے، تو حق ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا قول بھی سچا ہے، تیرے حضور حاضر ہونا برحق ہے، جنت و دوزخ دونوں حقیقت ہیں، تمام انبیاء سچے ہیں اور روز قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیر

اطیع فرمان ہوں تجھ پر میرا ایمان ہے اور تجھ ہی پر بھروسہ ہے اور میں تجھ ہی سے لو لگائے ہوئے ہوں، تیرے ہی لیے جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی سے فیصلے کا طلب گار ہوں پس تو میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر سب گناہ بخش دے، تو ہی صرف میرا معبود ہے تیرے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔''

441. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتّٰى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَمَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.
(بخاری:1135، مسلم:1815)

441۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز (تہجد) پڑھی تو آپ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ میرے دل میں ایک برا کام کرنے کا ارادہ پیدا ہوا۔
آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا ارادہ کیا تھا؟ کہنے لگے: میں نے ارادہ کیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ ﷺ کو چھوڑ دوں۔

442. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ. قَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِيْ أُذُنِهِ. (بخاری: 3270، مسلم:1817)

442۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایسے شخص کا ذکر کیا گیا جو ساری رات سوتا رہا حتیٰ کہ صبح ہوگئی۔آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے شخص کے کانوں میں، یا آپ ﷺ نے فرمایا: کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

443. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً. فَقَالَ: أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَانْصَرَفَ حِيْنَ قُلْنَا ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَهُوَ يَقُوْلُ ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾.
(بخاری:1127، مسلم:1818)

443۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت میرے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نماز (تہجد) نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہماری جانیں اللہ کے قبضے میں ہیں وہ جب ہمیں اٹھانا چاہے گا اٹھا دے گا۔ہم نے جب یہ بات کہی تو آپ ﷺ واپس جانے کے لیے مڑ گئے اور اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔اور جب آپ ﷺ واپس تشریف لے جارہے تھے تو میں نے آپ ﷺ کو اپنی ران پر ہاتھ مارتے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا: ﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾ [الکھف:54] ''انسان بڑا جھگڑالو ہے۔''

444. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ، فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ.

444۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ہر گرہ کے ساتھ یہ بات پھونکتا ہے: بہت لمبی رات پڑی ہے مزے سے سوئے رہو!اب اگر یہ شخص بیدار ہو کر اللہ کو یاد کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو بھی کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز بھی پڑھتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور یہ شخص صبح کے وقت ہشاش بشاش اور خوش مزاج اٹھتا ہے ورنہ بدمزاج اور سست اٹھتا ہے۔(بخاری:1142، مسلم:1819)

445. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اجْعَلُوْا

445۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اپنی کچھ

فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا.
(بخاری:432، مسلم:1820)

نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو، اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔

446. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.

446۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے رب کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ انسان ہے اور جو شخص اپنے رب کا ذکر نہیں کرتا اس کی مثال مُردے کی سی ہے۔ (بخاری:6407، مسلم:1823)

447. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ حَصِيْرٍ فِيْ رَمَضَانَ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ قَدْ عَرَفْتُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.
(بخاری:731، مسلم:1825)

447۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں چٹائیوں کا ایک حجرہ بنا کر اس میں چند راتیں نماز پڑھی (آپ ﷺ کو نماز پڑھتا دیکھ کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ حضرات آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے لگے جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ نماز میں شریک ہوتے ہیں تو آپ ﷺ (نماز کے لیے) باہر تشریف نہ لائے، اس کے بعد (صبح کو) ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں جو کچھ کرتے میں نے دیکھا ہے اس کا مقصد مجھے معلوم ہے (یعنی تم ثواب کی غرض سے میرے ساتھ نماز میں شریک ہوتے رہے ہو) اس لیے اے لوگو! تم اپنے گھروں میں (یہ) نماز پڑھا کرو کیونکہ فرض نماز کے علاوہ کسی شخص کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو اپنے گھر میں پڑھی جائے۔

448. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَبْلُ؟ قَالُوْا هٰذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ، فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا، حُلُّوْهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ.
(بخاری:1150، مسلم:1831)

448۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی تنی ہوئی ہے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ رسی کیسی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ رسی زینب رضی اللہ عنہا نے باندھ رکھی ہے۔ وہ (نماز پڑھتے) جب تھکن محسوس کرتی ہیں تو اس کے سہارے لٹک جاتی ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں! ایسا نہیں کرنا چاہیے، اس رسی کو کھول دو، درست طریقہ یہ ہے کہ جب تک جی لگے نماز پڑھے اور جب تھک جائے تو بیٹھ کر آرام کرے۔

449. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ: فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيْهِ مَادَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.
(بخاری:43، مسلم:1834)

449۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اس وقت میرے پاس ایک عورت بیٹھی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا فلاں عورت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کی تعریف کرنے لگیں (کہ سوتی نہیں نماز پڑھتی رہتی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: رُک جاؤ! یہ کوئی خوبی نہیں، صرف ایسے عملوں کی ذمہ داری اپنے اوپر ڈالو جن کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہو، اس لیے کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا تم عبادت سے

تھک جاتے ہو۔ نبی ﷺ کو دین کا وہ کام سب سے زیادہ پسند تھا جس کا کرنے والا اسے ہمیشہ کرتا رہے۔

450. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ.
(بخاری:212، مسلم:1835)

450۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو نماز پڑھتے ہوئے اونگھ آجائے تو اُسے چاہیے کہ سو جائے تاکہ اس پر سے نیند کا اثر ختم ہو جائے اس لیے کہ جب کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے اونگھنے لگتا ہے تو اسے کیا پتہ کہ وہ بخشش مانگ رہا ہے یا خود کو کوس رہا ہے۔

451. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً مِنْ سُوْرَةِ كَذَا
(بخاری:5042، مسلم:1839)

451۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت مسجد میں ایک شخص کو قرآن مجید پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص پر رحمت نازل فرمائے اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں سورۃ تلاوت کرتے وقت چھوڑ گیا تھا۔

452. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ.

452۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کے حافظ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے اپنے اونٹ کو ٹانگ سے باندھ کر چھوڑ رکھا ہو، اگر اس کی نگرانی کرتا رہے گا تو وہ رکا رہے گا، اگر اسے آزاد چھوڑ دے گا تو کہیں چلا جائے گا۔ (بخاری:5031، مسلم:1839)

453. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ نُسِّيَ وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ.
(بخاری:5032، مسلم:1841)

453۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں قرآن مجید کی فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں مناسب نہیں ہے بلکہ اس طرح کہنا چاہیے کہ مجھے بھلا دی گئی ہے۔ قرآن کو یاد کرتے رہو کیونکہ قرآن لوگوں کے سینوں سے نکل جانے میں وحشی اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

454. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّيًا مِنَ الْإِبِلِ فِيْ عُقُلِهَا.
(بخاری:5033، مسلم:1844)

454۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی حفاظت کرتے رہو (پابندی کے ساتھ یاد کرتے رہو) اس لیے کہ قسم اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے! قرآن چھٹ کر بھاگنے میں پاؤں بندھے اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

455. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَأْذَنِ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِلنَّبِيِّ أَنْ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْآنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَهُ يُرِيْدُ يَجْهَرُ بِهِ. (بخاری:5023، مسلم:1849)

455۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی ﷺ کی آواز کو سنتا ہے جو خوش آواز سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہو۔

456. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

456۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ

ﷺ قَالَ لَهُ يَا أَبَا مُوسَى: لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ.

سے فرمایا: اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی خوش الحانی میں سے حصہ دیا گیا ہے۔ (بخاری:5033، مسلم:1844)

457. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرَجِّعُ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ.
(بخاری:4281، مسلم:1854)

457۔حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے دن اپنی اونٹنی پر سوار "ترجیع" کے ساتھ سورت فتح تلاوت کرتے سنا ہے۔عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے کہا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ میرے گرد لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں آپ کو اسی طرح ترجیع سے تلاوت کر کے سناتا جس طرح نبی ﷺ نے اس دن تلاوت فرمائی تھی۔

458. عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ.
(بخاری:3614، مسلم:1857)

458۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے سورۂ کہف کی تلاوت کی۔اس کے گھر میں ایک جانور بندھا ہوا تھا جو بدکنے لگا۔اس نے سلام پھیر کر دیکھا تو اسے ایک بدلی نظر آئی جو اسے گھیرے ہوئے تھی۔اس شخص نے اس واقعہ کا ذکر نبی ﷺ سے کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے شخص تمہیں تلاوت کرتے رہنا چاہیے اس لیے کہ یہ سکینت تھی جو تلاوتِ قرآن کی برکت سے اُتری تھی یا آپ ﷺ نے فرمایا: اتر رہی تھی۔

459. عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ: وَتَدْرِي مَا ذَاكَ قَالَ: لَا قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ.

459۔حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں سورۂ بقرہ تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا جو قریب ہی بندھا ہوا تھا بدکنے لگا پھر جب میں خاموش ہو گیا تو گھوڑے نے بھی بدکنا چھوڑ دیا، میں نے پھر تلاوت شروع کی تو پھر بدکنے لگا، اور میں جب پھر خاموش ہوا تو وہ بھی ٹھہر گیا، میں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔اس کے بعد اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے پڑھنا چھوڑ دیا کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا انہیں ڈر ہوا کہ گھوڑا اسے نقصان نہ پہنچا دے۔انہوں نے اسے وہاں سے ہٹا لیا لیکن جب انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو آسمان نظر نہ آیا بلکہ ایک بدلی جس میں چراغ سے جل رہے تھے فضا میں اُوپر اُٹھتی نظر آئی۔صبح کے وقت انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: ابن حضیر! کاش تم پڑھتے رہتے! اے ابن حضیر تم پڑھتے رہتے! انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنے بیٹے یحییٰ کے بارے میں خطرہ محسوس ہوا تھا کہ کہیں گھوڑا اسے کچل ہی نہ دے، کیونکہ یحییٰ گھوڑے کے بالکل قریب تھا۔ چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور مڑ کر اس کے قریب آ گیا اور اب جو سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا تو اچانک مجھے ایک چھتری سی نظر آئی جس میں گویا

(بخاری:5018، مسلم:1859)

چراغ روشن تھے۔ پھر میں وہاں سے دور ہٹ گیا تا کہ اسے نہ دیکھوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو وہ کیا تھا اسید رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سننے کے لیے قریب آئے تھے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کے وقت لوگ انہیں بھی دیکھ لیتے۔

460. عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ. وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ. وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ. (بخاری:5427، مسلم:1860)

460۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے نارنگی کی سی ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور ذائقہ بھی عمدہ۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کی تلاوت نہیں کرتا، کھجور کی سی ہے جس میں خوشبو نہیں ہے البتہ اس کا ذائقہ ضرور میٹھا ہے۔ اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ اس خوشبودار پودے کی طرح ہے جس کی بُو تو اچھی ہے لیکن مزا کڑوا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والا منافق اندرائن کے پھل کی طرح ہے جس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہے۔

461. عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيْدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ . (بخاری:4937، مسلم:1862)

461۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کے حافظ کی مثال معزز فرشتوں کی سی ہے اور وہ ان ہی کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کو حفظ کرتا ہے جب کہ حفظ کرنا اس کے لیے دشوار ہے تو اس کے لیے دُہرا اجر ہے۔

462. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ ، إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾ قَالَ وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَبَكَى.
(بخاری:3809، مسلم:1865)

462۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے سورۃ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا) پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لے کر ذکر کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رو پڑے۔

463. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اقْرَأْ عَلَيَّ. قَالَ، قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّيْ أَشْتَهِيْ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ قَالَ فَقَرَأْتُ النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ﴾ قَالَ لِيْ كُفَّ أَوْ أَمْسِكْ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ

463۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں؟ حالانکہ قرآن نازل آپ ﷺ پر ہوا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: میرا جی چاہتا ہے کہ میں کسی اور سے سنوں۔ چنانچہ میں نے سورۂ نساء کی جب یہ آیہ کریمہ ﴿ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا ﴾ [النساء:

تَذْرِفَانِ .
(بخاری:5055،مسلم:1867)

41] پر پہنچا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رُک جاؤ! یا فرمایا روک دو! جب میں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

464. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنَّا بِحِمْصَ فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ رَجُلٌ مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ؟ قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ أَتَجْمَعُ أَنْ تُكَذِّبَ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ الْحَدَّ .
(بخاری:5001،مسلم:1870)

464۔علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ حمص میں تھے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے سورۂ یوسف تلاوت فرمائی۔تو ایک شخص نے کہا اس طرح تو نازل نہیں ہوئی تھی۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے (یہی سورت اسی طرح)جناب رسول کریم ﷺ کے سامنے پڑھی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم نے بہت خوب پڑھا۔اسی وقت اس شخص کے منہ سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے شراب کی بُو محسوس کی تو آپ رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تو نے دو جُرم کیے ہیں۔کتاب اللہ کو جھٹلایا ہے اور شراب پی رکھی ہے۔چنانچہ آپ نے اس پر شراب پینے کے جرم میں حد (سزا) نافذ فرمائی۔

465. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْآيَتَانِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ.

465۔حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جس شخص نے رات کو پڑھیں وہ اس کے لیے کافی ہیں۔(بخاری:4008،مسلم:1878)

466. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.
(بخاری:7528،مسلم:1894)

466۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی سے حسد کرنا جائز نہیں مگر دو شخصوں سے،ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اسی کے پڑھنے پڑھانے میں مصروف رہے۔دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دن رات خرچ کرتا رہے۔

467. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .
(بخاری:73،مسلم:1896)

467۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسد کرنا جائز نہیں ہے مگر دو شخصوں سے۔ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور ساتھ ہی اس مال کو خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلے بھی کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتا ہے۔

468. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ

468۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سورۂ فرقان کی تلاوت کر رہے تھے مگر ان کا اندازِ تلاوت اس سے کچھ مختلف تھا جیسے میں پڑھا کرتا تھا اور جس طرح ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا تھا،قریب تھا کہ میں ان پر جھپٹ پڑتا مگر میں نے صبر کیا حتیٰ کہ جب وہ پڑھ کر فارغ ہو گئے تو میں نے ان کے گلے میں پڑی ہوئی چادر سے انہیں پکڑ لیا اور نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ!

عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لِيْ أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هٰكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِيْ اقْرَأْ فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: هٰكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ.
(بخاری:2419، مسلم:1899)

انہیں میں نے (سورۂ فرقان) اس سے مختلف انداز میں پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طریقہ سے آپ ﷺ نے ہمیں پڑھائی ہے۔ آپ ﷺ نے پہلے مجھے حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دو۔ پھر ان سے فرمایا: تم تلاوت کر کے سناؤ! چنانچہ انہوں نے تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر مجھے حکم دیا، تم پڑھ کر سناؤ! میں نے بھی پڑھ کر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس پر بھی فرمایا: اسی طرح نازل ہوئی ہے! دراصل قرآن مجید سات مختلف لہجوں اور قرائتوں میں نازل ہوا ہے اس لیے جس کو جس طرح سہولت ہو اسی طریقے سے پڑھ لے۔

469. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلٰى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ.
(بخاری:3219، مسلم:1902)

469۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے ایک لہجے اور قرأت میں قرآن پڑھایا لیکن میں ان سے لہجوں اور قرائتوں میں اضافے کا مطالبہ کرتا رہا حتیٰ کہ قرائتوں کی تعداد سات ہو گئی۔

470. عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ. فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ.
(بخاری:775، مسلم:1912)

470۔ ابو وائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ میں نے شب گزشتہ تمام مفصل سورتیں ایک رکعت میں پڑھی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم اس طرح تیز تیز پڑھتے ہو جیسے شعر پڑھتے وقت تیزی دکھائی جاتی ہے؟ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا: میں ان نظائر سے بخوبی واقف ہوں جن کو رسول اللہ ﷺ ایک قرأت میں جمع کر کے پڑھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مفصل کی سورتوں میں سے بیس سورتوں کا ذکر کیا جن میں سے آپ ﷺ ہر رکعت میں دو دو سورتیں پڑھا کرتے تھے۔

471. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ ﴿ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾. (بخاری:4869، مسلم:1915)

471۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ﴿ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ﴾ [القمر] پڑھا کرتے تھے۔ (مُذَّکِر نہیں)

472. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَطَلَبَهُمْ فَوَجَدَهُمْ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَقْرَأُ عَلٰى قِرَاءَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُلُّنَا. قَالَ: فَأَيُّكُمْ أَحْفَظُ فَأَشَارُوْا إِلٰى عَلْقَمَةَ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ ﴿ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ﴾ قَالَ عَلْقَمَةُ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ هٰكَذَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيْدُوْنِيْ عَلٰى أَنْ أَقْرَأَ ﴿ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ

472۔ ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے کچھ ساتھی حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے علاقہ (شام) میں آئے تو حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ انہیں تلاش کرتے ہوئے ان کے پاس پہنچے اور دریافت کیا تم میں سے کون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی قرأت کے مطابق قرآن پڑھ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم سب ان کی قرأت کے مطابق ہی پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم میں سے کس شخص کو ان کی قرأت کا انداز سب سے زیادہ یاد ہے؟ لوگوں نے علقمہ رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا۔

وَالْأُنْثَى ﴾ وَاللّٰهِ لَا أُتَابِعُهُمْ.
(بخاری:4944، مسلم:1916)

آپ رضی اللہ عنہ نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کو ﴿ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ﴾ کس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ﴿ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى ﴾ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کو اسی انداز سے پڑھتے سنا ہے۔ جب کہ یہ لوگ (شام والے) چاہتے ہیں کہ میں ﴿ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴾ پڑھوں۔ اللہ کی قسم! میں ان کی پیروی نہیں کروں گا۔

473. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ.
(بخاری:581، مسلم:1921)

473۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے چند معزز افراد نے (جن میں میرے نزدیک سب سے زیادہ معزز اور پسندیدہ شخصیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں، اس بات کی گواہی دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو وقتوں میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (1) نماز فجر کے بعد جب تک کہ سورج روشن نہ ہو جائے اور (2) نماز عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے۔

474. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ. (بخاری:586، مسلم:1923)

474۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز فجر کے بعد سورج پوری طرح بلند ہو جانے سے پہلے کوئی نماز نہیں۔ اسی طرح نماز عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں۔

475. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

475۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز اس وقت نہ پڑھو جب سورج طلوع یا غروب ہو رہا ہو۔
(بخاری:582، مسلم:1925)

476. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَبْرُزَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ.
(بخاری:3272، مسلم:1926)

476۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج کا ایک کنارہ نکل آئے تو اس وقت تک نماز سے رُک جاؤ جب تک سورج پوری طرح نکل نہ آئے۔ اسی طرح جب سورج کا ایک کنارہ غروب ہو رہا ہو تو بھی اس وقت تک نماز چھوڑ دو جب تک کہ پورا سورج غروب نہ ہو جائے۔

477. عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَرْسَلُوهُ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالُوا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُلْ لَهَا إِنَّا أُخْبِرْنَا عَنْكِ أَنَّكِ تُصَلِّينَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى

477۔ کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے مجھے اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ ہم سب کی طرف سے آپ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد دریافت کرنا کہ وہ دو رکعتیں کیسی تھی جو رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے؟ نیز یہ کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا بھی یہ دو رکعتیں پڑھتی ہیں جب کہ یہ روایت بھی ہم تک پہنچی ہے

عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا. فَقَالَ كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُونِي فَقَالَتْ: سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّونِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُونِي بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْهَا ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ.

(بخاری:1233، مسلم:1933)

کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی کہا ہے: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر ان دو رکعتوں کے پڑھنے پر (لوگوں کو) مارا کرتا تھا! کریب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے وہ تمام گفتگو عرض کر دی جو کہلا کر مجھے بھیجا گیا تھا۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بارے میں اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو! چنانچہ میں نے واپس آ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ کو بتادیا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ جواب دیا ہے۔ چنانچہ ان حضرات رضی اللہ عنہم نے مجھے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اور جو بات اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھی تھی وہی آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھی، اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دو رکعتوں سے منع کرتے خود سُنا تھا لیکن پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعت پڑھ رہے ہیں۔ ہوا یہ کہ آپ ﷺ نمازِ عصر پڑھنے کے بعد میرے گھر تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس انصار کے قبیلہ بنی حرام کی چند عورتیں بیٹھی تھیں۔ (میں آپ ﷺ کی خدمت میں نہ جا سکی) میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں ایک لڑکی کو بھیجا اور اسے ہدایت کی کہ تم آپ ﷺ کے قریب جا کر ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو جانا اور آپ ﷺ سے عرض کرنا: اُم سلمہ رضی اللہ عنہا دریافت کرتی ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ کو ان دو رکعتوں کے پڑھنے سے منع کرتے ہوئے خود سُنا تھا اور اب میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ وہ رکعتیں پڑھ رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ اگر آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے کوئی اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ کر کھڑی رہنا۔ اس لڑکی نے آپ ﷺ کی خدمت میں جا کر جو کچھ میں نے کہا تھا کہہ دیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے اسے ٹھہرنے کے لیے کہا، وہ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوامیہ کی بیٹی! (اُم المومنین حضرت اُم اسلمہ رضی اللہ عنہا) تم نے مجھ سے ان دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے جو میں نے عصر کے بعد پڑھی ہیں تو صورتِ حال یہ ہے کہ بلکہ میرے پاس قبیلۂ بنی عبد قیس کے کچھ لوگ آ گئے تھے جن کی وجہ سے میں ظہر کے بعد کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا تو یہ جواب (عصر کے بعد) میں نے پڑھی ہیں یہ دراصل ظہر کے بعد والی دو رکعتیں ہیں۔

478. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

478۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: دو نمازیں رسول اللہ ﷺ نے کبھی نہیں چھوڑیں نہ علانیہ نہ پوشیدہ۔ دو رکعت نماز فجر سے پہلے اور دو رکعت نماز عصر کے بعد۔ (بخاری: 592، مسلم: 1936)

479. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّوْنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

479۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دیتا تھا تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تیزی سے ستونوں کی طرف جاتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آتے لیکن وہ اسی طرح مغرب سے پہلے کی دو رکعتیں پڑھ رہے ہوتے تھے اور اذان اور اقامت کے درمیان کچھ زیادہ وقفہ نہیں ہوتا تھا۔ (بخاری: 625، مسلم: 1939)

480. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ.

(بخاری: 627، مسلم: 1940)

480۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں یعنی اذان اور اقامت کے درمیان ایک نماز ہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ فقرہ دہرایا پھر تیسری مرتبہ یہ بھی فرمایا: اس کے لیے جو پڑھنا چاہے۔

481. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ أُولٰئِكَ فَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ.

(بخاری: 4133، مسلم: 1942)

481۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ اس وقت دوسرا حصہ دشمن کے سامنے کھڑا تھا، پھر یہ لوگ پیچھے ہٹ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے آ کر آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا اور ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھی اور اپنی نماز پوری کر لی پھر (ان لوگوں نے جو ایک رکعت آپ ﷺ کے ساتھ پڑھ کر پیچھے چلے گئے تھے) کھڑے ہو کر ایک رکعت اور پڑھی اور اپنی نماز پوری کر لی۔

482. عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ: يَقُوْمُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيُصَلِّيْ بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَقَامِ أُولٰئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَهُ ثِنْتَانِ ثُمَّ يَرْكَعُوْنَ وَيَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَيْنِ.

(بخاری: 4131، مسلم: 1947)

482۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز خوف میں امام قبلہ کی طرف مُنہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور لشکر کا ایک حصہ امام کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے رہتا ہے اور ان کے چہرے بھی دشمن کی طرف ہوتے ہیں۔ امام ان لوگوں کو جو اس کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں ایک رکعت پڑھاتا ہے۔ پھر یہ لوگ اسی جگہ کھڑے ہو کر خود ایک رکعت اور پڑھتے ہیں یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کرتے ہیں اور پیچھے ان لوگوں کی جگہ جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو دشمن کے سامنے تھے اور وہ امام کے پیچھے آ جاتے ہیں اور امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کر سلام پھیر دیتا ہے کیوں کہ اس کی دو رکعت ہو گئیں اور یہ لوگ خود اسی جگہ کھڑے ہو کر ایک رکوع اور دو سجدوں کے

ساتھ ایک رکعت اور پڑھتے ہیں۔

483. عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ شَهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

(بخاری:4129، مسلم:1948)

483۔صالح بن خوات رضی اللہ عنہ اپنے والد خوات رضی اللہ عنہ سے، جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع میں شریک تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز خوف پڑھی تھی، روایت کرتے ہیں کہ لشکر کے ایک حصہ نے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر صف باندھ لی اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے رہا۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو جو آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ تھے ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ ﷺ اتنی دیر کھڑے رہے کہ یہ لوگ اپنے طور پر ایک رکعت مزید پڑھ کر اور اپنی نماز پوری کر کے دشمن کے سامنے جا کھڑے ہوئے اور دوسرا گروہ آپ ﷺ کے پیچھے آ گیا اور آپ ﷺ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی جو آپ ﷺ کی نماز سے ابھی باقی تھی۔ پھر اتنی دیر رہے کہ ان لوگوں نے اپنی نماز پوری کر لی پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ مل کر سلام پھیرا۔

484. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ النَّبِيِّ ﷺ مُعَلَّقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ. فَقَالَ: تَخَافُنِيْ قَالَ: لَا. قَالَ: فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ قَالَ اللّٰهُ فَتَهَدَّدَهُ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ.

(بخاری:4136، مسلم:1949)

484۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ ذات الرقاع میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، جب ہم ایک سایہ دار درخت کے قریب پہنچے تو ہم نے اسے رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص کر دیا۔ پھر اسی دوران ایک مشرک آیا، اس نے رسول اللہ ﷺ کی تلوار جو درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی، اپنے قبضے میں کر کے اسے میان سے نکال لیا اور آپ ﷺ سے کہا: کیا آپ ﷺ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس نے کہا اب کون آپ ﷺ کو مجھ سے بچا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے دھمکایا، پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کے ساتھ دو رکعت ادا کیں اور یہ لوگ پیچھے چلے گئے پھر دوسرے حصہ کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھیں گویا آپ ﷺ کی چار رکعت ہوئیں اور لوگوں کی دو دو۔

7 ...... ﴿كتاب الجمعة﴾

جمعہ کے بارے میں

485. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ. (بخاری:877، مسلم:1952)

485۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص نماز جمعہ کے لیے آئے تو اسے چاہیے کہ غسل کر کے آئے۔

486. عَنْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَادَاهُ عُمَرُ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ قَالَ إِنِّيْ شُغِلْتُ فَلَمْ أَنْقَلِبْ إِلَى أَهْلِيْ حَتّٰى سَمِعْتُ التَّأْذِيْنَ فَلَمْ أَزِدْ أَنْ تَوَضَّأْتُ فَقَالَ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ.
(بخاری:878، مسلم:1955)

486۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک ایسے صاحب تشریف لائے جو مہاجرین طبقہ سابقون الاولون میں سے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دے کر پوچھا: آپ کے آنے کا یہ کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا: میں ایک ضروری کام میں اُلجھا رہا جس کی وجہ سے اتنی دیر ہوگئی کہ جس وقت گھر پہنچا اذان ہو رہی تھی۔ پھر میں نے وضو کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور صرف وضو کیا؟ جب کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

487. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ. (بخاری:858، مسلم:1957)

487۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

488. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِيِّ فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيْبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا.

488۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جمعہ کے دن لوگ باری باری اپنے گھروں اور مدینہ کے بالائی دور دراز علاقوں سے گرد و غبار میں اَٹے پسینے میں آیا کرتے تھے، گرد پسینہ کے ساتھ ملتی تو پسینہ نہ بہتا، ان ہی میں سے ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کتنا اچھا ہوتا اگر تم لوگ آج کے دن پاک صاف ہو لیا کرتے۔ (بخاری:902، مسلم:1958)

489. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَكَانُوْا إِذَا رَاحُوْا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوْا فِيْ هَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.
(بخاری:903، مسلم:1959)

489۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگ اپنا کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے تھے تو اسی لباس اور حُلیے میں آ جایا کرتے تھے، اس لیے انہیں کہا گیا تھا کہ تم لوگ اگر غسل کر کے آتے تو کتنا اچھا ہوتا۔

490. عَنْ أَبِیْ سَعِیدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ.
(بخاری:880، مسلم:1960)

490۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ مسواک کرے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔

491. عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُءُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوا جُنُبًا وَأَصِيبُوْا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِی.

491۔طاؤس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعہ کے غسل کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کی، تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے اگر اس کی بیوی کے پاس تیل اور خوشبو ہو تو وہ بھی لگائے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ بات مجھے معلوم نہیں۔(بخاری:885، مسلم:1961)

492. أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ.

492۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ ہر سات دنوں میں ایک غسل کرے جس میں اپنے سر اور جسم کو پوری طرح دھوئے۔(بخاری:897، مسلم:1963)

493. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

493۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا، پھر جمعہ کی نماز پڑھنے چلا گیا اس نے گویا اونٹ کی قربانی دی۔اور جو دوسری گھڑی میں گیا اسے گائے کی قربانی کا ثواب ہے اور جو تیسری گھڑی میں گیا اس نے گویا ایک بھیڑ کی قربانی کی اور جو چوتھی گھڑی میں گیا اسے مرغی کی قربانی کا ثواب ملے گا۔اور جو پانچویں گھڑی میں گیا اس نے گویا انڈا اللہ کی راہ میں دیا: پھر امام مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے بھی خطبہ سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔
(بخاری:881، مسلم:1964)

494. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

494۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو تو اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا: ''چپ ہو جا'' تو تم نے ایک فضول حرکت کی۔(بخاری:934، مسلم:1965)

495. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ: فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.
(بخاری:935، مسلم:1969)

495۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا اور فرمایا: اس دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان بندہ اس میں نماز کی حالت میں اللہ سے کچھ طلب کرلے تو جو کچھ طلب کرے وہ اسے ضرور عطا فرما دیتا ہے۔یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اس گھڑی کا وقفہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

496. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ کُلِّ أُمَّةٍ أُوتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِینَا مِنْ بَعْدِهِمْ فَهٰذَا الْیَوْمُ الَّذِی اخْتَلَفُوا فِیْهِ فَغَدًا لِلْیَهُودِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰی.
(بخاری:876،مسلم:1978)

496۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم دنیا میں سب اُمتوں سے پیچھے آئے ہیں لیکن قیامت کے دن ہم سب سے آگے ہوں گے۔ سب امتوں کو کتاب ہم سے، پہلے ملی ہے اور ہمیں ان کے بعد ملی ہے لیکن اس دن (جمعہ کے دن) کے سلسلے میں انہوں نے اختلاف کیا پس کل کا دن (ہفتہ) یہودیوں کو ملا اور پرسوں کا دن (اتوار) عیسائیوں کو ملا۔

497. عَنْ سَهْلٍ بِهٰذَا وَقَالَ مَا کُنَّا نَقِیْلُ وَلَا نَتَغَدّٰی إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ.
(بخاری: 939،مسلم:1991)

497۔حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ جمعہ کے دن نماز سے پہلے نہ کھانا کھاتے تھے اور نہ قیلولہ کرتے تھے دونوں کام نماز سے فارغ ہو کر کرتے تھے۔

498. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ قَالَ حَدَّثَنِیْ أَبِیْ وَکَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ وَلَیْسَ لِلْحِیطَانِ ظِلٌّ نَسْتَظِلُّ فِیْهِ. (بخاری:4168،مسلم:1993)

498۔حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کے دن نبی ﷺ کے ساتھ نماز سے فارغ ہو کر جب واپس گھر کو آیا کرتے تھے تو دیواروں کا سایہ ایسا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں پناہ لے سکیں۔

499. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یَقْعُدُ بَیْنَهُمَا. (بخاری:920،مسلم:1994)

499۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔درمیان میں کچھ دیر کے لیے بیٹھتے تھے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے بالکل اسی طرح جیسے تم لوگ آج کل کرتے ہو۔

500. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّی مَعَ النَّبِیِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِیرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَیْهَا حَتّٰی مَا بَقِیَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوا إِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا ﴾.
(بخاری:936،مسلم:1997)

500۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز (جمعہ) پڑھ رہے تھے کہ اسی وقت ایک قافلہ کھانے کا کچھ سامان لے کر آیا تو اکثر لوگ اس کی طرف متوجہ ہو گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی ﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوَا نِ انْفَضُّوا إِلَیْهَا وَتَرَکُوْکَ قَائِمًا ﴾[الجمعۃ: 11''اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور آپ ﷺ کو کھڑا چھوڑ دیا۔''

501. عَنِ ابْنِ یَعْلٰی عَنْ أَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ ﴿ وَنَادَوْا یَا مَالِكُ ﴾. (بخاری:3230،مسلم:2011)

501۔حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو (جمعے کے دن) منبر پر یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿ وَنَادَوْا یَامَالِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ﴾ [الزخرف:77]۔

502. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ أَصَلَّیْتَ یَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا. قَالَ:

502۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن جس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے ایک شخص مسجد میں آیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا تم نے نماز پڑھی؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو دو رکعت

قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری:931، مسلم:2021)

(نفل) پڑھ لو!

503. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ. فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ.

503۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر کوئی شخص ایسے وقت آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطبہ دینے کے لیے چل پڑا ہو۔ تو دو رکعتیں پڑھ لے۔ (بخاری:1166، مسلم:2022)

504. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِنَ الدَّهْرِ. (بخاری:891، مسلم:2034، 2035)

504۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سُورۃ السجدہ اور سُورۃ الدہر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

8...... کتاب صلوٰۃ العیدین

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے بارے میں

505. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدْتُ الْفِطْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ يُصَلُّونَهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يُخْطَبُ بَعْدُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِينَ يُجْلِسُ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتَّى جَاءَ النِّسَاءَ مَعَهُ بِلَالٌ. فَقَالَ ﴿ يَـٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَـٰتُ يُبَايِعْنَكَ ﴾ (الممتحنة:12 الآيَةَ) ثُمَّ قَالَ حِينَ فَرَغَ مِنْهَا أَنْتُنَّ عَلَى ذٰلِكِ؟ قَالَتِ امْرَءَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ، لَمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا: نَعَمْ!" قَالَ فَتَصَدَّقْنَ " فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ، ثُمَّ قَالَ: هَلُمَّ! لَكُنَّ فِدَاءٌ أَبِي وَأُمِّي فَيُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلَالٍ.
(بخاری:979، مسلم:2044)

505۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی عیدالفطر کی نماز ادا کی ہے۔ نبی ﷺ بھی اور تینوں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم بھی پہلے نماز پڑھا کرتے تھے اور بعد میں خطبہ دیا کرتے تھے۔ وہ منظر اس وقت بھی میری آنکھوں میں پھر رہا ہے جب نبی ﷺ (خطبہ سے فارغ ہوکر منبر سے) نیچے اترے تھے اور لوگوں کو ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا حکم دیتے ہوئے اور صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھ کر خواتین کی صفوں تک پہنچے تھے اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَاجَآءَكَ الْمُوْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ ..... ﴾ [الممتحنۃ: آیت 12] "اے نبی ﷺ! جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کرنے کے لیے آئیں اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گی، چوری نہ کریں گی، زنا نہ کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گی، اپنے ہاتھ پاؤں کے آگے کوئی بہتان گھڑ کر نہ لائیں گی، اور کسی نیک کام میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لے لو اور ان کے حق میں اللہ سے بخشش مانگو، یقیناً اللہ درگزر فرمانے والا رحم کرنے والا ہے۔" آیۂ کریمہ کی تلاوت سے فارغ ہوکر آپ ﷺ نے عورتوں سے دریافت فرمایا: کیا تم ان سب باتوں پر میری بیعت کرتی ہو؟ ان میں سے صرف ایک عورت نے "ہاں" کہا اس کے علاوہ کسی نے کوئی جواب نہ دیا! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم صدقہ دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا اور کہا کہ لاؤ! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! چنانچہ عورتیں اپنے چھلے اور انگوٹھیاں اس کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

506. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ، ثُمَّ خَطَبَ، فَلَمَّا

506۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عیدالفطر کے دن نبی ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے تو پہلے آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد خطبہ دیا۔ پھر خطبے سے فارغ ہوکر منبر سے اترے اور عورتوں کی جانب تشریف لے

فَرَغَ نَزَلَ فَأَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى يَدِ بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْ فِيْهِ النِّسَاءُ الصَّدَقَةَ. (بخاری:978، مسلم:2047)

گئے اور انہیں نصیحت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت بلال ؓ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور حضرت بلال ؓ نے کپڑا پھیلا رکھا تھا جس میں عورتیں اپنے صدقات ڈال رہی تھیں۔

507. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى. (بخاری:960، مسلم:2049)

507۔ حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت جابر ؓ دونوں بیان کرتے ہیں: کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی۔

508. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ اَوَّلِ مَا بُوْيِعَ لَهُ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ بِالصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرَ وَاِنَّمَاالْخُطْبَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ.

508۔ حضرت ابن عباس ؓ نے عبداللہ بن زبیر ؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں انہیں پیغام بھیجا تھا کہ عید الفطر کی نماز کے لیے اذان نہیں دی جاتی تھی اور خطبہ صرف نماز کے بعد ہوتا ہے۔ (بخاری: 959، مسلم:2050)

509. عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلُّوْنَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

509۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی اور حضرات ابوبکر وعمر ؓ بھی دونوں عیدوں کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ (بخاری:963، مسلم:2052)

510. عَنْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيْدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فِيْ أَضْحٰى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلّٰى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيْدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِيْ فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللّٰهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيْدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا لَا أَعْلَمُ. فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَجْلِسُوْنَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.
(بخاری:956، مسلم:2053)

510۔ حضرت ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن جب عید گاہ تشریف لے جاتے تھے تو سب سے پہلے نماز پڑھاتے، پھر سلام پھیرتے ہی لوگوں کے سامنے کھڑے ہوجاتے، جب کہ سب لوگ صفوں میں اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہتے، اور آپ ﷺ انہیں وعظ ونصیحت فرماتے اور مختلف احکام دیتے چنانچہ اگر آپ ﷺ کو کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اس کا انتظام فرماتے یا کوئی اور حکم دینا ہوتا تو وہ دیتے پھر واپس تشریف لے جاتے۔

حضرت ابوسعید ؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ اسی طریقہ پر قائم رہے حتی کہ جب مروان مدینہ کا حاکم بنا، عید الفطر کا موقع تھا یا عید الاضحیٰ کا میں اس کے ساتھ عید کی نماز کے لیے عید گاہ پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر بن الصلت نے وہاں ایک منبر بنا رکھا ہے تو مروان نے چاہا کہ نماز سے پہلے ہی اس منبر پر چڑھ جائے مگر میں نے اسے کپڑوں سے پکڑ کر کھینچا لیکن اس نے مجھ سے اپنے کپڑے چھڑا لیے اور منبر پر چڑھ کر نماز سے پہلے خطبہ پڑھا، چنانچہ میں نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے مسنون طریقہ بدل ڈالا ہے۔ اس پر مروان نے کہا: اے ابوسعید ؓ! تمہارے علم کا دور گیا۔ میں نے اسے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! جو کچھ میں جانتا ہوں وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ اس پر مروان نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ لوگ نماز کے بعد ہماری

باتیں سننے کے لیے نہیں ٹھہرتے اس لیے ہم نے خطبہ نماز سے پہلے شروع کر دیا ہے۔

511. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.
(بخاری:351، مسلم:2056)

511۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہمیں حکم دیا گیا تھا کہ دونوں عیدوں کے موقع پر حائضہ عورتیں اور پردہ نشین خواتین بھی عیدگاہ میں جائیں اور مسلمان مردوں کے ساتھ دُعا میں شریک ہوں۔ البتہ حائضہ عورتیں نماز پڑھنے کی جگہ سے ذرا دُور رہیں۔
ایک عورت نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! اگر کسی کے پاس چادر نہ ہو تو وہ کیسے عیدگاہ جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اس کی ساتھی اپنی چادروں میں سے ایک چادر دے دے۔

512. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: دَخَلَ أَبُوبَكْرٍ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ. قَالَتْ: وَلَيْسَتَا بِمُغَنِّيَتَيْنِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِيْ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهٰذَا عِيدُنَا. (بخاری:952، مسلم:2061)

512۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے گھر میں عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں جو پیشہ ور گانے والیاں نہ تھیں وہ بول اور ٹپے گا رہی تھی جو انصار نے جنگ بعاث کے متعلق بنا رکھے تھے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور کہنے لگے، یہ شیطانی ساز اور رسول اللہ ﷺ کے گھر میں؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم عید مناتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

513. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ وَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ، فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِيْ وَرَائَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَهُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِيْ أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ. قَالَ: حَسْبُكِ. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْهَبِي.
(بخاری:949، 950، مسلم:2065)

513۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس دو لڑکیاں جنگِ بعاث کے بارے میں لوک گیت بیٹھی گا رہی تھیں۔ اسی حالت میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آ کر بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرۂ مبارک پھیر لیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ یہ شیطانی گانا بجانا اور رسول اللہ ﷺ کے قریب؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انہیں کچھ نہ کہو! پھر جب آپ ﷺ پر غنودگی طاری ہوگئی تو میں نے ان لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ دونوں باہر چلی گئیں۔
یہ عید کا دن تھا اسی موقع پر چند حبشی ڈھال اور بھالے کا کرتب دکھا رہے تھے۔ اب مجھے یاد نہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے خواہش ظاہر کی تھی یا آپ ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا تھا: کیا تم دیکھنا چاہتی ہو؟ اور میں نے کہا تھا: ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور اس طرح کہ میرا رُخسار آپ ﷺ کے رُخسار پر ٹکا ہوا تھا، اور آپ ﷺ ان حبشیوں سے فرماتے

جاتے تھے: اے ارفدہ کی اولاد! اپنا کھیل جاری رکھو۔ یہاں تک کہ میں جب تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بس؟ میں نے کہا: ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا جاؤ!

514. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ. دَخَلَ عُمَرُ فَأَهْوَى إِلَى الْحَصَى فَحَصَبَهُمْ بِهَا. فَقَالَ: دَعْهُمْ يَا عُمَرُ.
(بخاری: 2901، مسلم: 2069)

514۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ حبشی نبی ﷺ کے قریب اپنے بھالوں کے کرتب دکھا رہے تھے کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور آتے ہی کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے تا کہ ان حبشیوں کو کنکریاں ماریں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! انہیں کچھ نہ کہو، کرنے دو جو کر رہے ہیں۔

9...... كتاب صلاة الإستسقاء

نماز استسقاء کے بارے میں

515. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَائَهُ.
(بخاری:1011، مسلم:2070، 2072)

515۔حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے بارش کی دُعا مانگی تو آپ ﷺ نے اپنی چادر کو اُلٹا کر اوڑھا تھا۔

516. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. (بخاری:1031، مسلم:2076)

516۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی دُعا میں اپنے ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے سوائے بارش کی دُعا کے ۔ اس دُعا میں آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو اتنا اونچا اٹھاتے تھے کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی تھی۔

517. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً. فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ.

517۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ قحط پڑا۔ چنانچہ جمعے کے دن جس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے ایک دیہاتی اٹھا اوراس نے عرض کیا : یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے مال مویشی ہلاک ہوگئے اور بال بچے بھوکے مرگئے۔ آپ ﷺ ہمارے لیے اللہ سے دُعا کیجیے ! نبی ﷺ نے اپنے دستِ مُبارک اٹھائے ، اس وقت کیفیت یہ تھی کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا تک نظر نہ آرہا تھا لیکن قسم اس ذات کی جس کے قبضہٗ میں میری جان ہے آپ ﷺ نے اپنے دستِ مُبارک اس وقت تک نیچے نہیں کیے جب تک بادلوں کی گھٹائیں پہاڑوں کی مانند اُمڈ کر نہ چھا گئیں اور آپ ﷺ ابھی منبر سے نہیں اترے تھے کہ میں نے آپ ﷺ کی ریش مبارک پر بارش کے قطروں کو ٹپکتے دیکھ لیا۔ پھر جو بارش ہوئی ہے تو اس دن سارا دن بارش ہوتی رہی پھر دوسرے دن بھی اور تیسرے دن بھی اور اس سے اگلے دن بھی حتیٰ کہ دوسرا جمعہ آگیا اور وہی دیہاتی یا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: کوئی دُوسرا دیہاتی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مکانات گر گئے اور مال مویشی ڈوب گئے :لہذا آپ ﷺ ہمارے لیے دُعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر دستِ مُبارک اٹھائے اور درخواست کی ''اے اللہ! ہمارے اردگرد پر،ہم پر نہیں ! غرض آپ ﷺ جدھر اشارہ فرماتے تھے ادھر سے بادل چھٹ جاتے اور مدینہ درمیان میں آنگن کی طرح

(بخاری:933، مسلم:2079)

باقی رہ گیا اور قناۃ نالہ ایک ماہ تک بہتا رہا اور ارد گرد سے جو شخص بھی آتا وہ لگا تار اور موسلا دھار بارشوں کی خبر دیتا۔

518. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً فِي السَّمَاءِ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَإِذَا أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ قَوْمٌ ﴿ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ ﴾ الْآيَةَ.
(بخاری:3206، مسلم:2085)

518۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب آسمان پر کوئی چیز مثلاً بدلی یا بجلی وغیرہ دیکھتے تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور کبھی آگے جاتے، کبھی پیچھے ہٹتے، کبھی اندر تشریف لے جاتے اور کبھی باہر آتے۔ پھر جب بارش ہو جاتی تو آپ ﷺ کی پریشانی دُور ہو جاتی۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی اس کیفیت کو محسوس کر کے آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ڈر جاتا ہوں، کہیں ویسا ہی نہ ہو جیسا کہ قوم (عاد) کے بارے میں قرآنِ مجید میں وارد ہوا ہے کہ: ﴿ فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ط بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ط رِيْحٌ عَاصِفٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾ [الاحقاف:24] ''پھر جب انہوں نے اس کو اپنی طرف آتے دیکھا تو کہنے لگے: یہ بادل ہے جو ہم کو سیراب کر دے گا۔ نہیں! بلکہ یہ وہی چیز ہے جس کے لیے تم جلدی مچا رہے تھے، یہ سخت آندھی ہے جس میں دردناک عذاب چلا آ رہا ہے۔

519. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ. (بخاری:1035، مسلم:2087)

519۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پُروا (مشرقی) ہوا سے میری مدد کی گئی اور پچھوا (مغربی) ہوا سے قومِ عاد ہلاک کی گئی۔

10...... ﴿كتاب صلوة الكسوف﴾

نمازِ کسوف کے بارے میں

520. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُوْدَ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُوْلٰى. ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. (بخاری:1044، مسلم:2089، 2091)

520۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو آپ ﷺ نے نمازِ (کسوف) پڑھائی جس میں قیام کیا تو بہت دیر تک کھڑے رہے۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا، پھر دوبارہ کافی طویل قیام کیا لیکن پہلی مرتبہ کے قیام سے کم، اسی طرح پھر کافی طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم، پھر سجدہ کیا اور بہت طویل کیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسری رکعت میں بھی یہی عمل دُہرایا۔ پھر سلام پھیر دیا اور اسی اثناء میں سورج گہن سے پوری طرح باہر نکل آیا، پھر آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد فرمایا: سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں اور یہ دونوں کسی شخص کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں گہناتے۔ چنانچہ جب چاند یا سورج کا گہن ہو تو اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگو، اللہ کی عظمت وکبریائی کا ذکر کرو، نماز پڑھو اور صدقہ خیرات دو! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جب اللہ کا کوئی بندہ یا اللہ کی کوئی بندی زنا کا ارتکاب کرتے ہیں تو ان کی اس حرکت پر سب سے زیادہ غیرت اللہ تعالیٰ کو آتی ہے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں تو یقیناً تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

521. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ فَاقْتَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا. ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ أَدْنٰى مِنَ

521۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک مرتبہ سورج گہن ہوا تو آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہا اور قرأت شروع کی اور کافی طویل قرأت فرمائی اس کے بعد اللہ اکبر کہا اور رکوع میں چلے گئے اور کافی لمبا رکوع کیا پھر آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا اور پھر قیام فرمایا اور سجدے میں نہ گئے اور دوبارہ طویل قرأت فرمائی لیکن پہلی مرتبہ کی قرأت سے کم طویل، پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع

الْقِرَاءَةِ الْأُولٰى ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنٰى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ.

میں چلے گئے اور پھر طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم پھر آپ ﷺ نے سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ ، ربنا ولک الحمد کہا ، اس کے بعد سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح سب کچھ کیا اور اس طرح کل چار رکعت اور چار سجدے کیے اور آپ ﷺ کے سلام پھیرنے سے پہلے ہی سورج پوری طرح روشن ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا اور حمد وثناء کے بعد فرمایا: کہ چاند اور سورج دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں ان میں کسی شخص کی موت یا زندگی کی بنا پر گہن نہیں لگتا۔ جب تم ان دونوں میں سے کسی میں گہن دیکھو تو نماز کی طرف دوڑو۔ (بخاری:1046، مسلم:2091)

522. عَنْ عَائِشَةَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ سُورَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ بِسُورَةٍ أُخْرٰى ثُمَّ رَكَعَ حَتّٰى قَضَاهَا وَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوا حَتّٰى يُفْرَجَ عَنْكُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا كُلَّ شَيْءٍ وُعِدْتُهُ حَتّٰى لَقَدْ رَأَيْتُ أُرِيدُ أَنْ آخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ.

(بخاری:1212، مسلم:2091)

522۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورج گہن ہوا تو نبی ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے طویل سورت تلاوت فرمائی۔ پھر رکوع کیا اور کافی لمبا کیا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ ایک دوسری سورت کی تلاوت شروع کر دی۔ اس کے بعد رکوع کیا اور رکوع پورا کر کے سجدہ کیا۔ پھر یہی سب کچھ دوسری رکعت میں کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اس لیے اگر تم ان کو گہنا دیکھو تو نماز پڑھو تا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مشکل حل کر فرما دے۔ میں نے آج اپنے اس قیام کے دوران میں ہر وہ چیز دیکھ لی جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا حتیٰ کہ ایک موقع پر جب تم نے دیکھا ہوگا کہ میں آگے کی طرف بڑھ رہا ہوں ، میں نے خود محسوس کیا تھا کہ میں ارادہ کر رہا ہوں کہ جنت میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اسی طرح میں نے دیکھا کہ دوزخ کا ایک حصہ دوزخ ہی کے دوسرے حصوں کو ڈھا رہا ہے ، یہ وہ موقع تھا جب تم نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں پیچھے ہٹ رہا ہوں اور میں نے دوزخ میں عمرو بن لحی کو بھی دیکھا ہے۔ یہ وہ شخص تھا جس نے سانڈ کھلا چھوڑنے کی رسم شروع کی تھی۔

523. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، قَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ

523۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت میرے پاس مانگنے آئی اور اس نے کہا کہ اللہ آپ کو عذاب قبر سے بچائے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس عذاب سے سب کو بچائے! پھر ایک دن نبی ﷺ صبح کے وقت کہیں جانے کے لیے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور سورج گہن ہو گیا تو آپ ﷺ چاشت کے وقت واپس تشریف

غَدَاةٍ مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَجَعَ ضُحًى، فَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَي الْحُجَرِ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ وَقَامَ النَّاسُ وَرَائَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ وَانْصَرَفَ. فَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوْا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

لے آئے اور حجروں کے پیچھے سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے ، آپ ﷺ نے نماز میں قیام کو بہت لمبا کیا۔ پھر رکوع کیا وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر دوبارہ طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم طویل ۔ پھر رکوع کیا ، یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا ، پھر سر اٹھایا اور سجدے میں چلے گئے ، پھر اٹھ کر قیام کیا کافی لمبا قیام لیکن پہلے قیام سے مختصر ۔ پھر طویل رکوع کیا لیکن رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلے میں مختصر تھا۔ پھر طویل قیام کیا یہ قیام بھی پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر رکوع کیا یہ رکوع بھی پہلے رکوع کے مقابلے میں کم طویل تھا پھر سر اٹھا کر سجدے میں گئے اور اس کے بعد سلام پھیر دیا ، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے جو کچھ ارشاد فرمانا تھا فرمایا ، اس کے بعد لوگوں کو حکم دیا کہ وہ قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگا کریں۔

(بخاری: 1049، 1050، مسلم: 2098)

524. عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّيْ فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ، فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. قُلْتُ: آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ. فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِيْ الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيْتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ حَتَّى الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِيْ قُبُوْرِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبَ لَا أَدْرِيْ أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ: أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوْقِنًا بِهِ. وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِيْ أَيَّ

524۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو وہ نماز پڑھ رہی تھیں ۔ میں نے دریافت کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ اور وہ کیوں جمع ہیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آسمان کی طرف اشارہ کیا کہ سورج گہن لگا ہوا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ''سبحان اللہ'' کہا۔ میں نے دریافت کیا: کیا کوئی نشانی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سر کے اشارے سے فرمایا: ہاں! پھر میں بھی نماز کے لیے کھڑی ہو گئی ، یہ قیام اتنا طویل تھا کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی ، نماز سے فارغ ہو کر نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ اس کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جو مجھے اب تک نہ دکھائی گئی تھی ، آج میں نے اپنے اس مقام پر کھڑے کھڑے دیکھ لی ہے حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے اور میری طرف وحی کی گئی ہے کہ قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی ۔ فتنہ دجال کی سی آزمائش یا اس کے قریب قریب (راوی کہتے ہیں کہ مجھے ٹھیک یاد نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا الفاظ کہے تھے) چنانچہ دریافت کیا جائے گا کہ تمہیں اس شخص کے متعلق کیا معلوم ہے؟ تو جو شخص مومن ہوگا یا صاحب ایمان ہوگا (راوی کو ٹھیک طرح سے یاد نہیں رہا کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ استعمال کیا تھا) وہ تو بتا دے گا کہ آپ حضرت

ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.
(بخاری:86، مسلم:2103)

محمد ﷺ ہیں اور اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور واضح نشانیاں لے کر آئے تھے۔ ہم نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کر لیا اور آپ ﷺ کی پیروی کی، وہ تین مرتبہ یہی جواب دے گا (کہ آپ ﷺ حضرت محمد ﷺ ہیں الخ) پھر اس سے کہا جائے گا کہ آرام سے سو جا۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ تو آپ ﷺ پر ایمان رکھتا تھا، لیکن منافق یا جسے شک ہوگا (راوی کہتے ہیں کہ مجھے ٹھیک یاد نہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کیا لفظ بولا تھا) وہ کہے گا کہ میں آپ ﷺ کو نہیں جانتا البتہ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تھا سو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

525. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَائَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَأُرِيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ:

525۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے نماز کسوف پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے اتنا طویل قیام کیا جس میں سورۂ بقرہ تلاوت کی جاسکتی ہے۔ پھر بہت طویل رکوع کیا۔ پھر رکوع سے اٹھ کر دوبارہ قیام کیا لیکن پہلے قیام کے مقابلے میں کم طویل، پھر ایک طویل رکوع کیا لیکن یہ رکوع بھی پہلے رکوع سے کم لمبا تھا۔ پھر سجدہ کیا اس کے بعد پھر کھڑے ہو گئے اور کافی طویل قیام کیا لیکن پہلے قیام سے مختصر، پھر طویل رکوع کیا لیکن یہ بھی پہلے رکوع سے مختصر تھا پھر کھڑے ہو گئے اور طویل قیام کیا لیکن یہ قیام بھی پہلے قیاموں سے مختصر تھا۔ پھر کافی طویل رکوع کیا لیکن پہلے رکوعوں سے مختصر، پھر سجدہ کیا اور اس کے بعد سلام پھیر دیا اور اس وقت تک سورج پوری طرح روشن ہو چکا تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی شخص کی موت و حیات کی وجہ سے نہیں گہناتے، چنانچہ اگر کبھی ان کو گہنایا ہوا دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو اور نماز پڑھو۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز لی تھی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے کی طرف ہٹے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی تھی اور اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا تھا جو اگر میں پالیتا تو اسے تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور مجھے دوزخ دکھایا گیا تھا اور آج کے نظارہ سے زیادہ ہولناک نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے کفر کی وجہ سے۔ پوچھا: کیا وہ اللہ سے کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: شوہروں کی

بِكُفْرِهِنَّ. قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ. قَالَ: يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ. لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا. قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

ناشکری کرتی ہیں اور احسان فراموش ہوتی ہیں، آپ اس کے ساتھ زندگی بھر اچھا سلوک کرتے رہیں اگر کبھی آپ کی طرف سے کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو فوراً کہہ دے گی: مجھے تم سے کبھی کوئی بھلائی نہیں ملی۔
(بخاری:1052، مسلم:2109)

526. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ. فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهَا.

526۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن ہوا تو "انّ الصّلوۃ جامعۃٌ" (نماز تیار ہے) کہہ کر لوگوں کو پکارا گیا تھا اور نبی ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے۔ پھر آپ ﷺ بیٹھے رہے یہاں تک کہ سورج گہن سے نکل آیا (راوی بیان کرتے ہیں کہ) اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس سے زیادہ طویل سجدہ کبھی نہیں کیا۔
(بخاری:1051، مسلم:2113)

527. عَنْ أَبِيْ مَسْعُودٍ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُمَا فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا.
(بخاری:1041، مسلم:2114)

527۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی انسان کے مرنے یا جینے کی وجہ سے نہیں گہناتے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ چنانچہ تم سورج یا چاند کو گہنایا ہوا دیکھو تو اٹھو اور نماز پڑھو۔

528. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَقَالَ هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِيْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ ﴿ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ ﴾ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ. (بخاری:1059، مسلم:2117)

528۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورج گہن ہوا تو نبی ﷺ گھبرا کر اُٹھے کہ کہیں قیامت نہ آ گئی ہو اور مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی جس میں قیام، رکوع اور سجود اتنے طویل تھے کہ اتنے طویل میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے یہ کسی کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ان سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اس لیے جب تم اس قسم کی کوئی چیز دیکھو تو تیزی سے اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور اس سے دُعا مانگو اور استغفار کرو۔

529. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا. (بخاری:1042، مسلم:2121)

529۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند کسی شخص کی موت وحیات کی وجہ سے نہیں گہناتے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اس لیے اگر تم سورج اور چاند میں گہن دیکھو تو نماز پڑھو۔

530. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ.

530۔حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اسی دن سورج گہن ہوا تو لوگوں نے کہا کہ سورج ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کی وجہ سے گہنایا ہے۔اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کسی کی موت کی وجہ سے نہیں گہناتے۔اس لیے جب سورج یا چاند گہن میں دیکھوتو نماز پڑھواور اللہ سے دعا مانگو۔(بخاری:1043، مسلم:2122)

11...... ﴿ كتاب الجنائز ﴾

جنازے کے بارے میں

531. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِءُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا. فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ: سَعْدٌ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.
(بخاری:1284، مسلم:2135)

531۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پیغام بھجوایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ جو کچھ اللہ نے لیا ہے وہ بھی اسی کا تھا اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی اسی کا ہے اور اس نے ہر چیز کی ایک مدت مقرر فرمائی ہے اس لیے تم کو چاہیے کہ صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے دوبارہ قاصد بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دلائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرات سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف لے گئے، بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ اور وہ خالی ہوتی ہوئی مشک کی طرح تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بھر آئیں تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ (آپ بھی روتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ رحمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

532. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضٰى قَالُوْا: لَا. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا. فَقَالَ: أَلَا

532۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرات عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم بھی تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس پہنچے تو ان کو اس حالت میں پایا کہ گھر والے انہیں اپنے گھیرے میں لیے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا انتقال ہو گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے اور جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رو پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنتے ہو! اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسوؤں اور دل کے غمگین ہونے یا زبان

تَسْمَعُوْنَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ . (بخاری:1304، مسلم:2137)

سے رحم کے کلمات نکالنے پر عذاب نہیں دیتا۔البتہ وہ (آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) اس پر ضرور عذاب دیتا ہے اور گھر والوں کے رونے سے بھی مرنے والے کو عذاب ہوتا ہے۔

533. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ. فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِيْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ. فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى .
(بخاری:1283 مسلم:2140)

533۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک عورت کے قریب سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر! اس عورت نے کہا: آپ ﷺ چلے جائیں اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں! کیونکہ جو مصیبت مجھ پر آئی ہے وہ آپ پر نہیں آئی اور آپ اسے نہیں سمجھ سکتے۔اس عورت کو بتایا گیا کہ آپ ﷺ اللہ کے نبی ہیں۔یہ سن کر وہ نبی ﷺ کے دروازے پر آئی تو یہاں اس نے دروازے پر دربان بھی نہ دیکھے۔اس نے عرض کیا: میں آپ کو پہچان نہ سکی! آپ ﷺ نے فرمایا: صبر تو وہی ہوتا ہے جو صدمے کے شروع میں کیا جائے۔

534. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ.
(بخاری:1292، مسلم:2143، 2144)

534۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میت کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے لوگوں کے اس پر رونے پیٹنے کی وجہ سے۔

535. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ،قَالَ: لَمَّا أُصِيبَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُوْلُ: وَا أَخَاهُ! فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ .
(بخاری:1290، مسلم:2147)

535۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے :ہائے میرا بھائی! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے" زندہ لوگوں کے رونے سے مرنے والے پر عذاب ہوتا ہے۔"

536. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتِ ابْنَةٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِيْ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ

536۔عبداللہ بن ابی مُلیکہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا مکے میں انتقال ہو گیا اور ہم اس کے جنازے میں شریک ہونے کے لیے گئے اور حضرت ابنِ عمر اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہم بھی آئے تھے اور میں ان دونوں حضرات کے درمیان بیٹھا تھا (یا انہوں نے کہا تھا کہ میں ان دونوں بزرگوں میں سے ایک کے پاس بیٹھا تھا اور دوسرے صاحب آکر میرے پہلو میں بیٹھ گئے ۔راوی کو اصل الفاظ میں شبہ ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ اس رونے سے منع نہیں کریں گے؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت کے گھر والوں کے رونے سے

الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ قَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ. فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِيْ فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَمَّا أُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ يَقُوْلُ وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا صُهَيْبُ أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ: رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ، وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ﴾ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ ﴿ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى ﴾ قَالَ: ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا.

(بخاری: 1286، 1287، 1288، مسلم: 2149)

مرنے والے پر عذاب ہوتا ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو کہا کرتے تھے۔ بعض قسم کے رونے سے۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تفصیل سے ساری بات بیان کی، کہنے لگے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکے سے واپس آ رہا تھا، جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو وہاں ایک بڑے درخت کے سائے میں چند سوار نظر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ جا کر دیکھو یہ سوار کون لوگ ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے جا کر دیکھا تو ان میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بھی تھے، میں نے واپس آ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انہیں میرے پاس بلالاؤ۔ چنانچہ میں نے جا کر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چلو امیر المومنین رضی اللہ عنہ سے ملو۔ پھر (کچھ عرصہ بعد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوگئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ آئے اور روتے ہوئے کہتے تھے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے صاحب! اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب رضی اللہ عنہ تم مجھ پر نوحہ کر رہے ہو حالانکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ مرنے والے کو اس کے گھر والوں کے بعض قسم کے رونے سے عذاب دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد میں اس حدیث کا ذکر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرگز یہ نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے بلکہ آپ ﷺ کا ارشاد یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب میں اضافہ کر دیتا ہے۔" پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ تمہارے لیے قرآن کافی ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى ﴾ [الانعام: 164] "کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔" اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر کہا: یہ اللہ ہی ہے جو ہنساتا بھی ہے اور رُلاتا بھی۔

ابن ابی مُلیکہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! یہ ساری گفتگو سننے کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کچھ بھی نہیں کہا۔

537. عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

537۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس حدیث کو مرفوع (نبی ﷺ تک پہنچی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ فَقَالَتْ: وَهَلَ إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِخَطِيْئَتِهِ وَذَنْبِهِ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ الْآنَ. قَالَتْ: وَذَاكَ مِثْلُ قَوْلِهِ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْقَلِيْبِ وَفِيْهِ قَتْلَى بَدْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَهُمْ مَا قَالَ: إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُوْنَ مَا أَقُوْلُ إِنَّمَا قَالَ: إِنَّهُمُ الْآنَ لَيَعْلَمُوْنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُوْلُ لَهُمْ حَقٌّ ثُمَّ قَرَأَتْ ﴿ إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ ﴾ ﴿ وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ يَقُوْلُ حِيْنَ تَبَوَّءُوْا مَقَاعِدَهُمْ مِنَ النَّارِ

(بخاری:3978،3979، مسلم 2154)

ہوئی) بتاتے ہیں کہ ''مردے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی بنا پر عذاب دیا جاتا ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما پر اللہ رحم فرمائے انہیں اس سلسلہ میں مغالطہ ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے تو یوں ارشاد فرمایا تھے کہ مردے کو اس کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہوتا ہے اور اس کے گھر والے اس پر اسی وقت نوحہ کر رہے ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ مغالطہ بالکل اسی طرح کا ہے، جیسے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس اندھے کنویں پر کھڑے ہو کر جس میں بدر کے مقتولین ڈالے گئے تھے جو کچھ فرمانا تھا فرمانے کے بعد کہا تھا کہ ''یہ لوگ میری باتیں سن رہے ہیں۔'' حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ''یہ لوگ اس وقت یقیناً جان چکے ہیں کہ جو کچھ میں کہا کرتا تھا وہ سچ ہے۔'' پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائیں: ﴿ اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴾ [النمل:80] ''تم مردوں کو نہیں سنا سکتے۔'' اور ﴿ وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴾ [الفاطر:22] ''(اے نبی ﷺ) تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں مدفون ہیں۔'' عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد ان آیات کو پیش کرنے سے یہ تھی کہ ان کافروں کو دوزخ میں ٹھکانا مل چکا ہوگا۔

538. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى يَهُوْدِيَّةٍ يَبْكِيْ عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا.

538۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت کے قریب سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ اسے رو رہے ہیں اور اس کی حالت یہ ہے کہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری:1289، مسلم:2156)

539. عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ (بخاری:1291، مسلم:2157)

539۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے اس نوحے کے مطابق عذاب دیا جاتا ہے۔

540. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَ هُنَّ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ. فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ. فَقَالَ: انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللّٰهِ

540۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ یہ خبر سننے کے بعد مسجد میں تشریف فرما ہو گئے اور رنج والم آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر صاف نظر آ رہا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس وقت دروازے کی دراز میں سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص نے آ کر اطلاع دی کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر کی عورتیں ان پر رو پیٹ رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا کہ جا کر

لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَزَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ: فَاحْثُ فِيْ أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ. فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ.
(بخاری:1299، مسلم:2161)

انہیں منع کرے۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور واپس آ کر اس نے بتایا کہ وہ عورتیں اس کا کہنا نہیں مانتیں، آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ جاؤ انہیں منع کرو! وہ شخص تیسری مرتبہ پھر آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان عورتوں نے ہمیں عاجز کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کے منہ میں خاک بھر دو۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ کیفیت دیکھ کر میں نے اس شخص سے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! نہ تو وہ کام کرتا ہے جس کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اور نہ تو آپ ﷺ کا پیچھا چھوڑتا ہے کہ چین کا سانس لیں۔

541. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: تْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِيْ سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِيْ سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرٰى. (بخاری:1306، مسلم:2163)

541۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسلام قبول کرتے وقت رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ ہم ماتم نہ کریں گی لیکن یہ عہد ان پانچ عورتوں کے سوا کسی نے پورا نہ کیا (1) ام سلیم رضی اللہ عنہا (2) اُم علاء رضی اللہ عنہا (3) ابوسمرہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی اور (4،5) دو اور عورتیں۔ راوی کہتے ہیں۔ یا اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے اس طرح کہا تھا۔ (3) ابوسمرہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی (4) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی (5) ایک اور عورت۔

542. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا ﴿ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ﴾ وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ يَدَهَا فَقَالَ: تْ أَسْعَدَتْنِيْ فُلَانَةُ أُرِيْدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَمَا قَالَ: لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَتْ وَرَجَعَتْ فَبَايَعَهَا.
(بخاری:4892، مسلم:2165)

542۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی تو آپ ﷺ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿ اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا ﴾ [الممتحنة: 12] ''اور اس بات کا عہد کریں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں گی۔'' اور ہمیں آپ ﷺ نے میت پر رونے پیٹنے سے منع فرمایا تو ایک عورت نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہنے لگی کہ فلاں عورت نے رونے پیٹنے میں میرا ساتھ دیا تھا۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا بدلہ چکا دوں چنانچہ اسے نبی ﷺ نے کچھ نہ کہا اور وہ چلی گئی اور پھر جب دوبارہ لوٹ کر آئی تو آپ ﷺ نے اس سے بیعت لی۔

543. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.
(بخاری:1278، مسلم:2166، 2167)

543۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا جاتا تھا لیکن اس سلسلہ میں شدت اختیار نہ کی جاتی تھی۔

544. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ

544۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کی ایک بیٹی کا انتقال ہوا تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: انہیں تین بار یا پانچ بار یا اگر ضرورت سمجھو۔ تو زیادہ دفعہ۔ پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ! اور آخری بار کافور ڈال لینا یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: قدرے کافور

بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِيْ الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ (بخاری:1253، مسلم:2168)

ڈال لینا، اور جب نہلا چکو تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا کہ یہ کپڑا ان کو اس طرح پہناؤ کہ جسم سے چپکا رہے۔

545. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: تْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِيْ الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ: أَيُّوبُ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ وَكَانَ فِيْ حَدِيثِ حَفْصَةَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا وَكَانَ فِيْ هِ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَكَانَ فِيْ هِ أَنَّهُ قَالَ: ابْدَئُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا وَكَانَ فِيْ هِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَ: تْ وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.
(بخاری:1254، مسلم:2170، 2172)

545۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جس وقت ہم نبی ﷺ کی صاحبزادی کو نہلا رہے تھے آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں سے تین بار یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ مرتبہ نہلاؤ اور سب سے آخر میں کافور استعمال کرنا اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا، چنانچہ جب ہم نہلا چکے تو آپ ﷺ کو اطلاع دی اور آپ ﷺ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا کہ یہ انہیں اس طرح پہناؤ کہ ان کے جسم کے ساتھ لگا رہے۔

ایوب رحمۃ اللہ علیہ (حدیث کے ایک راوی) کہتے ہیں کہ مجھ سے اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی بالکل یہی حدیث بیان کی جیسی محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا انہیں طاق مرتبہ نہلاؤ۔ اور اس میں ہے کہ تین بار یا پانچ بار یا سات بار غسل دو۔ دوسرے اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دائیں جانب سے شروع کرو اور پہلے وضو کے مقامات دھوؤ۔ نیز اس میں یہ بھی ہے کہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا دی تھیں۔

546. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: تْ لَمَّا غَسَّلْنَا بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا ابْدَءُ وْا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا.

546۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب ہم نے نبی ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دیا تو آپ ﷺ نے اس وقت جب ہم اسے نہلا رہے تھے فرمایا: غسل کی ابتداء داہنی جانب سے کرنا اور پہلے وضو کے اعضاء کو دھونا۔
(بخاری:1256، مسلم:2175، 2176)

547. عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ. فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا

547۔ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تو ہمارا مقصد رضائے الٰہی کا حصول تھا۔ چنانچہ ہمارا اجر اللہ کے ذمے واجب ہو گیا۔ ہم میں سے کچھ تو وہ ہیں جن کا انتقال ہو گیا اور انہوں نے اپنے اجر کا کوئی حصہ اس دُنیا میں وصول نہیں کیا مثلاً مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں کہ جن کے پھل پک گئے ہیں اور وہ انہیں چُن چُن کر کھا رہے ہیں۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ معرکہ اُحد میں شہید ہوئے تو

رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ.
(بخاری:1276، مسلم:2177)

ہمیں ان کو کفنانے کے لیے ایک چادر کے سوا کچھ نہ مل سکا اور وہ بھی اتنی مختصر تھی کہ اگر ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں باہر آ جاتے تھے اور اگر پاؤں ڈھکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا چنانچہ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ سر ڈھک دیا جائے اور پیروں پر اذخر (خوشبودار گھاس) ڈال دی جائے۔

548. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. (بخاری:1264، مسلم:2179)

548۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید سوتی کپڑوں کا کفن دیا گیا تھا جو یمن کے علاقہ سحول کے بنے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے کفن میں نہ عمامہ تھا نہ قمیض۔

549. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. (بخاری:1264، مسلم:2179)

549۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب وفات پا گئے تو آپ ﷺ کو ایک دھاری دار یمنی چادر اوڑھا دی گئی تھی۔

550. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجِنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَإِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ.

550۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنازے کو لے جانے میں جلدی کرو اس لیے کہ اگر وہ نیک ہے تو اسے تم بھلائی اور بہتر انجام کی طرف لے جا رہے ہو، اور اگر یہ بد ہے تو وہ ایک شر ہے جسے تم اپنی گردنوں سے اُتارنے جا رہے ہو۔ (بخاری:5814، مسلم:2183)

551. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ. قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ.

551۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے میں حاضر ہوا اس وقت تک شریک رہا حتیٰ کہ نماز جنازہ پڑھی گئی اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین تک شریک رہا اس کے لیے ثواب کے دو قیراط ہیں، پوچھا گیا کہ دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ! (بخاری:1315، مسلم:2186)

552. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ. فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا. فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ: سَمِعْتُ. رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.
(بخاری:1323،1324، مسلم:2194)

552۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اسے ایک قیراط ثواب ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں! اور جب اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تب تو ہم نے بے شمار قیراط ضائع کر دیے۔

553. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرٰى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ: وَجَبَتْ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِيْ الْأَرْضِ. (بخاری:1367، مسلم:2200)

553۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے مرنے والے کا ذکر بھلائی سے کیا اور تعریف کی ، یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: ''واجب ہوگئی'' پھر ایک اور جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی کی ،آپ ﷺ نے یہ سن کر بھی فرمایا: ''واجب ہوگئی'' اس پر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا واجب ہوگئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص جس کی تم نے تعریف کی تھی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی ،اور یہ دوسرا شخص جس کی تم نے برائی کی تھی اس کے لیے آگ واجب ہوگئی۔ کیونکہ تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

554. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيِّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ. (بخاری:6512، مسلم:2202)

554۔حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''راحت پا گیا یا لوگ اس سے نجات پا گئے ۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس بات کے کیا معنی ہوئے! کہ وہ راحت پاگیا یا لوگ اس سے نجات پاگئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مومن مرنے کے بعد دنیا کے غموں سے نجات پاتا ہے اور اللہ کی رحمت کے سائے میں پناہ لیتا ہے اور بدکار شخص کے مرنے سے لوگ ،شہر، ملک اور درخت وجانور سب نجات پاتے ہیں۔

555. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِيْ الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

555۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کے مرنے کی اطلاع اس دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا اور نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ صفیں بنا کر چار تکبیریں کہیں۔(بخاری:1245، مسلم:2204)

556. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ يَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ. فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ.

556۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں نجاشی رضی اللہ عنہ شاہ حبشہ کے وفات پاجانے کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کے لیے بخشش مانگو۔(بخاری:1327، مسلم:2205)

557. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

557۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔
(بخاری:1334، مسلم:2207)

558. عَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ

558۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: آج حبش کے ایک نیک شخص کا انتقال ہوگیا ہے تو آؤ اس کی نماز جنازہ پڑھیں

تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ، فَهَلُمَّ، فَصَلُّوا عَلَيْهِ. قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَنَحْنُ مَعَهُ صُفُوفٌ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے صفیں باندھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تین صفیں بنائے کھڑے ہوئے۔

(بخاری:1320، مسلم:2209)

559. عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو مَنْ حَدَّثَكَ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ

(بخاری:857، مسلم:2211)

559۔سلیمان شیبانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے ایک ایسے شخص نے اطلاع دی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک الگ تھلگ بنی ہوئی قبر پر گئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کرائی تھی اور سب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنا کر نماز جنازہ پڑھی تھی۔شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: اے ابوعمرو! یہ روایت آپ سے کس نے بیان کی ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

560. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْتِهِ فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ. فَقَالَ مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ؟ قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: أَفَلَا آذَنْتُمُونِي. فَقَالُوا إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتُهُ قَالَ فَحَقَرُوا شَأْنَهُ قَالَ: فَدُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ. فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

(بخاری:1337، مسلم:2215)

560۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام۔مرد تھا یا عورت۔مسجد کی خدمت کیا کرتا تھا،اس کا انتقال ہوگیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی موت کا پتہ نہ چلا۔چنانچہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یاد کیا اور فرمایا: وہ شخص کہاں گیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا انتقال ہوگیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھے کیوں خبر نہ کی؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا اس کی موت کا واقعہ ایسا ہے اس لیے یعنی اسے کچھ زیادہ اہمیت نہ دی اور اس کے مرتبے کو حقیر جانا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا مجھے اس کی قبر بتاؤ۔چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

561. عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتّٰى تُخَلِّفَكُمْ. (بخاری:1307، مسلم:2217)

561۔حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے رہو یہاں تک کہ وہ آگے بڑھ جائے۔

562. عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جِنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ. (بخاری:1308، مسلم:2218)

562۔حضرت عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص جنازہ دیکھے تو اگر وہ اس کے ساتھ نہ جا رہا ہو تو اسے چاہیے کہ کھڑا ہو جائے اور اس وقت تک کھڑا رہے حتی کہ یہ شخص جنازے سے پیچھے رہ جائے یا جنازہ اس سے آگے بڑھ جائے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (راوی کو شک ہے) اس سے آگے بڑھنے سے پہلے زمین پر رکھ دیا جائے۔

563. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ.

563۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جا رہا ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ رکھ نہ دیا جائے۔

(بخاری:1310، مسلم:2221)

564. عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيّ. قَالَ؟ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُوْمُوْا.

(بخاری:1311، مسلم:2222)

564۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو جناب نبی ﷺ اس کے احترام میں کھڑے ہوگئے اور ہم سب بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوگئے ،اس کے بعد ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ!

565. عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَىْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ. فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ جِنَازَةٌ، فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيّ. فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا.

(بخاری:1312، مسلم:2225)

565۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ دونوں قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں کے لوگ ایک جنازہ لے کر ان کے قریب سے گزرے تو یہ دونوں حضرات کھڑے ہوگئے ۔ان سے کہا گیا کہ یہ جنازہ مقامی شخص کا یعنی ذمی (ایرانی مجوسی) کا تھا تو دونوں حضرات نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے قریب سے بھی ایک جنازہ گزرا تھا اور آپ ﷺ احتراماً کھڑے ہوگئے تھے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ یہودی کا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کیا یہودی میں جان نہیں ہے؟

566. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا.

(بخاری:1331، مسلم:2235)

566۔ حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو زچگی میں انتقال کرگئی تھی اور آپ ﷺ نماز پڑھاتے وقت جنازے کے پاس درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

12...... ﴿ كتاب الزكاة ﴾
زکوٰۃ کے بارے میں

567۔ عَنْ أَبِیْ سَعِیْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

567۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ چاندی (دوسو درہم یا ساڑھے باون تولے چاندی) سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ ہے اور نہ پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ ہے۔ (بخاری:1405، مسلم:2263)

568۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِیْ عَبْدِهٖ وَلَا فِیْ فَرَسِهٖ.

568۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔
(بخاری:1463، مسلم:2273)

569۔ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ. فَقِیْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ وَسَلَّمَ مَا یَنْقِمُ ابْنُ جَمِیْلٍ إِلَّا أَنَّهٗ كَانَ فَقِیْرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهٗ وَأَعْتُدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ﷺ وَسَلَّمَ فَهِیَ ﷺ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.
(بخاری:1468، مسلم:2277)

569۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا تو آپ ﷺ کو اطلاع دی گئی کہ یہ حضرات ابن جمیل، خالد بن ولید، اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہیں، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: کہ ابن جمیل رضی اللہ عنہ تو اس چیز کا بدلہ لے رہا ہے کہ پہلے وہ محتاج تھا اور اب اسے اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ نے مالدار کر دیا ہے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے زکوٰۃ مانگ کر تم ان پر ظلم کر رہے ہو، انہوں نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک راہ خدا میں وقف کر دیے ہیں باقی رہے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور ان کی زکوٰۃ ان پر بہر حال واجب ہے بلکہ اسی قدر مزید ان کو ادا کرنا چاہیے۔

570۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى وَالصَّغِیْرِ وَالْكَبِیْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

570۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہر مسلمان مرد اور عورت پر خواہ آزاد ہو یا غلام، کھجور یا جو کا ایک صاع بطور صدقہ فطر ادا کرنا فرض کیا ہے۔
(بخاری:1504، مسلم:2278)

571۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رضی اللہ عنہ فَجَعَلَ النَّاسُ

571۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ صدقہ فطر کھجور یا جو کا ایک صاع دیا جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے گندم کے دو مد کو ایک صاع جو یا کھجور کے مساوی قرار

عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ . (بخاری: 1507، مسلم: 2281)

دے دیا۔

572. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ .

572۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر میں ایک صاع کھانا (گندم) یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع انگور دیا کرتے تھے۔
(بخاری: 1506، مسلم: 2284)

573. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُعْطِيْهَا فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ .

573۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر میں گندم، کھجور، جو یا انگور میں سے کوئی ایک چیز ایک صاع دیا کرتے تھے پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور شامی سُرخ گندم آ گئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا خیال ہے اس گندم کا ایک مد دیگر اشیاء کے دومُد کے برابر ہے۔ (بخاری: 1508، مسلم: 2285)

574. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَ رَجُلٍ وِزْرٌ. فَأَمَّا الَّذِيْ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِيْ مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِيْ طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَ آثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِئَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ وِزْرٌ عَلٰى ذٰلِكَ. وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ؟ فَقَالَ: مَا أُنْزِلَ فِيْهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ ﴿ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴾
(بخاری: 2860، مسلم: 2290)

574۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھوڑے تین طرح کے ہیں، ایک اپنے مالک کے لیے باعث اجر ہے، ایک اپنے مالک کے عیب ڈھانپنے والا اور ایک اپنے مالک کے لیے باعث گناہ ہے، وہ شخص جس کے لیے گھوڑا باعث ثواب ہے وہ ایسا شخص ہے جس نے گھوڑے کو راہِ خدا میں جہاد کے لیے پالا اور لمبی رسی باندھ کر اسے کسی چراگاہ یا باغ میں چھوڑ دیا تو اس رسی کی لمبائی میں اس چراگاہ یا باغ کا جتنا حصہ آ جائے گا اتنی ہی نیکیاں اس کے حسب میں لکھی جائیں گی اور اگر وہ گھوڑا رسی تڑا کر ایک یا دو ٹیلے پھاند جائے تو اس کی لید اور اس کے نشان ہائے قدم بھی اس کی نیکیوں میں شمار ہوں گے اور اگر وہ کسی نہر پر سے گزرتے ہوئے اس میں سے پانی پئے گا اگرچہ مالک نے پانی پلانے کا ارادہ نہ کیا جب بھی اس کے حساب میں نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو شخص گھوڑا دکھاوے اور فخر کی غرض سے باندھے اور اہل اسلام کی دشمنی کے لیے رکھے وہ گھوڑا اس کے لیے باعث گناہ ہے۔ اور آپ ﷺ سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سلسلہ میں مجھ پر کوئی حکم نازل نہیں ہوا سوائے اس آیت کے جو اپنے معانی کے اعتبار سے بے مثال ہے اور انتہائی جامعیت کی حامل ہے ﴿ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ ﴾ [الزلزال: 7، 8] ''پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بدی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔''

575. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. قُلْتُ: مَا شَأْنِيْ أَيُرٰى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِيْ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ. فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.

(بخاری:6638، مسلم:2300)

575۔حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا جب کہ آپ ﷺ کعبے کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے: قسم ہے رب کعبہ کی، وہی لوگ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں! قسم ہے رب کعبہ کی وہی لوگ سب سے زیادہ گھاٹے میں ہیں! میں نے عرض کیا: میری کیا حالت ہے؟ کیا مجھ میں کوئی ایسی بات نظر آئی ہے؟ کیا بات ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ ﷺ یہی کلمات دہراتے رہے، چنانچہ میں خاموش نہ رہ سکا اور میں شدید رنج وغم میں مبتلا ہو گیا اور میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو زیادہ مال والے ہیں، سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح اور اس طرح اور اس طرح (یعنی آگے، پیچھے اور دائیں بائیں ہر طرف مستحق لوگوں پر) خرچ کرتے ہیں۔

576. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ أَوْ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ أَوْ كَمَا حَلَفَ مَا مِنْ رَجُلٍ تَكُوْنُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ.

(بخاری:1460، مسلم:2300)

576۔حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت پہنچا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یا آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یا جس طرح بھی آپ ﷺ نے قسم کھائی: جس شخص کے پاس اونٹ گائیں یا بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرے تو قیامت کے دن یہ جانور زیادہ سے زیادہ عظیم الجثہ اور زیادہ سے زیادہ فربہ حالت میں لائے جائیں گے اور اس شخص کو اپنے کھروں سے روندیں اور کچلیں گے اور اپنے سینگوں سے ٹکریں ماریں گے جب ان میں سے آخری جانور گزر جائے گا تو پہلا پھر آ جائے گا اور یہ عذاب اس شخص پر اسی طرح جاری رہے گا۔ جب تک لوگوں کا حساب نہ ہو جائے۔

577. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرَّةِ الْمَدِيْنَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ. فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ. مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِيْ ذَهَبًا يَأْتِيْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِيْ مِنْهُ دِيْنَارٌ إِلَّا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُوْلَ بِهِ فِيْ عِبَادِ اللّٰهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَرَانَا بِيَدِهِ. ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: الْأَكْثَرُوْنَ هُمُ الْأَقَلُّوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

577۔حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کی کنکریلی زمین پر بوقت شام چلا جا رہا تھا کہ ہمارے سامنے اُحد کی پہاڑی آ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور مجھ پر ایک رات یا تین راتیں ایسی گزریں کہ ان میں سے ایک دینار بھی میرے پاس بچے۔ سوائے اس دینار کے جو میں ادائے قرض کے لیے روک لوں۔ اور اس کو اللہ کے بندوں میں اس طرح اور اس طرح اور اس طرح خرچ کروں۔ یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے دکھایا، پھر فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! میں نے عرض

ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكُثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ.

(بخاری:6268، مسلم:2304)

کیا: لبیك وسعدیك یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: زیادہ مال والے لوگ ہی کم ثواب والے ہیں، سوائے اس شخص کے جس نے اس طرح اور اس طرح (یعنی دائیں اور بائیں ہر طرف) خرچ کیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! اسی جگہ ٹھہرے رہو، اور جب تک میں واپس نہ آؤں کہیں نہ جانا! پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے، پھر میں نے ایک آواز سنی اور مجھے ڈر ہوا کہ کہیں آپ ﷺ کو کوئی حادثہ نہ پیش آ گیا ہو، اس لیے میں نے آگے جانے کا ارادہ کیا لیکن پھر مجھے آپ ﷺ ارشاد یاد آ گیا اور میں ٹھہرا رہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آواز جبریل علیہ السلام کی تھی وہ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ آپ کو امت میں سے جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس نے اللہ کے ساتھ عبادت واطاعت میں کسی غیر کو ذرا بھی شریک نہ کیا ہو گا وہ جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خواہ وہ زنا یا چوری کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! خواہ زنا کرے یا چوری کرے۔

578. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ. قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ. فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ. قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا. قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً، فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي اجْلِسْ هَا هُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ. قَالَ: فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ

578۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات (گھر سے) نکلا تو دیکھا کہ نبی ﷺ تنہا چلے جا رہے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کوئی شخص نہیں ہے، مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ کسی کو ساتھ لے جانا پسند نہیں فرماتے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس خیال سے میں چاندنی سے بچ کر چلنے لگا (تا کہ آپ ﷺ مجھے نہ دیکھ سکیں) لیکن آپ ﷺ نے پلٹ کر دیکھا اور مجھے دیکھ کر دریافت فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: ابو ذر، اللہ مجھے آپ ﷺ پر قربان کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو ذر رضی اللہ عنہ آؤ۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ تھوڑی دیر چلتا رہا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: درحقیقت زیادہ مال والے لوگ ہی قیامت کے دن کم مایہ اور کم حیثیت ہوں گے سوائے اس شخص کے جسے اللہ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ اسے دائیں اور بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف بکھیرے اور اسے ہر طرح کے نیک کام میں صرف کرے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں مزید کچھ دیر آپ ﷺ کے ساتھ چلتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ! حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے ایک صاف زمین پر جس کے ارد گرد پتھر بکھرے ہوئے

زَنٰی قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتّٰی قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ جَعَلَنِی اللّٰهُ فِدَائَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِی جَانِبِ الْحَرَّةِ، مَا سَمِعْتُ أَحَدًا یَرْجِعُ إِلَیْكَ شَیْئًا قَالَ ذٰلِكَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِی فِی جَانِبِ الْحَرَّةِ قَالَ بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ یَا جِبْرِیْلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰی قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰی. قَالَ: نَعَمْ. وَإِنْ شَرِبَ.
(بخاری:6443،مسلم:2305)

تھے بیٹھنے کا حکم دیا اور فرمایا: میرے واپس آنے تک یہیں بیٹھے رہنا! پھر آپ ﷺ اس پتھریلے علاقے میں تشریف لے گئے حتی کہ آپ ﷺ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور وہاں دیر تک ٹھہرے رہے۔ اس کے کافی دیر بعد میں نے آپ ﷺ کے واپس تشریف لانے کی آواز سنی اور آپ ﷺ فرماتے جاتے تھے "اور اگر چہ چوری کرے یا زنا کرے" ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب آپ ﷺ (میرے قریب) تشریف لے آئے تو پھر مجھ سے صبر نہ ہو سکا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ مجھے آپ ﷺ پر قربان ہونے کی سعادت نصیب کرے! یہ پتھریلی زمین کے اس طرف آپ ﷺ کس سے گفتگو کررہے تھے؟ میں نے نہیں سنا کہ کسی نے آپ کو جواب دیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے جو مجھے پتھریلی زمین کے اس طرف آ کر ملے اور انہوں نے کہا: اپنی اُمت کو بشارت دیجیے کہ جو شخص اس حال میں مرے گا کہ اس نے کسی غیر اللہ کو عبادت واطاعت میں اللہ کا شریک نہ بنایا ہو گا وہ جنت میں جائے گا، میں نے کہا اے جبریل علیہ السلام! خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پھر کہا کہ خواہ اس نے چوری کی ہو یا زنا کیا ہو تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: ہاں! اگر چہ اس نے شراب بھی پی ہو۔

579. عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰی مَلَإٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعْرِ وَالثِّیَابِ وَالْهَیْئَةِ حَتّٰی قَامَ عَلَیْهِمْ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِیْنَ بِرَضْفٍ یُحْمٰی عَلَیْهِ فِی نَارِ جَهَنَّمَ ثُمَّ یُوضَعُ عَلٰی حَلَمَةِ ثَدْیِ أَحَدِهِمْ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ وَیُوضَعُ عَلٰی نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْیِهِ یَتَزَلْزَلُ ثُمَّ وَلّٰی فَجَلَسَ إِلٰی سَارِیَةٍ وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَیْهِ وَأَنَا لَا أَدْرِی مَنْ هُوَ. فَقُلْتُ لَهُ: لَا أُرَی الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِی قُلْتَ قَالَ إِنَّهُمْ لَا یَعْقِلُونَ شَیْئًا قَالَ لِی خَلِیْلِی قَالَ قُلْتُ مَنْ خَلِیْلُكَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا أَبَا ذَرٍّ أَتُبْصِرُ أُحُدًا قَالَ فَنَظَرْتُ إِلَی الشَّمْسِ مَا

579۔ حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں قریش کے سرداروں میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا جس کے بال اور کپڑے موٹے اور کھردرے تھے اور حلیہ اور شکل وصورت بھدی اور پراگندہ۔ اس نے ان لوگوں کے پاس کھڑے ہو کر سلام کیا اور کہا: مال جمع کرنے والوں کو بشارت دے دو کہ ایک پتھر جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر وہ ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو ان کے کندھے کی ہڈی کے پاس سے پار ہو کر دوسری طرف نکل جائے گا۔ پھر وہ ان کے شانے کی ہڈی پر رکھا جائے گا تو چھاتی کی نوک سے باہر نکل جائے گا اور وہ پتھر اسی طرح مسلسل ہلتا ہوا آر پار ہوتا رہے گا۔ یہ بات کہہ کر وہ مڑا اور ایک ستون کے پاس جا کر بیٹھ گیا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور اس شخص کے پاس بیٹھ گیا، مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ کون ہے، میں نے اس سے کہا کہ میرا خیال ہے ان لوگوں نے تمہاری بات کو پسند نہیں کیا، وہ کہنے لگا: یہ لوگ بے سمجھ ہیں ،مجھ سے میرے خلیل نے کہا تھا۔ میں نے پوچھا: تمہارے خلیل کون تھے؟ کہنے

بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُرْسِلُنِي فِيْ حَاجَةٍ لَهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ وَإِنَّ هَؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا لَا وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ حَتّٰى أَلْقَى اللّٰهَ.

(بخاری:1407،1408، مسلم:2306،2307)

لگا: رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اے ابوذر رضی اللہ عنہ! کیا تم اس اُحد پہاڑ کو دیکھ رہے ہو؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا چونکہ دن ختم ہوگیا تھا اس لیے میں نے دھوپ کو دیکھا پھر آپ ﷺ سے عرض کیا: ہاں! دیکھ رہا ہوں! دراصل آپ ﷺ کی بات سن کر خیال ہوا کہ آپ ﷺ مجھے کسی کام سے بھیجنا چاہتے ہیں (لیکن نہیں بلکہ) آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا موجود ہو اور میں اسے سارے کا سارا سوائے تین اشرفیوں کے خرچ نہ کردوں۔ (نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنانے کے بعد ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا): یہ لوگ بے عقل ہیں صرف دنیا جمع کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں ان سے نہ دنیا کی کوئی چیز مانگوں گا اور نہ دین کے متعلق کوئی بات ان سے دریافت کروں گا، حتی کہ میں اللہ سے جاملوں!

580. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ. وَقَالَ يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَدِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ

(بخاری:4684، مسلم:2309)

580۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''خرچ کرو تاکہ میں بھی تم پر خرچ کروں۔'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور اُس کے لیے دن رات کا بے تحاشا خرچ کرنا اس میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: کبھی تم نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے جب سے آسمان و زمین پیدا فرمائے ہیں کیا کچھ خرچ کیا ہوگا؟ اور یہ تمام خرچ کرنے کے باوجود اس ذخیرے میں جو اس کے ہاتھ میں ہے ذرا بھی کمی نہیں ہوئی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے ہاتھ میں میزان ہے جسے چاہتا ہے پست کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بلند کرتا ہے۔

581. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ.

(بخاری:7168، مسلم:2313)

581۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو اطلاع ملی کہ ایک صحابی نے اپنے غلام کو اپنے بعد آزاد کردیا ہے جب کہ ان کے پاس اس کے سوا کوئی مال بھی نہیں ہے چنانچہ نبی ﷺ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کردیا اور اس کی قیمت ان صاحب کو بھیج دی۔

582. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ

582۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ مال دار شخص تھے۔ ان کے کھجور کے باغات تھے، اور ان کو اپنا وہ باغ جس کا نام ''بیرحاء'' تھا سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے آگے کی جانب واقع تھا اور نبی ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے، اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا

تَنالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ قَامَ أَبُوْطَلْحَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ.

(بخاری:1461، مسلم:2315)

تُحِبُّوْنَ ﴾ [آل عمران:92] ''تم نیکی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم عزیز رکھتے ہو۔'' تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ﴾ اور میرا مال سب سے محبوب مال بیرحاء ہے لہٰذا وہ آج سے اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور میں اس کے ثواب کا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے پاس ذخیرہ ہونے کا امیدوار ہوں، یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو مصرف میں لے آئیں، راوی کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت خوب! یہ تو بہت نفع بخش مال ہے! یہ تو واقعی نفع بخش مال ہے! اور جو کچھ تم نے کہا، میں نے سن لیا، میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کردو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں بانٹ دیا۔

583. عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ.

(بخاری:2594، مسلم:2317)

583۔ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ لونڈی اپنے کسی ماموں کو دے کر اس کے ساتھ صلہ رحمی اور حُسن سلوک کرتی تو ثواب اور اجر زیادہ ہوتا۔

584. عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بِمِثْلِهٖ سَوَاءً قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ وَأَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِهَا. قَالَ: فَقَالَتْ لِعَبْدِاللّٰهِ: سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِيْ عَنِّيْ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حَجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ سَلِيْ أَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَجْزِيْ عَنِّيْ

584۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں مسجد میں تھی کہ میں نے دیکھا نبی ﷺ عورتوں کو تلقین فرما رہے ہیں: صدقہ دیا کرو خواہ اپنے زیورات میں سے ہی کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے خاوند عبداللہ رضی اللہ عنہ پر اور کچھ یتیموں پر جو ان کی زیر کفالت تھے خرچ کیا کرتی تھیں، چنانچہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں کہ آیا یہ جو میں آپ پر اور ان یتیموں پر جو میرے زیر پرورش ہیں خرچ کرتی ہوں، میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم خود جا کر رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلو! چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلی تو مجھے دروازے پر ایک انصاری خاتون ملیں ان کو بھی یہی مسئلہ درپیش تھا اور آپ ﷺ سے دریافت کرنا چاہتی تھیں، اسی وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ ہمارے قریب سے گزرے تو ہم نے ان سے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کرکے ہمیں بتاؤ کہ وہ خرچ جو میں اپنے خاوند پر اور ان یتیم بچوں

أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى زَوْجِيْ وَأَيْتَامٍ لِيْ فِيْ حَجْرِيْ وَقُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا. قَالَ: زَيْنَبُ. قَالَ: أَيُّ الزَّيَانِبِ :قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.
(بخاری:1466،مسلم:2318)

پر کرتی ہوں جو میرے پاس پل رہے ہیں میری طرف سے صدقہ شمار ہوگا؟ نیز ہم نے کہا کہ آپ ﷺ سے ہمارا ذکر نہ کرنا! حضرت بلال رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ پوچھنے والی عورتیں کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: زینب رضی اللہ عنہا! آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: کون سی زینب رضی اللہ عنہا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا! اس کے لیے تو دو اجر ہوں گے ایک رشتہ دار کے ساتھ صلہ رحمی کا ثواب اور دوسرا صدقہ دینے کا اجر۔

585.عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لِيْ مِنْ أَجْرٍ فِيْ بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ قَالَ: نَعَمْ، لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.
(بخاری:5369،مسلم:2320)

585۔اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جو کچھ میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بیٹوں پر خرچ کر رہی ہو مجھے اس کا ثواب ملے گا۔ جب کہ صورت حال یہ ہے کہ میں ان کو چھوڑ بھی نہیں سکتی کہ وہ ادھر اُدھر بھٹکتے پھریں کیونکہ آخر وہ میری اولاد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس خرچ کا جو ان پر کروگی ثواب ملے گا۔

586.عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ،عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ: إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.
(بخاری:5351،مسلم:2322)

586۔حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان جب اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور خرچ کرتے وقت ثواب کی اُمید رکھتا ہے تو وہ خرچ اس کا صدقہ بن جاتا ہے۔

587.عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّيْ؟ قَالَ: نَعَمْ ،صِلِيْ أُمَّكِ.
(بخاری:2620،مسلم:2325)

587۔حضرت اسماء بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں میری والدہ آئیں جب کہ وہ مشرک تھیں تو میں نے آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ (میرے پاس آئی ہیں) انہوں نے اسلام قبول نہیں کیا ہے، کیا میں ان کی مالی مدد اور ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ضرور! وہ تمہاری ماں ہیں اُن کے ساتھ حسن سلوک کرو!

588.عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِنَّ أُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.
(بخاری:1388،مسلم:2326)

588۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ دیتیں، کیا اگر اب میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کا ان کو ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!

589.عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ

589۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ .قَالُوْا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ. قَالَ: فَيَعْمَلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ. قَالُوْا :فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ. قَالَ: فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟قَالَ :فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوْفِ قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ .
(بخاری:6022، مسلم:2333)

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے ہاتھ سے محنت کر کے خود بھی فائدہ اٹھائے اور صدقہ بھی دے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر کوئی شخص ایسا کرنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو یا ایسا بھی نہ کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی ضرورت مند کی جو حسرت و یاس میں گرفتار ہو مدد کرے۔ پھر عرض کیا گیا: اگر یہ بھی نہ کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے کو بھلائی کرنے کا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی کرنے کا مشورہ دے۔ پھر عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرے تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسروں کے ساتھ بُرائی کرنے سے اور بُرے کاموں سے باز رہے کہ یہ بھی اس شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔

590.عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ ،يَعْدِلُ بَيْنَ الاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ . (بخاری:2989، مسلم:2335)

590۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسانوں کے جسم میں جتنے جوڑ ہیں ان میں سے ہر ایک پر صدقہ واجب ہے ، ہر روز جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دو آدمیوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دینا بھی ایک صدقہ ہے اور کسی کی مدد اس طرح کرنا کہ اسے اپنی سواری پر بٹھا کر یا اس کا سامان لا کر منزل تک پہنچا دے یہ بھی صدقہ ہے، اور کلمہ خیر یا اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کے لیے مسجد کر جاتے ہوئے اٹھتا ہے وہ بھی صدقہ ہے اور راستے میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے۔

591.عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا .

591۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر روز جب لوگ صبح کے وقت اٹھتے ہیں تو دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ،ان میں سے ایک کہتا ہے :اے اللہ! دینے والے کو اور دے اور دوسرا کہتا ہے :اے اللہ! بخیل کو تباہی دے۔ (بخاری:1442، مسلم:2336)

592.عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا. يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا .

592۔حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا: صدقہ دو! اس لیے کہ ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے جب ایک شخص صدقہ دینے کے لیے نکلے گا اور اسے لینے والا کوئی نہ ملے گا، جس کو بھی وہ دینا چاہے گا وہ کہے گا کہ اگر تم کل لاتے تو میں اسے قبول کر لیتا آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ (بخاری:1441، مسلم:2337)

593.عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوْفُ الرَّجُلُ فِيْهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ

593۔حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب ایک شخص سونا لے کر صدقہ دینے کے لیے پھرے گا اور اسے کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو سونا بھی صدقہ میں قبول کرے، اور دیکھنے

لا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ.

میں آئے گا کہ ایک ایک مرد کے پیچھے چالیس چالیس عورتیں پھریں گی کہ وہ انہیں اپنی پناہ میں لے لے، دراصل یہ اس بنا پر ہوگا کہ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔ (بخاری:1414، مسلم:2338)

594. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي.

(بخاری:1412، مسلم:2340)

594۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک کہ تمہارے پاس مال کی اتنی فراوانی نہ ہو جائے کہ وہ بہنے لگے اور مال والوں کو یہ چیز پریشان کرے کہ کاش کوئی صدقہ قبول کرنے والا ہو، نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایک شخص دوسرے کو صدقہ قبول کرنے کی پیشکش کرے گا اور وہ کہے گا کہ مجھے ضرورت نہیں۔

595. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فُلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

(بخاری:7430، مسلم:2343)

595۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی پاک کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے۔ اور اللہ تک صرف پاک چیز ہی پہنچتی ہے۔ تو اللہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے۔ پھر اسے بڑھاتا ہے جس طرح تم اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتے اور بڑھاتے ہو حتی کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

596. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ. (بخاری:1417، مسلم:2349)

596۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: آگ سے بچو خواہ اس کا ذریعہ کھجور کا ایک ٹکڑا صدقہ دینا ہو (کہ یہ بھی نارِ جہنم سے بچنے کا باعث بنے گا۔)

597. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللّٰهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ. ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

(بخاری:6539، مسلم:2348)

597۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب قیامت کے دن تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ براہِ راست بات کرے گا اور اس وقت ذاتِ باری تعالیٰ اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ پھر بندہ نظر اٹھا کر دیکھے گا تو اپنے سامنے کچھ نہ پائے گا، پھر جب دوبارہ دیکھے گا تو اسے اپنے سامنے آگ ہی آگ نظر آئے گی جو اس کا استقبال کر رہی ہوگی، چنانچہ تم میں سے جس کے امکان میں ہو خود کو اس آگ سے بچائے اور اس سے بچنے کا ذریعہ صدقہ ہے خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

اور حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگ سے بچو! یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا اور کراہت کا اظہار کیا (جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگ دیکھ رہے ہوں) پھر فرمایا: آگ سے بچو! پھر کراہت کا اظہار کرتے ہوئے منہ پھیر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسا ہی کیا حتی کہ ہمیں

گمان ہوا کہ آپ ﷺ آگ کو دیکھ رہے ہیں ۔پھر فرمایا: آگ سے بچو!صدقہ دو! خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو،اور اگر کسی کو یہ بھی میسر نہ آئے تو کلمہ خیر اوراچھی بات کہے (کہ یہ بھی صدقہ ہے۔)

598.عَنْ أَبِيْ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ كُنَّا نَتَحَامَلُ فَجَاءَ أَبُوْ عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِأَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هٰذَا وَمَا فَعَلَ هٰذَا الْآخَرُ إِلَّا رِئَاءً فَنَزَلَتْ ﴿ الَّذِينَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ إِلَّا جُهْدَهُمْ ﴾ اَلْآيَةَ .
(بخاری:4668،مسلم:2355)

598۔حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں صدقہ دینے کا حکم دیا گیا تو ہم بوجھ ڈھویا کرتے تھے اوراجرت صدقہ دیتے تھے ۔ایک دن حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ نصف صاع (کھجور جو انہیں اجرت میں ملی تھیں بطور صدقہ)لائے اورایک شخص ان سے زیادہ لایا۔اس پر منافقوں نے کہا کہ اللہ اس (ابوعقیل رضی اللہ عنہ) کے صدقے سے بے نیاز ہے اوراس دوسرے شخص نے جو کچھ کیا ہے صرف دکھاوے کے لیے کیا ہے،اس موقع پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی: ﴿ اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ،سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴾[التوبۃ:79] ''جو رغبت سے دینے والے اہل ایمان کی مالی قربانیوں پر باتیں بناتے ہیں اوران لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں جن کے پاس (راہ خدا میں دینے کے لیے)اس کے سوا کچھ نہیں ہے جو وہ اپنے اوپر مشقت برداشت کرکے دیتے ہیں،اللہ ان مذاق اڑانے والوں کا مذاق اڑاتا ہے اوران کے لیے دردناک سزا ہے۔''

599.عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِإِنَاءٍ .
(بخاری:2629،مسلم:2357)

599۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تازہ بیاہی ہوئی اونٹنی صاف ستھری اوراسی طرح صاف ستھری بکری جو صبح کو بھی ایک برتن بھر کر دودھ دے اورشام کو بھی ایک برتن بھر کر دودھ دے بہترین تحفہ ہے جو کسی کو دیا جائے اس لیے کہ وہ اس کا دودھ پئے گا۔

600.عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلَ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِ مَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيْهِمَا إِلَى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ حَتّٰى تَغْشَى أَنَامِلَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَجَعَلَ الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

600۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بخیل اورصدقہ دینے والے کی مثال اس طرح بیان کی جیسے دو شخص ہوں جنہوں نے لوہے کی دو زرہیں پہن رکھی ہوں اوران کے ہاتھ ان کی چھاتی اور گلے سے بندھے ہوں۔پھر صدقہ دینے والا جب صدقہ دینا چاہے تو اس کی زرہ کھل کر اتنی کشادہ ہو جائے کہ اس کے پوروں کو بھی ڈھانپ لے اوراس کے نشانات قدم بھی مٹادے اوربخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو اس کی زرہ تنگ ہو جائے اوراس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پھنس جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت اپنی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِإِصْبَعِهٖ هٰكَذَا فِیْ جَيْبِهٖ فَلَوْ رَأَيْتَهٗ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ.
(بخاری:1443، مسلم:2361)

انگلیوں کو اپنے گریبان میں اس طرح ڈالتے اور اسے اشارہ کرتے دیکھا کہ اگر تم دیکھتے تو صاف سمجھ جاتے کہ آپ ﷺ کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ کشادہ نہیں ہو رہا۔

601. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدِ سَارِقٍ. فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدَیْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ. فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ. فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِیْ يَدَیْ غَنِیٍّ. فَأَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِیٍّ. فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِیٍّ. فَأُتِیَ. فَقِيْلَ لَهٗ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِیُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ.
(بخاری:1421، مسلم:2362)

601۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے طے کیا کہ آج صدقہ دوں گا، پھر وہ صدقہ دینے گھر سے نکلا تو اس نے (انجانے میں) صدقہ ایک چور کو دے دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ رات ایک چور کو صدقہ دیا گیا ہے۔ اس شخص نے سن کر کہا: اے اللہ! تعریف صرف تیرے لیے ہے، اس نے پھر کہا کہ میں آج پھر صدقہ دوں گا اور جب وہ صدقہ دینے نکلا تو وہ صدقہ ایک زانیہ عورت کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگ پھر باتیں بنانے لگے کہ گزشتہ رات کسی نے ایک زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ یہ بات جب اس شخص کو معلوم ہوئی تو بولا: اے اللہ! سب تعریف صرف تیرے لیے ہے، میرا صدقہ زانیہ کے ہاتھ لگ گیا! اس نے پھر کہا کہ میں آج ضرور صدقہ دوں گا اور جب دینے نکلا تو صدقہ ایک امیر شخص کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں پھر چرچا ہوا کہ ایک امیر آدمی کو صدقہ دیا گیا ہے، جب اسے معلوم ہوا تو کہنے لگا: اے اللہ! تعریف صرف تیرے لیے ہے۔ میرا صدقہ ایک مرتبہ چور کو ملا۔ پھر ایک زانی عورت کو اور پھر ایک مال دار شخص کو، آخر یہ ماجرا کیا ہے؟ چنانچہ اسے (خواب میں) کوئی شخص ملا اور اس نے بتایا کہ (تمہارا صدقہ قبول ہو گیا ہے) جو صدقہ چور کو ملا تو ممکن ہے وہ چور چوری سے باز رہا ہو، یعنیہ زانیہ کو جو صدقہ ملا تو بہت ممکن ہے وہ زنا سے باز رہی ہو، اور جو صدقہ مال دار شخص کو ملا تو ہو سکتا ہے اسے شرم آئے اور وہ بھی اللہ کے دیے ہوئے مال میں سے کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔

602. عَنْ أَبِیْ مُوسٰى عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِيْنُ الَّذِیْ يُنْفِذُ وَرُبَّمَا قَالَ يُعْطِی مَا أُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ إِلَى الَّذِیْ أُمِرَ لَهٗ بِهٖ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ. (بخاری:1438، مسلم:2363)

602۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان دیانت دار خزانچی جو اپنے مالک کے احکام کو نافذ کرے یا آپ ﷺ نے فرمایا: جو اتنا دے جس کا اسے حکم دیا گیا ہو، لیکن دے پورا اور مکمل اور خوش دلی کے ساتھ دے اور اسی کو دے جس کو دینے کا اسے حکم دیا گیا ہو، تو ایسا خزانچی خود بھی ایک صدقہ دینے والا ہے۔

603. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ تَعْنِی إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِیْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ

603۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت جب اپنے گھر کے کھانے پینے کے سامان سے صدقہ دیتی ہے تو اسے بھی اجر ملتا ہے کیونکہ خرچ اس نے کیا ہے بشرطیکہ اس کی نیت نیک

شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَهُ مِثْلُهُ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ.

ہو، نقصان پہنچانے کی نہ ہو اور خاوند کو بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ کمائی اس کی ہے۔ اسی طرح خزانچی بھی جب اپنے مالک کے مال میں سے خرچ کرتا ہے تو اسے بھی اس کا اجر ملتا ہے اور یہ سب ایک دوسرے کے اجر کو ذرا بھی کم نہیں کرتے۔

(بخاری:1437، مسلم:2364)

604. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

(بخاری:5194، مسلم:2370)

604۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن دنوں خاوند گھر میں ہو، بیوی کو چاہیے کہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رکھے۔

605. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

(بخاری:5360، مسلم:2366)

605۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی میں سے اس کی اجازت کے بغیر اس کی اولاد، اس کے رشتہ داروں اور مہمانوں پر خرچ کرتی ہے تو آدھا ثواب خاوند کو ملتا ہے۔

606. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ. (بخاری:1897، مسلم:2371)

606۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں دیتے وقت کوئی چیز ایک کی بجائے دو دیتا ہے اسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا کہ اے بندے! یہاں آؤ یہ دروازہ اچھا ہے! جو نمازیوں میں سے ہوگا اسے باب الصلاۃ سے پکارا جائے گا، جو اہل جہاد میں سے ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور جو روزہ رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا، اور جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ اور ایسے شخص کے لئے جسے ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا کون سے اعمال کرنا ضروری ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے توقع ہے کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہوگے۔

607. عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ أَيْ فُلُ هَلُمَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

607۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک کی بجائے دو چیزیں دیں اسے جنت کے دربان آوازیں دیں گے، جنت کے ہر دروازے کا دربان کہے گا: اے شخص! ادھر آؤ۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! پھر ایسے شخص کو تو کوئی پرواہ اور فکر نہ ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں توقع کرتا ہوں کہ تم بھی ان

إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ .

لوگوں میں سے ہو گے۔

(بخاری:2841، مسلم:2373)

608. عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ .

(بخاری:2841، مسلم:2373)

608۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرچ کرا ور گن گن کر نہ رکھ، کیونکہ اگر تو گن گن کر رکھے گی تو اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا اور بچا بچا کر نہ رکھ اگر تو بچا کر رکھے گی تو اللہ بھی تجھ سے بچا کر رکھے گا۔

609. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ .

609۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مسلمان عورتو! تم پر لازم ہے کہ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی تحقیر نہ کرے اگرچہ وہ بکری کا ایک کھر ہی بھیجے۔

(بخاری:2566، مسلم:2379)

610. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ ،وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

(بخاری:660، مسلم:2380)

610۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سات شخص ایسے ہیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں پناہ دے گا جس دن اللہ کے سائے کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ (1) عدل وانصاف کرنے والا حاکم (2) وہ جوان جس کی نشوونما اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ ہو۔ (3) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا ہے۔ (4) وہ دو شخص جو ایک دوسرے سے صرف اللہ کے واسطے محبت کریں ،اللہ کے لیے ہی آپس میں ملیں اور اللہ کے لیے ہی جدا ہوں۔ (5) وہ شخص جسے کوئی امیر حسین عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ اس کی دعوت یہ کہہ کر رد کر دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (6) وہ شخص جو صدقہ ایسے پوشیدہ طریقے سے دے کہ دایاں ہاتھ جو خرچ کرے اس کی خبر بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو۔ (7) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلیں۔

611. عَنْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

(بخاری:1419، مسلم:2382)

611۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس صدقے کا اجر وثواب سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس صدقے کا جو تو تندرستی کی حالت میں اور زندگی کے ایسے دور میں دے جب تجھ پر مال کی حرص غالب ہو، تجھے محتاجی کا خوف بھی لاحق ہو اور تو امیری کی خواہش بھی رکھتا ہو گویا صدقہ دینے میں آخری وقت کا انتظار نہ کرے کہ جب جان حلق میں اٹکے تو اس وقت تو کہے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا، حالانکہ اب تو وہ از خود فلاں اور فلاں کا ہو چکا۔

612. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ.

612۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ کے وقت صدقہ دینے اور سوال کرنے اور نہ کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے کہیں بہتر ہے، اوپر والا دینے اور خرچ کرتے والا ہاتھ ہے اور نیچے والا مانگنے والا۔

(بخاری: 1429، مسلم: 2385)

613. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ.

613۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اس کو دو جس کی کفالت تمہارے ذمہ ہے، اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد بھی دینے والا غنی رہے اور جو شخص مانگنے سے پرہیز کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قناعت عطا فرماتا ہے اور جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے۔

(بخاری: 1427، مسلم: 2386)

614. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ.

(بخاری: 1472، مسلم: 2387)

614۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مال مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھر عطا فرمایا، میں نے مزید طلب کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مزید عطا فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: اے حکیم رضی اللہ عنہ! یہ مالِ دنیا سر سبز اور میٹھا ہے لیکن جو شخص اسے بے نیازی اور دینے والے کی سخاوت سے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو اسے حرص و لالچ سے اور مانگ کر لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت نہیں ہوتی جیسے کوئی شخص کھانا کھاتا ہے لیکن اس کی سیری نہیں ہوتی اور یاد رکھو دینے والا ہاتھ دستِ سوال سے افضل اور بہتر ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق و صداقت دے کر بھیجا ہے! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کبھی کسی کے آگے کسی چیز کے لیے دستِ سوال دراز کرنے کی ذلت برداشت نہیں کروں گا حتیٰ کہ میں دُنیا چھوڑ جاؤں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے دورِ خلافت میں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بلاتے رہے کہ لے لیں لیکن آپ انکار ہی کرتے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو بُلاتے رہے کہ ان کو کچھ دیں لیکن وہ ان سے بھی قبول کرنے سے انکار کرتے رہے، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے مسلمانو! میں تم کو حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں گواہ بناتا ہوں کہ میں مالِ غنیمت میں سے ان کا حق انہیں پیش کرتا ہوں کہ قبول کر

لیں لیکن وہ لینے سے انکار کیے جاتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بعد کبھی کسی سے کچھ لینا گوارا نہیں کیا حتی کہ انتقال ہوگیا۔

615.عَنْ مُعَاوِيَةَ خَطِيْبًا يَقُوْلُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ . (بخاری:71، مسلم:2389)

615۔حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا : اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں، دیتا تو اللہ ہے ۔ یہ امت دین حق پر ضرور قائم رہے گی اور جب تک یہ دین حق پر قائم رہے گی انہیں ان کے مخالفین کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ قیامت آجائے گی۔

616.عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ .

616۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ شخص نہیں ہے جو در بدر پھر کر سوال کرتا ہے اور ایک لقمے یا ایک دو کھجوریں لے کر لوٹ جاتا ہے۔ بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے نہ تو ایسی با فراغت روزی میسر ہے جو اسے بے نیاز کردے اور نہ اتنا بے دست و پا ہو کہ لوگ از خود اس کی غربت کا اندازہ کرلیں اور اسے صدقہ دیں اور نہ وہ لوگوں کے آگے دست سوال دراز کر سکے۔ (بخاری:1479، مسلم:2393)

617.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ (بخاری:1474، مسلم:2396)

617۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں سے ہمیشہ مانگتا رہتا ہے (تاکہ مال بڑھے) وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا اس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہ ہوگی۔

618.عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ (بخاری:2074، مسلم:2402)

618۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان کا جنگل سے لکڑیوں کا گٹھا کمر پر اٹھا کر لانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ کسی کے آگے دست سوال دراز کرے جو اسے کچھ دے یا انکار کردے۔

619.عَنْ عُمَرَ يَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ

619۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا ۔ یہ اسے دیجیے جو مجھ سے زیادہ اس کا ضرورت مند اور محتاج ہو۔ اسی سلسلہ میں ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کو کوئی مال بغیر لالچ کیے اور بلا مانگے ملے تو اسے لے لیا کرو اور جو اس طرح نہ آئے اس کے پیچھے نہ پڑا کرو۔ (بخاری:14730، مسلم:2405)

620.عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِيْ اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا

620۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دو باتیں ایسی ہیں جن کے لیے بوڑھے کا دل بھی جوان رہتا ہے۔ (1) مال کی محبت اور (2) لمبی آرزوؤں کا تانا بانا۔

وَطُوْلِ الْأَمَلِ

(بخاری:6421، مسلم:2410، 2411)

621. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَكْبُرُ ابْنُ آدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ: حُبُّ الْمَالِ وَطُوْلُ الْعُمُرِ. (بخاری:6420، مسلم:2412)

621۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انسان بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ دو باتیں بڑھتی اور پلتی جاتی ہیں۔ (1) مال کی محبت (2) لمبی عمر کی خواہش۔

622. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ.

622۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس آدم کے بیٹے کو اگر سونے سے بھرا ہوا جنگل بھی مل جائے تو یہ خواہش کرے گا کہ کاش دو ہوں اس کا منہ تو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے لیکن جو اس سے باز آ جائے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ (بخاری:6439، مسلم:2415)

623. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ مِثْلَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ تَابَ. (بخاری:6436، مسلم:2418)

623۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: ابن آدم کو اگر دولت کی وادی بھی مل جائے تو یہ چاہے گا کہ اسے ایسی ہی ایک اور مل جائے اور آدمی کا پیٹ صرف قبر کی مٹی ہی بھرتی ہے اور جو اس سے باز آنا چاہے اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔

624. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ.

624۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امیری ساز و سامان کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری اور دولت مندی دل کی بے نیازی ہے۔ (بخاری:6446، مسلم:2420)

625. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ قِيْلَ وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ قَالَ زَهْرَةُ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِيْنِهِ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ: أَنَا. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِيْنَ طَلَعَ ذٰلِكَ قَالَ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ

625۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ خوف زمین کی برکتوں سے ہے۔ کسی نے دریافت کیا: زمین کی برکتوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی زیب و زینت! اس پر ایک شخص نے عرض کیا: کیا خیر سے شر پیدا ہو سکتا ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور اتنی دیر خاموش رہے کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا اور فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے سوال کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: میں نے دریافت کیا تھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (پہلے جب اس نے سوال کیا تھا تو نبی ﷺ کی خاموشی دیکھ کر سب نے اس کے سوال کو گستاخی سمجھا تھا اور دل میں اسے ملامت کی تھی لیکن) اب جو وہ سامنے آیا تو سب نے اس کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خیر کا نتیجہ خیر ہی ہوتا ہے! لیکن یہ مال دنیا جو دیکھنے میں سرسبز اور ذائقہ میں میٹھا ہے بالکل سبزۂ نو بہار کی طرح ہے اسے اگر جانور زیادہ کھا لے تو اُپھارہ کر دیتا ہے

هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِيْ حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.
(بخاری:6427، مسلم:2422)

اور پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے مگر وہ ہری چگ جو کھائے اور جب خوب سیر ہو جائے تو دھوپ میں بیٹھ کر جگالی کرے اور لید اور پیشاب کرے پھر لوٹ کر آئے اور کھائے۔ دراصل یہ مالِ دنیا بھی خوشنما اور خوش ذائقہ ہے اسے جس نے حق کے مطابق لیا اور حق کے مطابق خرچ کیا تو یہ خوش گوار ہے اور جس نے اپنے حق سے زیادہ لیا اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

626.عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنِّيْ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ وَرَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْمِسْكِيْنَ وَالْيَتِيْمَ وَابْنَ السَّبِيْلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری:1465، مسلم:2423)

626۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہم سب آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں جس چیز کا خوف ہے وہ دُنیا کی سرسبزی اور زیب و زینت ہے جس کے دروازے تم پر کھول دیے جائیں گے۔ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہو سکتا ہے کہ خیر کے نتیجہ میں شر پیدا ہو؟ یہ بات سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو اس شخص سے کہا گیا: تم نے ایسی بات کیوں کہی کہ رسول اللہ ﷺ نے تم کو جواب نہیں دیا؟ پھر ہم نے خیال کیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے، پھر آپ ﷺ نے پسینہ پونچھا اور دریافت فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے سوال کیا تھا؟ گویا آپ ﷺ نے اس کے سوال کو پسند کیا۔ پھر فرمایا: یہ حقیقت ہے کہ خیر کے نتیجہ میں شر نہیں پیدا ہوتا۔ لیکن موسم بہار میں جو کچھ اُگتا ہے وہ جانور کو یا ہلاک کر دیتا ہے یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتا ہے سوائے اس سبزی خور کے جو کھا کر جب سیر ہو جائے تو دھوپ میں جا بیٹھے اور جگالی کرے اور بول و براز سے فارغ ہو کر پھر خوب چرے، اسی طرح یہ مال و دولت دُنیا بھی سرسبز و شاداب اور خوش ذائقہ ہے اور یہ اس مسلمان کا تو بہت اچھا رفیق ہے جو اس میں سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دے۔ یا جو الفاظ آپ ﷺ نے فرمائے۔ آخر میں فرمایا: جو شخص اس مال و دولت دنیا کو حق کے بغیر لیتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا اور قیامت کے دن خود مال اس کے خلاف گواہی دے گا۔

627.عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: مَا

627۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے چند لوگوں نے نبی ﷺ سے کچھ طلب کیا، آپ ﷺ نے انہیں دے دیا۔انہوں نے پھر مانگا، آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا حتیٰ کہ جو کچھ آپ ﷺ کے پاس موجود تھا سب ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو مال ہوتا ہے

يَكُوْنُ عِنْدِىْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِىَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

(بخاری:1469،مسلم:2424)

میں اُس کے دینے میں دریغ نہیں کرتا اور تم سے بچا کر نہیں رکھتا ،لیکن جو شخص سوال کرنے سے باز رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے پاک دامنی عطا فرماتا ہے اور جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو صبر کو اپنا شیوہ بنالیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے صبر آسان کر دیتا ہے اور کسی کو کوئی عطائے الٰہی صبر سے زیادہ بہتر اور وسعت والی نہیں ملی۔

628. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوْتًا. (بخاری:64600،مسلم:2429)

628۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دُعا فرمائی: اے اللہ! آلِ محمد ﷺ کو حسبِ ضرورت رزق عطا فرما۔

629. عَنْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِىْ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِىٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِىٌّ فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ إِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَّرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرْ لِىْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِىْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ.

(بخاری:3149،مسلم:2429)

629۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا آپ ﷺ نے نجرانی چادر اوڑھ رکھی تھی جس کے کنارے موٹے تھے ۔سر راہ ایک اعرابی ملا اور اس نے آپ ﷺ کو چادر سے پکڑ کر بڑے زور سے اپنی طرف کھینچا اور میں نے دیکھا کہ شدت سے کھینچنے کی وجہ سے آپ ﷺ کے کندھے میں چادر کا کنارہ گڑ گیا اور اس پر نشان پڑ گیا ،اس بے ہودہ حرکت کے بعد اس اعرابی نے کہا: آپ ﷺ کے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے کچھ مجھے دینے کا حکم دیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ کو ہنسی آگئی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے کچھ دینے کا حکم دیا۔

630. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا. فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَىَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِىْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا. فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ رَضِىَ مَخْرَمَةُ.

(بخاری:2599،مسلم:2431)

630۔حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کوئی قبا نہ ملی تو انہوں نے مجھ سے کہا: بیٹے ، میرے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں چلو!لہٰذا میں ان کے ساتھ گیا۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کہا: تم اندر جا کر آپ ﷺ کو بلا لاؤ!مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر آپ ﷺ کو اطلاع دی کہ مخرمہ رضی اللہ عنہ بُلا رہے ہیں!چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اس وقت آپ ﷺ نے ان قباؤں میں سے ایک پہن رکھی تھی اور فرمایا: یہ ہم نے تمہارے لیے چھپا کر رکھی تھی !مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں پھر آپ ﷺ نے مخرمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور فرمایا: مخرمہ رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے!

631. عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيْهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

631۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حاضر خدمت تھا کہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو مال عطا فرمایا اور ایک ایسے شخص کو نہ دیا جو میرے نزدیک ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخص تھا ،لہٰذا میں اٹھ کر آپ ﷺ کے قریب گیا

مِنْهُمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ فِيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا قَالَ فَسَكَتُّ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا أَعْلَمُ فِيْهِ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ أَوْ مُسْلِمًا يَعْنِيْ فَقَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلٰى وَجْهِهِ.

(بخاری:1478،مسلم:2433)

اور چپکے چپکے عرض کیا: فلاں شخص کے سلسلے میں آپ ﷺ نے یہ رویہ کیوں اختیار کیا، اللہ کی قسم! میرے خیال میں وہ شخص مومن ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مومن ہے یا مسلمان ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد کچھ دیر میں خاموش رہا، پھر اس شخص کے بارے میں جو کچھ جانتا تھا، ان باتوں نے مجھے مجبور کیا اور میں نے دوبارہ آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فلاں شخص کو کیوں نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! میرے خیال میں وہ مومن ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں کچھ دیر پھر خاموش رہا، پھر مجھ پر ان سب باتوں نے غلبہ پالیا جو میں اس کے بارے میں جانتا تھا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فلاں شخص کو کیوں نہیں دیا جب کہ میرے خیال میں وہ مومن ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: یا مسلمان ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں کبھی ایک شخص کو دیتا ہوں جب کہ دوسرا (جسے نہیں دیتا) مجھے اس سے کہیں زیادہ پسند ہوتا ہے اور یہ میں اس خوف سے کرتا ہوں کہ اوندھے منہ جہنم میں نہ جا گرے۔

632.عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِيْ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ. قَالَ أَنَسٌ: فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ. فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَائَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا كَانَ حَدِيْثٌ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ. قَالَ لَهُ فُقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذَوُوْ آرَائِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمْ يَقُوْلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا أُنَاسٌ مِنَّا حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوْا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ ہٖ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ قُرَيْشًا

632۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہوازن کے مال و دولت میں سے بے شمار مال غنیمت بغیر لڑے بھڑے رسول اللہ ﷺ کو دلوادیا اور آپ ﷺ قریش کے کچھ لوگوں کو سو سو اونٹ دینے لگے تو انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ''اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے آپ ﷺ قریش کو تو خوب دے رہے ہیں اور ہمیں جن کی تلواروں سے ابھی تک قریش کا خوب ٹپک رہا ہے۔ نظر انداز فرما رہے ہیں۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی گفتگو کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انصار کو بلوایا اور انہیں ادھوڑی کے ایک خیمہ میں جمع کیا اور اس موقع پر انصار کے علاوہ کسی اور کو مدعو نہ کیا، جب سب جمع ہو گئے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: وہ گفتگو کیا تھی جس کے متعلق مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم لوگوں نے کی ہے؟ ان میں جو ذی فہم لوگ تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے جو لوگ باشعور ہیں انہوں نے تو کوئی بات نہیں کہی! البتہ چند نوجوانوں نے کہا ہے: ''اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے کہ آپ ﷺ قریش کو تو دے رہے ہیں لیکن انصار کو نظر انداز فرما رہے ہیں جب کہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کا

وَيَتْرُكُ الْأَنْصَارَ وَسُيُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْا إِلٰى رِحَالِكُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُوْنَ بِهٖ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ رَضِيْنَا فَقَالَ لَهُمْ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً شَدِيْدَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَوْضِ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمْ نَصْبِرْ.

(بخاری:3147، مسلم:2436)

خون ٹپک رہا ہے۔'' یہ باتیں سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جو چند دن پہلے کافر تھے اور تازہ تازہ مسلمان ہوئے ہیں۔ کیا تم لوگ اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ تو مال ودولت لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔ اللہ کی قسم! تم جو دولت لے کر جا رہے ہو وہ کہیں زیادہ بہتر ہے اس مال سے جو وہ لے کر اپنے گھروں کو جائیں گے۔ یہ سن کر انصاری کہنے لگے: کیوں نہیں ،ضرور! ہم سب اس پر خوش ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد تم اس سے بھی شدید تر واقعات سے دوچار ہوگے جن میں تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے گی تو اسے موقع پر صبر کرنا ،حتی کہ تم اپنے اللہ سے جاملو، اور رسول اللہ ﷺ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کرو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: لیکن ہم لوگ صبر کے اس معیار پر پورے نہ اتر سکے۔

633. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ؟ قَالُوْا: لَا ،إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا. فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ. (بخاری:3528، مسلم:2439)

633۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلوایا تو فرمایا: کیا تم میں کوئی غیر انصاری بھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں ،سوائے ہمارے ایک بھانجے کے! کہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: کسی خاندان کا بھانجا بھی انہی کا فرد ہوتا ہے۔

634. عَنْ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَأَعْطَى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ إِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَعَا الْأَنْصَارَ قَالَ: فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ. قَالَ: أَوَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ.

(بخاری:3778، مسلم:2440)

634۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے زمانہ میں جب قریش کو مالِ غنیمت میں سے دیا گیا تو انصار نے کہا: اللہ کی قسم! یہ عجیب بات ہے کہ ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور جو مالِ غنیمت ہم نے حاصل کیا ہے وہ قریش کو دیا جا رہا ہے۔ اس بات کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے انصار کو بلوایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: مجھے تمہاری طرف سے یہ کس طرح کی باتیں پہنچ رہی ہیں؟ یہ لوگ جھوٹ نہیں بولا کرتے تھے۔ لہٰذا انہوں نے کہا کہ جو اطلاع آپ ﷺ کو ملی ہے وہ درست ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے خوش نہیں ہو کہ لوگ غنیمت کا مال لے کر اپنے گھروں کو جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو لوٹو۔۔! جان رکھو کہ انصار جس وادی یا گھاٹی پر چلیں گے میں بھی اسی وادی یا گھاٹی پر چلوں گا۔

635. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ

635۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب معرکہ حنین ہوا تو قبیلہ

حُنَيْنٍ الْتَقَى هَوَازِنُ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةُ آلَافٍ وَالطُّلَقَاءُ فَأَدْبَرُوْا قَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ لَبَّيْكَ نَحْنُ بَيْنَ يَدَيْكَ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، فَانْهَزَمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَأَعْطَى الطُّلَقَاءَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَقَالُوا فَدَعَاهُمْ فَأَدْخَلَهُمْ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شِعْبًا لَاخْتَرْتُ شِعْبَ الْأَنْصَارِ. (بخاری:4337، مسلم:2441)

ہوازن مقابلے پر آیا اور نبی ﷺ کے ساتھ اس دن دس ہزار غازی تھے اوران کے علاوہ مکے کے نومسلم بھی تھے، پھر یہ لوگ پیٹھ دکھا گئے تو آپ ﷺ نے انصار کو آواز دی: اے گروہِ انصار! انہوں نے کہا: لبیک یارسول اللہ ﷺ! وسعدیک البّیک ونحن بین یدیک! (یارسول اللہ ﷺ! ہم حاضر ہیں، آپ ﷺ کی مدد کو موجود ہیں اور آپ ﷺ کے سامنے ہیں) پھر نبی ﷺ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔'' چنانچہ مشرکوں کو شکست ہوگئی اس کے بعد آپ ﷺ نے مکے کے نومسلموں اور مہاجرین کو تو مالِ غنیمت عطا فرمایا لیکن انصار کو کچھ نہ دیا۔ اس پر انصار نے کچھ باتیں بنائیں تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا اور ایک خیمہ میں بٹھا کر ان سے کہا: کیا تم لوگ اس بات پر خوش نہیں ہو کہ لوگ تو اونٹ اور بکریاں لے جائیں اور تم اللہ کے رسول ﷺ کو لے جاؤ؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگ ایک وادی میں چلیں اور انصار کسی گھاٹی پر چل رہے ہوں تو میں انصار کی گھاٹی کا انتخاب کروں گا۔

636. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَسَمَ فِي النَّاسِ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَلَمْ يُعْطِ الْأَنْصَارَ شَيْئًا فَكَأَنَّهُمْ وَجَدُوْا إِذْ لَمْ يُصِبْهُمْ مَا أَصَابَ النَّاسَ. فَخَطَبَهُمْ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ أَجِدْكُمْ ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِيْنَ فَأَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِيْ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِيْ كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَنُّ. قَالَ: مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تُجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلَّمَا قَالَ شَيْئًا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَنُّ. قَالَ لَوْ شِئْتُمْ قُلْتُمْ جِئْتَنَا كَذَا وَكَذَا: أَتَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيْرِ وَتَذْهَبُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رِحَالِكُمْ. لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْأَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ

636۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوۂ حنین میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مالِ غنیمت عطا فرمایا تو آپ ﷺ مؤلفۃ القلوب میں تو مالِ غنیمت تقسیم فرمایا لیکن انصار کو کچھ نہ دیا پھر چونکہ جو کچھ اور لوگوں کو ملا وہ انصار کو نہیں ملا تھا تو انہیں اس بات کا رنج ہوا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے انصار سے فرمایا: اے گروہِ انصار! کیا تم گمراہ نہ تھے، اللہ نے تم کو میری وجہ سے ہدایت دی؟ تم ٹولیوں میں بٹے ہوئے تھے پھر اللہ نے میری وجہ سے تم میں محبت واتفاق پیدا فرمایا؟ تم مفلس تھے اور اللہ تعالیٰ نے میری برکت سے تم کو غنی کر دیا۔ نبی ﷺ ان باتوں میں سے جو بات فرماتے تھے، انصار اس کے جواب میں فرماتے تھے کہ اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم چاہو تو یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ آپ ﷺ ہمارے پاس ایسے اور ایسے حالات میں آئے تھے۔ کیا تم اس بات پر خوش ہو کہ لوگ بکریاں اور اُونٹ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھروں کو جاؤ؟ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار ہی کا ایک فرد ہوتا، اور اگر لوگ ایک وادی اور گھاٹی پر چلیں تو میں انصار کی وادی اور گھاٹی پر چلوں گا۔ انصار اس کپڑے کی طرح ہیں جو جسم سے چمٹا ہوا ہوتا ہے اور باقی لوگ اس کپڑے سے مشابہ ہیں جو اوپر پہنا جاتا ہے۔ یاد رکھو! تم کو میرے بعد بہت سی ناہمواریوں

إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ.
(بخاری:4330، مسلم:2446)

سے دوچار ہونا پڑے گا تو ایسے حالات میں اس وقت تک صبر کرنا یہاں تک کہ تم پھر مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

637. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ. فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. قَالَ: رَجُلٌ وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا وَمَا أُرِيْدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ. فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.
(بخاری:4336، مسلم:2447)

637۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب غزوۂ حنین ہوا تو تقسیم غنیمت کے وقت نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو دوسروں پر ترجیح دی۔ چنانچہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے سو اونٹ عطا فرمائے اور عُیینہ کو بھی اتنے ہی عطا فرمائے اور عرب کے کچھ اور سرداروں کو بھی کافی کچھ عطا فرمایا گویا آپ ﷺ نے تقسیم غنائم میں انہیں ترجیح دی تو ایک شخص نے کہا: واللہ! اس تقسیم میں عدل نہیں کیا گیا اور نہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ میں نے اس سے کہا: میں اس بات کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو ضرور دوں گا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ کو بتا دیا، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ اور رسول اللہ ﷺ عدل وانصاف نہ کریں گے تو پھر اور کون کرے گا۔۔؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! انہیں تو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں پہنچائی گئی تھیں لیکن انہوں نے پھر بھی صبر کیا۔

638. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيْمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيْتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ.

638۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا: انصاف کیجیے! یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو بڑا بدبخت ہے اگر میں عدل نہ کروں تو کون کرے گا؟۔(بخاری:3138، مسلم:2449)

639. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ. فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَرْبَعَةِ الْأَقْرَعِ ابْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ. فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ، قَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا: قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ. فَقَالَ: اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ!

639۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں سونے کے کچھ ٹکڑے بھیجے تو آپ ﷺ نے انہیں چار اشخاص میں تقسیم کر دیا۔(1) اقرع بن حابس الحنظلی رضی اللہ عنہ جو بعد میں مجاشعی کہلائے (2) عیینہ بن بدر فزاری رضی اللہ عنہ (3) زید طائی رضی اللہ عنہ جو بعد میں نبہان میں شامل ہو گئے اور (4) علقمہ بن علاثہ عامری رضی اللہ عنہ جو بعد میں بنی کلاب کا ایک فرد بن گئے ۔تو قریش وانصار اس بات پر ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ ﷺ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کرتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں یہ اس لیے کرتا ہوں تا کہ ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا ہو۔ پھر ایک شخص جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی، رُخسار اُبھرے ہوئے، پیشانی اونچی، داڑھی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا، آگے بڑھا

فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُ، أَيَأْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَأْمَنُوْنِي فَسَأَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ أَحْسِبُهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ، فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا أَوْ فِي عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

(بخاری:3344،مسلم:2451)

اور کہنے لگا :اے محمد ﷺ !اللہ سے ڈرو!یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:اگر میں ہی اللہ کی نافرمانی کروں گا تو پھر اللہ کی اطاعت کون کرے گا ؟اللہ نے مجھے اہلِ زمین پر امین بنا کر بھیجا ہے ،تم مجھے امین نہیں مانتے ؟ پھر ایک شخص نے..... میرا خیال ہے وہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے۔آپ ﷺ سے اسے قتل کرنے کی اجازت طلب کی لیکن آپ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا۔ پھر جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس شخص کی نسل میں سے یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا: اس شخص کے پیچھے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا ،یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے ،اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو کھلا چھوڑ دیں گے ،اگر یہ لوگ میرے ہاتھ آ گئے تو میں ان کو اسی طرح قتل کروں گا جس طرح قومِ عاد ہلاک کی گئی۔

640.عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَقُوْلُ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي أَدِيمٍ مَقْرُوْظٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِهَا قَالَ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ وَأَقْرَعَ بْنِ حَابِسٍ وَزَيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّابِعُ إِمَّا عَلْقَمَةُ وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقَّ بِهٰذَا مِنْ هٰؤُلَاءِ. قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً. قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِزُ الْجَبْهَةِ، كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ: وَيْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللّٰهَ قَالَ ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ. قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلِّي. فَقَالَ خَالِدٌ وَكَمْ

640۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یمن سے کچھ سونا بھیجا جو ببول کی چھال سے رنگے ہوئے چمڑے کے تھیلے میں بھرا ہوا تھا اور ابھی مٹی سے جدا نہیں کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ سونا چار اشخاص میں تقسیم کردیا:(1) عیینہ بن بدر رضی اللہ عنہ (2)اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ (3) زید الخیل رضی اللہ عنہ (4) چوتھے شخص یا تو علقمہ رضی اللہ عنہ تھے یا عامر بن طفیل رضی اللہ عنہ تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے کہا: ان لوگوں کے مقابلے میں اس سونے کے ہم زیادہ حق دار تھے ۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس بات کی اطلاع نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے حالانکہ میں اس کا امین ہوں جو آسمانوں پر ہے؟ میرے پاس صبح وشام آسمان سے وحی آتی ہے۔ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک شخص کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی ،گال پھولے ہوئے ،پیشانی اُبھری ہوئی ،ڈاڑی گھنی اور سر منڈا ہوا تھا اور اپنے تہ بند کو اٹھائے ہوئے تھا ۔اور کہنے لگا :یا رسول اللہ ﷺ !اللہ سے ڈریے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہو تیرے لیے ! کیا اہلِ زمین میں اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کا حق دار سب سے زیادہ میں ہی نہیں؟ راوی کہتے ہیں یہ سن کر وہ شخص چلا گیا۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا :یا رسول اللہ ﷺ ! کیا میں اس شخص

مِنْ مُصَلٍّ يَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِيْ قَلْبِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَلَا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ. فَقَالَ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِءِ هٰذَا قَوْمٌ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ رَطْبًا لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ وَأَظُنُّهُ قَالَ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

(بخاری:4351، مسلم:2452)

کو قتل نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! ہوسکتا ہے وہ کبھی نماز پڑھتا ہو۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: بہت سے نماز پڑھنے والے زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں! آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ لوگوں کے دلوں میں نقب لگاؤں یا ان کا پیٹ چیر کر دیکھوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس شخص کی طرف دیکھا، وہ پیٹھ موڑے جا رہا تھا اور فرمایا: اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآنِ مجید روانی سے پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، دین سے اس طرح خارج ہو چکے ہوں گے جیسے تیر شکار میں سے پار ہو جاتا ہے، حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: اگر میں ان کو پاؤں گا تو اس طرح ہلاک کروں گا جیسے قومِ ثمود ہلاک کی گئی تھی۔

641. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَخْرُجُ فِيْكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُوْنَ صَلَاتَكُمْ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ، فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَنْظُرُ فِي الرِّيْشِ، فَلَا يَرَى شَيْئًا وَيَتَمَارَى فِي الْفُوْقِ.

(بخاری:5058، مسلم:2455)

641۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سُنا: تم میں سے ایک ایسا فرقہ خارج ہوگا جن کی نمازوں کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو، ان کے روزوں کے مقابلے میں اپنے روزوں کو، اور ان کے نیک عملوں کے مقابلے میں اپنے نیک کاموں کو تم حقیر خیال کرو گے، وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اُترے گا۔ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے پار ہو جاتا ہے، شکاری کبھی تیر کے پھل کو دیکھتا ہے، اس کچھ نظر نہیں آتا پھر تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے اس پر بھی اسے کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ پھر تیر کے پروں کو دیکھتا ہے وہاں بھی اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا البتہ تیر کے آخری سرے پر ہلکا سا شبہ ہوتا ہے۔

642. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ. فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ. قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ

642۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ ﷺ کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ ﷺ کے پاس ذوالخویصر جو کہ بنی تمیم میں سے تھا آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! انصاف کیجیے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو! اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون انصاف کرے گا؟ تو بھی نامراد ہو گیا اگر میں انصاف کرنے والا نہ ہوا! اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے میں اس شخص کا سر قلم کر دوں! آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دو! کیونکہ اس کے ساتھی ایسے لوگ ہوں گے کہ تم ان کی نمازوں اور روزوں کے مقابلے میں اپنے نماز روزوں کو حقیر خیال کرو گے۔ وہ لوگ قرآن پڑھیں گے

لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يَنْظُرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ وَهُوَ قِدْحُهُ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ. قَالَ أَبُوْ سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ فَأَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ حَتّٰى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهُ.

(بخاری:3610،مسلم:2456)

لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا، دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے باہر نکل جاتا ہے کہ شکاری تیر کے پھل کو دیکھتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملتا۔ پھر وہ پیکان کی جڑ کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا، پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو بھی اسے کوئی نشان نظر نہیں آتا پھر وہ تیر کے پر کو دیکھتا ہے تب بھی اس کچھ نہیں ملتا حالانکہ وہ تیر شکار میں سے خون اور لید کے درمیان سے گزر کر آیا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت کے تھل تھل کرتے لوتھڑے کی طرح ہوگا یہ لوگ اسوقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف وافتراق پیدا ہو چکا ہوگا۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جنگ کی اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ نے اس شخص کی تلاش کا حکم دیا اور اسے لایا گیا حتی کہ میں نے اسے دیکھا دیسا ہی پایا جیسا حلیہ اس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔

643. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَإِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَأْتِيْ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ. حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ، يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری:3611،مسلم:2462)

643۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے یہ بات کہ آسمان سے زمین پر آگروں کہیں زیادہ محبوب ہوتی ہے اس سے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کروں۔لیکن جب میں کوئی ایسی بات بیان کرتا ہوں جسکا تعلق ہمارے آپس کے تعلقات سے ہو تو خیال رہے کہ جنگ میں چالیں چلی جاتی ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سُنا ہے: کہ اخیر زمانے میں کچھ لوگ ظہور پذیر ہوں گے جو نوعمر اور کم عقل ہوں گے، باتیں ایسی کریں گے جو بظاہر سب سے زیادہ اچھی اور خوبصورت نظر آئیں گی لیکن یہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے تیر شکار میں سے پار ہو جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ چنانچہ ایسے لوگوں کو تم جہاں پاؤ انہیں قتل کرو کیونکہ ان کا قتل کرنا ان لوگوں کے لیے جو انہیں قتل کریں گے قیامت کے دن اجر وثواب کا باعث ہوگا۔

644. عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قُلْتُ لِسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ:هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْخَوَارِجِ شَيْئًا؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ

644۔یُسیر بن عمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خارجیوں کے بارے میں کوئی بات ارشاد فرماتے سنا ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے

يَقُوْلُ وَأَهْوٰى بِيَدِهٖ قِبَلَ الْعِرَاقِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَوْمٌ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

(بخاری:6934، مسلم:2470)

سُنا، ساتھ ہی آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے عراق کی طرف اشارہ کیا تھا کہ اس طرف سے ایک فرقہ نکلے گا جو قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار میں سے پار ہو جاتا ہے۔

645. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهٖ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهٖ حَتّٰى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ. فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُوْنَ الصَّدَقَةَ.

645۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کھجور توڑنے کے موسم میں نبی ﷺ کے پاس لوگ کھجوریں لے کر آتے تھے۔ کچھ ایک لاتا اور کچھ دوسرا لاتا، اس طرح آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا، ایک مرتبہ حضرات حسن وحسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیلنے لگے۔ کھیلتے کھیلتے ان میں سے کسی ایک نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی جسے نبی ﷺ نے دیکھ لیا اور فوراً ہی اس کے منہ سے نکال دی اور فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آل محمد ﷺ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے؟۔

(بخاری:1485، مسلم:2473)

646. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّيْ لَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا.

646۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبھی میں گھر جاتا ہوں اور اپنے بستر پر کوئی کھجور پڑی پاتا ہوں تو اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں لیکن پھر اس ڈر سے کہ کہیں صدقے کی نہ ہو واپس ڈال دیتا ہوں۔ (بخاری:2432، مسلم:2476)

647. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوْطَةٍ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنْ تَكُوْنَ مِنْ صَدَقَةٍ لَأَكَلْتُهَا.

647۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو راستے میں ایک کھجور پڑی ہوئی نظر آئی تو آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا: اگر یہ شبہ نہ ہوتا کہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے کھا لیتا۔ (بخاری:2431، مسلم:2479)

648. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ. فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ. (بخاری:1495، مسلم:2485)

648۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس گوشت لایا گیا جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بطور صدقہ ملا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لیے یہ ہدیہ ہے۔

649. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهٖ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِيْ بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا.

(بخاری:1494، مسلم:2490)

649۔ حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تم لوگوں کے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: نہیں! البتہ بکری کا تھوڑا سا گوشت ہے جو آپ ﷺ نے ہی نسیبہ رضی اللہ عنہا (حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا) کو بطورِ صدقہ بھیجا تھا وہی انہوں نے ہمیں بھیجا ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: صدقہ تو اپنی جگہ پہنچ گیا تھا۔

650. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِیَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِیَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قِیْلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ کُلُوْا وَلَمْ یَأْکُلْ. وَإِنْ قِیْلَ هَدِیَّةٌ ضَرَبَ بِیَدِهِ ﷺ فَأَکَلَ مَعَهُمْ.
(بخاری:2576، مسلم:2491)

650۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ لانے والے سے اس کے متعلق دریافت فرماتے :صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرماتے کہ تم کھالو!اور خود تناول نہ فرماتے ،اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ﷺ اسے ہاتھ لگاتے اور دوسروں کے ساتھ شامل ہو کر کھاتے۔

651. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِیْ بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ أَبِیْ أَوْفٰی
(بخاری:1497، مسلم:2492)

651۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب لوگ صدقہ لے کر آتے تو آپ ﷺ انہیں دُعا دیتے اور فرماتے :اے اللہ! فلاں خاندان پر رحمت کر۔ایک مرتبہ میرے والد ابو اوفیٰ صدقہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:اے اللہ! آلِ ابی اوفی رضی اللہ عنہ پر رحمت فرما!

13...... ﴿ كتاب الصيام ﴾

روزے کے بارے میں

652. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ، فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ .

652۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان کے آتے ہی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں ،جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اور شیطانوں کوزنجیریں پہنادی جاتی ہیں۔
(بخاری:1899،مسلم:2496)

653. عَنْ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.

653۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رمضان کا ذکر کیا اور فرمایا: جب تک چاند نظر نہ آجائے روزہ نہ رکھو ،اسی طرح جب تک چاند نہ دیکھ لوافطار نہ کرو اور اگر بادل ہوں تو مہینے کے تیس دن پورے کرو۔(بخاری:1906،مسلم:2498)

654. عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ وهٰكَذَا وهٰكَذَا وهٰكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِينَ. يَقُوْلُ: مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ . (بخاری:1906،مسلم:2498)

654۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مہینہ اتنے ،اتنے اور اتنے (10،10،10دنوں کا)یعنی تیس دن کا ہوتا ہے اور اتنے ،اتنے اور اتنے (10،10،9دنوں کا) یعنی انتیس دن کا۔۔۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے (ہاتھ کے اشارے سے)تیس کی گنتی بتائی اور ایک مرتبہ انتیس کی گنتی بتائی۔

655. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعَةً وَ عِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ.
(بخاری:1913،مسلم:2511)

655۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم ان پڑھ لوگ ہیں ۔نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں ،مہینہ اتنے دنوں اور اتنے دنوں کا ہوتا ہے یعنی آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے ایک مرتبہ اُنتیس کا اشارہ کی اور ایک مرتبہ تیس کا۔

656. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ .
(بخاری:1909،مسلم:2516)

656۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا)ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی افطار کرو اور اگر بادل ہوں اور چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

657. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

657۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماہِ

ﷺ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ .

رمضان شروع ہونے سے ایک دن یا دو دن پہلے کسی کو روزہ نہ رکھنا چاہیے، البتہ اگر کوئی شخص ان تاریخوں میں ہمیشہ روزے رکھتا ہو تو اس کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (بخاری:1914، مسلم:2518)

658. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا. فَلَمَّا مَضٰى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ. فَقِيْلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعَةً وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا . (بخاری:5201، مسلم:2523)

658۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بعض ازواج کے پاس ایک ماہ تک نہ جائیں گے۔ پھر جب اُنتیس دن ہوئے تو صبح کے وقت یا شام کو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے پاس تشریف نہ لے جائیں گے! آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

659. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ .

659۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو مہینے ایسے ہیں جو کبھی ناقص نہیں ہوتے یعنی عیدوں کے دو مہینے، ایک رمضان اور دوسرا ذوالحج۔ (بخاری:1912، مسلم:2531)

660. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلٰى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِيْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِيْنُ لِيْ فَغَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ .

660۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی: ﴿ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ﴾ [البقرۃ: 187] ''یہاں تک کہ تم کو سیاہ دھاری سے سفید دھاری نمایاں نظر آ جائے۔'' تو میں نے ایک سیاہ رسی لی اور ایک سفید رسی، اور ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا، پھر رات کے وقت جب ان کو دیکھتا تو مجھے کچھ نظر نہ آتا، چنانچہ صبح کے وقت میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اس سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سپیدی ہے۔ (بخاری:1917، مسلم:2535)

661. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُنْزِلَتْ ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ ﴿ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِيْ رِجْلِهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَمْ يَزَلْ يَأْكُلُ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدُ ﴿ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ . (بخاری:1917، مسلم:2535)

661۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیہ ﴿ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ ﴾ نازل ہوئی اور ابھی ﴿ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ نازل نہیں ہوا تھا تو بعض لوگ روزہ رکھنے (اور وقت سحر معلوم کرنے) کے لیے اپنے پاؤں میں ایک سفید دھاگہ اور ایک سیاہ دھاگہ باندھ لیتے اور اس وقت تک کھاتے رہتے حتی کہ انہیں دھاگے صاف نظر آنے لگتے پھر اللہ تعالیٰ نے ﴿ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ نازل فرمایا تو انہیں معلوم ہوا کہ اس سے دن اور رات کی سفید اور سیاہ دھاریاں مراد ہیں۔

662. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

662۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بَلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِىَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ.
(بخاری:617، مسلم:2537)

تھا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں اس وقت تم کھاتے پیتے رہو۔ حتیٰ کہ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔

663. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

663۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رمضان میں ایسے وقت اذان دیتے تھے جب کہ ابھی رات ہوتی تھی اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اُس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دیں کیوں کہ وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔ (بخاری:1918،1919، مسلم:2539)

664. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِّنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِّنْ سُحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلٰى فَوْقُ وَطَأْطَأَ إِلٰى أَسْفَلُ حَتّٰى يَقُولُ هٰكَذَا.
(بخاری:621، مسلم:2541)

664۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑے کیونکہ وہ رات میں اذان دیتے ہیں تاکہ جو شخص تہجد پڑھ رہا ہو وہ کھانے کے لیے آجائے اور جو سو رہا ہو وہ جاگ جائے۔ ان کی اذان پر کسی کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ طلوع فجر یا صبح کا وقت ہو گیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا، پہلے ان کو اوپر اٹھایا پھر نیچے جھکایا یعنی یہاں تک کہ اس طرح سفیدی پھیل جائے۔

665. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً.

665۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھاؤ! کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری:1923، مسلم:2549)

666. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلٰوةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَعْنِي آيَةً.
(بخاری:575، مسلم:2552)

666۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ذکر کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ اس کے بعد سب لوگ نماز کے لیے چلے گئے، میں نے دریافت کیا: کہ سحری اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا: تقریباً پچاس یا ساٹھ آیتوں کی تلاوت کے برابر۔

667. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. (بخاری:575، مسلم:2552)

667۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک افطار جلدی کرتے رہیں گے۔

668. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَا هُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

668۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اشارہ کر کے) فرمایا: جب رات آئی اس طرف (مشرق) سے اور دن گیا اس طرف (مغرب) اور سورج غروب ہو گیا تو روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا۔ (بخاری:1954، مسلم:2558)

669. عَنْ أَبِیْ أَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِیْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهٗ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰی بِیَدِهٖ هَا هُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَیْتُمُ اللَّیْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ .

(بخاری:1941، مسلم:2560)

669۔حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب تھے (رمضان کا مہینہ تھا جب سورج غروب ہو گیا تو) آپ ﷺ نے ایک شخص سے کہا: اُترو اور میرے لیے ستو تیار کرو! اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابھی سورج موجود ہے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اترو اور میرے لیے ستو بناؤ! اس نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ابھی سورج موجود ہے۔ آپ ﷺ نے تیسری بار ارشاد فرمایا: اترو اور میرے لیے ستو تیار کرو! چنانچہ وہ شخص سواری سے اترا اور اس نے آپ ﷺ کے لیے ستو تیار کیے اور آپ ﷺ نے انہیں پی لیا۔ پھر اپنے دست مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آرہی ہے تو روزے دار کو چاہیے کہ افطار کر لے۔

670. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ. قَالُوْا إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ: إِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّیْ أُطْعَمُ وَأُسْقٰی .

(بخاری:1962، مسلم:2563)

670۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وقفہ دیے بغیر مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں! مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

671. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ. فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَأَیُّكُمْ مِثْلِیْ إِنِّیْ أَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ یَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ یَوْمًا ثُمَّ یَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِیْلِ لَهُمْ حِیْنَ أَبَوْا أَنْ یَنْتَهُوْا .

(بخاری:1965، مسلم:2566)

671۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال (لگا تار روزے رکھنا) سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ تو وقفے کے بغیر مسلسل روزے رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تو سوچو تم میں کون شخص میری طرح ہے! میں تو ساری رات اس لذت وسرور میں گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اس کے باوجود بھی جب لوگ باز نہ آئے تو پھر آپ ﷺ نے بھی ان کے ساتھ وقفہ دیے بغیر روزے رکھنا شروع کیے، ایک دو دن گزرے تھے کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ چاند نہ ہوجاتا تو میں مزید مسلسل روزے رکھتا۔ آپ ﷺ کا یہ فرمانا ان لوگوں کے لیے ڈانٹ تھی اس بات پر کہ آپ ﷺ کے منع کرنے کے باوجود یہ لوگ باز نہ آئے تھے۔

672. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِیَّاكُمْ وَالْوِصَالَ مَرَّتَیْنِ قِیْلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ إِنِّیْ أَبِیْتُ

672۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لگا تار روزے ہرگز نہ رکھو، آپ ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ عرض کیا گیا: آپ ﷺ لگا تار روزے رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو رات

يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ. (بخاری:1966، مسلم:2567)

اس طرح گزارتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا رہتا ہے، تم لوگوں کو چاہیے کہ اپنے اوپر اسی قدر عمل کی ذمہ داری لو جس کی طاقت رکھتے ہو۔

673. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرَ الشَّهْرِ وَوَاصَلَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ بِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُونَ تَعَمُّقَهُمْ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ.

673۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مہینہ کے آخری ایام میں لگا تار روزے رکھے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی رکھنا شروع کر دیے۔اس بات کی اطلاع جب آپ ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ مہینہ اور لمبا ہوتا تو میں اس قدر روزے رکھتا کہ یہ حد سے بڑھنے والے اپنی زیادتی سے باز آجاتے۔ میں تم جیسا نہیں ہوں مجھے تو میرا رب مسلسل کھلاتا اور پلاتا رہتا ہے۔(بخاری:7241، مسلم:2571)

674. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ. فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ: قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. (بخاری:1964، مسلم:2572)

674۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لگا تار روزے رکھنے سے منع فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ تو رکھتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں، مجھے تو میرا رب کھلاتا بھی ہے اور پلاتا بھی ہے۔

675. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ، ضَحِكَتْ

675۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں اپنی بعض ازواج کا بوسہ لے لیا کرتے تھے، یہ بیان کرنے کے بعد وہ ہنس پڑیں۔(بخاری:1928، مسلم:2573)

676. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ؛ ثُمَّ ضَحِكَتْ.

676۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں بوس وکنار فرما لیا کرتے تھے اور آپ سب انسانوں سے زیادہ اپنی شہوت پر قابو رکھتے تھے۔(بخاری:1927، مسلم:2576)

677. عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. فَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَرِثِ: أُقْسِمُ بِاللَّهِ لَتُقَرِّعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ. فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ: فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ

677۔ابوبکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مروان سے بیان کیا کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا دونوں نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ کو کبھی اس حالت میں صبح ہو جاتی تھی کہ آپ ﷺ اپنی کسی زوجہ سے جماع کے باعث جنبی ہوتے تھے، پھر آپ ﷺ سحر کے وقت غسل فرماتے اور روزہ رکھ لیتے تھے۔

مروان نے یہ بات سن کر عبدالرحمن بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں تم یہ بات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ضرور گوش گزار کرو! مروان ان دنوں حاکم مدینہ تھا۔ابوبکر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے مروان کی اس بات کو ناپسند کیا، پھر اتفاق ایسا ہوا کہ ہم سب مقام ذوالحلیفہ میں جمع ہوئے۔

قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكَ اَمْرًا وَلَوْ لَا مَرْوَانُ اَقْسَمَ عَلَيَّ فِيْهِ لَمْ اَذْكُرْهُ لَكَ. فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بِنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَعْلَمُ.
(بخاری:1925، 1926، مسلم:2589)

اس جگہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی کچھ زمین تھی، عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں ایک بات کا آپ سے ذکر کرنا چاہتا ہوں حالانکہ اگر مروان نے مجھے قسم نہ دلائی ہوتی تو میں اس کا ذکر آپ سے نہ کرتا! پھر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا ان سے ذکر کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ سے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح یہ بات بیان کی تھی اور وہ زیادہ جانتے ہیں۔

678. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا، قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ. قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ فَقَالَ: أَنَا. قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ. فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.

678۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ایک ذلیل شخص (خود) رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرو؟ کہنے لگا نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا تم مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتے ہو؟ کہنے لگا: یہ بھی نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا کیا تم اتنے ذرائع رکھتے ہو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکو؟ کہنے لگا: نہیں! پھر نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا کہیں سے آیا اور آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: لو یہ اپنی طرف سے مسکینوں کو کھلاؤ! کہنے لگا: کسے کھلاؤں؟ کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو؟ جب کہ مدینہ کے دونوں جانب کے پتھریلے علاقوں کے درمیان ہم سے زیادہ محتاج کوئی گھر نہیں ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: لو پھر اپنے گھر والوں کو کھلاؤ۔
(بخاری:1937، مسلم:2595)

679. عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: احْتَرَقْتُ. قَالَ: مِمَّ ذَاكَ. قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مَا أَدْرِيْ مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ. فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلٰى أَحْوَجَ مِنِّيْ مَا لِأَهْلِيْ طَعَامٌ

679۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص مسجد میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میں جل گیا! آپ ﷺ نے فرمایا: کیسے جل گئے؟ کہنے لگا: میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: صدقہ (کفارہ) دو! کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے! پھر وہ بیٹھا رہا اور نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص گدھے پر کھانے کا سامان لے کر حاضر ہوا (عبدالرحمٰن راوی حدیث کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ وہ کیا تھا) آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ جلا ہوا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: میں یہ حاضر ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: لو اس سے

قَالَ: فَكُلُوهُ.

(بخاری:6822، مسلم:2603)

صدقہ (کفارہ) دو! کہنے لگا: کسے؟ اپنے سے زیادہ محتاج کو؟ میرے گھر والوں کے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لو پھر خود کھاؤ!۔

680. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ. (بخاری:1944، مسلم:2604)

680۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان میں مکے جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ روزے سے تھے لیکن جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ ﷺ نے روزہ افطار کرلیا اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی افطار کرلیا۔

681. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ.

681۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے۔ ایک مقام پر لوگوں کا ہجوم دیکھا کہ ایک شخص پر سایہ کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ایک روزہ دار ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (بخاری:1946، مسلم:2612)

682. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

(بخاری:1947، مسلم:2620)

682۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، سفر کے دوران میں نہ تو روزہ دار روزہ نہ رکھنے والے پر کوئی اعتراض کرتا اور نہ روزہ نہ رکھنے والا روزہ دار پر کوئی اعتراض کرتا۔

683. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوْا فَلَمْ يَعْمَلُوْا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِيْنَ أَفْطَرُوْا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوْا وَعَالَجُوْا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

(بخاری:2890، مسلم:2622)

683۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور حالت یہ تھی کہ ہم میں سے سب سے زیادہ سایہ اسے میسر تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کر رکھا تھا۔ لہٰذا جو روزہ دار تھے انہوں نے تو کام بالکل نہیں کیا البتہ جن کا روزہ نہیں تھا انہوں نے اونٹوں کو پانی پلایا اور ان سے کام لیا اور ہر طرح کی خدمت انجام دی اور کام کیے، یہ دیکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج وہ لوگ ثواب کما گئے جن کا روزہ نہیں تھا۔

684. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ، فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ. (بخاری:1943، مسلم:2625)

684۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ - یہ صاحب بہت روزے رکھا کرتے تھے - آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔

685. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ، حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِيْنَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.

685۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے۔ گرمی اس قدر شدید پڑ رہی تھی کہ لوگ گرمی سے بچنے کے لیے سروں پر اپنے ہاتھ رکھتے تھے۔ ہم میں نبی ﷺ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کسی کا روزہ نہ تھا۔

(بخاری:1945، مسلم:2630)

686. عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ. فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ فَشَرِبَهُ.

686۔حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے میری موجودگی میں وقوف عرفہ کے دن اس بات پر باہم اختلاف رائے کیا کہ آج رسول اللہ ﷺ کا روزہ ہے یا نہیں! بعض نے کہا کہ آج آپ ﷺ روزہ سے ہیں اور بعض نے کہا کہ آج آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ ﷺ اس وقت عرفات میں اپنی اونٹنی پر وقوف کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پی لیا۔

(بخاری:1658، مسلم:2632)

687. عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِيْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ.

687۔اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یوم عرفہ نبی ﷺ کے روزہ سے ہونے میں لوگوں کو شک ہوا، میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں جب کہ آپ ﷺ مقام عرفات میں وقوف فرما تھے دودھ کا ایک برتن بھیجا تو آپ ﷺ نے اس میں سے لوگوں کے سامنے دودھ پیا۔

(بخاری:1989، مسلم:2636)

688. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِصِيَامِهٖ حَتّٰى فُرِضَ رَمَضَانُ،وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَطَرَ. (بخاری:1893، مسلم:2637)

688۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں قریش یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے بھی اس دن کے روزے کا حکم دیا تھا لیکن پھر جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے یوم عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

689. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَصُوْمُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ ، قَالَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. (بخاری:4501، مسلم:2642)

689۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے، پھر جب رمضان کے روزے فرض کیے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

690. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ الْأَشْعَثُ وَهُوَ يَطْعَمُ ،فَقَالَ: الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءُ ، فَقَالَ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ ، فَادْنُ فَكُلْ.

690 ۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اشعث بن قیس رحمۃ اللہ علیہ آئے ،اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھانا کھا رہے تھے۔اشعث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ آج تو یوم عاشورہ ہے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کا روزہ رکھا جاتا تھا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوگئے تو یہ روزہ ختم ہوگیا۔ آیئے آپ بھی کھایئے!۔

(بخاری:4503، مسلم:2651)

691. عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: يَا أَهْلَ

691۔حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو اس سال جب انہوں نے حج کیا تھا منبر پر عاشورہ کے بارے میں کہتے ہوئے سنا ہے: اے اہلِ مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں

الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ . (بخاری:2003، مسلم:2653)

نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔ اس دن کا روزہ فرض نہیں ہے جب کہ میں آج روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

692. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَى الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ، فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ قَالُوا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسٰى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ . (بخاری:2004، مسلم:2656)

692۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ یہودی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کہ یہ روزہ کیسا ہے؟ کہنے لگے: یہ دن بہت اچھا ہے۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دلائی تھی، اس دن موسیٰ علیہ السلام نے روزہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے ہمارا تعلق تم سے زیادہ ہے! چنانچہ آپ ﷺ نے اس دن خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

693. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُوْدُ عِيْدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ .

693۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عاشورہ کا دن یہودیوں کی عید کا دن تھا۔ نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس دن مسلمان روزہ رکھیں! (بخاری:2005، مسلم:2660)

694. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ. (بخاری:2006، مسلم:2662)

694۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کسی دن اور کسی مہینے کو دوسرے دنوں اور مہینوں پر ترجیح دے کر روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے عاشورہ کے دن کے اور رمضان کے مہینے کے۔

695. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِيْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ اَنَّ مَنْ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ اَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ. (بخاری:1924، مسلم:2668)

695۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عاشورہ کے دن ایک شخص کو یہ منادی کرنے کے لیے بھیجا تھا کہ آج جو شخص کچھ کھا چکا ہے وہ باقی دن بغیر کھائے پیئے پورا کرے، یا یہ الفاظ تھے کہ باقی دن روزے سے رہے اور جس نے ابھی کچھ نہیں کھایا وہ اب کچھ نہ کھائے اور روزہ رکھ لے۔

696. عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَاءَ إِلٰى قُرَى الْأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُوْمُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكٰى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ

696۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عاشورہ کے دن صبح کے وقت انصار کی بستیوں میں یہ حکم بھیجا تھا کہ جس شخص نے آج روزہ نہیں رکھا وہ بھی اپنا باقی دن بغیر کھائے پیئے پورا کرے اور جس نے روزے کی نیت کر لی ہے وہ روزہ رکھے۔ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس حکم کے بعد سے ہم سب اس دن روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی روزہ رکھاتے تھے اور بچوں کو کھیلنے کے لیے اون کی گڑیاں بنا دیا کرتے تھے۔ جب کوئی بچہ کھانا مانگنے کے لیے

حَتّٰی یَکُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ .
(بخاری:1960، مسلم:2671)

رونے لگتا تو ہم اسے گڑیا کھیلنے کے لیے دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

697. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ هٰذَا نِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِمَا: یَوْمُ فِطْرِکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَالْیَوْمُ الْآخَرُ تَأْکُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُکِکُمْ.
(بخاری:1990، مسلم:2671)

697۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: یہ دو دن ایسے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ایک یوم الفطر جب تم رمضان کے روزے پورے کرکے فارغ ہوتے ہو اوردوسرا دن وہ ہے جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔

698. عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ . (بخاری:1197، مسلم:2674)

698۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اور دو دن ایسے ہیں جن میں روزہ رکھنا منع ہے: ایک یوم الفطر اور دوسرا یوم الاضحیٰ۔

699. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ: رَجُلٌ اِلَی ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ اَنْ یَصُوْمَ یَوْمًا ، قَالَ : اَظُنُّهُ قَالَ الْاِثْنَیْنِ ، فَوَافَقَ یَوْمَ عِیْدٍ ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ ، وَنَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْیَوْمِ . (بخاری:1994، مسلم:2675)

699۔زیاد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا اوراس نے دریافت کیا کہ ایک شخص نے ایک خاص دن کا روزہ رکھنے کی نذر مانی۔زیاد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔۔میرا خیال ہے اس نے پیر کا دن کہا تھا۔اب اتفاق ایسا ہوا کہ وہ دن عید کا آپڑا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اپنی نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اس دن (عید کے دن) روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

700. عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ نَعَمْ
. (بخاری:1985، مسلم:2683)

700۔محمد رحمۃ اللہ علیہ بن عباد کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی ﷺ نے جمعے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ کہنے لگے: ہاں!۔

701. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَصُوْمَنَّ أَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا یَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ .

701۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے اوراگر رکھے تو اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھے۔(بخاری:1985، مسلم:2683)

702. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَکْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهُ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ﴾ کَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ یُفْطِرَ وَیَفْتَدِیَ حَتّٰی نَزَلَتِ الْآیَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا .
(بخاری:4507، مسلم:2685)

702۔حضرت سلمۃ بیان کرتے ہیں کہ جب آیہ کریمہ ﴿ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهُ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ ﴾[البقرۃ:184] ''اور جو لوگ روزہ رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ایک روزے کا فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔'' تو جو شخص چاہتا تھا کہ روزہ نہ رکھے وہ فدیہ دے دیا کرتا تھا۔پھر اگلی آیت ﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ﴾''لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اس پر لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے۔'' نازل ہوئی اوراس نے پہلی آیت کو منسوخ کردیا۔

703. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ.

703۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایسا ہوتا تھا کہ مجھ پر روزوں کی قضا واجب ہوتی، لیکن میں ان کو صرف آئندہ شعبان میں ہی رکھ سکتی تھی۔ (بخاری:1950، مسلم:2687)

704. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. (بخاری:1952، مسلم:2692)

704۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مر جائے اور اس کے ذمہ روزے واجب الادا ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔

705. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيْهِ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى. (بخاری:1953، مسلم:2694)

705۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور ان کے ذمے کچھ روزے واجب الادا تھے، کیا میں یہ روزے ان کی طرف سے قضا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! نیز فرمایا: کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

706. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِيْ. اَلصِّيَامُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا. (بخاری:1894، مسلم:2703)

706۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور روزے دار کو چاہیے کہ نہ فحش کلامی کرے اور نہ جاہلوں جیسا کام کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اسے چاہیے کہ اس سے کہہ دے "میں روزے سے ہوں۔" دو مرتبہ۔

پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روزے دار میری خاطر کھانا پینا اور شہوتِ نفس کے تقاضے پورے کرنا چھوڑتا ہے، روزہ ایک ایسا عمل ہے جو صرف میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دیتا ہوں اور نیکی کا بدلہ دس گناہ دیا جاتا ہے۔

707. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ.

707۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ابن آدم کے تمام اعمال اس کی اپنی ذات کے لیے ہیں سوائے روزے کے، کہ روزہ میرے لیے ہوتا ہے اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں "اور روزہ ڈھال ہے، اور جس دن کوئی شخص روزے سے ہو تو اسے چاہیے کہ نہ تو فحش کلامی کرے، نہ چیخے چلائے اور نہ جھگڑے، اور اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑے تو روزے دار کو چاہیے کہ کہہ دے "میں روزے سے ہوں"! اور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے! روزے دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب اپنے

(بخاری:1904، مسلم:2706)

708. عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ.

(بخاری:1896، مسلم:2710)

709. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

(بخاری:2840، مسلم:2711)

رب سے ملے گا تو وہ بھی اس کے روزے کے سبب اس سے خوش ہو گا۔

708۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ''ریان'' (سیراب کرنے والا) ہے۔اس دروازے سے روزِ قیامت صرف روزے دار داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی اور اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا، پکارا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں! تو سب روزے دار اٹھ کھڑے ہوں گے (اور دروازے سے داخل ہو جائیں گے) اور ان کے سوا اس دروازے سے کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ جب یہ سب داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ پھر بند کر دیا جائے گا اور کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا۔

709۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جس شخص نے جہاد فی سبیل اللہ کرتے ہوئے ایک دن روزہ رکھا۔اللہ تعالیٰ اسکے منہ کو جہنم سے ستر برس کے فاصلہ تک دور کر دے گا۔

710. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.

710۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ یہ تو اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔(بخاری:9691، مسلم:2721)

711. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ.

(بخاری:1969، مسلم:2721)

711۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب روزے رکھتے تھے تو مسلسل رکھتے چلے جاتے حتی کہ ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ ﷺ روزہ چھوڑیں گے ہی نہیں، اور پھر جب آپ ﷺ روزے رکھنا چھوڑ دیتے تو (اتنا وقفہ گزر جاتا کہ) ہم خیال کرتے اب آپ ﷺ روزہ نہیں رکھیں گے۔میں نے آپ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا۔اسی طرح میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

712. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا.

712۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے، شعبان میں آپ ﷺ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: وہی نیک عمل شروع کرو جس کو کرتے رہنے کی تم میں طاقت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ثواب عطا فرمانے سے کبھی نہیں تھکے گا البتہ تم عبادت اور نیک کام کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔نبی ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب (نفل) نماز وہ تھی جو باقاعدہ پڑھی جائے خواہ مقدار اور تعداد میں کم ہو خود آپ ﷺ نے جو بھی نماز پڑھی اسے

(بخاری:1971، مسلم:2724)

ہمیشہ پڑھتے رہے۔

713۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُومُ. (بخاری:1971، مسلم:2724)

713۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شعبان کے سوا کبھی پورے مہینہ کے روزے نہیں رکھے اور آپ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب روزے رکھتے تو رکھتے ہی چلے جاتے، حتی کہ آدمی خیال کرتا کہ اب آپ ﷺ روزے رکھنا کبھی نہ چھوڑیں گے اور پھر جب روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے تو کہنے والا کہتے اب آپ ﷺ روزہ نہ رکھیں گے۔

714۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللّٰهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ. قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ. قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ.

(بخاری:1976، مسلم:2729)

714۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ زندگی بھی میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھوں گا اور ساری رات قیام کیا کروں گا۔ (آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے ایسے کہا ہے؟) میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! میں نے ایسی بات کہی تو تھی! آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اس لیے روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو! اور رات کو قیام بھی کرو اور سوؤ بھی! ہر مہینے میں تین روزے رکھو، نیکی کا بدلہ دس گناہ ہے (گویا تین روزوں کا ثواب تیس دن کے روزوں کے برابر ہو گا) اور یہ گویا ہمیشہ روزہ رکھنے کی مانند ہوگا۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کرنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا کرو کہ ایک دن روزہ رکھو اور دو دن نہ رکھو۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن نہ رکھو کیونکہ یہی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھنے کا طریقہ تھا اور یہی روزے کی سب سے بہتر صورت ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔

715۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ. فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ

715۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے مجھے جو اطلاع ملی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر جاگ کر عبادت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ صحیح ہے، ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر آئندہ ایسا نہ کرو! بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو! اور رات کو جاگ کر عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی! اس لیے کہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے، تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے۔ تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے مہمان کا بھی حق ہے اور تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم ہر ماہ تین دن کے روزے رکھ لو، کیونکہ ہر

أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِيْ قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(بخاری:1975،مسلم:2730)

نیکی کا اجر دس گنا ملتا ہے گویا یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہو گیا۔لیکن میں نے شدت اختیار کی اور مجھ پر شدت کی گئی ،میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں خود میں قوت محسوس کرتا ہوں۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو اور اس سے زیادہ ہرگز نہ کرو۔میں نے عرض کیا: نبی اللہ حضرت داؤد کس طرح روزے رکھتے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ پھر جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے: کاش میں نے نبی ﷺ کی عطا کی ہوئی رخصت قبول کر لی ہوتی!

716.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَاِء الْقُرْاٰنَ فِيْ شَهْرٍ. قُلْتُ: اِنِّيْ اَجِدُ قُوَّةً. حَتّٰى قَالَ. فَاقْرَاْهُ فِيْ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ. (بخاری:5054،مسلم:2732)

716۔حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن ایک مہینے میں (پورا) پڑھا کرو! میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی قوت اپنے اندر پاتا ہوں۔حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا بس سات دن میں ایک قرآن ختم کرو! اور اس حد سے نہ بڑھنا۔

717.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَاللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ.

717۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! فلاں شخص کی طرح نہ کرنا کہ وہ پہلے رات کو جاگ کر عبادت کیا کرتا تھا، بعد ازاں اس نے قیام اللیل ترک کر دیا۔(بخاری:1152،مسلم:2733)

718.عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّيْ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّيْ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا قَالَ إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ وَكَيْفَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ. قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ.
(بخاری:1977،مسلم:2734)

718۔حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو اطلاع ملی کہ میں متواتر روزے رکھتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا ہوں تو یا تو آپ ﷺ نے مجھے بلوا بھیجا یا میں خود آپ ﷺ سے ملا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے جو مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم متواتر روزے رکھتے ہو اور کوئی روزہ نہیں چھوڑتے اور (رات بھر) نماز پڑھتے ہو؟ اس لیے ایسا کرو کہ روزے بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو اور رات کو جاگ کر نماز بھی پڑھو اور سو بھی۔کیونکہ تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری اپنی جان کا بھی اور تمہارے اہل وعیال کا بھی تم پر حق اور حصہ واجب ہے۔میں نے عرض کیا: میں ان سب کاموں کے لیے کافی قوت رکھتا ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو پھر داؤد علیہ السلام کے سے روزے رکھو! میں نے عرض کیا: وہ کیسے تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار (ناغہ) کرتے تھے اور جب دشمن سے مقابلہ درپیش ہوتا تو گریز وفرار اختیار نہیں کرتے تھے۔میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے یہ جرأت وشجاعت

کہاں نصیب ہو سکتی ہے!۔
عطاء (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ''صیام الابد'' (ہمیشہ روزے رکھنا) کا ذکر کس طرح چھیڑا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزہ ہی نہ رکھا۔ یہ فقرہ آپ ﷺ نے دوبارہ دہرایا۔

719. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ، فَإِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى.
(بخاری:1152، مسلم:2736)

719۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تم ہمیشہ روزے رکھتے ہو اور رات بھر نوافل پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو! ایسا کرنے سے تمہاری آنکھوں میں گڑھے پڑ جائیں گے اور بدن کمزور ہو جائے گا، جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزہ ہی نہیں رکھا، تین دن کے روزے ہی صوم الدھر ہیں، میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام کی مانند روزے رکھو، جو ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے اور دشمن سے مقابلہ ہو تو گریز و افرار اختیار نہیں کرتے تھے۔

720. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.
(بخاری:1131، مسلم:2739)

720۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزہ بھی حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نصف شب سوتے تھے۔ پھر اٹھ کر ایک تہائی رات عبادت کرتے تھے پھر رات کا چھٹا حصہ سو کر گزارتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

721. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِيْ فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ أَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ خَمْسًا. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ سَبْعًا. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا. قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

721۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ ﷺ کو چمڑے کا ایک تکیہ پیش کیا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی لیکن آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ ﷺ کے درمیان تھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے ہر ماہ تین دن کے روزے کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! (میں اس سے زیادہ رکھ سکتا ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: ہر ماہ پانچ رکھ لو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! (یہ بھی کم ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: سات رکھ لو! میں نے عرض کیا:

إِحْدَى عَشْرَةَ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَطْرَ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا.
(بخاری:1980، مسلم:2741)

یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: نو رکھ لو! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فرمایا: اچھا گیارہ رکھ لو! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر روزے کوئی نہیں! اور وہ ہیں ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن ناغہ کرو!۔

722. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَأَلَهُ أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ؟ قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ، يَعْنِي رَمَضَانَ. قَالَ الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.
(بخاری:1983، مسلم:2751)

722۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: یا کسی اور شخص سے دریافت فرمایا: اور عمران رضی اللہ عنہ سن رہے تھے (راوی کو شک ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو فلاں! کیا تم نے اس ماہ کے آخر میں کچھ روزے نہیں رکھے؟ راوی کہتا ہے۔ میرا گمان ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ آپ ﷺ نے اس مہینہ فرما کر رمضان کا مہینہ مراد لیا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم افطار کر لو (رمضان ختم ہو جائے) تو دو دن کے روزے رکھ لینا۔

723. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

723۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کئی افراد کو خواب میں دکھایا گیا کہ لیلۃ القدر رمضان کی آخری تاریخوں میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم سب کے خواب آخری سات دنوں کے بارے میں ایک دوسرے سے مطابقت رکھتے ہیں اس لیے جو شخص لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے رمضان کے آخری سات دنوں میں تلاش کرے۔ (بخاری:2015، مسلم:2761)

724. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، فَخَطَبَنَا، وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نُسِّيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوَتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ

724۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف میں بیٹھے۔ پھر آپ ﷺ بیس تاریخ کو صبح کے وقت باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی لیکن پھر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو! میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں اس لیے تمام وہ اشخاص جنہوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا واپس آ جائیں (ابھی اعتکاف ختم نہ کریں)۔ چنانچہ ہم واپس آ گئے اس وقت آسمان پر بادل کا کوئی ہلکا سا ٹکڑا بھی موجود نہ تھا، پھر بادل آ گئے اور برسے حتی کہ مسجد کی چھت جو کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی ٹپکی۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے دیکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی پیشانی پر مجھے کیچڑ کا نشان نظر آیا۔

فِيْ جُبْهَتِهِ. (بخاری:2016، مسلم:2772)

725.عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِيْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِيْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ حِيْنَ يُمْسِيْ مِنْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً تَمْضِيْ وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ وَأَنَّهُ أَقَامَ فِيْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِيْهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَثْبُتْ فِيْ مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا فَابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَابْتَغُوْهَا فِيْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِيْ مُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِيْنًا وَمَاءً.

725۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر جب بیسویں تاریخ کی شام گزر جاتی اوراکیسویں آرہی ہوتی تو اپنے گھر تشریف لے جاتے اورجو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کر رہے ہوتے وہ بھی گھروں کولوٹ جاتے۔ پھر ایک رمضان میں آپ ﷺ اس رات کو بھی اعتکاف میں رہے جس میں گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور خطبہ ارشادفرمایا: اورجو کچھ اللہ کومنظور تھا ،بیان کرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس عشرے میں اعتکاف کیا کرتا تھا پھر اب مجھ پر انکشاف ہوا ہے کہ اس آخری عشرے میں اعتکاف کروں۔ لہذا جو شخص بھی اس مرتبہ میرے ساتھ اعتکاف میں تھا اسے چاہیے کہ اپنی اعتکاف کی جگہ پرہی ٹھہرے !اور مجھے خواب میں لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی پھر وہ مجھے بھلا دی گئی ۔اب تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو!میں نے خواب میں) دیکھا ہے کہ میں پانی اور کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پھراسی رات بارش ہوئی اورآپ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ سے مسجد ٹپکی۔ یہ اکیسویں رات تھی۔ پھر میری آنکھوں نے وہ منظر دیکھ لیا۔ آپ ﷺ نے فجر کی نماز کا سلام پھیرا اور میں نے آپ ﷺ کی طرف نظر اٹھائی تو آپ ﷺ کا چہرہ مُبارک کیچڑ اور پانی سے آلودہ تھا۔

(بخاری:2018، مسلم:2771)

726.عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

(بخاری:2020، مسلم:2776)

726۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے اورفرمایا کرتے تھے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

14......کتاب الاعتکاف

اعتکاف کے بارے میں

727. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ. (بخاری:2025، مسلم:2780)

727۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

728. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

728۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے (آپ ﷺ کا یہی معمول رہا) حتیٰ کہ آپ ﷺ نے وفات پائی پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات نے اعتکاف فرمایا۔(بخاری:2026، مسلم:2784)

729. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ. (بخاری:2033، مسلم:2785)

729۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ میں آپ ﷺ کے لیے خیمہ بنا دیا کرتی تھی اور آپ ﷺ نمازِ فجر پڑھ کر اس میں داخل ہو جایا کرتے تھے۔ پھر (ایک مرتبہ) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنا خیمہ لگانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے خیمہ لگا لیا، پھر جب اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ دیکھا تو انہوں نے بھی ایک خیمہ لگا لیا۔ صبح کے وقت جب نبی ﷺ نے کئی خیمے لگے ہوئے دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ سے واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا خیال ہے نیکی ان خیموں سے وابستہ ہے؟ چنانچہ آپ ﷺ نے اس ماہ اعتکاف نہ کیا اور بعد میں شوال میں دس دن اعتکاف فرمایا۔

730. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. (بخاری:2024، مسلم:2787)

730۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں نبی ﷺ عبادت میں مشغول ہو جاتے تھے، خود بھی راتوں کو جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

15...... کتاب الحج

حج کے بارے میں

731. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ أَوْ وَرْسٌ.

731۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! احرام باندھنے والا کون سا لباس پہنے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قمیص، پاجامہ اور باراں کوٹ نہ پہنو! اور نہ عمامہ باندھو اور موزے نہ پہنو، الا یہ کہ کسی کو جوتا میسر نہ ہو تو موزے پہن لے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو زعفران یا ورس میں رنگا ہوا ہو۔

(بخاری:1542، مسلم:2791)

732. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ لِلْمُحْرِمِ.

732۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مقام عرفات میں خطبہ کے دوران فرماتے سنا ہے: جس شخص کو جوتے میسر نہ آئیں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے۔ (بخاری:1841، مسلم:2794)

733. عَنْ يَعْلَى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرِنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُوْحٰى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَهُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: اغْسِلِ الطِّيْبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

733۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ جس وقت نبی کریم ﷺ پر وحی نازل ہو مجھے اطلاع دینا تاکہ میں دیکھ سکوں، یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مقام جعرانہ میں تھے اور آپ ﷺ کے ہمراہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے، ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص کے لیے کیا حکم ہے جس نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہو اور اس کے کپڑے اور جسم خوشبو میں لپے ہوں؟ یہ سن کر نبی ﷺ کچھ دیر خاموش رہے، پھر آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے (یعلیٰ رضی اللہ عنہ کو) اشارہ کیا اور قریب آ گیا۔ اس وقت ایک کپڑا تنا ہوا تھا جس سے آپ ﷺ کے اوپر سایہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر کی طرف کر کے دیکھا تو نبی ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا تھا اور خراٹوں کی آواز آ رہی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ کی یہ کیفیت دور ہو گئی اور آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے بارے میں سوال کیا تھا؟ چنانچہ اس شخص کو بلایا گیا

وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجَّتِكَ.
(بخاری:1536، مسلم:2803)

اور آپ ﷺ نے فرمایا: جو خوشبو تمہارے جسم پر لگی ہوئی ہو اسے تین بار دھو ڈالو! اور جبہ (جس میں خوشبو لگی ہوئی ہے) اتار دو! باقی عمرے میں بھی وہی کر جو حج میں کیا جاتا ہے۔

734. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. (بخاری:1526، مسلم:2803)

734۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل میقات مقرر فرمائے تھے: اہلِ مدینہ کے لیے ''ذوالحلیفہ'' اہل شام کے لیے ''جحفہ'' اہلِ نجد کے لیے ''قرن المنازل'' اور اہل یمن کے لیے ''یلملم''۔ یہ میقات ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان علاقوں میں رہتے ہیں اور ان کے لیے بھی جو دوسرے علاقوں سے آئیں اور حج یا عمرہ کے ارادے سے ادھر سے گزریں اور جو لوگ ایسے علاقوں کے رہنے والے ہیں جو ان میقاتوں کے اندر واقع ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ اسی طرح اہل مکہ، مکے سے ہی احرام باندھیں۔

735. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

735۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام ''جحفہ'' سے اور اہل نجد ''قرن'' سے احرام باندھیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور اہل یمن ''یلملم'' سے احرام باندھیں۔ (بخاری:1525، مسلم:2805)

736. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ.
(بخاری:1549، مسلم:2811)

736۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لبیک (تلبیہ) اس طرح فرمایا کرتے تھے: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ (میں حاضر ہوں اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں! میں حاضر ہوں! بے شک سب حمد وثناء تیرے لیے ہی ہے اور تمام نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی تیری ہے، کوئی تیرا شریک نہیں!)۔

737. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ يَقُوْلُ مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ. (بخاری:1541، مسلم:2816)

737۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب بھی احرام باندھا مسجد کے قریب سے باندھا، مسجد سے آپ کی مراد مسجد ذوالحلیفہ ہے۔

738. عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ وَمَا هِيَ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا

738۔ عبید بن جریج رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! میں نے آپ کو چار ایسی باتیں کرتے دیکھا ہے جو آپ کے کسی اور ساتھی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ نے دریافت کیا: اے ابن جریج رحمہ اللہ وہ کون سی باتیں ہیں؟ ابن جریج

الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ.
قَالَ عَبْدُاللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النَّعْلَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.
(بخاری:166، مسلم:2818)

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ایک تو میں نے دیکھا ہے کہ کعبہ کے ارکان میں سے آپ صرف ان دونوں رُکنوں کو ہاتھ سے چھوتے ہیں جنہیں یمانی کہا جاتا ہے۔ دوسرے میں نے دیکھا ہے کہ آپ ''سبتی'' (جوتے کی ایک قسم) پہنتے ہیں۔ تیسرے آپ (اپنی داڑھی یا لباس) زرد رنگتے ہیں۔ چوتھے جب آپ مکہ میں تھے تو میں نے دیکھا کہ لوگوں نے چاند دیکھ کر احرام باندھ لیا اور ''لبیک'' کہنا شروع کر دیا تھا لیکن آپ نے یوم ترویہ (ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ) سے پہلے نہ احرام باندھا اور نہ لبیک کہا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ارکان کعبہ کا معاملہ تو یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو صرف یہی دونوں یمانی رُکن چھوتے دیکھا ہے، جوتے کے متعلق یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسی جُوتیاں پہنتے دیکھا ہے جن میں بال نہ ہوں اور ان میں ہی وضو کر لیا کرتے تھے (یعنی وضو کے بعد گیلے پاؤں میں یہ جوتی پہن لیتے تھے) لہذا میں بھی یہ جوتی پہننا محبوب رکھتا ہوں، باقی زرد رنگ! تو میں نے نبی ﷺ کو یہ رنگ استعمال کرتے دیکھا ہے لہذا میں بھی یہ رنگ استعمال کرنا پسند کرتا ہوں۔ اور احرام اور لبیک کہنے کے متعلق یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو لبیک کہتے اس وقت تک نہیں دیکھا جب تک کہ آپ کی اونٹنی کھڑی نہ ہو جاتی۔ (اس لیے میں بھی ایسا ہی کرتا ہوں)۔

739. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ. (بخاری:1539، مسلم:2824)

739۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے احرام باندھتے وقت میں آپ ﷺ کو خوشبو لگایا کرتی تھی اسی طرح جب آپ ﷺ احرام کھولنا چاہتے تو خانہ کعبہ کے طواف (زیارت یا وداع) سے پہلے آپ ﷺ کے خوشبو لگا دیا کرتی تھی۔

740. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. (بخاری:271، مسلم:2839)

740۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری آنکھیں اس وقت بھی وہ چمک دیکھ رہی ہیں جو احرام باندھتے وقت رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو لگانے سے پیدا ہو گئی تھی اور احرام کی حالت میں بھی نظر آ رہی تھی۔

741. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا.
(بخاری:270، مسلم:2842)

741۔ محمد بن منتشر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ: میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اس حالت میں صبح کے وقت احرام باندھوں کہ مجھ سے خوشبو کے بھبکے اٹھ رہے ہوں بیان کیا اور دریافت کیا: (آپ اس کے متعلق کیا فرماتی ہیں)؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے خود نبی ﷺ کو (احرام سے پہلے) خوشبو لگائی، پھر آپ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کے پاس تشریف لے گئے (صحبت

742. عَنِ الصَّعْبِ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِيْ وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ.

(بخاری:1825، مسلم:2845)

743. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ إِنَّا مُحْرِمُوْنَ فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَأْكُلُوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُلُوْهُ حَلَالٌ.

(بخاری:1823، مسلم:2851)

744. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِيْ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوْهُ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِيْنُوْنِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِيْنَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيْرُ شَأْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا

فرمائی)۔ پھر صبح کے وقت آپ ﷺ نے احرام باندھا۔

742۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جس وقت آپ ﷺ مقام ابواء میں یا مقام ودان میں تھے ایک جنگلی گدھا (زندہ) بطور ہدیہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے وہ مجھے واپس لوٹا دیا۔ پھر جب آپ ﷺ نے میرے چہرے پر ملال دیکھا تو فرمایا: یہ محض اس بنا پر واپس لوٹایا ہے کہ اس وقت ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

743۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام قاحہ تک پہنچے تھے۔ ہم میں کچھ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور کچھ بغیر احرام کے تھے۔ کہ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ کوئی چیز ایک دوسرے کو دکھا رہے ہیں چنانچہ میں نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ ایک گورخر تھا۔ اس کی مُراد یہ ہے کہ اس کا کوڑا گر گیا، تو دوسروں نے کہا کہ اس شکار میں ہم تمہاری کچھ مدد نہیں کریں گے کیونکہ ہم احرام میں ہیں! وہ (چابک) میں نے خود اتر کر اٹھالیا۔ پھر میں ٹیلے کے پیچھے سے ہو کر گورخر تک پہنچا اور میں نے (نیزہ مار کر) اس کی کونچیں کاٹ دیں اور اٹھا کر ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ بعض نے کہا کہ کھالینا چاہیے اور بعض نے کہا کہ نہ کھاؤ! میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیونکہ آپ ﷺ ہمارے آگے تشریف لے جارہے تھے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُسے کھاؤ! وہ حلال ہے۔

744۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال صلح حدیبیہ ہوئی تھی میرے والد بھی ساتھ گئے تھے، ان کے ساتھیوں نے احرام باندھ رکھا تھا لیکن وہ خود بغیر احرام کے تھے اور نبی ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ دشمن آپ ﷺ سے جنگ کرنا چاہتا ہے، چنانچہ آپ ﷺ روانہ ہوئے۔ (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:) اور میں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھا۔ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، میں نے بھی نظر اٹھا کر دیکھا تو وہاں ایک گورخر نظر آیا۔ میں نے اس پر حملہ کیا اور نیزہ مار کر اسے روک لیا اور اپنے ساتھیوں سے مدد مانگی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور (چونکہ اس کاروائی کے باعث ہم پیچھے رہ گئے تھے) ہمیں خوف ہوا کہ کہیں ہم نبی ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں لہٰذا میں آپ ﷺ کی تلاش میں چلا۔ کبھی اپنے گھوڑے کو تیز دوڑاتا کبھی آہستہ چلاتا۔ پھر آدھی رات کے وقت مجھے بنی غفار کا ایک شخص ملا اور میں نے اس سے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَئُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ. فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ.

(بخاری:1821، مسلم:2854)

پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کس مقام پر چھوڑا ہے اس نے بتایا کہ میں نے آپ ﷺ کو مقام تعہن میں چھوڑا تھا اور آپ ﷺ سقیا میں دوپہر کو قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے اصحاب آپ پر سلام ورحمت بھیجتے ہیں، انہیں ڈر تھا کہ کہیں دشمن درمیان میں حائل ہو کر انہیں آپ ﷺ سے جدا نہ کر دے اس لیے آپ ﷺ ان کا انتظار فرما لیجیے! نیز میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایک گورخر شکار کیا تھا اور میرے پاس اس کا کچھ گوشت بچا ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ! حالانکہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

745. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجُوْا مَعَهُ، فَصَرَفَ طَائِفَةً مِنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى نَلْتَقِيَ فَأَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ. فَلَمَّا انْصَرَفُوْا أَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا وَقَالُوا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا. ثُمَّ قُلْنَا أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا.

(بخاری:1824، مسلم:2855)

745۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے روانہ ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی چلے، پھر آپ ﷺ نے ایک جماعت کو جس میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے دوسری طرف موڑ دیا اور انہیں حکم دیا کہ تم ساحل سمندر کے راستہ سے چلو، آگے چل کر ہم پھر باہم مل جائیں گے۔ چنانچہ یہ لوگ سمندر کے کنارے کنارے چل پڑے۔ پھر جب لوٹے تو سب نے احرام باندھ لیا مگر ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہ باندھا۔ پھر چلتے چلتے راستہ میں انہیں گورخر نظر آئے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک گورخر کو شکار کر لیا، پھر سب ساتھی اتر پڑے، اور انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت کھایا، پھر کہنے لگے کہ کیا اس صورت، میں کہ ہم احرام میں ہیں ہم شکار کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ لہٰذا ہم نے اس کا باقی ماندہ گوشت اٹھا لیا اور جب نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سب نے احرام باندھ لیا تھا اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا، پھر ہمیں گورخر نظر آئے اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک مادہ کو گرا لیا۔ پھر ہم سب اتر پڑے اور ہم نے اس کے گوشت میں سے تھوڑا سا کھا لیا پھر ہمیں خیال آیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں اور شکار کا گوشت کھا رہے ہیں چنانچہ باقی گوشت ہم اپنے ساتھ اٹھا لائے ہیں! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے انہیں حملہ کرنے کو کہا تھا یا شکار کی طرف اشارہ کیا تھا؟ کہنے لگے نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم باقی ماندہ گوشت بھی کھاؤ!

746. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

746۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے

خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يَقْتُلُهُنَّ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ. (بخاری:1829، مسلم:2861)

فرمایا: پانچ جاندار بدمعاش ہیں جنہیں حرم میں بھی ہلاک کر دینا چاہیے: کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

747. عَنْ حَفْصَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

747۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ جاندار ایسے ہیں جن کو ہلاک کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ کوا، چیل، چوہا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔ (بخاری:1828، مسلم:2869)

748. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ.

748۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانچ جاندار ایسے ہیں کہ احرام باندھے ہوئے بھی ان کو ہلاک کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ (بخاری:1823، مسلم:2851)

749. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ.

749۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: غالباً تم کو تمہارے سر کی جوئیں تکلیف دے رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ ﷺ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اپنا سر منڈا دو! اور تین دن کے روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا ایک بکری کی قربانی دے دو۔ (بخاری:1814، مسلم:2877)

750. عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْكُوفَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ. فَقَالَ: حُمِلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ قَدْ بَلَغَ بِكَ هٰذَا أَمَا تَجِدُ شَاةً قُلْتُ لَا قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاحْلِقْ رَأْسَكَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً. (بخاری:4517، مسلم:2883)

750۔ عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس مسجد میں یعنی مسجد کوفہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور میں نے ان سے آیہ کریمہ (فِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ) کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے لوگوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت جوئیں میرے سر سے چہرے تک بکھر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: مجھے یہ خیال تھا کہ تم اس قدر تکلیف میں ہو! کیا تم ایک بکری ذبح نہیں کر سکتے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یعنی ہر مسکین کو بقدر نصف صاع گندم دو، اور اپنا سر منڈا دو، تو یہ آیت بطورِ خاص میرے بارے میں نازل ہوئی تھی اور تم سب کے لیے اس کا حکم عام ہے۔

751. عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ. (بخاری:1836، مسلم:2886)

751۔ حضرت بُحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مقام لحی جمل میں احرام کی حالت میں اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

752. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الْعَبَّاسِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا

752۔ عبداللہ بن حنین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان مقام ابوا میں بحالتِ احرام غسل

بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِيْ رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

(بخاری:1840، مسلم:2889)

کرنے کے مسئلہ پر اختلاف رائے ہو گیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ احرام کی حالت میں سر کا دھونا جائز ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ احرام کی حالت میں حاجی سر نہیں دھو سکتا۔ لہٰذا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کے پاس بھیجا، جب میں ان کے پاس پہنچا تو وہ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے کی اوٹ کیے غسل کر رہے تھے، میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں! مجھے آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے یہ دریافت کروں کہ نبی ﷺ احرام کی حالت میں اپنا سر مبارک کس طرح دھویا کرتے تھے! چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے کپڑے پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے اتنا نیچا کیا کہ آپ کا سر نظر آنے لگا۔ پھر جو شخص ان پر پانی ڈال رہا تھا اس سے کہا: پانی ڈالو! اس نے آپ کے سر پر پانی ڈالا اور آپ نے اپنے ہاتھوں کو سر پر حرکت دی اور پہلے دونوں ہاتھ آگے کی طرف لائے پھر پیچھے لے گئے اور کہا: میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

753. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ، أَوْ قَالَ، فَأَوْقَصَتْهُ، قَالَ النَّبِيُّ "اِغْتَسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّ سِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ، وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا."

753۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عرفہ کے دن وقوف کی حالت میں تھا کہ اچانک اپنی اُونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: کہ اسے بیری کے پتے والے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں کا کفن دو اور اسے نہ تو خوشبو لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو۔ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ (بخاری:1266، مسلم:2891)

754. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ لَا أَجِدُنِيْ إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُوْلِي اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

(بخاری:5089، مسلم:2902)

754۔ اُم المومنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ نبی ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے دریافت فرمایا: غالباً تم نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا: ہاں، خدا کی قسم! لیکن میں اکثر بیمار ہو جاتی ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم حج کرو اور (بوقت احرام) شرط کر لو، اس طرح کہو: اے اللہ! میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں تو مجھے روک دے گا۔ یہ صحابیہ حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

755. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا

755۔ اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو پہلے ہم نے صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور تلبیہ کہا، پھر نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے تلبیہ (لبیک) کہے اور اس وقت تک احرام نہ

يحلَّ حتّى يحلّ منهما جميعًا فقدمتُ مكّة وأنا حائضٌ ولم أطُف بالبيت ولا بين الصّفا والمروة فشكوتُ ذلك إلى النّبيّ ﷺ فقال انقضي رأسكِ وامتشطي وأهلّي بالحجّ ودعي العُمرة ففعلتُ فلمّا قضينا الحجّ أرسلني النّبيُّ ﷺ مع عبد الرّحمن بن أبي بكر إلى التّنعيم فاعتمرتُ فقال هذه مكان عُمرتكِ قالتْ فطاف الّذين كانوا أهلّوا بالعُمرة بالبيت وبين الصّفا والمروة ثُمّ حلّوا ثُمّ طافوا طوافًا آخر بعد أن رجعوا من منى وأمّا الّذين جمعوا الحجّ والعُمرة فإنّما طافوا طوافًا واحدًا. (بخاری:1556، مسلم:2910)

کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ پھر جب ہم مکہ پہنچے تو چونکہ میں حیض کی حالت میں تھی اس لیے میں نے نہ بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی اور جب میں نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ میری حالت یہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سر کے بال کھول ڈالو اور کنگھی کرلو، اور عمرہ ترک کر دو اور صرف حج کا احرام باندھ لو۔ جب ہم سب حج سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام تنعیم کی طرف بھیجا، اور وہاں سے میں نے (عمرے کا احرام باندھ کر) عمرہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمرہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہے ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر احرام کھول دیا۔ اس کے بعد جب منیٰ سے واپس آئے تو ایک طواف اور کیا، لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرہ جمع کیا تھا انہوں نے صرف ایک طواف کیا۔

756. عن عائشة قالت: خرجنا مع النّبيّ صلّى اللّه عليه وسلّم في حجّة الوداع فمنّا من أهلّ بعُمرة ومنّا من أهلّ بحجّ فقدمنا مكّة فقال رسُولُ اللّه صلّى اللّهُ عليه وسلّم من أحرم بعُمرة ولم يُهد فليُحلل ومن أحرم بعُمرة وأهدى فلا يحلُّ حتّى يحلّ بنحر هديه ومن أهلّ بحجّ فليُتمّ حجّهُ قالتْ فحضتُ فلم أزلْ حائضًا حتّى كان يوم عرفة ولم أُهلل إلّا بعُمرة فأمرني النّبيُّ صلّى اللّه عليه وسلّم أن أنقض رأسي وأمتشط وأهلّ بحجّ وأترك العُمرة ففعلتُ ذلك حتّى قضيتُ حجّي فبعث معي عبد الرّحمن بن أبي بكر الصّدّيق وأمرني أن أعتمر مكان عُمرتي من التّنعيم.

(بخاری:319، مسلم:2914)

756۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تو بعض لوگوں نے عمرے کی نیت سے احرام باندھا تھا اور بعض نے حج کی نیت سے احرام باندھا تھا، پھر جب ہم مکہ پہنچے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہے لیکن وہ قربانی کا جانور ہمراہ نہیں لایا وہ احرام کھول دے اور جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور اس کے ساتھ قربانی کا جانور بھی تھا وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک قربانی نہ کر لے اور جس نے حج کی نیت سے احرام باندھا اور لبیک کہا ہے وہ اپنا حج مکمل کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس تمام عرصہ میں مجھے حیض آتا رہا حتی کہ وقوف عرفہ کا دن (9 ذی الحج) آ گیا اور میں نے صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھا تھا، پھر نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے سر کے بال کھول دوں اور کنگھی کروں اور حج کی نیت سے احرام باندھ لوں اور عمرے کو ترک کر دوں، میں نے ایسا ہی کیا اور اپنا حج پورا کر لیا اس کے بعد نبی ﷺ نے میرے ہمراہ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں تنعیم جا کر عمرے کا احرام باندھوں اور اپنے (فوت شدہ) عمرے کے بدلے میں عمرہ ادا کروں۔

757. عن عائشة تقُولُ. خرجنا لا نرى إلّا الحجّ فلمّا كُنّا بسرف حضتُ. فدخل عليّ

757۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم روانہ ہوئے اور خیال یہی تھا کہ حج کرنے جا رہے ہیں پھر جب مقام سرف پر پہنچے تو میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ: مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ قَالَتْ: وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ. (بخاری:294، مسلم:2918)

حائضہ ہوگئی اور رونے لگی۔ اسی وقت نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے روتا دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تم حائضہ ہوگئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز تو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کی تقدیر میں لکھی ہے۔ سو اب تم سوائے طواف بیت اللہ کے تمام وہ ارکان بجالاؤ جو حاجی ادا کرتے ہیں۔ نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گائے کی قربانی کی تھی۔

758. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ. فَنَزَلْنَا سَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ ذَوِي قُوَّةِ الْهَدْيِ فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةً. فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ. قَالَ: وَمَا شَأْنُكِ؟ قُلْتُ. لَا أُصَلِّيْ. قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجَّتِكِ، عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْزُقَكِيْهَا قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتّٰى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ. فَدَعَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ فَقَالَ اخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا فَأَتَيْنَا فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ. فَقَالَ فَرَغْتُمَا قُلْتُ نَعَمْ. فَنَادٰى بِالرَّحِيْلِ فِيْ أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِيْنَةِ.

(بخاری:1788، مسلم:2922)

758۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حج کا احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں اور حج کے آداب کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم نے مقام سرف پر پہنچ کر قیام کیا تو نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا: جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ اگر عمرہ کرنا چاہتا ہے تو عمرے کی نیت کر لے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور (ھدی) ہے وہ ایسا نہ کرے (یعنی وہ حج ہی کرے) نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس قربانی کرنے کی طاقت تھی ان سب نے عمرہ کی نیت نہ کی، پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کس بات پر رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے جو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ہے وہ میں نے سن لیا ہے لیکن میں عمرے سے روک دی گئی ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میں نماز نہیں پڑھ سکتی (ماہواری شروع ہوگئی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے تمہیں کوئی نقصان نہیں تم بھی آخر آدم علیہ السلام کی بیٹی ہو۔ اور تمہارا مقدر بھی وہی ہے جو سب آدم کی بیٹیوں کا ہے اس لیے تم پہلے حج کر لو! اور ہوسکتا ہے اللہ تم کو عمرہ بھی نصیب کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اسی حال میں رہی یہاں تک کہ ہم منیٰ سے روانہ ہوئے پھر ہم محصب میں اُترے۔ اس وقت آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: اپنی بہن کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ لیں۔ پھر تم دونوں اپنے طواف سے فارغ ہو کر یہاں پہنچ جانا۔ میں تمہارا اسی جگہ انتظار کروں گا۔ چنانچہ ہم لوگ فارغ ہو کر آدھی رات کو پہنچے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم دونوں اپنے مناسک سے فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کوچ کا اعلان کرا دیا، اور سب لوگ چل پڑے اور وہ لوگ بھی

ساتھ ہو گئے جنہوں نے نماز فجر سے پہلے رات میں ہی طواف (وداع) کر لیا تھا اور سب مدینہ کے رُخ چل پڑے۔

759. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِيْ مَعَ أَخِيْكِ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَهِلِّيْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتَهُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ: قُلْتُ: بَلَى قَالَ: لَا بَأْسَ انْفِرِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا.

(بخاری:759، مسلم:2929)

759۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ سب کا خیال یہی تھا کہ حج کے لیے جا رہے ہیں۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے اور خانہ کعبہ کا طواف کر لیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جو لوگ قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے وہ احرام کھول دیں۔ چنانچہ جن کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا انہوں نے احرام کھول دیا اور چونکہ ازواج مطہرات کے ساتھ بھی قربانی کا جانور نہیں تھا اس لیے ان سب نے بھی احرام کھول دیا، اور مجھے چونکہ ماہواری شروع ہو گئی تھی اس لیے میں نے خانہ کعبہ کا طواف بھی نہیں کیا۔ پھر جب شب حصبہ ہوئی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! لوگ تو حج اور عمرہ کر کے لوٹیں گے اور میرا صرف حج ہو گا! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: جب ہم مکہ پہنچے تھے تو کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا تو تم اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم تک جاؤ اور عمرے کا احرام باندھو، پھر فلاں مقام پر ہم سے آملو! اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا خیال ہے میں تم سب کے رکنے کا باعث بنوں گی۔ نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تم نے یوم النحر طواف (زیارت) نہیں کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ طواف تو کیا تھا! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں! تم ہمارے ساتھ کوچ کرو! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر میں نبی ﷺ سے اس طرح آ کر ملی کہ آپ ﷺ مکہ سے (مدینے کی طرف روانہ ہونے کے لیے) سطح مرتفع پر چڑھ رہے تھے اور میں مکہ کے نشیب میں اتر رہی تھی۔ (راوی کو مغالطہ ہے کہ یا آپ نے یہ کہا کہ) میں چڑھ رہی تھی اور آپ ﷺ اتر رہے تھے۔

760. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ.

(بخاری:1784، مسلم:2936)

760۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا کر مقام تنعیم تک لے جاؤں اور (وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر) آپ عمرہ کر آئیں۔

761. عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ فِيْ أُنَاسٍ مَعَهُ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ

761۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کچھ اور لوگوں کی موجودگی میں بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ ہم (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے خالص حج کا احرام باندھا اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہ تھی

عُمْرَةً قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحِلَّ وَقَالَ أَحِلُّوا وَأَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ. قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ إِلَى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَذْيَ قَالَ: وَيَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا. فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ فَحِلُّوا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.
(بخاری:7367، مسلم:2943)

، عطاء رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحج کی چوتھی تاریخ کو صبح کے وقت (مکہ) تشریف لائے اور جب ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام کھول دو اور عورتوں کے پاس جاؤ! عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ احرام کھولنے کے بعد عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ ہم لوگ یہ کہتے ہیں کہ اب جب کہ وقوف عرفہ میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم عورتوں سے صحبت کریں۔ گویا ہم وقوفِ عرفہ کے لیے اس حالت میں جائیں کہ ہمارے اعضاء تناسل سے مذی ٹپک رہی ہو! عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اس کو ہلا کر دکھایا کہ اس طرح! یہ اطلاع ملتے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں تم میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا اور سب سے زیادہ سچا اور نیکوکار ہوں! اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ احرام کھول دیتا، لہٰذا تم احرام کھول دو! اور اگر مجھے پہلے ہی یہ حکم معلوم ہو جاتا جو بعد میں معلوم ہوا ہے تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ چلتا، چنانچہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا اور دل و جان سے اطاعت کی اور احرام کھول دیا۔

762. عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ ، قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِسِعَايَتِهِ ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ. قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ. قَالَ ، وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا.
(بخاری:4352، مسلم:2943)

762، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ وہ احرام نہ کھولیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صورتِ واقعہ یہ تھی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (یمن سے) زکوۃ کا مال لے کر آئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: اے علی رضی اللہ عنہ! تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے یہ نیت کی تھی کہ جیسا احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے وہی احرام میں باندھتا ہوں! چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم قربانی بھی دو اور اپنے احرام پر قائم رہو۔ (احرام کھولنے کا جو حکم دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیا گیا ہے اس کا اطلاق حضرت علی رضی اللہ عنہ پر نہیں ہوتا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قربانی کا جانور ساتھ لانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی ان کی نیت احرام کی وجہ سے اسی صورت کا اطلاق ہوتا تھا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی قربانی کا جانور حضرت

علی رضی اللہ عنہ ہی لائے تھے۔

763. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً يَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوْا وَيَحِلُّوْا إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ وَأَنَّ عَائِشَةَ حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ. قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ فَأَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيْمِ. فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِيْ ذِي الْحَجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ لِلْأَبَدِ.

(بخاری:1785، مسلم:2943)

763۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج کی نیت کر کے احرام باندھا ان میں سے سوائے نبی ﷺ کے اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے تھے اور ان کے ساتھ بھی قربانی کا جانور تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے احرام باندھتے وقت یہ نیت کی تھی کہ جو احرام رسول اللہ ﷺ کا ہے وہی میرا ہے اور اس موقع پر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ اجازت دی تھی کہ جن کے پاس قربانی کا جانور ہے ان کے سوا باقی سب اس احرام کو حج کی بجائے عمرے کا کر دیں اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیں اور بال کٹوا دیں، تو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اس کے معنی یہ ہوئے کہ ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہمارے عضو خاص سے منی ٹپک رہی ہوگی! اس گفتگو کی اطلاع جب نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر جو ہدایت مجھے بعد میں دی گئی وہ مجھے پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں بھی اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ماہواری شروع ہوگئی تو انہوں نے طواف بیت اللہ کے سوا تمام مناسک حج ادا کیے۔ پھر جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہو گئیں اور طواف بیت اللہ کر لیا تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سب لوگ تو حج اور عمرہ دونوں کر کے جائیں گے اور میں صرف حج کروں گی؟ چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا اور ذی الحج میں کیا۔
نیز حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک بن جعشم نبی ﷺ سے عقبہ میں رمی جمار کرتے ہوئے ملے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ اجازت صرف ہمارے لیے ہی مخصوص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔

764. قَالَ عُرْوَةُ كَانَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمُسَ وَالْحُمُسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ وَكَانَتِ الْحُمُسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوْفُ فِيْهَا

764۔ عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں حمس کے علاوہ باقی سب لوگ خانہ کعبہ کا طواف ننگے ہو کر کیا کرتے تھے (حمس سے مراد قریش اور ان کی اولاد ہے) اور حمس ثواب کی خاطر لوگوں کو کپڑے دیا کرتے تھے۔ مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو اپنے اپنے کپڑے دیتے تھے جن کو پہن کر وہ

وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوْفُ فِيْهَا فَمَنْ لَمْ يُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا وَكَانَ يُفِيْضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ وَيُفِيْضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ﴿ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ ﴾ قَالَ كَانُوْا يُفِيْضُوْنَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوْا إِلٰى عَرَفَاتٍ.

طواف کرتے تھے اور جس کو حمس کپڑے نہ دیتے وہ ننگا ہی طواف کرتا تھا۔ سب لوگ عرفات جا کر واپس آیا کرتے تھے لیکن حمس (قریش) مزدلفہ سے ہی واپس لوٹ جاتے تھے۔ عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آیہ کریمہ ﴿ ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ ﴾ [البقرۃ: 199] ''پھر جہاں سے سب لوگ پلٹتے ہیں وہیں سے تم بھی پلٹو۔'' حمس کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ لوگ پہلے مزدلفہ سے لوٹ جاتے تھے اسی لیے انہیں عرفات جانے کا حکم دیا گیا۔ (بخاری: 1665، مسلم: 2955)

765. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيْرًا لِيْ فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ. فَقُلْتُ هٰذَا وَاللّٰهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا.
(بخاری: 1664، مسلم: 2956)

765۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا اونٹ گم ہو گیا تھا۔ چنانچہ میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے کے لیے نکلا تو میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں وقوف فرما ہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا: یہ تو حمس کے لوگ ہیں انہیں کیا ہوا جو یہاں تک آ گئے! (یعنی قریش تو مزدلفہ سے آگے نہیں جایا کرتے تھے اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفہ دیکھ کر انہیں حیرت ہوئی۔)

766. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنْتَ انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ بَنِيْ قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِيْ ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِيْ بِهِ النَّاسَ حَتّٰى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ.
(بخاری: 1724، مسلم: 2957)

766۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بطحا میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تم نے حج کیا؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کس نیت سے احرام باندھا تھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے یہ نیت کی تھی کہ جو احرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی میرا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا! اب جاؤ (اور اپنے مناسک ادا کرو)۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی اور اس کے بعد میں بنی قیس کی ایک عورت کے پاس گیا جس نے میرے سر کی جوئیں نکال دیں۔ پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے تک لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا فتویٰ دیتا رہا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم قرآن مجید پر عمل کریں تو وہ بھی ہمیں حج و عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم دیتا ہے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق عمل کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور اپنے مقام پر پہنچ نہ گیا۔

767. عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ،

767۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تمتع کی آیت قرآن مجید میں نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا۔ بعد میں بھی قرآن مجید میں کوئی ایسا حکم نازل نہیں ہوا جس سے اس کی حرمت ثابت ہوتی ہو اور نہ

وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ. قَالَ رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَآءَ. (بخاری: 4518، مسلم: 2980)

نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا حتی کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ اگر اپنی رائے سے کوئی شخص منع کرتا ہے تو جو اس کا جی چاہے کہتا رہے۔

768. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَاَهْدٰى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ. فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ اَهْدٰى، فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهٗ. وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَاءِ وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ. فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعًا، فَرَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهٗ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَاءَ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ. حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

(بخاری: 1691، مسلم: 2982)

768۔ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملایا تھا اور قربانی کی تھی اور قربانی کا جانور ذوالحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے تھے، اور نبی ﷺ نے ابتداء میں عمرے کا احرام باندھا اور عمرے کا لبیک کہا۔ پھر حج کا لبیک کہا تو لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ساتھ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر تمتع کیا، کچھ لوگوں کے پاس قربانی کا جانور تھا جو اسے ساتھ ہی لے کر آئے تھے اور بعض لوگ ساتھ نہ لائے تھے۔ پھر جب نبی ﷺ مکے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا، جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ نہ تو احرام کھولے اور نہ اس کے لیے کوئی ایسی چیز جو بحالت احرام حرام ہے اس وقت تک حلال ہوگی جب تک وہ اپنے حج سے فارغ نہ ہولے گا اور جو قربانی ساتھ نہیں لایا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر کے بال کٹوالے اور احرام کھول دے اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھے اور لبیک کہے جس میں قربانی دینے کی استطاعت نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات اپنے گھر پہنچ کر رکھے۔

نبی ﷺ جب مکے میں آئے تو طواف بیت اللہ کیا اور سب سے پہلے رکن (حجر اسود) کو بوسہ دیا، پھر تین پھیروں میں تیز دوڑ کر رمل کیا اور باقی چار پھیروں میں معمول کی چال سے چلے۔ جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم کے قریب دو رکعت نماز پڑھی اور جب سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوئے تو کوہ صفا کے پاس آئے اور صفا و مروہ کی سات بار سعی کی، اور پھر جب تک حج پورا نہ کر لیا اور یوم النحر قربانی کر کے فارغ نہ ہو گئے، نہ تو احرام کھولا اور نہ کوئی ایسی چیز بوقت احرام خود پر حرام کی تھی اسے اپنے لیے حلال کیا۔ پھر مکے لوٹ کر آئے اور طواف ''افاضہ'' کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے احرام کھول دیا اور ہر وقت جو بوقت احرام خود پر حرام کی تھی حلال کر لی اور یہی سب کچھ جو نبی ﷺ نے کیا تھا ان سب لوگوں نے بھی کیا جو اپنے ساتھ قربانی لے کر آئے تھے۔

769. عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ فِيْ تَمَتُّعِهٖ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهٗ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ ...

769۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کے حج اور عمرے کو ملا کر تمتع کرنے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آپ ﷺ کے ساتھ کرنے کے بارے میں وہی سب کچھ بتایا جو حضرت

عُمَرَ السَّابِقِ. (بخاری:1692، مسلم:2983)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔

770. عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ.
(بخاری:1566، مسلم:2984)

770۔ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا بات ہے کہ لوگوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کے بعد احرام نہیں کھولا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے اور اپنے قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ ڈال رکھا ہے اس لیے میں جب تک قربانی نہ کرلوں احرام نہیں کھول سکتا۔

771. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. ثُمَّ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ فَالْتَفَتَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَرَأٰى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيًا عَنْهُ وَأَهْدٰى. (بخاری:1813، مسلم:2989)

771۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جب فتنہ کے زمانہ میں (جن دنوں حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے کے لیے مکے پر چڑھائی کی تھی) عمرے کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ ہم کو بیت اللہ سے روک دیا گیا ہے اس لیے ہم وہی کچھ کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے ہم نے کیا تھا، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے موقع پر عمرے کا احرام باندھا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس مسئلے پر غور کیا تو کہنے لگے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے اور اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اس صورت میں حج اور عمرہ کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے لہذا میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی اپنے اوپر واجب کرلیا ہے۔ پھر آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا اور اسی کو کافی خیال کیا پھر قربانی کی۔

772. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ، وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ

772۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سال جب حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا تھا حج کا ارادہ کیا تو آپ سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے اور خطرہ ہے کہ کہیں آپ کو بیت اللہ تک پہنچنے سے روک نہ دیا جائے۔ اس پر آپ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ [الاحزاب:21] ''تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے۔'' اب میں وہی کچھ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کرلیا ہے اس کے بعد روانہ ہو گئے۔ پھر جب مقام بیداء پر پہنچے تو کہنے لگے کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی اپنے اوپر واجب کرلیا ہے اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لے لیا جو آپ نے مقام قدید سے خریدا تھا۔ اس سے زیادہ آپ نے اور کوئی

وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (بخاری:1640، مسلم:2990)

کام نہ کیا، نہ قربانی کی اور نہ کوئی ایسی چیز خود پر حلال کی جو بوقت احرام خود پر حرام کی تھی نہ سر منڈایا اور نہ بال کٹائے یہاں تک کہ جب نحر کا دن (دس ذی الحج) آیا تو آپ نے قربانی کی اور سر منڈوایا اور ان کا خیال تھا کہ انہوں نے جو پہلا طواف کیا تھا وہ حج اور عمرہ دونوں کے لیے کافی تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

773. عَنْ بَكْرٍ أَنَّهُ ذَكَرَ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ. فَقَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ وَأَهْلَلْنَا بِهِ مَعَهُ. فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيٌ. فَقَدِمَ عَلَيْنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْيَمَنِ حَاجًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ أَهْلَلْتَ فَإِنَّ مَعَنَا أَهْلَكَ. قَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمْسِكْ فَإِنَّ مَعَنَا هَدْيًا. (بخاری:4353، 4354، مسلم:2994، 2995، 2996)

773۔ بکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کا ایک ہی احرام باندھا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے حج کا احرام باندھا تھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا تھا، پھر جب ہم مکے پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو وہ اس کو عمرے میں تبدیل کر لے اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے حج کرنے آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی، تمہارے گھر والے تو ہمارے ساتھ ہیں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نے اس نیت سے احرام باندھا تھا کہ جو احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وہی میرا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم اپنے اسی احرام میں رہو کیونکہ ہمارے ساتھ قربانی کے جانور ہیں۔ (ہم قربانی کرنے کے بعد ہی احرام کھول سکتے ہیں)۔

774. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (بخاری:395، مسلم:2999)

774۔ عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ کا طواف کر لے لیکن صفا و مروہ سعی نہ کرے تو وہ (احرام کھول سکتا ہے اور) اپنی بیوی سے صحبت کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مکے تشریف لا کر بیت اللہ کا سات پھیرے طواف کیا تھا اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی تھی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تھی، اور تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے۔

775. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ

775۔ محمد رحمہ اللہ بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق مجھے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے پہنچے تو پہلا کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا اور اسے عمرہ میں تبدیل نہیں کیا (یعنی احرام نہیں کھولا) پھر حضرت

حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حَتّٰى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا.
(بخاری:1641، 1642، مسلم:3001)

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے جو کام کیا وہ طواف بیت اللہ تھا اور حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا ،پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ انہوں نے بھی پہلا کام طواف بیت اللہ کیا اور حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کیا ،پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اپنے والد زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا اور انہوں نے بھی پہلا جو کام کیا وہ یہی طواف بیت اللہ ہی تھا اور حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کیا۔ پھر میں نے بہت سے مہاجرین وانصار کوایسا ہی کرتے دیکھا ہے اور کسی نے حج کو عمرہ میں تبدیل نہیں کیا اور پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو آپ میں موجود ہیں ان سے کیوں نہیں دریافت کرتے؟ اور نہ ان سے پوچھا جو گزر گئے! جب کہ یہ سب لوگ مکے میں قدم رکھتے ہی سب سے پہلے طواف بیت اللہ کیا کرتے تھے اور احرام نہیں کھولتے تھے اور میں نے اپنی والدہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا) اور اپنی خالہ (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کو بھی حج کرتے دیکھا ہے یہ دونوں بھی جب مکے میں آتیں تو سب سے پہلے جو کام کرتیں وہ یہی طواف بیت اللہ تھا اور احرام نہیں کھولتی تھیں۔

نیز مجھے میری والدہ (حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا) نے بتایا کہ خود انہوں نے اوران کی بہن (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اورفلاں اور فلاں شخص نے احرام باندھا اور جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا تواحرام کھول دیا۔

776. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ: كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ. (بخاری:1796، مسلم:3004)

776۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جب بھی مقام حجون کے پاس سے گزریں ،میں نے آپ کو کہتے ہوئے سنا :اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جب حج کو آتے) تو اسی مقام پر اترتے تھے۔ اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے، ہمارے پاس سواریاں کم تھیں اور سفر خرچ کم تھا۔ میں نے اور میری بہن (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اورفلاں فلاں شخص نے عمرہ کیا چنانچہ جب ہم نے طواف بیت اللہ کر لیا تو احرام کھول دیا، پھر شام کے وقت ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔

777. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ

777۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذی الحج کی چوتھی تاریخ کو صبح کو حج کا احرام باندھے لبیک کہتے

لِصُبْحِ رَابِعَةٍ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ مَعَهُ الْهَدْيُ.
(بخاری:1085، مسلم:3010)

ہوئے مکے میں آئے۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ قربانی کا جانور ہے باقی سب اس حج کو عمرے میں بدل دیں۔

778. عَنْ أَبِي جَمْرَةَ نَصْرِ بْنِ عِمْرَانَ الضُّبَعِيِّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَقِمْ عِنْدِي فَأَجْعَلَ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِمَ. فَقَالَ لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ.
(بخاری:1567، مسلم:3015)

778۔ ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج تمتع کیا تو مجھے کچھ لوگوں نے ایسا کرنے سے منع کیا۔ چنانچہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم دیا، پھر مجھے خواب نظر آیا: کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے حج بھی مقبول اور عمرہ بھی مقبول۔ میں نے اس خواب کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے کہا کہ یہی نبی ﷺ کا مسنون طریقہ تھا، پھر آپ نے کہا میرے پاس ٹھہرو میں اپنے مال میں سے تم کو کچھ حصہ دوں! شعبہ رحمۃ اللہ علیہ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (ابو جمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے) پوچھا کہ یہ مال دینے کا انہوں نے کیوں کہا: انہوں نے جواب دیا: اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

779. عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ قَالَ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ وَمِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قُلْتُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرَاهُ قَبْلُ وَبَعْدُ.
(بخاری:4396، مسلم:3020)

779۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے: جب کسی نے خانہ کعبہ کا طواف کرلیا تو اس کا احرام ختم ہو گیا۔ میں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات کس دلیل سے کہی؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا قرآن مجید کی اس آیت کے حوالے سے: ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ﴾ [الحج:33] ''پھر ان کی قربانی کی جگہ اسی قدیم گھر کے پاس ہے۔'' اور اس دلیل سے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حجۃ الوداع کے موقع پر حکم دیا تھا کہ احرام کھول کر حلال ہو جائیں۔ میں نے کہا: یہ حکم تو آپ نے وقوف عرفہ کے بعد دیا تھا۔ کہنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے میں اس کا اطلاق وقوف سے پہلے اور بعد دونوں پر ہوتا ہے۔

780. عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

780۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے بال تیر کے پھل سے کترے۔ (بخاری:1730، مسلم:3022)

781. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ.
(بخاری:1558، مسلم:3026)

781۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے نبی ﷺ کی خدمت میں (مکے میں) حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: تم نے احرام باندھتے وقت کیا نیت کی تھی؟ (حج کی یا عمرے کی)۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے احرام میں یہ نیت کی تھی کہ جیسا احرام نبی ﷺ نے باندھا ہے وہی میرا احرام ہے۔ اس پر نبی ﷺ

ـنے فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔

782. سُئِلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ ، وَعُمْرَةٌ مَعَ حَجَّتِهِ.

782۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے اورسب ماہ ذی قعدہ میں ہوئے سوائے ایک عمرے کے جو آپ ﷺ نے حج کے ساتھ کیا۔ایک عمرہ وہ تھا جو حدیبیہ کے سال کیا، دوسرا اس سے اگلے سال اور تیسرا جعرانہ سے آ کر کیا۔ جب آپ ﷺ نے حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا وہی جو حجۃ الوداع کے ساتھ کیا۔
(بخاری:1778،مسلم:3033)

783. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ قِيْلَ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ قَالَ الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ.
(بخاری:3949،مسلم:3035)

783۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اُنیس !دریافت کیا گیا: آپ نبی ﷺ کے ساتھ کتنے غزوات میں شریک ہوئے ؟ کہا: سترہ میں۔ پھر دریافت کیا گیا: ان میں سب سے پہلا کون سا تھا؟ آپ نے جواب دیا: عسیرہ کا۔یا عشیرہ کا (غالبًا راوی کو نام میں مغالطہ ہے)۔

784. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحُجَّ بَعْدَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ.

784۔زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انیس غزوے کیے اور ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے صرف ایک حج کیا یعنی حجۃ الوداع اسکے بعد آپ نے کوئی اور حج نہیں کیا۔(بخاری:4404،مسلم:3035)

785. عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا نَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى. قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ. فَقَالَ بِدْعَةٌ. ثُمَّ قَالَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَرْبَعًا: إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ قَالَ وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ يَا أُمَّاهُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُوْلُ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

785۔مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عروۃ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے ہیں۔ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہ یہ کیسی نماز ہے؟ آپ نے فرمایا: بدعت ہے! پھر آپ سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ نے کل کتنے عمرے کیے تھے؟ آپ نے جواب دیا :چار! اوران میں سے ایک عمرہ آپ ﷺ نے ماہ رجب میں کیا تھا۔(مجاہد کہتے ہیں) ہمیں بُرا معلوم ہوا کہ ہم آپ کی بات جھٹلائیں اس لیے ہم خاموش رہے اسی وقت ہم نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی ،تو یہ اندازہ کر کے کہ آپ حجرے میں موجود ہیں ،حضرت عروۃ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اماں جان! اے مومنوں کی ماں! کیا آپ نے نہیں سنا ـحضرت ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ نے دریافت فرمایا: کیا کہہ رہے ہیں ؟ عروۃ رضی اللہ عنہ نے کہا وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چار عمرے کیے تھے جن میں سے ایک رجب میں کیا تھا۔

(بخاری:1775، مسلم:3037)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما پر رحم فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنے عمرے کیے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا!۔

786. عَنِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّيْنَ مَعَنَا قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَابْنُهُ لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا وَتَرَكَ نَاضِحًا نَنْضَحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِيْ فِيْهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ حَجَّةٌ.

786۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاریہ عورت سے ارشاد فرمایا: تم کو ہمارے ساتھ حج کے لیے جانے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ اس نے عرض کیا: کہ ہمارے ایک پانی ڈھونے کے اونٹ پر تو ابو فلاں اور اس کا بیٹا (مراد اپنا خاوند اور اپنا بیٹا) سوار ہو کر (حج کے لیے) چلے گئے اور ہمارے پاس ایک اونٹ چھوڑ گئے ہیں جس پر ہم پانی ڈھوتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تم رمضان میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کے عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ (بخاری:1782، مسلم:3038)

787. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ. (بخاری:1533، مسلم:3040)

787۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے باہر تشریف لے جاتے تو شجرہ کی راہ سے جاتے اور جب مدینہ میں داخل ہوتے تو معرس کی راہ سے تشریف لاتے تھے۔

788. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. (بخاری:1575، مسلم:3040)

788۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو اونچے ٹیلے کی طرف سے تشریف لاتے اور جب مکہ سے باہر نکلتے تو نیچے کے ٹیلے کی جانب سے تشریف لے جاتے تھے۔

789. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا جَاءَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. (بخاری:1577، مسلم:3042)

789۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں تشریف لائے تو بالائی جانب سے شہر میں داخل ہوئے اور جب باہر تشریف لے گئے تو نشیبی جانب سے نکلے۔

790. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ كُدًا مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ. (بخاری:1578، مسلم:3043)

790۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکے میں کداء کی جانب سے داخل ہوئے تھے اور کدیٰ کی طرف سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ یہ مقام مکے کی بلند جانب ہے۔

791. ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ بَاتَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِذِيْ طُوًى حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما يَفْعَلُهُ. (بخاری:1574، مسلم:13044)

791۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات مقام ذی طویٰ میں گزاری تھی اور جب صبح ہوگئی تو مکے میں داخل ہوئے تھے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

792. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَيَبِيْتُ حَتّٰى يُصْبِحَ، يُصَلِّي الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي

792۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذی طویٰ میں اترا کرتے تھے اور رات اسی مقام پر ٹھہرا کرتے تھے حتیٰ کہ جب صبح ہو جاتی تو نماز فجر مکے میں آ کر پڑھا کرتے تھے اور آپ یہ نماز ایک ضخیم ٹیلہ پر پڑھا کرتے تھے۔ اس مسجد میں نہیں جو اس جگہ تعمیر کی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے

الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بَنٰى ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ . (بخاری:491، مسلم:3046)

کی طرف جو ایک بڑا سا ٹیلہ ہے اس پر پڑھا کرتے تھے۔

793. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ . (بخاری:492، مسلم:3047)

793۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس پہاڑ کے دہانوں کی طرف منہ کیا تھا جو کعبہ کی طرف والے بڑے پہاڑ اور آپ ﷺ کے درمیان واقع تھا۔ گویا آپ ﷺ نے اس مسجد کو جو وہاں اب ٹیلے کے کنارے پر بنی ہوئی ہے، بائیں جانب چھوڑ دیا تھا۔ دراصل نبی ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے جو سیاہ ٹیلہ ہے اس پر واقع ہے تم اس کالے ٹیلے کو دس ہاتھ یا اس سے کچھ کم وبیش چھوڑ کر اور اس پہاڑ کے دونوں دہانوں کا رُخ کر کے نماز پڑھو جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہے۔

794. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعَةً وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . (بخاری:1617، مسلم:3048)

794۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب خانہ کعبہ کا پہلا طواف کرتے تھے تو تین بار تیز تیز، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر طواف (رمل) کرتے تھے اور چار مرتبہ عام رفتار سے چلتے تھے اور جب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے تو وادی کے ڈھلوان پر دوڑ کر چلا کرتے تھے۔

795. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ . (بخاری:1602، مسلم:3055)

795۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکے میں آئے تو مشرکوں نے کہا کہ یہ لوگ اس حالت میں آئے ہیں کہ ان کو یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے اس پر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا کہ طواف کرتے وقت تین پھیروں میں رمل کریں (تیز تیز اور مٹک کر چلیں) اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کی چال سے چلیں اور تمام پھیروں میں جو آپ ﷺ نے رمل کا حکم نہیں دیا تو اس کا باعث صرف یہ ہے کہ آپ ﷺ کے پیش نظر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سہولت دینا تھا۔

796. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ. (بخاری:1649، مسلم:3060)

796۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے وقت اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت تیز چلنے (رمل) کا حکم محض اس لیے دیا تھا تا کہ مشرک دیکھیں کہ یہ لوگ (مسلمان) کمزور نہیں ہوئے۔

797. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِيْ شِدَّةٍ وَلَا

797۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کو ان دونوں کونوں (یمنی رکنوں) کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے

رِحَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا . (بخاری:1606، مسلم:3064)

میں نے بھی ان کو بوسہ دینا نہیں چھوڑا نہ سختی (بھیڑ) کے وقت اور نہ سہولت کی حالت میں۔

798. عَنْ اَبِیْ الشَّعْثَاءِ اَنَّهُ وَمَنْ يَتَّقِيْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْاَرْكَانَ : فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّكْنَانِ. (بخاری:، مسلم:)

798۔ ابوالشعثاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ کون ہے جو خانہ کعبہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تو تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے، اس پر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ان دو (شامی) رکنوں کو بوسہ نہیں دیا جاتا۔

799. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّي اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا اَنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ.

799۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور آپ نے اسے بوسہ دیا پھر فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔ اور اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔ (بخاری:1597، مسلم:3069)

800. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

800۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا تھا اور حجر اسود کو چھڑی سے چھو کر چوما تھا۔ (بخاری:1607، مسلم:3073)

801. عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي اَشْتَكِيْ قَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ. فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ. (بخاری:464، مسلم:3079)

801۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سوار ہو کر سب لوگوں کے پیچھے سے طواف کرلو! چنانچہ میں نے اسی طرح طواف کیا اور نبی ﷺ بیت اللہ کے ایک پہلو میں کھڑے ہو کر نماز میں ''سورۂ طور'' تلاوت فرما رہے تھے۔

802. عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيْثُ السِّنِّ اَرَاَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ فَلَا اَرَى عَلَى اَحَدٍ شَيْئًا اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّا لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْاَنْصَارِ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ قُدَيْدٍ وَكَانُوْا يَتَحَرَّجُوْنَ اَنْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ

802۔ عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، جب کہ میں ابھی کم سن تھا، عرض کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ ﴿ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ [البقرۃ:158] ''یقینا صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ لہٰذا جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے۔'' کی تفسیر بتائیے۔ اس لیے کہ میں تو اس سے یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ان (دونوں پہاڑیوں) کے درمیان سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہ ہونا چاہیے۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہرگز نہیں! اس لیے کہ اگر تمہارا خیال صحیح ہوتا تو یہ آیت اس طرح ہوتی ﴿ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ ''کہ کوئی گناہ کی بات نہیں اگر کوئی شخص ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی نہ کرے۔''

سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾.

(بخاری:1790، مسلم:3080)

803. عَنْ عُرْوَةَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ فَوَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِيْ إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِيْ الْأَنْصَارِ. كَانُوْا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ. فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوْا سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوْفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَقَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا لَعِلْمٌ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُوْنَ أَنَّ النَّاسَ إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے انصارِ مدینہ زمانہ جاہلیت میں مناۃ (بت) کے نام پر لبیک پکارا کرتے تھے جو مقامِ قدید کے بالمقابل نصب تھا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کو بُرا سمجھتے تھے۔ پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس کے بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کیا اس پر مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

803۔عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کہ ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِاعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ [البقر:158] ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کرلے۔'' کی تفسیر کیجیے کیونکہ اس سے بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دو پہاڑیوں کی سعی نہ کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تم نے غلط بات کہی! کیونکہ اس آیت کا مفہوم اگر وہ ہوتا جو تم نے بیان کیا تو یہ آیت اس طرح ہوتی: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا. ''کوئی گناہ نہیں اگر کوئی شخص ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی نہ کرے۔'' اصل بات یہ ہے کہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے مناۃ کے نام پر احرام باندھتے اور لبیک کہا کرتے تھے اور مشلل کے قریب اسی کی پوجا کیا کرتے تھے تو جو شخص مناۃ کے نام پر احرام باندھ لیتا تھا وہ صفا اور مروہ کی سعی کو برا خیال کرتا تھا۔ جب یہ لوگ مسلمان ہوگئے تو انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ جاہلیت میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو برا خیال کرتے ہوئے اس سے بچتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت نازل فرمائی۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کو نبی ﷺ نے واجب کیا ہے اس لیے کسی کو یہ اجازت نہیں کہ ان کے درمیان سعی کرنے کو ترک کرے۔

زہری رحمہ اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کا ذکر ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے کہا: کہ علم وبصیرت اسی کا نام ہے لیکن میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی بلکہ میں نے بعض اہل علم سے اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی

كُنَّا نَطُوْفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ الْفَرِيْقَيْنِ كِلَيْهِمَا فِيْ الَّذِيْنَ كَانُوا يَتَحَرَّجُوْنَ أَنْ يَطُوْفُوْا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِيْنَ يَطُوْفُوْنَ ثُمَّ تَحَرَّجُوْا أَنْ يَطُوْفُوْا بِهِمَا فِيْ الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا حَتّٰى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ .

(بخاری:1643، مسلم:3081)

بیان کردہ بات سے مختلف بات سنی ہے کہ وہ لوگ جو مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے وہ سب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ نے قرآن مجید میں طواف بیت اللہ کا ذکر فرمایا اور صفا اور مروہ کا ذکر نہ کیا تو ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم صفا و مروہ کے درمیان سعی کیا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے طواف بیت اللہ کا حکم نازل فرمایا ہے لیکن صفا و مروہ کا ذکر نہیں کیا تو کیا اگر ہم صفا و مروہ کی سعی کریں تو کوئی گناہ؟ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ الخ

پھر ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ نے کہا: میں سن رہا ہوں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ ان کے لیے بھی جو زمانۂ جاہلیت میں صفا اور مروہ کی سعی کو گناہ خیال کرتے تھے اور ان کے لیے بھی جو زمانۂ جاہلیت میں صفا و مروہ کی سعی کیا کرتے تھے اور پھر مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اس سعی کو اس لیے برا خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے طواف بیت اللہ کا تو حکم دیا ہے اور صفا و مروہ کا ذکر نہیں فرمایا، اور اس وقت تک برا خیال کرتے رہے جب تک طواف کے ذکر کے بعد اس سعی کا ذکر بھی قرآن میں نہ آ گیا۔

804. عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ نَعَمْ لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾.

(بخاری:1648، مسلم:3084)

804۔ عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا آپ حضرات (انصار) صفا و مروہ کے درمیان سعی کو برا خیال کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں! کیونکہ جاہلیت کی رسوم عبادت میں سے تھی، یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ [البقرۃ:158] ''صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان سعی کر لے۔''

805. عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِيْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا فَقُلْتُ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ

805۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں مقام عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ ﷺ ہی کی سواری پر بیٹھ کر گیا۔ جب آپ ﷺ اس بائیں گھاٹی کے قریب پہنچے جو مزدلفہ سے پہلے واقع ہے تو آپ ﷺ نے اونٹ کو بٹھا دیا اور استنجا کیا۔ پھر جب فارغ ہو کر واپس آئے تو میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے ہلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نماز

أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ. قَالَ كُرَيْبٌ فَأَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى بَلَغَ الْجَمْرَةَ.

(بخاری:1669، 1670، مسلم:3099)

زپڑھی جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز آگے جا کر پڑھیں گے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر مزدلفہ پہنچے اور وہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح (دس تاریخ کو) آپ ﷺ کے ساتھ سواری پر حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیٹھ گئے۔

کریب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ جمرہ عقبہ تک پہنچ گئے۔

806. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ اَنَسًا وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلٰى عَرَفَاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّيْ لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

(بخاری:970، مسلم:3097)

806۔ محمد بن ابی بکر ثقفی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ سے لبیک کہنے کے بارے میں دریافت کیا کہ آپ حضرات نبی ﷺ کے زمانہ میں لبیک کس طرح کہا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اگر ایک شخص لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پکارتا تھا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا اسی طرح اگر دوسرا شخص تکبیر کہہ رہا ہوتا تھا تو اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔

807. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ. فَقُلْتُ الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ. فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلّٰى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا. (بخاری:139، مسلم:3099)

807۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عرفات سے مزدلفہ لوٹے حتیٰ کہ جب آپ ﷺ گھاٹی کے پاس پہنچے تو اُتر کر استنجا فرمایا اور ہلکا وضو کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ نماز! آپ ﷺ نے فرمایا: نماز آگے چل کر پڑھیں گے، چنانچہ پھر سوار ہو گئے اور پھر جب آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے تو اُترے اور بھرپور وضو کیا۔ پھر نماز کی تکبیر ہوئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ جہاں تھا اسی جگہ بٹھا دیا اور نماز عشاء کی تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔

808. عَنْ عُرْوَةَ ، قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

(بخاری:1666، مسلم:3106)

808۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جب عرفات سے مزدلفہ لوٹے تھے تو کس رفتار سے چلے تھے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ اوسط رفتار سے چل رہے تھے پھر جب آپ ﷺ نے گنجائش دیکھی تو رفتار تیز کر دی تھی۔

809. عَنْ اَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَمَعَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ ﷺ . (بخاری:1674، مسلم:3108)

809۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ملا کر پڑھی تھی۔

810. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. (بخاری:1106، مسلم:3114)

810۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جب سفر درپیش ہوتا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھا کرتے تھے۔

811. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. (بخاری:1682، مسلم:3118)

811۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دو نمازوں کے سوا کوئی نماز صحیح وقت کے بغیر پڑھتے نہیں دیکھا، ایک مغرب اور عشاء کی نمازیں جو آپ ﷺ نے مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھیں اور دوسرے فجر کی نماز وقت سے پہلے پڑھی (یہ بھی مزدلفہ میں)۔

812. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.
(بخاری:1681، مسلم:3118)

812۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اترے تو اُم المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ لوگوں کا ہجوم بڑھنے سے پہلے منیٰ کی طرف لوٹ جائیں کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا ذرا بھاری بھرکم اور سُست رفتار واقع ہوئی تھیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی روانہ ہو گئیں اور ہم لوگ صبح تک ٹھہرے رہے اور پھر اس وقت چلے جب نبی ﷺ بھی روانہ ہوئے۔ اس وقت مجھے احساس ہوا کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طرح اجازت لے لیتی تو میرے حق میں اس سے بہتر ہوتا جس پر میں خوش ہو رہی تھی (آپ ﷺ کے ساتھ رہنے سے)

813. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ، عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ! قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا، وَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهُ! مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا. قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.
(بخاری:1679، مسلم:3122)

813۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ شب مزدلفہ جب مزدلفہ میں ٹھہریں تو کچھ دیر نماز پڑھتی رہیں۔ پھر مجھ سے دریافت کیا: بیٹے! کیا چاند ڈوب گیا۔؟ میں نے کہا: ابھی نہیں! چنانچہ پھر ایک گھنٹے تک نماز پڑھتی رہیں اور پھر دوبارہ دریافت کیا: کیا چاند غروب ہو گیا؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا کہ اب چل پڑو! چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور چلتے رہے حتی کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جمرہ (عقبہ) کی رمی کی۔ پھر اپنی قیام گاہ میں واپس آ کر صبح کی نماز پڑھی تو میں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے بی بی! ہم بہت اندھیرے منہ چل پڑے تھے۔ انہوں نے فرمایا: اے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو ایسے ہی وقت میں روانہ ہونے کی اجازت دی ہے۔

814. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. (بخاری:1678، مسلم:3128)

814۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو نبی ﷺ نے اپنے گھر کے ضعیفوں کے ساتھ مزدلفہ کی رات بہت پہلے آگے روانہ کر دیا تھا۔

815. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ. فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَا لَهُمْ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ أَرْخَصَ فِيْ أُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

815۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مزدلفہ کی رات اپنے گھر کے ضعیف افراد کو آگے بھیج دیتے تھے اور وہ خود مشعر الحرام کے پاس ٹھہر کر رات کو اللہ کے ذکر میں جب تک چاہتے مشغول رہتے تھے۔ پھر امام کے وقوف کرنے اور لوٹنے سے پہلے ہی لوٹ جاتے تھے۔ ان میں سے کچھ افراد تو صبح کی نماز منیٰ میں آ کر پڑھتے تھے اور کچھ لوگ نماز کے بعد پہنچتے تھے اور جب منیٰ میں آتے تھے تو جمرہ (عقبہ) کی رمی کرتے تھے، اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ضعیفوں کے لیے اس کی اجازت عطا فرمائی ہے۔
(بخاری:1676، مسلم:3130)

816. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: رَمٰى عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ. (بخاری:1747، مسلم:3131)

816۔ عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے وادی کے نشیب میں کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں تو میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) کچھ لوگ اوپر کی جانب کھڑے ہو کر رمی جمار کرتے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! یہی اس ہستی کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جس پر سُورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

817. عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ. السُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا آلُ عِمْرَانَ وَالسُّوْرَةُ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا النِّسَاءُ ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتّٰى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. ثُمَّ قَالَ مِنْ هَا هُنَا، وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ قَامَ الَّذِيْ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.
(بخاری:1750، مسلم:3132)

817۔ اعمش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجاج (بن یوسف ثقفی) کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ وہ سورۃ جس میں بقرہ (گائے) کا ذکر ہے وہ سُورۃ جس میں "آل عمران" کا ذکر ہے اور وہ سورۃ جس میں نساء (عورتوں) کا ذکر ہے وغیرہ (یعنی حجاج کہہ رہا تھا کہ سورتوں کے نام اس طرح لینے چاہیے اور سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران یا سورۂ نساء نہیں کہنا چاہیے) اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج کی اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ میں جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور وہ رمی جمرہ کے لیے وادی کے نشیب میں اترے اور درخت کے برابر کھڑے ہو کر جمرہ کی سیدھ باندھی اور سات عدد کنکریاں ماریں، ہر کنکری پر یہ تکبیر پڑھتے جاتے تھے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اسی جگہ پر کھڑے ہو کر اس ہستی نے رمی جمرہ کی تھی جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی۔

818. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّتِهِ. (بخاری:1726، مسلم:3151)

818۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے حج (حجۃ الوداع) میں سر مبارک کے بال منڈوائے تھے۔

819. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

819۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ. قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ. قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِيْنَ.
(بخاری:1727، مسلم:3145)

اللہ! (حج میں) سر منڈانے والوں پر رحم فرما! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بال کتروانے والوں کے لیے بھی دُعا فرمایئے! آپ ﷺ نے پھر وہی کلمات دوبارہ دہرائے: اے اللہ! بال منڈوانے والوں پر رحم فرما! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا: بال کتروانے والوں کے لیے بھی دُعا کیجیے، یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اور اے اللہ! بال کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔

820. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوا: ﴿ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ﴾ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ. قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ. قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ.
(بخاری:1728، مسلم:3148)

820۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سر منڈوانے والوں کے گناہ معاف فرمادے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اور بال کتروانے والوں کے لیے بھی (دعا کیجیے) آپ ﷺ نے دوبارہ وہی الفاظ دہرائے: اے اللہ! سر منڈانے والوں کے گناہ معاف فرما! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر عرض کیا: اور بال کتروانے والون کے لیے بھی! تین مرتبہ آپ ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ آخر میں آپ ﷺ نے فرمایا: اور اے اللہ! بال کتروانے والوں کے گناہ بھی معاف فرمادے!۔

821. عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعَرِهِ.
(بخاری:171، مسلم:3155)

821۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (حج سے فارغ ہوکر) اپنے سر مبارک کے بال منڈواتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہوتے جو آپ ﷺ کے مُوئے مبارک لیا کرتے تھے۔

822. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ. فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ. فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ.
(بخاری:83، مسلم:3156)

822۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ منیٰ میں لوگوں کے ساتھ ملاقات کی غرض سے ٹھہرے اور لوگ آپ ﷺ سے مسائل دریافت کرتے رہے۔ ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھے خیال نہیں رہا اور میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب قربانی کرلو! پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مجھے خیال نہیں رہا اور میں نے رمی جمار سے پہلے قربانی کرلی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں اب رمی کرلو! اس طرح آپ ﷺ سے جس چیز کے بارے میں بھی پوچھا جاتا رہا کہ پہلے کردی گئی یا بعد میں کردی گئی تو آپ ﷺ یہی فرماتے رہے کہ کوئی حرج نہیں، اب کرلو!

823. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيْلَ لَهُ فِيْ الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ.

823۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے قربانی، سر منڈانے اور رمی میں تقدیم وتاخیر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ (بخاری:1735، مسلم:3164)

824. عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ ،قَالَ! سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ .
(بخاری:1653، مسلم:3166)

824۔ عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: مجھے کچھ امور کے بارے میں بتایئے جو آپ نے نبی ﷺ کو کرتے دیکھا ہو اور آپ کو یاد ہوں (مثلاً) نبی ﷺ نے یوم الترویہ (آٹھ ذی الحج کو) ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: منیٰ میں! پھر میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے یوم النفر (منیٰ سے کوچ کے دن) عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا: ابطح (محصب) میں۔ پھر کہا: تم وہی کرو جو تمہارے امراء کرتے ہیں۔

825. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلٌ يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَكُوْنَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ يَعْنِيْ بِالْأَبْطَحِ .

825۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ جگہ (محصب) محض ایک پڑاؤ تھا جہاں نبی ﷺ اس غرض سے اترے تھے کہ وہاں سے نکلنا آسان ہو، (یہ جگہ سے) آپ کی مراد ابطح یعنی محصب تھا۔ (بخاری:1765، مسلم:3169)

826. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ . (بخاری:1766، مسلم:3172)

826۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مقام محصب پر قیام، مناسکِ حج میں سے نہیں ہے یہ تو صرف ایک پڑاؤ تھا جس پر نبی ﷺ اُترے تھے۔

827. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ .
(بخاری:1590، مسلم:3175)

827۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یوم النحر کی صبح کو جب آپ ﷺ منیٰ میں تھے فرمایا: کل ہم خیف بنی کنانہ (محصب) میں اتریں گے یہ وہ مقام ہے جہاں ان لوگوں نے بحالتِ کفر قسم کھا کر باہم معاہدہ کیا تھا اور وہ واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے آپس میں ایک دوسرے کو قسم دلا کر بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب یا بنی مطلب کے خلاف عہد کیا تھا کہ جب تک وہ نبی ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں ہم ان (بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب) سے نہ شادی بیاہ کریں گے اور نہ خرید و فروخت۔

828. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. (بخاری:1634، مسلم:3177)

828۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبد المطلب نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ حاجیوں کو آبِ زم زم پلانے کی خاطر انہیں منیٰ کی راتیں یعنی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کی راتیں مکے میں گزارنے کی اجازت دی جائے تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی تھی۔

829. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِيْ جِزَارَتِهَا شَيْئًا . (بخاری:1717، مسلم:3183)

829۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ ﷺ کے قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور ان کا گوشت، کھالیں اور جھولیں سب تقسیم کر دوں اور آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ان میں سے کوئی چیز قصاب کی مزدوری میں نہ دی جائے۔

830. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا ، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ . (بخاری:1713، مسلم:3193)

830۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اونٹ کو بٹھا کر ذبح کر رہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اسے اٹھا کر، کھڑا کر دو اور باندھ کر قربانی کرو یہی حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔

831. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ . (بخاری:1696، مسلم:3202)

831۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کے اونٹوں کے ہار میں نے خود اپنے ہاتھوں سے بٹے۔ پھر وہ ہار آپ ﷺ نے اونٹوں کے گلے میں پہنا دیے اور ان کے کوہان چیر کر انھیں نشان زد کیا اور قربانی کے لیے حرم کی طرف روانہ کر دیا اور اس کے باوجود آپ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوئی جو پہلے حلال تھی۔

832. عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ اَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ. أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ .
(بخاری:1700، مسلم:3205)

832۔زیاد بن ابی سفیان نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خط لکھ کر دریافت کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص قربانی کا جانور حرم کی طرف روانہ کرتا ہے اس پر قربانی ہونے تک ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو حاجی پر حرام ہوتی ہے۔ کیا یہ درست ہے؟ تو حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ جو کچھ حضرت ابن عباس نے کہا وہ صحیح نہیں ہے! میں نے خود اپنے ہاتھوں سے حضور نبی ﷺ کی قربانی کے لیے ہار بٹے پھر اپنے دست مبارک سے وہ ہار آپ ﷺ کی قربانی کے گلے میں پہنائے۔ پھر اسے میرے والد (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (حرم کی جانب) روانہ کر دیا لیکن قربانی کے ذبح ہونے تک آپ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں قرار پائی جو اللہ تعالیٰ نے حلال کی ہے۔

833. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً. فَقَالَ ارْكَبْهَا. فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ ارْكَبْهَا. قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ.
(بخاری:1689، مسلم:3208)

833۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اونٹ ہانک کر لے جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ کہنے لگا: یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے پھر کہا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: سوار ہو جا تیرا ستیاناس۔ یہ کلمات آپ ﷺ نے دوسری یا تیسری بار فرمائے۔

834. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً. فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا ثَلَاثًا . (بخاری:1690، مسلم:3211)

834۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو اونٹ ہانک کر لے جاتے دیکھا تو اس سے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا یہ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ اس نے پھر کہا کہ قربانی کا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: سوار ہو جاؤ۔ تین مرتبہ یہ گفتگو ہوئی۔

835. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ

835۔حضرت ابن عباس کہتے ہیں: لوگوں کو حکم ہے کہ حج میں ان کا سب سے

النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

آخری عمل بیت اللہ کی حاضری (طواف) ہو لیکن جس عورت کو حیض آ رہا ہو وہ اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ (بخاری: 1855، مسلم: 3220)

836. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوْا بَلَىٰ قَالَ: فَاخْرُجِيْ.

(بخاری: 328، مسلم: 3222)

836۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حیی ابن اخطب رضی اللہ عنہا کو حیض آ رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شاید ہمارے رکنے کا باعث بنیں گی! پھر فرمایا: کیا انہوں نے تم سب لوگوں کے ساتھ کوئی ایک طواف نہیں کرلیا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، کیا تو تھا (یعنی طواف زیارت کیا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں، چل پڑیں!۔

837. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ فَقَالَتْ: مَا أُرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتَكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَقْرَى حَلْقَى أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قِيْلَ نَعَمْ. قَالَ فَانْفِرِيْ.

(بخاری: 1771، مسلم: 3228)

837۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو کوچ کے دن (منیٰ سے روانگی کے دن جب کہ آپ یوم النحر میں طواف زیارت کر چکی تھیں) حیض آنا شروع ہوگیا تو وہ کہنے لگیں: میرا خیال ہے میں تم سب لوگوں کے رکنے کا باعث بنوں گی! یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: نگوڑی سر منڈی! کیا انہوں نے یوم النحر طواف کیا تھا؟ کہا گیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر ان سے کہا جائے (رکیں نہیں) سب کے ساتھ چلیں۔

838. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَىٰ سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّىٰ.!

(بخاری: 505، مسلم: 3230)

838۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت اسامہ بن زید، بلال اور عثمان بن طلحہ حجبی (خاندانی کلید بردار کعبہ) رضی اللہ عنہم کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اندر سے دروازہ بند کرلیا اور کچھ دیر اندر ٹھہرے رہے، جب باہر آئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کعبہ کے اندر جا کر نبی ﷺ نے کیا کیا تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ ﷺ نے ایک ستون اپنے بائیں جانب رکھا اور ایک ستون دائیں جانب رکھا اور تین ستون پیچھے چھوڑے اور نماز پڑھی اور اس زمانہ میں کعبہ چھ ستون پر قائم تھا۔ (تو ایک آگے کی جانب ہوگا)،

839. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ.

(بخاری: 398، مسلم: 3237)

839۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے اس کے تمام کونوں میں کھڑے ہوکر دعا مانگی، اور نماز پڑھی، حتیٰ کہ آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے اور باہر آ کر آپ ﷺ نے کعبہ رو ہوکر دو رکعتیں پڑھی تھیں اور فرمایا تھا: ''یہی قبلہ ہے۔''

840. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى خَلْفَ

840۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا تو بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہوکر دو

الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا.
(بخاری:1600، مسلم:3239)

رکعتیں پڑھیں اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ کچھ اشخاص تھے جو آپ ﷺ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر داخل ہوئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں!۔

841. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا. (بخاری:1585، مسلم:13240)

841۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری قوم کفر سے نئی نئی خلاصی پا کر اسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی (نو مسلم نہ ہوتی) تو میں کعبے کو توڑ کر دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کر دیتا کیونکہ قریش نے اس کی عمارت کو چھوٹا کر دیا ہے اور میں اس کے پچھلی جانب بھی ایک دروازہ رکھتا۔

842. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ.
(بخاری:1583، مسلم:3242)

842۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے دیکھا نہیں کہ تمہاری قوم نے جب کعبہ تعمیر کیا تو اس کی عمارت کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بُنیادوں سے چھوٹا کر دیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ اسے دوبارہ ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مُطابق تعمیر نہیں فرمائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری قوم تازہ تازہ کفر سے نکل کر اسلام میں داخل نہ ہوئی ہوتی تو میں ایسا ضرور کرتا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات سنی تو کہا: یقیناً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہو گی اور میرا خیال ہے۔ اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ان دونوں کونوں کا چھونا چھوڑ دیا تھا جو حِجر اسود کے پرے ہیں اس لیے کہ (زمانۂ جاہلیت میں) خانہ کعبہ کی تعمیر نو کرتے وقت ابراہیم علیہ السلام کی قائم کردہ بنیادوں کے مطابق مکمل نہیں کیا گیا۔

843. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ. قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا. قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُوْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

843۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا دیوار (حطیم) کعبہ میں شامل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کہ ان لوگوں (قریش) کو کیا ہوا جو انہوں نے اسے خانہ کعبہ کے اندر نہیں لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری قوم کے پاس سرمایہ کم ہو گیا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا: یہ کعبے کے دروازے کا کیا معاملہ ہے یہ اتنا اونچا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تمہاری قوم نے اس غرض سے کیا ہے تاکہ جسے چاہیں اندر جانے دیں اور جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں، اور اگر تمہاری قوم نے جاہلیت کو تازہ تازہ نہ چھوڑا ہوتا، اور مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ اس کو برداشت نہیں کریں گے تو میں دیوار (حطیم) کو بیت اللہ میں

(بخاری:1584، مسلم:3249)

شامل کر دیتا اور کعبے کے دروازے کو زمین کے برابر کر دیتا۔

844. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ. فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ. أَفَأَحُجُّ عَنْهُ. قَالَ: نَعَمْ. وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

(بخاری:1513، مسلم:3251)

844۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے ساتھ سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں آئی اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ بھی حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگی اس موقع پر نبی ﷺ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ جب بھی وہ اس کی طرف دیکھتے دوسری طرف موڑ دیتے۔ اس عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کا فریضۂ حج میرے باپ پر ایسے وقت فرض ہوا جب وہ اس قدر بوڑھا ہو گیا ہے کہ سواری پر ٹک بھی نہیں سکتا تو کیا اس کی طرف سے میں حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے۔

845. عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا. لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(بخاری:1854، مسلم:3252)

845۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال رسول اللہ ﷺ نے حج وداع کیا تھا آپ ﷺ کی خدمت میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! فریضۂ حج جو انسانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عاید کیا گیا ہے، میرے باپ پر ایسے وقت واجب ہوا جب کہ وہ بہت زیادہ بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر سیدھا بیٹھنے کے قابل بھی نہیں ہے تو کیا اگر اس کی طرف سے میں حج کر لوں تو اس کا فرض ادا ہو جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!۔

846. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: دَعُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ، فَاجْتَنِبُوْهُ، وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ، فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

(بخاری:7288، مسلم:3257)

846۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس قدر باتیں میں تم کو بتا دوں اسی پر قناعت کیا کرو اور مزید تفصیلات کی کرید نہ کیا کرو! تم سے پہلی امتیں اسی بنا پر ہلاک ہوئیں کہ وہ اپنے انبیاء سے طرح طرح کے سوالات کرتی تھیں چنانچہ جب میں تم کو کسی چیز سے منع کر دوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب کسی کام کے کرنے کا حکم دوں تو حسب استطاعت اس کو بجا لاؤ۔

847. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ. (بخاری:1086، مسلم:3258)

847۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت کوئی ایسا سفر جو تین دن کا ہو بغیر محرم کے نہ کرے۔

848. عَنْ أَبِيْ سَعِيدٍ، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِيْ وَآنَقْنَنِيْ: أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ

848۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ چار باتیں ایسی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنیں اور مجھے بہت پسند آئیں اور اچھی لگیں: ایک یہ کہ عورت دو دن کی مسافت کا سفر خاوند یا محرم کے بغیر نہ کرے

يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى.

دوسرے یہ کہ قصد وارادہ کے ساتھ زیارت کے لیے کسی جگہ نہ جاؤ سوائے تین مسجدوں کے (1) مسجد الحرام، (2) میری یہ مسجد (مسجد نبوی)، (3) اور مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔ (بخاری:1864، مسلم:3261)

849. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ. (بخاری:1088، مسلم:3268)

849۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ ایک دن رات کا سفر اس طرح کرے کہ اس کے ساتھ کوئی محرم مرد نہ ہو۔

850. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِيْ حَاجَّةً. قَالَ: اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ. (بخاری:3006، مسلم:3274)

850۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کوئی مرد کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے اور کوئی عورت بغیر محرم کے تنہا سفر نہ کرے! یہ سن کر ایک شخص اٹھا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنا نام فلاں غزوے میں لکھوا دیا ہے، اور میری بیوی حج کے لیے روانہ ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

851. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ، ثُمَّ يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.
(بخاری:6385، مسلم:3278)

851۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوے سے یا حج یا عمرہ کر کے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر سے گزرتے وقت تین بار "اللہ اکبر" کہتے اور اس کے بعد یہ کلمات پڑھتے: لاالٰہ الّا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کلّ شیءٍ قدیر، آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون، صدق اللّٰہ وعدہٗ، ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ ("اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر! نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو یکتا و بے مثال ہے جس کا کوئی شریک نہیں! حکومت بھی اسی کی ہے، اور ہر طرح کی حمد وثنا بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ہم اسی کی طرف لوٹ رہے ہیں غیر اللہ اور برائیوں سے منہ موڑ کر، اسی کی عبادت کرتے ہوئے اور ہر وقت اپنے رب کی حمد وثنا کرتے ہوئے۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اس نے اکیلے ہی شکست دی۔")

852. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

852۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ کی بطحا (کنکر ملی زمین) میں اپنا اونٹ بٹھایا اور وہاں نماز پڑھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ (بخاری:1532، مسلم:3282)

853. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

853۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ذوالحلیفہ میں

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رُئِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسٍ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيْلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُنِيخُ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الطَّرِيْقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ.
(بخاری:1535، مسلم:3286)

وسط وادی میں قیام فرما تھے کہ آپ کو خواب میں دکھایا گیا اور کہا گیا کہ آپ ﷺ اس وقت ایک مبارک بطحا (کنکریلی زمین) میں ہیں (حدیث کے ایک راوی موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے بھی ہمارے ساتھ اس جگہ کو تلاش کر کے اپنا اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی جگہ کو ڈھونڈ کر اپنا اونٹ بٹھایا کرتے تھے اور یہ مقام اس مسجد سے نیچے کی طرف واقع ہے جو بطن وادی میں بنی ہوئی ہے اور بطن وادی اور راستے کے وسط میں ہے۔

854. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ، فِيْ رَهْطٍ، يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.
(بخاری:1622، مسلم:3287)

854۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے قبل جس حج میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنایا تھا۔ اس حج کے موقع پر قربانی کے دن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی اس جماعت کے ساتھ بھیجا تھا جو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کے لیے روانہ کی گئی تھی کہ خبردار! اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرنے آئے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

855. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. (بخاری:1773، مسلم:3289)

855۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کرتا ہے تو دوسرا عمرہ ان تمام (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جو پہلے عمرے اور دوسرے عمرے کی درمیانی مدت میں اس سے ہوئے تھے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔

856. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.
(بخاری:1819، مسلم:3291)

856۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اس گھر (بیت اللہ) کو (حج کے ارادے سے یہاں آیا) اور نہ تو رفث (بدگوئی یا جماع) کا مرتکب ہوا اور نہ اس نے کوئی ایسی حرکت کی جس سے شریعت نے منع کیا ہو (گالی گلوچ یا کوئی برا کام) تو وہ جب حج سے فارغ ہو کر واپس جاتا ہے تو (گناہوں سے ایسا پاک صاف ہوتا ہے) جیسے آج ہی وہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔

857. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

857۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مکے میں کہاں قیام فرمائیں گے؟ کیا اپنے گھر میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل رضی اللہ عنہ (ابن ابی طالب) نے ہمارے لیے کوئی محلہ یا گھر باقی چھوڑا ہے؟ (جہاں جا کر ہم قیام کریں) آپ ﷺ کے اس ارشاد کا پس منظر یہ ہے کہ ابو طالب کی وراثت آپ کی اولاد سے صرف عقیل رضی اللہ عنہ اور طالب کو ملی تھی کیونکہ یہ دونوں اس وقت تک کافر تھے اور مکے ہی

(بخاری:1588، مسلم:3294)

میں رہ گئے تھے اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے وراثت سے کچھ نہیں لیا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہو گئے تھے (اور ہجرت کر کے مدینے چلے گئے تھے۔)

858. عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ.

(بخاری:3933، مسلم:3299)

858۔ حضرت علاء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طوافِ صدر (جو منیٰ سے لوٹ کر کیا جاتا ہے) کے بعد مہاجرین کو صرف تین دن مکے میں رہنے کی اجازت ہے۔

859. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا فَإِنَّ هٰذَا بَلَدٌ حَرَّمَ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ، لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ قَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ.

(بخاری:1834، مسلم:3302)

859۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد (مکے سے) ہجرت کرنا واجب نہیں رہا مگر جہاد اور نیت باقی ہے جب تم کو جہاد کے لیے پکارا جائے تو ضرور نکلو، اور یقیناً یہ (مکہ) ایک ایسا شہر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اسی دن سے محترم ٹھہرایا ہے جس دن اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔ چنانچہ یہ اللہ کے حکم سے قیامت تک کے لیے ادب و احترام کی جگہ قرار پا چکا ہے اور اس شہر میں بھی مجھ سے پہلے کسی کے لیے جنگ کرنا حلال نہیں ہوا اور مجھے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے جنگ کی اجازت ملی تھی اور اب یہ پھر قیامت تک کے لیے اللہ کے حرام کرنے سے حرام ہو گیا، نہ تو اس کا کانٹا توڑا جائے نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ اس شہر کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے سوائے اس شخص کے جو اس چیز کو اس کے مالک تک پہنچائے، اور نہ یہاں کی گھاس اکھاڑی جائے۔

اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! سوائے اذخر کے (اذخر مکہ کے ارد گرد میں پائی جانے والی گھاس ہے) کیونکہ یہ مکے کے سناروں، لوہاروں اور گھروں میں استعمال کے کام آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! سوائے اذخر کے۔

860. عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوْثَ إِلٰى مَكَّةَ ائْذَنْ لِيْ أَيُّهَا الْأَمِيْرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِيْ وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا فَقُوْلُوْا إِنَّ

860۔ جس وقت عمرو بن سعید مکے پر چڑھائی کے لیے لشکر روانہ کر رہا تھا (یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر سے مقابلے کے لیے) اس سے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر! مجھے اجازت دو کہ میں تم کو وہ حدیث سناؤں جو نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن کھڑے ہو کر خطبے میں ارشاد فرمائی تھے اور جسے میں نے خود اپنے ان دونوں کانوں سے سنا تھا اور میری ان آنکھوں نے آپ ﷺ کو کلام کرتے دیکھا تھا اور اس ارشاد کو میں نے اپنے دل میں محفوظ کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے پہلے اللہ کی حمد بیان کی۔ پھر ارشاد فرمایا: مکے کو حرام و محترم اللہ نے قرار دی ہے۔ اسے حرمت و احترام کا یہ مقام انسانوں نے نہیں عطا کیا، کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے یہ جائز

اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِيْ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ. وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ. فَقِيْلَ لِأَبِيْ شُرَيْحٍ مَا قَالَ عَمْرٌو. قَالَ أَنَا أَعْلَمُ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ لَا يُعِيْذُ عَاصِيًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ.

(بخاری:104، مسلم:3304)

نہیں ہے کہ سرزمینِ مکہ میں خون بہائے یا اس کا درخت کاٹے اور اگر کوئی شخص نبی ﷺ کے جنگ کرنے کو بہانہ بنا کر یہ کہے کہ بوقت ضرورت جنگ کرنے کی رخصت ہے تو اسے کہو کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص جنگ کی اجازت عطا فرمائی تھی اور تم کو اجازت نہیں دی گئی اور آپ ﷺ کو بھی صرف دن کی ایک گھڑی میں اجازت دی گئی تھی اس کے بعد پھر اس کی اصلی حرمت اور احترام لوٹ آیا اور وہ آج پھر اسی طرح حرام ومحترم ہے جیسا کہ کل تھا (یہ خطبہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ): جو لوگ اس وقت حاضر ہیں ان پر لازم ہے کہ میرے یہ احکام ان سب لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں حاضر نہیں! حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا: کہ اس کے جواب میں عمرو بن سعید نے کیا کہا؟ فرمایا: اس نے کہا: اے ابوشریح رضی اللہ عنہ! میں تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ حرم کسی نافرمان، مفرور قاتل اور لوٹ مار کر کے بھاگے ہوئے کو پناہ نہیں دیتا۔

861. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا، إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُفْدٰى وَإِمَّا أَنْ يُقِيْدَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا الْإِذْخِرَ. فَقَامَ أَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اكْتُبُوْا لِأَبِيْ شَاهٍ.

(بخاری:2434، مسلم:3305)

861۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں مکہ فتح کرا دیا تو آپ ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے، پہلے آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اصحابِ فیل کو مکے سے روک دیا تھا اور اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو اس پر قبضہ عطا فرمایا ہے۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے مکہ حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا اور اب میرے بعد کسی کے لیے حلال نہ ہوگا، چنانچہ نہ تو اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ یہاں کا کانٹا توڑا جائے اور نہ اس شہر کی گری پڑی چیز اٹھانا کسی کے لیے جائز ہے سوائے اس شخص کے جو مالک کو تلاش کر کے وہ چیز اسے پہنچائے اور جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے اسے دو باتوں کا اختیار ہے خواہ خوں بہا لے یا چاہے تو قاتل کو قصاص میں قتل کرا دے۔

اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کہ اذخر کے سوا یعنی اذخر کو کاٹنے کی اجازت دیجیے کیونکہ اسے ہم اپنی قبروں میں استعمال کرتے ہیں اور گھروں میں کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اذخر کے سوا۔ پھر یمن کے رہنے والے ایک شخص ابوشاہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ (خطبہ) مجھے لکھ دیجیے! پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ابوشاہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر دے دیا جائے۔

862. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ، جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ اقْتُلُوْهُ.
(بخاری:1846، مسلم:3308)

862۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ ''خود'' پہنے ہوئے تھے پھر جس وقت آپ ﷺ نے خود اتارا اسی وقت ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ ابن خطل کعبے کا پردہ پکڑے کھڑا ہے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: اسے قتل کردو!۔

863. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ، وَدَعَوْتُ لَهَا فِيْ مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَام لِمَكَّةَ.
(بخاری:2129، مسلم:3313)

863۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو حرم قرار دیا تھا اور اس کے لیے دُعا فرمائی تھی، اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دے دیا ہے اسی طرح جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام کیا تھا اور میں نے مدینہ کے لیے دُعا کی ہے کہ اللہ اس کے مد اور صاع میں برکت عطا فرمائے جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے لیے دُعائے برکت کی تھی۔

864. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَبِيْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِيْ وَرَائَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ:
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.
فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتّٰى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّيْ لَهَا وَرَائَهُ بِعَبَائَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَائَهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِيْ نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِيْ فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوْا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَائَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

864۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے ایک ایسا لڑکا تلاش کرو جو میری خدمت کرے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا کر لے آئے اور میں (اس دن سے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرنے لگا، جب آپ ﷺ (سواری سے) اترتے تھے تو میں اکثر آپ ﷺ کو یہ کلمات ارشاد فرماتے سنتا تھا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ'' اے میرے معبود! میں تیری پناہ چاہتا ہوں رنج وغم سے صلاحیت کار سے محروم ہونے اور کام چوری سے، بخل اور بزدلی سے، قرض سے اور لوگوں کے غلبے سے۔'' اس دن سے میں مسلسل آپ ﷺ کی خدمت کرتا رہا تا آنکہ ہم خیبر سے واپس لوٹ کر آئے اور نبی ﷺ اُم المومنین حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کو اپنے ساتھ لائے انہیں آپ ﷺ نے اپنے لیے منتخب فرمایا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی سواری کے پیچھے چادر تان رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو پیچھے بٹھالیا، یہاں تک کہ جب ہم مقام صہبا میں پہنچے تو آپ ﷺ نے حیس کا کھانا تیار کرا کے ایک چرمی دستر خوان پر رکھا، پھر مجھے لوگوں کو بلانے کے لیے بھیجا، میں جا کر لوگوں کو بلا لایا اور انہوں نے یہ کھانا کھایا۔ یہ دراصل آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے اپنے نکاح کا ولیمہ کیا تھا، یہاں سے فارغ ہو کر پھر چل پڑے یہاں تک کہ جب

(بخاری:5425، مسلم:3321)

کوہ احد نظر آنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر جب مدینہ کے قریب پہنچے تو فرمایا: اے میرے معبود! میں مدینے کے دونوں پہاڑوں کے درمیان علاقہ کو قابل احترام قرار دیتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکے کو قابل احترام قرار دیا تھا۔ اے اللہ! مدینے والوں کے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما!۔

865. عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ أَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، مَا بَيْنَ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا ، مَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ: أَوْ آوٰى مُحْدِثًا.

(بخاری:7306، مسلم:3324)

865۔ عاصم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا نبی ﷺ نے مدینے کی حدود حرم متعین فرمائی تھیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! فلاں مقام اور فلاں مقام کے درمیان جو علاقہ ہے۔ اس کے بارے میں آپ ﷺ کا حکم ہے کہ اس کا درخت بھی نہ کاٹا جائے اور جس شخص نے یہاں کوئی بدعت پیدا کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور انسانوں، سب کی لعنت۔ عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھے موسیٰ بن انس رضی اللہ عنہ نے اطلاع دی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا۔ کہا تھا یعنی جس نے کسی ایسے شخص کو پناہ دی جس نے کوئی بدعت پیدا کی ہو یا کسی جرم کا ارتکاب کیا ہو۔

866. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: " اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ" يَعْنِيْ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ.

866۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! برکت عطا فرما ان کے پیمانوں کیل، مُد اور صاع میں (یعنی ان چیزوں میں جو ان پیمانوں میں ناپی جائیں) یہ دعا آپ ﷺ نے اہلِ مدینہ کے لیے فرمائی۔ (بخاری:2130، مسلم:3325)

867. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ. (بخاری:1885، مسلم:3326)

867۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینے میں اس سے دوگنی زیادہ برکت عطا فرما جتنی تو نے مکے کو عطا فرمائی۔

868. خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلٰى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. وَإِذَا فِيْهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ. فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ

868۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکی اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور آپ کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں جسے پڑھا جائے مگر کتاب اللہ (قرآن)۔ یا پھر یہ صحیفہ ہے پھر آپ نے اس صحیفہ کو کھولا تو اس میں اونٹ کی عمروں کا ذکر تھا (یعنی دیت اور زکوٰۃ میں ادا کیے جانے والے اونٹوں کی تعداد کا تناسب مذکور تھا)۔ نیز اس صحیفے میں لکھا ہوا تھا کہ حرم مدینہ کی حد جبل عَیر سے فلاں مقام تک ہے۔ لہٰذا جو شخص اس میں کوئی نئی بات یعنی بدعت کرے گا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفلی عبادت۔ اور اس میں یہ بھی درج تھا

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.
(بخاری:7300، مسلم:3327)

''اور مسلمانوں میں پاسِ عہد اور امن دینے کی ذمہ داری سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے اگر کوئی ادنیٰ مسلمان بھی کسی (غیر مسلم) کو امن دے گا تو اس کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے عہد امان کو توڑے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور تمام مسلمانوں کی لعنت! نہ اس کی فرض عبادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، نہ نفلی عبادت۔'' اور اس صحیفے میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ جو شخص (آزاد کردہ غلام) اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدہ موالات کرے گا اس پر بھی اللہ، ملائکہ اور سب انسانوں کی لعنت، اس کی کوئی فرض عبادت اور نہ نفلی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا۔

869. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ.
(بخاری:1873، مسلم:3332)

869۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اگر میں مدینے میں کسی ہرن کو چرتے دیکھتا ہوں تو اسے ڈراتا اور بدکاتا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: سرزمین مدینہ کا وہ علاقہ جو کالے پتھروں والے دونوں میدانوں کے درمیان ہے ''وہ حرم مدینہ'' ہے۔

870. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا.
(بخاری:6372، مسلم:3342)

870۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینے کی محبت ڈال دے جیسا کہ تو نے مکے کو ہمارے لیے محبوب بنا دیا تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ، اور مدینہ کے بخار کو جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے مُد اور صاع میں برکت عطا فرما۔

871. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

871۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ کے ناکوں اور دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں لہٰذا اس میں نہ تو طاعون داخل ہو سکتی ہے اور نہ دجال۔ (بخاری:1880، مسلم:3350)

872. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.
(بخاری:1871، مسلم:3353)

872۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم ملا تھا جو دوسرے شہروں کو اپنے اندر جذب کر لے گی۔ لوگ اسے ''یثرب'' کہتے ہیں حالانکہ اس کا صحیح نام ''مدینہ'' ہے۔ وہ انسانوں کو اس طرح چھانٹتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کا میل کچیل الگ کر دیتی ہے۔

873. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَى الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: أَقِلْنِي

873۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کی۔ پھر مدینے میں رہتے ہوئے اسے شدید بخار آ گیا۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بیعت سے آزاد کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے انکار فرما دیا۔

بَيْعَتِيْ فَأَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَأَبٰى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِيْبُهَا.
(بخاری:7211، مسلم:3355)

چنانچہ وہ پھر دوبارہ آیا اور وہی الفاظ دہرائے کہ مجھے اپنی بیعت سے نکال دیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر انکار فرمایا: وہ شخص تیسری مرتبہ پھر آیا اور کہنے لگا: مجھے اپنی بیعت سے آزاد کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے پھر انکار فرمادیا، پھر وہ دیہاتی مدینے سے خود چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: مدینہ بھٹی کی مانند ہے، میل کچیل کو باہر پھینک دیتا ہے اور پاک صاف کو چھانٹ کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔

874. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: إِنَّهَا طَيْبَةُ تَنْفِيْ الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِيْ النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ. (بخاری:4589، مسلم:3356)

874۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ (مدینہ) ''طیبہ'' ہے اور یہ میل کچیل کو اس طرح باہر نکال پھینکتا ہے جیسے آگ چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔

875. عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَكِيْدُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.
(بخاری:1877، مسلم:3361)

875۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص مدینے والوں کے ساتھ دغا فریب کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

876. عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِيْ قَوْمٌ يُبِسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِأَهْلِيْهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ.
(بخاری:1875، مسلم:3364)

876۔ حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جب یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانکتے آئیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان لوگوں کو جو ان کا کہنا مانیں گے (مدینے سے) لاد کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ کاش وہ اس بات کو جانتے! اور جب ملک شام فتح ہوگا تو ایک جماعت اپنے اونٹ ہانکتی آئے گی اور اپنے اہل وعیال کو ان لوگوں کو جو ان کا کہا مانیں گے (مدینہ سے) لاد کر لے جائے گی۔ کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ جب عراق فتح ہوگا تو بھی کچھ لوگ اپنے جانور ہانکتے آئیں گے اور مدینہ سے اپنے اہل وعیال اور ساتھیوں کو نکال کر لاد لے جائیں گے۔ کاش وہ جانتے کہ مدینہ ان کے لیے بہتر تھا۔

877. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيْدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا. (بخاری:1874، مسلم:3367)

877۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک وقت آئے گا جب مدینہ اپنے بہترین حالات میں ہوگا لیکن لوگ اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے اور یہاں صرف درندے اور پرندے رہیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینہ میں آئیں گے تا کہ اپنی بکریاں ہانک کر لے جائیں لیکن وہاں صرف وحشی جانور ملیں گے پھر جب وہ ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر جائیں گے (قیامت آجائے گی)۔

878. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ.

878۔حضرت عبداللہ بن زید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔(بخاری:1195،مسلم:3368)

879. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ،قَالَ :مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ.

879۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض (کوثر) پر ہے۔(بخاری:1196،مسلم:3370)

880. عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ، حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ.
(بخاری:4422،مسلم:3371)

880 حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک سے واپس آرہے تھے جب ہم مدینے کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (مدینہ) طابہ ہے اور یہ (احد) پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

881. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ : صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

881۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں ایک نماز مسجد الحرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔(بخاری:1190،مسلم:3374)

882. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى .

882۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سفر نہ کیا جائے سوائے تین مسجدوں کے ۔(1) مسجد الحرام (2) مسجد نبوی ﷺ اور (3) مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)۔(بخاری:1189،مسلم:3384)

883. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

883۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لاتے تھے۔(بخاری:1194،مسلم:3389)

16...... ﴿كتاب النكاح﴾

نکاح کے بارے میں

884. عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِاللّٰهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ إِنَّ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةً، فَخَلَوَا فَقَالَ عُثْمَانُ: هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُاللّٰهِ أَنْ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هٰذَا أَشَارَ، إِلَيَّ .فَقَالَ: يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

(بخاری:5065، مسلم:3398)

884۔علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ جارہا تھا کہ مقام منیٰ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ملے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے۔ چنانچہ وہ دونوں علیحدگی میں باتیں کرنے لگے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ! کیا آپ پسند کریں گے کہ ہم آپ کی شادی ایک کنواری لڑکی سے کرادیں جو آپ کو جوانی کے دنوں کی یاد تازہ کرادے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ انہیں اس کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا مجھے اشارے سے بُلایا کہ علقمہ ادھر آؤ! جب میں قریب پہنچا تو آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر کہہ رہے تھے! اب چونکہ آپ نے یہ بات کہی ہے تو میں آپ کو بتاتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تھا: اے جوانوں کے گروہ! جوتم میں سے نکاح کرنے کی قدرت رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ شادی کرلے اور جس میں اس کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ جنسی شہوت کوتوڑتا ہے۔

885. عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوْتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ .فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّيْ أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ. وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا ، أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ

885۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص ازواجِ مطہرات کے حجروں کے قریب آئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کیا، جب انہیں اس کے بارے میں بتایا گیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کو کم خیال کیا اور کہنے لگے کہ ہماری اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا برابری، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اگلی پچھلی تمام لغزشیں معاف کردی گئی ہیں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا: میں مسلسل روزے رکھوں گا اور کبھی ناغہ نہیں کروں گا۔ اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔ اس گفتگو کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم ہی لوگ ہو جنہوں نے یہ اور یہ باتیں کی ہیں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یقیناً تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کا تقویٰ

وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.
(بخاری:5063، مسلم:3404)

اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، (رات کو) نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، تو یاد رکھو! جو شخص میرے طریقے سے انحراف کرے گا اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

886. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: لَقَدْ رَدَّ ذٰلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ اَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.
(بخاری:5074، مسلم:3405)

886۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے سے منع فرمادیا تھا اور اگر آپ ﷺ انہیں بغیر نکاح کے رہنے کی اجازت دے دیتے تو ہم سب خصی ہونا پسند کرتے۔

887. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا أَلا نَخْتَصِيْ؟ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾.
(بخاری:4615، مسلم:3410)

887۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا ہم خصّی نہ ہوجائیں؟ تو آپ ﷺ نے ہم کو خصّی ہونے سے منع فرمادیا، لیکن پھر آپ ﷺ نے ہمیں اجازت دے دی کہ کسی عورت سے ایک متعین مدّت کے لیے کپڑے کے جوڑے کے بدلے میں نکاح کرسکتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ [المائدة:87] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو جو پاک چیزیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کی ہیں انہیں حرام نہ کرلو۔''

888. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَا: كُنَّا فِيْ جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوْا فَاسْتَمْتِعُوْا.

888۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم لشکر کے ساتھ تھے تو ہمارے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تمہیں متعہ (وقتی نکاح) کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اب تم متعہ کرسکتے ہو۔ (بخاری:5118,5117، مسلم:3413)

889. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أُكُلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

889۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے کی ممانعت رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے دن فرمائی تھی۔ (بخاری:4216، مسلم:3433)

890. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا، وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

890۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: کسی عورت کو اس کی پھوپھی یا خالہ کے ساتھ نکاح میں جمع نہ کیا جائے۔
(بخاری:5109، مسلم:3436)

891. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

891۔حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اس وقت آپ ﷺ احرام کی

(بخاری:1837، مسلم:3451)

892. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ حَتّٰى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

(بخاری:5142، مسلم:3454)

حالت میں تھے۔

892۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے سودے پر سودا کرے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر اپنے لیے پیغام نکاح نہ دے جب تک کہ پہلا شخص اس جگہ نکاح کا ارادہ ترک نہ کردے، یا اس کو اپنے پیغام پر پیغام دینے کی اجازت نہ دے دے۔

893. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ ، وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ ابْنَتَهٗ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ. (بخاری:5112، مسلم:3465)

893۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار (ادلے بدلے یعنی وٹہ سٹہ کی شادی) سے منع فرمایا ہے۔ نکاح شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی دوسرے شخص سے اس شرط پر بیاہ دے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے اور دونوں کے لیے کوئی مہر مقرر نہ کیا جائے۔

894. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ الشُّرُوْطِ أَنْ تُوْفُوْا بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ .

894۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پورا کیے جانے کے مستحق وہ شرطیں ہیں جن سے تم نے عورتوں کو حلال کیا ہے۔ (بخاری:2721، مسلم:3472)

895. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ .

(بخاری:5136، مسلم:3473)

895۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کنواری نہ ہو اُس لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ ہو جب تک وہ زبان سے نکاح کی اجازت نہ دے، اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ ہو جب تک اس سے اجازت نہ طلب کرلی جائے ،صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے اجازت دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی اجازت یہ ہے کہ خاموش رہے اور انکار نہ کرے۔

896. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يُسْتَأْمَرُ النِّسَاءُ فِيْ أَبْضَاعِهِنَّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَإِنَّ الْبِكْرَ تُسْتَأْمَرُ فَتَسْتَحْيِيْ فَتَسْكُتُ. قَالَ: سُكَاتُهَا إِذْنُهَا.

(بخاری:6946، مسلم:3475)

896۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلہ میں اجازت طلب کیا جانا ضروری ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کنواری لڑکی سے اگر دریافت کیا جائے تو وہ شرم سے خاموش رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اس کی اجازت ہے۔

897. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ، فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِيْ فَوَفٰى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِيْ أُمِّيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّيْ لَفِيْ أُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيْ

897۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے میرا نکاح اس وقت ہوا تھا جب کہ میری عمر صرف چھ سال تھی ، پھر ہم لوگ مدینہ میں آگئے اور قبیلہ بنی حارث بن خزرج میں قیام کیا، یہاں آکر مجھے بخار آنے لگا جس کی وجہ سے میرے بال جھڑ گئے۔ پھر میرے بال دوبارہ اُگنے لگے اور میری کنپٹیوں پر پورے بال بھر گئے۔ پھر ایک دن جب کہ میں اپنی چند

صَوَاحِبُ لِيْ فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا لَا أَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ. فَأَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى أَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّيْ لَأُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِيْ. ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ، فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضُحًى فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ.

(بخاری:3894، مسلم:3479)

898. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ. فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا. فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ اذْهَبْ إِلٰى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ: انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِيْ. قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى طَالَ مَجْلِسُهُ. ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ. فَلَمَّا جَاءَ

سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی، میری والدہ اُم رُومان رضی اللہ عنہا میرے قریب آئیں اور مجھے آواز دے کر بُلایا۔ میں ان کے پاس آ گئی۔ مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھر کے دروازے پر کھڑا کر کے..... اس حال میں کہ میرا سانس پھول رہا تھا جو آہستہ آہستہ بڑی مشکل سے بحال ہوا..... اپنے ہاتھ میں تھوڑا سا پانی لے کر میرا منہ صاف کیا اور پھر مجھے گھر کے اندر لے گئیں۔ گھر کے اندر میں نے دیکھا کہ کچھ انصاری خواتین موجود ہیں، انہوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا: خیر و برکت کے ساتھ آؤ، اللہ نصیب اچھے کرے۔ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا بناؤ سنگھار کیا، پھر اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب چاشت کے وقت نبی ﷺ تشریف لائے اور میری والدہ نے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا، اس وقت میری عمر نو سال تھی۔

898۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں اس لیے حاضر ہوئی ہوں کہ اپنی ذات آپ ﷺ کو ہبہ کردوں نبی ﷺ نے اسے دیکھا اور پوری طرح نیچے سے اوپر تک جائزہ لیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا، جب اس عورت نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو بیٹھ گئی۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب اٹھے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ ﷺ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو اس سے میرا نکاح کر دیجیے! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس (مہر دینے کے لیے) کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھر جا کر دیکھو کیا کوئی چیز دستیاب ہو سکتی ہے؟ وہ گھر گیا اور واپس آ کر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے گھر میں بھی کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تلاش کرو! اور دیکھو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے۔ چنانچہ وہ پھر گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے البتہ یہ میرا زیر جامہ ضرور ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے پاس چادر بھی نہ تھی۔۔ میں اس میں سے آدھا اسے (بطور مہر) دینے کو تیار ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے تہ بند کو لے کر کیا کرے گی کیونکہ اسے تو اگر تم پہنو گے تو اس عورت پر کچھ نہ ہوگا اور اگر اسے پہنا دو گے تو تم پر کچھ نہ ہوگا۔ اس کے بعد

قَالَ: مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: مَعِيَ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّهَا قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ. قَالَ نَعَمْ. قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.
(بخاری:5030،مسلم:3487)

وہ شخص بیٹھ گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا پھر اٹھا (اور جانے لگا) ۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے پیٹھ موڑ کر جاتے دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے بلوایا۔ جب وہ آ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: کہ مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں، اس نے گن کر سورتوں کے نام بتائے آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان سورتوں کو زبانی اپنے حافظے کی مدد سے پڑھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا اسے لے جاؤ۔ یہ میں نے تمہارے قبضے میں دی (اسے تمہارے نکاح میں دیا) اس قرآن کے عوض میں جو تمہیں یاد ہے (یعنی اتنا قرآن اسے سکھا دینا۔)

899. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى عَلَى عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ: قَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.
(بخاری:5153،مسلم:3490)

899۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (کے لباس) پر کچھ زرد رنگ کے نشانات دیکھے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ نشان کیسے ہیں؟ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایک ''نواۃ'' سونا مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کر لیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تمہیں یہ شادی مبارک کرے، ولیمہ ضرور کرو! خواہ ایک بکری ہی ذبح کرو۔

900. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ. فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيْفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ، قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ﴿ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴾ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ. فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ. قَالَ: اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى

900۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر پر حملہ کیا تو ہم نے خیبر کے قریب فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی ۔ اس کے بعد نبی ﷺ سوار ہو گئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہو گئے ۔ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ جب نبی ﷺ خیبر کے کوچہ و بازار میں سے گزر رہے تھے تو میرا گھٹنا نبی ﷺ کی ران سے چھو رہا تھا اور آپ ﷺ کا تہبند آپ ﷺ کی ران پر سے کھسک گیا تھا اور مجھے آپ ﷺ کی ران کی سفیدی نظر آ رہی تھی ۔ پھر جب آپ ﷺ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِخْرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ)) ''اللہ سب سے بڑا ہے! خیبر برباد ہو گیا۔ ہم جب کسی قوم کے صحن میں جا اترتے ہیں تو ڈرائے گئے لوگوں کی شامت آ جاتی ہے۔'' یہ کلمات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج میں مصروف تھے (اچانک آپ ﷺ کو دیکھ کر گھبرا گئے اور) پکار اٹھے: وہ محمد ﷺ آ گئے اور فوج آپ ﷺ کے ساتھ ہے! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر ہم نے خیبر کو فتح کر لیا، پھر جب قیدیوں کو جمع کیا گیا تو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! قیدیوں

النَّبِيَّ ﷺ ،فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ. قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا. فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا. قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا. فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا. فَقَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَبَسَطَ نِطَعًا. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

(بخاری:371، مسلم:3497)

میں سے ایک لونڈی مجھے بھی عنایت کر دیجیے! آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور جا کر ایک لونڈی تم بھی لے لو۔ انہوں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو لے لیا ۔پھر ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ کو بنی اللہ عنہا بنت حیی عطا فرما دی وہ تو بنی قریظہ اور بنی نضیر دونوں کی سردار ہیں، وہ خاتون تو آپ ﷺ کے سوا کسی کے لائق نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا دونوں کو بلایا جائے ۔پھر جب آپ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم قیدیوں میں سے کوئی اور لونڈی لے لو ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح فرما لیا۔

راوی حدیث ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا مہر کیا مقرر فرمایا تھا؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: بس ان کی ذات ہی ان کا مہر تھا یعنی یہی چیز کہ آپ ﷺ نے ان کو آزاد کیا اور انہیں ام المومنین بنا لیا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حتیٰ کہ جب ابھی ہم راستے ہی میں تھے، حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا صفیہ رضی اللہ عنہا کا بناؤ سنگھار کر کے انہیں بوقتِ شب نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا اور صبح کو آپ ﷺ دُولہا بنے ہوئے تھے، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جو کچھ (کھانے پینے کا سامان) ہو، وہ لے آئے اور چمڑے کا ایک دستر خوان بچھا دیا گیا۔ پھر یہ ہوا کہ کوئی شخص کھجور لا رہا ہے اور کوئی گھی لا رہا ہے (راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ستوؤں کا ذکر بھی کیا تھا) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سب نے مل کر حیس تیار کیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

901. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ،قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ. (بخاری: 2544، مسلم:3499)

901۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اس کی پرورش پر خرچ کرے اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے تو اس کو دوہرا ثواب ملے گا۔

902. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

(بخاری:5168، مسلم:3503)

902۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا ایسا ولیمہ نہیں کیا جیسا ولیمہ اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے ایک بکری ذبح کر کے دعوتِ ولیمہ کی تھی۔

903. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ، دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ وَإِذَا هُوَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ. فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ وَقَعَدَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقْتُ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا. فَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ ﴾ الْآيَةَ.

(بخاری:4791، مسلم:3505)

903۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو لوگوں کی دعوت کی اور کھانا کھانے کے بعد سب لوگ بیٹھ کر باہم باتیں کرنے لگے جب کہ آپ ﷺ اندر تشریف لے جانے کی فکر کر رہے تھے مگر یہ لوگ اٹھنے کا نام ہی نہ لیتے تھے۔ جب آپ ﷺ نے یہ بات محسوس کی تو آپ ﷺ مجلس میں سے اٹھ گئے اور جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ ﷺ کے ساتھ باقی لوگ بھی اٹھ گئے لیکن تین شخص پھر بھی بیٹھے رہے۔ نبی ﷺ باہر جا کر جب واپس اندر تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر کچھ دیر بعد وہ لوگ بھی اٹھ گئے تو میں نے نبی ﷺ کو اطلاع دی کہ وہ سب چلے گئے ہیں پھر نبی ﷺ اندر تشریف لائے، میں نے بھی اندر جانا چاہا مگر آپ ﷺ نے درمیان میں پردہ ڈال دیا اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ.... ﴾ [الاحزاب:53] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! نبی کے گھروں میں بلا اجازت نہ آیا کرو.....''

904. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ، كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ، أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ. ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتّٰى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا. فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

(بخاری:5466، مسلم:3506)

904۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حجاب کی آیت کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ باخبر میں ہوں، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس کے متعلق مجھ سے پوچھا کرتے تھے، نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تھا، یہ نکاح مدینہ میں ہوا تھا تو رات گزارنے کے بعد صبح کو دن چڑھے آپ ﷺ نے لوگوں کو کھانے پر بلایا تھا، لوگوں کے چلے جانے کے بعد جب نبی ﷺ تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ دوسرے لوگ بھی بیٹھے رہ گئے، یہ دیکھ کر آپ ﷺ اٹھے اور چل کر ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازے تک تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی گیا۔ پھر آپ ﷺ نے خیال فرمایا کہ اب تک وہ لوگ جا چکے ہوں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ اور میں دونوں واپس آئے تو دیکھا کہ سب لوگ اسی طرح اپنی جگہ بیٹھے ہیں تو آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ میں بھی دوبارہ واپس چل پڑے اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے دروازے تک گئے اور پھر واپس آئے، اب وہ لوگ جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان دروازے کا پردہ گرا دیا اور اسی موقع پر حجاب والی آیت نازل ہوئی تھی۔

905. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَرَّ بِنَا فِيْ

905۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بھی حضرت ام سلیم

مَسْجِدِ بَنِیْ رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَیْمٍ دَخَلَ عَلَیْهَا فَسَلَّمَ عَلَیْهَا ثُمَّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ عَرُوْسًا بِزَیْنَبَ. فَقَالَتْ: لِیْ أُمُّ سُلَیْمٍ لَوْ أَهْدَیْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هَدِیَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِیْ فَعَمَدَتْ إِلٰی تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَأَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَیْسَةً فِیْ بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِیْ إِلَیْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَیْهِ فَقَالَ لِیْ ضَعْهَا ثُمَّ أَمَرَنِیْ فَقَالَ ادْعُ لِیْ رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِیْ مَنْ لَقِیتَ قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِیْ أَمَرَنِیْ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَیْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی تِلْكَ الْحَیْسَةِ وَتَکَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ یَدْعُوْ عَشَرَةً عَشَرَةً یَأْکُلُوْنَ مِنْهُ. وَیَقُوْلُ لَهُمُ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْیَأْکُلْ کُلُّ رَجُلٍ مِمَّا یَلِیْهِ قَالَ حَتّٰی تَصَدَّعُوا کُلُّهُمْ عَنْهَا. فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِیَ نَفَرٌ یَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِیْ إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوْا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَیْتَ وَأَرْخَی السِّتْرَ وَإِنِّیْ لَفِی الْحُجْرَةِ وَهُوَ یَقُوْلُ ﴿ یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ إِلَّا أَنْ یُؤْذَنَ لَکُمْ إِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ إِنَاهُ وَلٰکِنْ إِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَأْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ إِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ﴾ قَالَ أَبُوْ عُثْمَانَ قَالَ أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِیْنَ.

(بخاری:5163، مسلم:3507)

رضی اللہ عنہا (والدہ حضرت انس رضی اللہ عنہ) کے قریب سے گزرتے تھے آپ کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں سلام کرتے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ نے اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو اُم سلیم رضی اللہ عنہا مجھ سے کہنے لگیں: کہ اچھا ہوتا اگر آج ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش کرتے! میں نے بھی ان کی تائید کی اور کہا کہ ضرور بھیجو۔ پھر انہوں نے کچھ کھجوریں اور گھی اور پنیر لیا اور سب چیزوں کا ایک پتھر کی ہانڈی میں مالیدہ یعنی حیسہ بنا کر میرے ہاتھ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں وہ لے کر آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رکھ دو! اور کچھ لوگوں کے نام بتا کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جا کر ان لوگوں کو بُلا لاؤ اور ان کے علاوہ جو بھی تمہیں ملے اسے بھی دعوت دے دینا! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کی اور واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر لوگوں سے بھرا ہوا ہے اور حضور ﷺ نے اپنا دستِ مبارک حیسہ پر رکھ کر کچھ کلام جو اللہ نے چاہا پڑھا۔ پھر آپ ﷺ نے دس دس آدمیوں کو بلانا شروع کر دیا، انہیں فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر اپنے آگے سے کھاؤ! حتیٰ کہ سب کھا کر اٹھ گئے اور بہت سے چلے بھی گئے لیکن کچھ لوگ رہ گئے جو بیٹھ کر آپس میں باتیں کرنے لگے، اس سے مجھے بھی تکلیف محسوس ہونے لگی، پھر آپ ﷺ ازواجِ مطہرات کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے گیا اور میں نے عرض کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ چنانچہ نبی ﷺ واپس تشریف لائے اور پردہ ڈال دیا اور میں ابھی حجرے میں ہی تھا کہ آپ ﷺ یہ آیت تلاوت فرما رہے تھے: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ ۫ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ ﴾ [الاحزاب:53] ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نبی ﷺ کے گھروں میں بغیر اجازت نہ آیا کرو۔ نہ کھانے کے وقت کا انتظار کرتے رہو، ہاں اگر تمہیں کھانے پر بُلایا جائے تو ضرور آؤ۔ مگر جب کھانا کھا لو تو چلے جاؤ، باتیں کرنے میں نہ لگے رہو تمہاری یہ حرکتیں نبی ﷺ کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی دس سال تک خدمت کی ہے۔

906. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا. (بخاری:5173، مسلم:3509)

906۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کو دعوت ولیمہ پر بلایا جائے تو اسے چاہیے کہ ضرور جائے۔

907. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ، وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ﷺ.

907۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: بدترین کھانا اس دعوت ولیمہ کا ہے جس میں صرف امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے اور جس شخص نے دعوتِ ولیمہ میں شرکت نہ کی اس نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی نافرمانی کی۔ (بخاری:5177، مسلم:3521)

908. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ، فَطَلَّقَنِيْ فَأَبَتَّ طَلَاقِيْ، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ. فَقَالَ أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ؟ لَا، حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُوْ بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلٰى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ.
(بخاری:2639، مسلم:3526)

908۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی انہوں نے مجھے طلاق مغلظہ (تین طلاقیں) دے دی۔ اس کے بعد میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا لیکن ان کے پاس جو کچھ ہے اسے صرف کپڑے کے پھندنے سے تشبیہ دیا جا سکتا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو۔ نہیں! یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا مزہ اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لیں (یعنی جب تک تم جماع نہ کرلو)۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے اور حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ حاضر ہونے کی اجازت کے منتظر تھے۔ خالد بن سعید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ سن رہے ہیں۔ یہ عورت نبی ﷺ کے حضور کس قسم کی گفتگو بآواز بلند کر رہی ہے۔

909. عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهَا ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ، فَطَلَّقَ، فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ، أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ.
(بخاری:5261، مسلم:3529)

909۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو اس نے دوسرا نکاح کر لیا پھر دوسرے خاوند نے بھی اسے طلاق دے دی تو نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا اس کے لیے پہلے خاوند سے نکاح حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس وقت تک پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں جب تک کہ اس کا یہ خاوند بھی اسی طرح اس کا مزہ نہ چکھ لے جس طرح پہلے خاوند نے چکھا ہے۔

910. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُوْلُ حِيْنَ يَأْتِيْ أَهْلَهُ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ

910۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیوی سے مباشرت کے وقت یہ دعا مانگے: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا۔ "اللہ کے نام سے! اے اللہ! بچا ہم کو شیطان سے اور دور رکھ شیطان کو اس اولاد سے جو تو ہمیں عنایت

شَيْطَانٌ أَبَدًا .
(بخاری:5165، مسلم:3533)

فرمائے گا۔'' اور اس موقع پر اگر حمل قرار پا جائے اور پھر اولاد پیدا ہو تو اولاد کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

911. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ إِذَا جَامَعَهَا مِنْ وَرَائِهَا جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ .
(بخاری:4528، مسلم:3535)

911۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے پیچھے کی جانب سے جماع کرے گا تو اولاد بھینگی پیدا ہو گی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ نِسَاءُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ﴾ [البقرة:223] ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں تم جس طرح چاہو اپنی کھیتی میں جاؤ!''

912. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِذَا بَاتَتِ الْمَرْءَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تَرْجِعَ.
(بخاری:5194، مسلم:3538)

912۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات اس سے علیحدہ گزارتی ہے تو جب تک واپس نہ آ جائے فرشتے اس پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔

913. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ. فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْزِلَ وَقُلْنَا نَعْزِلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ .
(بخاری:4138، مسلم:3544)

913۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بنی المصطلق کے لیے گئے تو جنگ میں کچھ عرب عورتیں بطورِ قیدی ہمارے ہاتھ لگیں اور ہمیں عورتوں کی شدید خواہش ہوئی کیونکہ عورتوں سے علیحدہ رہنا ہم پر بہت شاق گزر رہا تھا تو اس موقع پر ہم نے عزل کرنا پسند کیا اور چاہا کہ ان سے اس طرح جماع کریں کہ حمل نہ ٹھہرے لیکن پھر خیال آیا کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوں اور ہم آپ ﷺ سے اجازت لیے بغیر عزل کریں یہ مناسب نہیں ہے۔ ہم نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور اگر تم عزل نہ کرو تو کیا نقصان ہے؟ کیونکہ قیامت تک جس رُوح کو پیدا ہونا ہے وہ تو ضرور پیدا ہو گی۔

914. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ .
(بخاری:5210، مسلم:3546)

914۔حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ قیدی عورتیں ہمارے ہاتھ آئیں تو ہم نے ان سے عزل کیا (جماع اس طرح کیا کہ انزال اندر نہ ہو اور حمل نہ ٹھہرے)۔ پھر ہم نے نبی ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تم کرتے ہی رہو گے! آپ ﷺ نے تین بار یہی کلمات دہرائے پھر فرمایا: قیامت تک جس رُوح کا پیدا ہونا لکھا جا چکا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گی خواہ تم کچھ کرو!

915. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

915۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عزل کیا کرتے تھے اس زمانہ میں جب کہ قرآن نازل ہو رہا تھا۔ (بخاری:5208، مسلم:3559)

17...... ﴿ كتاب الرضاع ﴾

رضاعت کے بارے میں

916. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

(بخاری:2646، مسلم:3568)

916۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف فرما تھے کہ اسی وقت میں نے ایک شخص کی آواز سنی جو ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ان کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا خیال ہے۔ یہ شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں اور آپ ﷺ کے گھر میں اندر آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو فلاں شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی چچا ہیں؛ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اگر میرے فلاں رضاعی چچا زندہ ہوتے تو کیا وہ بھی میرے پاس آسکتے تھے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جس طرح نسب کے رشتہ سے محرم ہیں، اسی طرح رضاعت کے رشتہ سے بھی محرم بن جاتے ہیں۔

917. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُوْ أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ. فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ فِيْهِ النَّبِيَّ ﷺ فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَمَا مَنَعَكِ أَنْ تَأْذَنِيْ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ. فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ.

(بخاری:4796، مسلم:3571,3572)

917۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے حضرت افلح رضی اللہ عنہ نے جو ابوالقعیس کے بھائی تھے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب حجاب کا حکم آچکا تھا تو میں نے خیال کیا کہ جب تک نبی ﷺ سے اجازت طلب نہ کرلوں مجھے انہیں آنے کی اجازت نہیں دینی چاہیے، کیونکہ مجھے دودھ ان کے بھائی ابوالقعیس نے تو نہیں پلایا بلکہ میں نے ابوالقعیس کی بیوی کا دودھ پیا ہے۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوالقعیس کے بھائی افلح رضی اللہ عنہ نے میرے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تھی لیکن میں نے کہہ دیا کہ جب تک آپ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں میں اجازت نہیں دے سکتی! اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں اپنے چچا کو آنے کی اجازت دینے میں کیا چیز مانع تھی؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے اس مرد (ابوالقعیس) نے تو دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے پلایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں، انہیں آنے کی اجازت دو وہ تمہارے چچا ہیں۔

918. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ

918۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے حضرت

عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنُ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ.
(بخاری:2644، مسلم:3573)

افلح رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ انہوں نے کہا: آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں! میں تو آپ کا چچا ہوں۔ میں نے کہا: کیسے؟ انہوں نے کہا: آپ کو میرے بھائی کی بیوی نے دودھ پلایا تھا اور وہ دودھ ان میں میرے بھائی کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے متعلق میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: افلح رضی اللہ عنہ نے سچ کہا انہیں آنے کی اجازت دے دو!۔

919. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.
(بخاری:2645، مسلم:3583)

919۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے بارے میں فرمایا تھا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہیں! کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں اور رضاعت سے وہ سب افراد رشتہ دار بن جاتے ہیں اور ان میں آپس میں نکاح اسی طرح حرام ہو جاتا ہے جس طرح نسبی رشتہ سے حُرمت پیدا ہوتی ہے۔

920. عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا قُلْتُ تَنْكِحُ. قَالَ أَتُحِبِّينَ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ قَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.
(بخاری:5106، مسلم:3586)

920۔ اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ کو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی (میری بہن) میں کچھ رغبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ اس سے نکاح کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں اکیلی ہی تو آپ ﷺ کے نکاح میں نہیں ہوں اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ ﷺ کی ذات میں جو میرے ساتھ شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: میں نے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کے لیے پیغام دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری مُراد اُم المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی (دُرہ رضی اللہ عنہا) سے ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو اگر میری ربیبہ (زوجہ کے پہلے خاوند کی بیٹی) نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ رضی اللہ عنہا نے دودھ پلایا تھا (وہ میری رضاعی بھتیجی ہوئی) تم لوگ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو (نکاح کے خیال سے) میرے سامنے پیش نہ کیا کرو!

921. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا؟ قُلْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. قَالَ يَا عَائِشَةُ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ

921۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس ایک شخص موجود تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! یہ شخص کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے دودھ شریک بھائی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا اچھی طرح دیکھ لیا

الْمَجَاعَةِ.
(بخاری:2647، مسلم:3606)

کرو کہ کون واقعی بھائی ہے کیونکہ رضاعت کی حرمت صرف اس وقت سے پید اہوتی ہے جو بچپن میں اور بھوک میں ہو۔

922. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هَذَا أَخِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ. فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ.
(بخاری:2218، مسلم:3613)

922۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک لڑکے کے سلسلہ میں جھگڑا ہوگیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے خود میرے سامنے اعتراف کیا تھا کہ یہ لڑکا ان کا بیٹا ہے، آپ (میرے بھائی کے ساتھ) اس کی مشابہت دیکھ لیجیے، اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ لڑکا میرا بھائی ہے، میرے باپ کے بستر پر اس کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہوتھا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شباہت کو دیکھا کہ واقعی عتبہ سے واضح طور پر مشابہ تھا، اس کے باوجود فرمایا: اے عبد! یہ تمہارا (بھائی) ہے! اولاد اسی کی ہوگی جس کی بیوی یا لونڈی کے بستر پر پیدا ہوئی اور زانی کے لیے پتھر! (اور آپ ﷺ نے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا) اے سودہ رضی اللہ عنہا! بنت زمعہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ (حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا عبد بن زمعہ کی بہن تھیں اور اس اعتبار سے اس لڑکے کی بھی بہن ہوئیں) چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اس کے سامنے کبھی نہیں آئیں۔

923. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ.

923۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اولاد اس کی ہے جس کا فراش یعنی بستر ہو۔ (بخاری:6750، مسلم:3615)

924. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُوْرٌ. فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

924۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ بہت خوشی کی حالت میں میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا! کیا تمہیں معلوم نہیں؟ مجزّز مدلجی آیا اور اس نے حضرت اسامہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما کو اس حالت میں دیکھا کہ دونوں ایک ہی چادر اوڑھے لیٹے تھے اور دونوں کے چہرے ڈھکے ہوئے اور پاؤں چادر سے باہر تھے تو انہیں دیکھ کر کہنے لگا: یہ دونوں پاؤں ایک دوسرے میں سے ہیں۔ (بخاری:6771، مسلم:3618)

925. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَسَمَ.
(بخاری:5213، مسلم:3626)

925۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ کوئی شخص شوہر دیدہ بیوی کی موجودگی میں کنواری لڑکی سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن تک قیام کرے پھر باری برابر تقسیم کرے اور اگر کنواری بیوی کی موجودگی میں شوہر دیدہ عورت سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے پھر باری برابر تقسیم کرے۔

926. عَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَقُوْلُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا. فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكَ ﴾ قُلْتُ مَا أُرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِيْ هَوَاكَ.
(بخاری:4788، مسلم:3631)

926۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابتدا میں میں ان عورتوں پر غیرت اور شرم محسوس کرتی تھی جو اپنا آپ نبی ﷺ پر ہبہ کر دیا کرتی تھیں اور میں سوچتی تھی کیا عورت بھی اپنی ذات ہبہ کر سکتی ہے۔۔۔؟ لیکن پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ۭ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْكَ ﴾ [الاحزاب:51] ''آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہو اپنے سے الگ رکھو، جسے چاہو اپنے ساتھ رکھو اور جسے چاہو الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بلا لو اس معاملہ میں تم پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔'' تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں دیکھتی ہوں کہ آپ ﷺ کا رب فوراً وہی بات پسند فرما لیتا ہے جو آپ ﷺ چاہتے ہوں۔

927. عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلا تُزَعْزِعُوْهَا وَلا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.
(بخاری:5067، مسلم:3633)

927۔عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سرف میں شریک ہوئے۔اس موقع پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ خاتون محترم نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ ہیں۔تم لوگ جب ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اس احترام و اکرام سے اٹھانا کہ نہ تو کوئی جھٹکا پہنچے نہ ہلے جُلے، نہایت نرمی سے اور آہستہ آہستہ لے کر چلنا۔رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات بیک وقت نو رہی ہیں جن میں سے آٹھ کے لیے آپ ﷺ نے باریاں مقرر فرما رکھی تھی اور ایک (ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا) کی باری مقرر نہیں تھی (آپ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی۔)

928. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. (بخاری:5090، مسلم:3635)

928۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت سے نکاح چار اوصاف کی بنا پر کیا جاتا ہے: مال و دولت دیکھ کر، اچھے خاندان کی خاطر، حسن و جمال کی وجہ سے، اور دین داری کی بنا پر، تیرے خاک آلود ہوں! تو کسی دیندار عورت سے نکاح کرنا۔

929. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ تَزَوَّجْتُ. فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا. فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَّا جَارِيَةً

929۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم نے کیسی عورت سے شادی کی؟ میں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کنواری لڑکی سے نکاح کرنے میں کیا چیز مانع تھی؟ تاکہ تم اس سے کھیلتے اور لطف اندوز ہوتے۔محارب رحمہ اللہ (حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا ذکر عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا

تُلاعِبُهَا وَتُلاعِبُكَ.
(بخاری:5080، مسلم:3637)

تھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

930. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: هَلَكَ أَبِيْ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا. فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ. فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاعِبُهَا وَتُلاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَاللّٰهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْ قَالَ خَيْرًا.
(بخاری:5367، مسلم:3638)

930۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوگیا اور وہ اپنے پیچھے سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے اس لیے میں نے ایک شوہر دیدہ عورت سے شادی کر لی، تو مجھ سے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: جابر! تم نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: کنواری لڑکی سے یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے آپ نے فرمایا: کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی، اور تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے عرض کیا: میرے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا تھا اور وہ بیٹیاں چھوڑ گئے تھے تو مجھے یہ بات نامناسب معلوم ہوئی کہ میں ان ہی کی طرح ایک الھڑ اور ناتجربہ کار لڑکی لے آؤں۔ اس لیے میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو ان کی نگرانی اور اصلاح کر سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ارادے میں برکت ڈالے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا!

931. عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيْرٍ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِيْ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ قُلْتُ إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلاعِبُهَا وَتُلاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ.
(بخاری:5245، مسلم:3640)

931۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب ہم اس غزوے سے واپس لوٹے تو میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار ہوکر جلد چل پڑا اور میرے پیچھے پیچھے ایک اور سوار آیا مجھ سے آملا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میرے سامنے رسول اللہ ﷺ موجود ہیں! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم جلدی کس لیے چل پڑے؟ میں نے عرض کیا: میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ فرمایا: تم نے باکرہ سے شادی کی ہے یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے! فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے کیوں شادی نہیں کی جس سے تم کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے اور گھروں میں داخل ہونے لگے تو آپ نے فرمایا: ٹھہرو! جب رات ہو جائے (عشاء کے وقت) گھروں میں جانا تاکہ پریشان بالوں والی کنگھی چوٹی کر لے اور جس نے شوہر کے غیر حاضر ہونے کی وجہ سے زائد بالوں کی صفائی نہ کی ہو وہ استرا کر لے۔ اور اسی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! اب جماع کرنا اور بچہ پیدا کرنا۔

932. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

932۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوے میں نبی ﷺ

قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِيْ أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ. قَالَ أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَتَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِيْ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ. قَالَ أَلْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ. فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ. فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِيْ بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِيْ فِي الْمِيْزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِيْ جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ.

(بخاری:2097، مسلم:3641)

کے ساتھ تھا کہ میرا اونٹ تھک گیا اور اس کی وجہ سے پیچھے رہ گیا تو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: جابر! میں نے عرض کیا: جی! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ کس حال میں ہو؟ میں نے عرض کیا: میرے اونٹ نے تھکن کی وجہ سے دیر لگائی اور میں پیچھے رہ گیا آپ (اپنی سواری سے) اترے اور اپنی مڑے ہوئے سرے کی لکڑی کا کنڈا میرے اونٹ کی گردن میں ڈال کر اپنی طرف کھینچا اور پھر فرمایا: سوار ہو جاؤ! جب میں اس پر سوار ہوا تو وہ اس قدر تیز ہو گیا۔ میں اسے روکتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ بڑھ جائے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: کنواری سے یا غیر کنواری سے؟ میں نے عرض کیا: کنواری نہیں بلکہ غیر کنواری سے! آپ ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی سے کیوں نہ کی، جو تم سے کھیلتی اور تم اس سے کھیلتے؟ میں عرض کیا: میری کئی بہنیں ہیں اس لیے میں نے پسند کیا کہ ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان کو سنبھال سکے، ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی دیکھ بھال بھی کرے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب جبکہ تم اپنے گھر جا رہے ہو تم گھر جا کر جماع میں کوتاہی نہ کرنا! پھر فرمایا: کیا تم اپنا یہ اونٹ فروخت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے مجھ سے ایک اوقیہ چاندی کے عوض اسے خرید لیا۔ پھر نبی مجھ سے پہلے مدینے پہنچ گئے اور میں دوسرے دن پہنچا۔ جب ہم مسجد میں آئے تو میں نے نبی کو مسجد کے دروازے پر موجود پایا، آپ نے دریافت فرمایا: اب پہنچے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: اونٹ یہیں چھوڑ دو اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھو! میں نے اندر جا کر دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ایک اوقیہ چاندی تول کر مجھے دے دیں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے میرے لیے چاندی تولی اور جھکتی ڈنڈی تولی۔ چنانچہ میں وہ لے کر چلا اور ابھی میں مڑا ہی تھا کہ آپ ﷺ نے حکم دیا: جابر کو بلاؤ! میں نے دل میں کہا: کہ اب آپ یہ اونٹ پھر مجھے واپس لوٹا دیں گے۔ جبکہ مجھے اس سے شدید نفرت تھی۔ آپ نے فرمایا: اپنا یہ اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی رکھ لو۔

933. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيْهَا عِوَجٌ.

(بخاری:5184، مسلم:3643)

933۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت پسلی کی ہڈی سے مشابہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو فائدہ اٹھاتے رہو اور اس میں جو کجی ہے وہ باقی رہے گی۔

934. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِيْ جَارَهُ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِيْ الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ. فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا.

(بخاری:5185، 5186 مسلم:3644)

934۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ کیونکہ عورتیں پسلی سے بنی ہیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی سب سے اوپر والی پسلی ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو بھی وہ ہمیشہ ٹیڑی ہی رہے گی۔ چنانچہ تم عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو!

935. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ يَعْنِي لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنَّ أُنْثٰى زَوْجَهَا.

935۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا، اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی بیوی اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔ (بخاری:3330، مسلم:3648)

18...... ﴿كتاب الطلاق﴾

طلاق کے بارے میں

936. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

(بخاری:5251، مسلم:3652)

936۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ اس بارے میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کو حکم دو کہ وہ اس طلاق سے رجوع کرلیں اور اپنی بیوی کو اس وقت تک روکیں جب تک کہ وہ حیض سے فارغ ہوکر پاک نہ ہو جائے اور پھر اسے حیض آئے اور پھر پاک ہو، اس کے بعد چاہیں تو اسے روکے رکھیں اور چاہیں تو طلاق دے دیں لیکن اس دوران میں اسے ہاتھ نہ لگائیں۔ یہی وہ عدت ہے جس کے حساب سے اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

937. عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ: فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا. قُلْتُ: فَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

(بخاری:5333، مسلم:3661)

937۔ یونس بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (بحالتِ حیض طلاق دینے کے بارے میں) پوچھا، تو انہوں نے کہا: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہیں کہ اس سے رجوع کرلیں اور پھر عدت شروع ہونے کا وقت آئے اسے پھر طلاق دیں۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ طلاق جو حیض کی حالت میں دی تھی طلاق شمار ہوگی؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ جب کوئی شخص مجبور ہوکر یا حماقت سے طلاق دے گا تو وہ طلاق شمار ہوگی؟

938. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ إِسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

(بخاری:4911، مسلم:3676)

938۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو شخص اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے وہ کفارہ دے اور آپ نے یہ آیت تلاوت کی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الاحزاب:21] ''تم لوگوں کے لیے اللہ کے رسول ﷺ میں بہترین نمونہ ہے۔''

939. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ

939۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہر کر شہد تناول فرمایا کرتے تھے تو میں

عِنْدَهَا عَسَلًا. فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ. فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا. فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ﴾ إِلَى ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ ﴾ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ﴿ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ﴾ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

(بخاری:5267، مسلم:3678)

نے اور اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے باہم مشورہ کیا کہ ہم دونوں میں سے جس کے گھر بھی نبی ﷺ تشریف لائیں تو وہ آپ ﷺ سے عرض کرے کہ آپ ﷺ سے مغافیر کی بُو آ رہی ہے، کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ جب آپ ﷺ ان دونوں میں سے ایک کے پاس تشریف لائے تو اس نے یہی بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے تو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا تھا اور اب کبھی نہیں پیوں گا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ یاایُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَااَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ ...... اِنْ تَتُوبَا اِلَی اللّٰهِ ﴾ تک [التحریم:1 تا 14] ''اے نبی ﷺ! آپ کیوں اپنی بیویوں کی دلداری میں اس چیز کو حرام قرار دیتے ہیں جو اللہ نے آپ ﷺ کے لیے حلال ٹھہرائی ہے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے۔ اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ اور جب کہ نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چھپا کر کہی مگر اُس نے وہ بات کسی اور بیوی کو بتا دی۔ اس پر اللہ نے نبی ﷺ کو اس سے آگاہ کر دیا تو نبی ﷺ نے اپنی پہلی بیوی کو کچھ بات جتا دی اور کچھ ٹال دی۔ پھر جب نبی ﷺ نے اُسے وہ بات بتائی تو وہ بولیں '' آپ ﷺ کو کس نے اس کی خبر دی؟ نبی ﷺ نے جواب دیا: '' مجھے خدائے علیم وخبیر نے آگاہ فرمایا۔'' اب اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو تمہارے دل تو جھک پڑے ہیں۔''

اس میں تم دونوں سے مراد اُم المومنین حضرت عائشہ اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں اور وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ ...... الخ یعنی راز کی بات سے مراد آپ ﷺ کا یہ فقرہ ہے جو آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا تھا: نہیں! میں نے تو زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا تھا۔

940. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ، وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ، فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ. فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقِيلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً. فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ

940۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو شہد اور شیرینی بہت مرغوب تھی اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ نماز عصر سے فارغ ہو کر ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے اور وہاں معمول سے زیادہ دیر ٹھہرے جس کی وجہ سے مجھے رشک آیا، پھر میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کے قبیلے کی کسی عورت نے شہد کی ایک کپی بطور تحفہ بھیجی تھی انہوں نے نبی ﷺ کو اس میں سے کچھ شہد پلایا تھا۔ چنانچہ میں نے طے کیا کہ میں اس سلسلے میں ضرور کوئی حیلہ کروں

زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ. فَقُوْلِيْ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا. فَقُوْلِيْ لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ أَجِدُ مِنْكَ. فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ. فَقُوْلِيْ لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُوْلُ ذٰلِكِ وَقُوْلِيْ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتِنِيْ بِهِ فَرَقًا مِنْكِ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ: لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ؟ قَالَ: لَا. قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ الَّتِيْ أَجِدُ مِنْكَ قَالَ سَقَتْنِيْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ. فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ: لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلَا أَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ: قَالَتْ، تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ. قُلْتُ لَهَا اسْكُتِيْ.

(بخاری:5268، مسلم:3679)

گی ۔میں نے اُم المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی ﷺ جب آپ کے پاس تشریف لائیں۔۔اور آپ کے قریب آئیں تو آپ کہیے گا: کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ﷺ یقیناً فرمائیں گے: ''نہیں''، تو آپ کہیے گا: پھر یہ بُو کیسی ہے جو مجھے آپ ﷺ سے آرہی ہے؟ آپ ﷺ فرمائیں گے کہ مجھے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے تھوڑا سا شہد پلایا تھا۔اس پر کہیے گا: غالبًا مکھی شہد لینے کے لیے درخت عرفط (جس کا گوند مغافیر کہلاتا ہے) پر بیٹھی ہوگی اور یہی بات میں کہوں گی اور اے صفیہ رضی اللہ عنہا آپ بھی یہی کہیے گا! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: کہ! پھر جونہی نبی ﷺ دروازے پر تشریف لائے تو میں نے تمہارے ڈر سے فوراً وہ بات آپ ﷺ سے کہنا چاہی جو تم نے مجھ سے کہی تھی۔ بہرحال جب آپ ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب ہوئے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر یہ بوکیسی ہے جو مجھے آپ ﷺ سے آرہی ہے؟ فرمایا: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کچھ شہد پلایا تھا۔حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہوسکتا ہے مکھی نے ''عرفط'' چوس لیا ہو، پھر جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی آپ ﷺ سے یہی کہا: نتیجہ یہ ہوا کہ جب آپ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں شہد پیش خدمت کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے بعد میں مجھ سے کہا: ہم نے آپ ﷺ کو شہد سے محروم کردیا ہے تو میں نے کہا: چُپ رہو!

941. عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمَّا أُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيْرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ: وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهِ قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ قَالَ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا﴾ إلى ﴿أَجْرًا

941۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو حکم ہوا کہ اپنی ازواجِ مطہرات کو اختیار دیں کہ وہ دُنیا اور آخرت میں کسی ایک کو منتخب کرلیں تو نبی ﷺ نے سب سے پہلے مجھ سے بات کی اور فرمایا: میں تم سے ایک معاملے کا ذکر کرتا ہوں لیکن تم اس بارے میں جلد بازی سے کام نہ لینا اور جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلو کچھ نہ کہنا! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو اس بات کا یقین تھا کہ میرے والدین مجھے کسی صورت میں آپ ﷺ سے علیحدہ ہونے کا مشورہ نہ دیں گے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ ہدایت دینے کے بعد آپ ﷺ

عَظِيمًا ﴾ قَالَتْ، فَقُلْتُ: فَفِيْ أَيِّ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ: ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ.
(بخاری:4786، مسلم:3681)

نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ يَاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا ..... اَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ تک [الاحزاب: آیت:28۔29] ''اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہو، اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر بھلے طریقے سے رخصت کردوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو جان لو کہ تم میں سے جو نیک ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔''
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا کہ آخر اس میں کون سی ایسی بات ہے جس کے لیے میں اپنے والدین سے مشورہ لوں؟ میں تو اللہ، رسول اللہ اور دارِ آخرت کی طالب ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد تمام ازواجِ مطہرات نے وہی جواب دیا جو میں نے دیا تھا۔

942. عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ﴾ فَقُلْتُ لَهَا مَا كُنْتِ تَقُولِينَ. قَالَتْ كُنْتُ أَقُولُ لَهُ إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ فَإِنِّي لَا أُرِيدُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ أُوثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا.
(بخاری:4789، مسلم:3682)

942۔ معاذہ رحمہا اللہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ تُرْجِيْ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ﴾ [الاحزاب: 51] ''آپ ﷺ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنی بیویوں میں سے جس کو چاہیں اپنے سے الگ رکھیں جسے چاہیں اپنے ساتھ رکھیں اور جسے چاہیں الگ رکھنے کے بعد اپنے پاس بُلا لیں، اس معاملہ میں آپ ﷺ پر کوئی مضائقہ نہیں ہے۔'' تو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی ایک زوجہ مطہرہ کی باری کے دن دوسری زوجہ کے پاس رہنے کی اجازت طلب کرلیا کرتے تھے۔ معاذہ رحمۃ اللہ علیہا کہتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ کیا جواب دیتی تھیں (جب آپ سے اجازت طلب فرماتے)؟ کہنے لگیں، میں کہتی تھی: یارسول اللہ ﷺ! اگر میرا اختیار ہوتا تو میں ہرگز نہ چاہتی کہ آپ ﷺ کے قرب کے معاملے میں کسی کے لیے ایثار کروں۔

943. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ. فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا.
(بخاری:5262، مسلم:3688)

943۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (طلاق لینے یا نہ لینے) کا اختیار دیا تھا تو ہم نے اللہ اور رسول اللہ کا انتخاب کیا تھا اور اس اختیار دینے کو آپ ﷺ نے ہمارے حق میں کچھ بھی (طلاق وغیرہ) خیال نہیں کیا تھا۔

944. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَكَثْتُ سَنَةً أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنْ آيَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَسْأَلَهُ هَيْبَةً لَهُ حَتّٰى خَرَجَ

944۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں پورے ایک سال تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آیت کے بارے میں دریافت کرنے کا ارادہ کرتا رہا لیکن مجھے آپ کے رعب کی وجہ سے پوچھنے کی جرأت نہ ہوتی تھی حتیٰ کہ

حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهُ فَلَمَّا رَجَعْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَدَلَ إِلَى الْأَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَهُ قَالَ فَوَقَفْتُ لَهُ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَزْوَاجِهِ. فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ. قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا أَسْتَطِيعُ هَيْبَةً لَكَ. قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ أَنَّ عِنْدِي مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِي فَإِنْ كَانَ لِي عِلْمٌ خَبَّرْتُكَ بِهِ. قَالَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ إِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَاءِ أَمْرًا حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِنَّ مَا أَنْزَلَ وَقَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَا أَنَا فِي أَمْرٍ أَتَأَمَّرُهُ إِذْ قَالَتِ امْرَأَتِي لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقُلْتُ لَهَا مَا لَكِ وَلِمَا هٰهُنَا وَفِيمَ تَكَلُّفُكِ فِي أَمْرٍ أُرِيدُهُ فَقَالَتْ لِي عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيدُ أَنْ تُرَاجَعَ أَنْتَ وَإِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ مَكَانَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ إِنَّكِ لَتُرَاجِعِينَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ: وَاللّٰهِ إِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِينَ أَنِّي أُحَذِّرُكِ عُقُوبَةَ اللّٰهِ وَغَضَبَ رَسُولِهِ ﷺ يَا بُنَيَّةُ لَا يَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِي مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ دَخَلْتَ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى تَبْتَغِيَ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَزْوَاجِهِ فَأَخَذَتْنِي وَاللّٰهِ أَخْذًا كَسَرَتْنِي عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ أَجِدُ

جب آپ حج کے لیے روانہ ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ حج کے لیے گیا۔ واپسی کے سفر میں ہم ابھی راستے میں ہی تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی ضرورت سے اُتر کر پیلوؤں کے جُھنڈ کی طرف گئے تو میں آپ کے انتظار میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو کر واپس آئے۔ اس وقت آپ کے ساتھ چلتے ہوئے میں نے پوچھا: نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو محترم کون ہیں جنہوں نے کسی معاملے میں آپ ﷺ کے بارے میں باہم اتفاق رائے کر لیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! میں ایک سال سے اس بات کے متعلق آپ سے پوچھنے کا ارادہ کر رہا ہوں لیکن آپ کی ہیبت دریافت کرنے میں مانع تھی۔ آپ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرنا! جس بات کے متعلق تمہیں یہ خیال ہو کہ مجھے معلوم ہے وہ ضرور مجھ سے پوچھ لیا کرو! اگر مجھے معلوم ہوگی تو میں تم کو بتا دیا کروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا! ہم زمانہ جاہلیت میں عورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے سلسلہ میں جو احکام نازل فرمانے تھے نازل فرمائے اور ان کو جو حقوق دلوانے تھے دلوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے کسی کام کے لیے کچھ سوچ بچار کر رہا تھے کہ میری بیوی نے کہا کہ اگر تم ایسا کرتے اور یہ کرتے تو بہتر ہوتا! میں نے اس سے کہا: تم کو بولنے کا کیا حق ہے اور تم یہاں کیوں آتی ہو اور جو کچھ میں کرنا چاہتا ہوں اس میں کیوں دخل انداز ہوتی ہو؟ اس نے مجھ سے کہا کہ اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ تم پر حیرت ہے تم یہ چاہتے ہو کہ کوئی تم سے بات اور سوال و جواب ہی نہ کرے! جب کہ تمہاری صاحبزادی رسول اللہ ﷺ سے بھی سوال و جواب کر لیتی ہے اور کبھی نوبت اس حد تک پہنچ جاتی کہ دن بھر ناراض رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات سن کر میں اس وقت اپنی چادر لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا، اور ان سے پوچھا: اے بیٹی! کیا تم رسول اللہ ﷺ کو اس طرح جواب دیتی ہو کہ آپ ﷺ کبھی دن بھر ناراض رہتے ہیں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہم تو آپ ﷺ سے سوال و جواب کر لیتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: خوب ذہن نشین کر لو! میں تم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب اور رسول اللہ ﷺ کے غضب سے ڈراتا ہوں، اے بیٹی! تم اس کی دیکھا

فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا

وَكَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا غِبْتُ أَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَإِذَا غَابَ كُنْتُ أَنَا آتِيهِ بِالْخَبَرِ وَنَحْنُ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَسِيرَ إِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَأَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَإِذَا صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ فَقَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَاءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ بَلْ أَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ رَغَمَ أَنْفُ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ فَأَخَذْتُ ثَوْبِي فَأَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَهُ يَرْقَى عَلَيْهَا بِعَجَلَةٍ وَغُلَامٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَسْوَدُ عَلٰى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ لَهُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِيْ

قَالَ عُمَرُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيثَ أُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنَّهُ لَعَلٰى حَصِيرٍ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ وَإِنَّ عِنْدَ رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَصْبُوبًا وَعِنْدَ رَأْسِهِ أَهَبٌ مُعَلَّقَةٌ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْحَصِيرِ فِيْ جَنْبِهِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيكَ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ فِيمَا هُمَا فِيهِ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَا تَرْضٰى أَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةُ.

(بخاری:4913، مسلم:3691)

دیکھی دھوکہ نہ کھانا جس کو اس کے حُسن اور رسول اللہ ﷺ کی محبت نے نازاں کردیا ہے (آپ کی مراد اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکل کر سیدھا اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچا کیونکہ ان سے میری رشتہ داری تھی اور میں نے ان سے اس معاملے پر گفتگو کی، حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! تم پر حیرت ہے، تم ہر معاملے میں دخل دینے لگے ہوحتی کہ اب تم چاہتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کی ازواجِ مطہرات کے درمیان بھی مداخلت کرو اور انہوں نے اس سختی سے مجھے آڑے ہاتھوں لیا کہ جو کچھ میرے دل میں تھا وہ سب نکل گیا، اور میں آپ کے پاس سے واپس چلا آیا۔

میرا ایک انصاری ساتھی تھا، جب میں غیر حاضر ہوتا تو وہ مجھے (دربارِ نبوی ﷺ کی) خبریں مہیا کیا کرتا تھا اور جب وہ غیر حاضر ہوتا تو میں اسے سب معلومات اور اطلاعات دیا کرتا تھا، ان دنوں ہم پر غسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا خوف سوار تھا کیونکہ ہمیں یہ اطلاع ملی تھی کہ وہ ہم پر حملہ کرنا چاہتا ہے اس لیے ہر وقت اس کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ پھر اچانک ایک دن میرے انصاری رفیق نے آکر میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا: کھولو، کھولو! میں نے پوچھا: کیا غسانی آگیا؟ کہنے لگا نہیں! اس سے بڑی بات ہوگئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات سے الگ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی ناک خاک آلود ہو! (یہ سب ان دونوں کا کیا دھرا ہے) پھر میں نے کپڑے پہنے اور گھر سے نکل گیا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف فرما ہیں جس پر سیڑھی کے ذریعے چڑھا جاتا تھا اور سیڑھیوں میں آپ ﷺ کا حبشی غلام کھڑا تھا، میں نے اس سے کہا: آپ ﷺ کو اطلاع دو کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے حاضر ہونے کی اجازت دے دی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ سارا قصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیان کیا حتی کہ جب میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ اس وقت آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے جسم مبارک اور چٹائی کے درمیان میں کوئی بچھونا نہ تھا

اور سر مبارک کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس سلم کے پتوں کا ڈھیر تھا اور سرہانے کی طرف کچے چمڑے لٹکے ہوئے تھے اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشانات پڑ گئے ہیں تو میں رو پڑا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم رو کیوں رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! قیصر و کسریٰ عیش و عشرت میں ہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہو کر اس حالت میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ان کے لیے صرف دُنیا ہے اور ہمارے لیے آخرت؟

945. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾ حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾ قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ. فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي

945۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے مدت سے یہ آرزو تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی ان دو ازواج مطہرات کے متعلق دریافت کروں جن کے بارے میں یہ ارشادِ باری تعالیٰ نازل ہوا ہے: ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾ [التحریم:4] ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو تو تمہارے دل تو جھک پڑے ہیں۔'' (لیکن پوچھنے کا موقع نہ ملتا) حتیٰ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں بھی آپ کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوا تو سفر کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جگہ راستے سے علیحدہ ہو کر ایک طرف گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ پانی کا چھاگل لے کر اسی طرف گیا، اس جگہ آپ حوائج ضروریہ سے فارغ ہوئے پھر جب واپس آئے تو میں نے چھاگل سے آپ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو کیا، اس موقع پر میں نے کہا: اے امیر المومنین! ازواج مطہرات میں وہ دو محترم ازواج کون سی ہیں جن کے بارے میں آیہ کریمہ ﴿ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا ﴾ نازل ہوئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! تم پر حیرت ہے وہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوری بات سنائی اور کہنے لگے کہ میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ ہم دونوں محلّہ بنی اُمیہ بن زید میں سکونت پذیر تھے، یہ قبیلہ مدینے کے مضافات میں واقع تھا اور ہم دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں باری باری حاضر ہوا کرتے تھے یعنی ایک دن وہ آیا کرتے تھے اور ایک دن میں حاضر ہوتا تھا۔ جس دن میں حاضر ہوتا تو اس دن کے تمام واقعات ان سے بیان کرتا اور جس دن وہ دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوتے وہ بھی ایسا ہی کرتے (ہر بات مجھے بتا دیتے) اور ہم اہلِ قریش ایسے لوگ تھے جو عورتوں پر

فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ قَالَ عُمَرُ وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ. فَقَالَ: قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. قُلْتُ: مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ. قَالَ لَا. بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَأَهْوَلُ. طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ. فَقَالَ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ فَقُلْتُ: خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ

غالب رہتے تھے لیکن جب ہم انصاریوں کے پاس آئے تو ہم نے دیکھا کہ ان لوگوں پر ان کی عورتیں حاوی تھیں۔ یہاں آنے کے بعد ہماری عورتوں نے بھی انصاری عورتوں کے طور طریقے اختیار کرنا شروع کر دیے، پھر ایک موقع پر میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو انہوں نے مجھے جواب دیا۔ میں نے اس کے جواب دینے پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اس پر وہ کہنے لگی: آپ میرے جواب دینے کو اتنا کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ جب کہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کو بھی جواب دے لیتی ہیں اور کبھی ان میں سے کوئی زوجہ آپ ﷺ سے سارا دن رات تک بول چال بند رکھتی ہے۔ یہ بات سن کر میں سخت پریشان ہو گیا اور میں نے اس سے کہا کہ ازواج مطہرات میں سے اگر کسی نے ایسا کیا تو سخت گھاٹے میں رہے گی۔

پھر میں اپنے کپڑے پہنے اور اتر کر (اُم المومنین حضرت) حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پہنچا اور ان سے کہا: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! کیا یہ درست ہے کہ تم میں سے کوئی ایک نبی ﷺ سے دن رات تک ناراض رہتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے کہا: پھر تو تم ناکام و نامراد ہو گئیں! کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضی کی وجہ سے تم سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے اور تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔ خبردار! نبی ﷺ سے کبھی زیادہ تقاضے اور مطالبے نہ کرو، نہ کبھی آپ ﷺ سے کسی بات پر حجت بازی کرو اور نہ کبھی آپ ﷺ سے روٹھ کر بیٹھو۔ تمہیں جس چیز کی ضرورت ہو مجھ سے مانگو۔ اور یاد رکھو! تمہیں یہ چیز دھوکہ نہ دے کہ تمہاری ہمسائی (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) تم سے زیادہ حسین و جمیل اور نبی ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں (اور ایسی باتیں کر لیتی ہیں)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں ہم آپس میں اکثر اس موضوع پر گفتگو کرتے رہتے تھے کہ حاکم غسان ہم پر حملہ کرنے کے لیے کیل کانٹے سے لیس ہے اور گھوڑوں کے نعل لگوا رہا ہے، پھر ایک دن اپنی باری پر میرا ساتھی دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہونے کے لیے گیا اور عشاء کے وقت لوٹا اور آ کر اس نے بڑے زور سے دروازہ پیٹا اور پکار کر پوچھا: کیا کوئی ہے؟ میں گھبرا گیا اور جھپٹ کر باہر نکلا تو وہ کہنے لگا: آج بڑا غضب ہو گیا! میں نے پوچھا کیا ہوا، کیا غسانی آ گیا؟ کہنے لگا نہیں! بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑی اور ہولناک بات ہو گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی۔ میں نے کہا: حفصہ رضی اللہ عنہا تباہ و برباد ہو گئیں! مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ سب عنقریب

أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هٰذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَطَلَّقْتَ نِسَائَكَ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا

ہو کر رہے گا۔ پھر میں نے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی ﷺ کے ساتھ پڑھی ،نماز کے بعد نبی ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے اور سب سے الگ ہو کر بیٹھ گئے۔ میں اسی وقت (ام المومنین حضرت) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں! میں نے پوچھا روتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تم کو اس دن سے بچنے کی تنبیہ نہیں کی تھی؟ کیا نبی ﷺ نے تم سب کو طلاق دے دی؟ کہنے لگیں: مجھے کچھ نہیں معلوم ،بس اتنا پتہ ہے کہ آپ ﷺ بالا خانے میں سب سے الگ تھلگ ہو کر تشریف فرما ہیں۔ پھر میں وہاں سے نکل کر منبر کے پاس آیا تو اس کے گرد لوگ جمع تھے جن میں بعض رو رہے تھے، میں بھی تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا رہا، پھر مجھ پر میری پریشانی اور اضطراب نے غلبہ کیا اور میں اٹھ کر اس بالا خانہ کے پاس آیا جہاں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور حبشی لڑکے سے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کے لیے حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو! وہ گیا اور جا کر اس نے نبی ﷺ سے بات کی اور واپس آ کر بتایا: میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں درخواست کی تھی اور آپ کا ذکر بھی کیا تھا لیکن نبی ﷺ خاموش رہے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں پھر واپس آ کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے گرد جمع تھے پھر مجھ پر میری بے چینی اور پریشانی کا غلبہ ہوا اور میں نے پھر حبشی لڑکے سے کہا: جاؤ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت طلب کرو! وہ پھر گیا اور واپس آ کر اس نے پھر بتایا کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں آپ کا ذکر کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا! میں واپس آ کر پھر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے گرد جمع تھے لیکن مجھ پر پھر اضطراب اور پریشانی کا غلبہ ہوا اور میں نے پھر اس لڑکے سے آ کر کہا: جاؤ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے اجازت طلب کرو! وہ پھر گیا اور واپس آ کر اس نے پھر وہی جواب دیا کہ میں نے آپ کا ذکر کیا تھا مگر آپ ﷺ خاموش رہے لیکن جب میں جانے کے لیے مڑا تو اس لڑکے نے مجھے پکارا اور کہنے لگا: نبی ﷺ نے آپ کو حاضر ہونے کی اجازت دے دی۔

اجازت ملنے پر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پٹھے سے بنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، آپ ﷺ کے نیچے کوئی بچھونا نہیں ہے۔ چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر نمایاں نظر آ رہے ہیں اور چمڑے کا ایک تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی آپ ﷺ کے سرہانے ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور کھڑے

يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ.

فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي هٰذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَائَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَائَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

(بخاری:4913، مسلم:3692)

کھڑے ہی عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے؟ میرے سوال پر آپ ﷺ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا اور فرمایا: نہیں! یہ سن کر میں نے کہا: اللہ اکبر! پھر میں نے کھڑے کھڑے ہی ماحول کا بوجھل پن دور کرنے کے لیے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوں! ہم اہلِ قریش عورتوں پر غالب رہتے تھے لیکن جب ہم مدینہ میں آئے تو یہ لوگ ایسے واقع ہوئے تھے کہ ان پر ان کی عورتیں حکومت کرتی تھیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے تبسم فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کاش آپ ﷺ میری طرف توجہ فرمائیں! میں (حضرت) حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی گیا تھا اور ان سے کہا تھا: کہ تم اپنی ہمسائی یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے دھوکہ نہ کھا جانا، وہ نہ صرف تم سے زیادہ حسین وجمیل ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب بھی ہیں۔ میری یہ بات سن کر آپ ﷺ دوسری مرتبہ مسکرائے۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ مسکرا رہے ہیں تو میں بیٹھ گیا اور اب جو میں نے نظر اٹھا کر آپ ﷺ کے گھر کو پوری طرح دیکھا تو مجھے وہاں کوئی قابلِ ذکر چیز نظر نہ آئی سوائے تین عدد کچی کھالوں کے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ آپ ﷺ کی امت کو فارغ البالی اور خوش حالی عطا فرمائے، کیونکہ رومیوں اور اہلِ فارس کو ہر قسم کی فراغت وکشادگی میسر ہے اور انہیں دُنیا کا مال ودولت خوب عطا کیا گیا ہے جب کہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔

میری یہ بات سن کر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے جب کہ پہلے آپ ﷺ تکیہ کی ٹیک لگائے تشریف فرما تھے پھر فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! کیا تم ان خیالوں میں ہو؟ یہ تو وہ قومیں ہیں جن کو ان کی پسندیدہ چیزیں اس دنیوی زندگی میں ہی عطا کر دی گئیں (اور ان کے لیے آخرت میں کچھ نہیں رہا)۔

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے کہ وہ میری غلطی معاف فرمائے۔ دراصل بات یہ تھی کہ نبی ﷺ اپنی ازواج مطہرات سے انتیس راتوں کے لیے الگ ہو گئے تھے اس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتادی تھی اور جس کے نتیجہ میں آپ ﷺ کو شدید رنج پہنچا تھا ور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ایک ماہ تک ان کے پاس نہ جاؤں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس فیصلہ پر اظہارِ ناپسندیدگی فرمایا تھا۔

پھر جب انتیس راتیں گزر گئیں تو آپ ﷺ سب سے پہلے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ تک ہمارے پاس تشریف نہ لائیں گے اور آپ نے ﷺ انتیسویں رات سے ہی تشریف لانا شروع کر دیا، میں تو ایک ایک دن گنتی رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے ۔ اور یہ مہینہ انتیس دن کا ہی تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر اللہ تعالی نے آیت تخییر نازل فرمائی تو اس موقع پر بھی آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج میں سے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا تھا اور میں نے آپ ﷺ کو اختیار کر لیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور سب نے وہی جواب دیا جو اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دیا تھا۔

946. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ (بِنْتِ قَيْسٍ)أَلاَ تَتَّقِي اللَّهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لاَ سُكْنَى وَلاَ نَفَقَةَ .

(بخاری:5323،5324،مسلم:3719)

946۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا: فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا اللہ سے نہیں ڈرتی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ تھا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا یہ کہے کیا خدا سے نہیں ڈرتیں کہ مطلقہ عورت نہ رہائش کی حق دار ہے نہ نفقہ کی۔

947. قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْ إِلَى فُلاَنَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ! فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ. قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي فِي قَوْلِ فَاطِمَةَ؟ قَالَتْ: أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ.

(بخاری:5325،مسلم:3720)

947۔ عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا کیا آپ نے دیکھا نہیں؟ فلانہ بنت الحکم کو کہ اسے خاوند نے طلاق مغلظہ دے دی ہے اور وہ اس گھر سے نکل کر کہیں اور چلی گئی ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس نے بُرا کیا! پھر عروہ رحمہ اللہ نے کہا: کیا آپ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی وہ بات نہیں سنی جو وہ کہتی ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے اس بات کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے۔

948. عَنْ سُبَيْعَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ: أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِالدَّارِ. فَقَالَ لَهَا مَا لِي

948۔ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، یہ صاحب قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تعلق رکھتے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل کر چکے تھے، حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کا حجۃ الوداع کے موقع پر انتقال ہوا۔ اُس وقت ان کی بیوی سبیعہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھیں اور حضرت سعد کی وفات کے چند دن بعد ہی ان کے بچہ ہو گیا، چنانچہ حضرت سبیعہ رضی اللہ عنہا نے نفاس (زچگی) سے فارغ ہوتے ہی بناؤ سنگار شروع کر دیا تا کہ انہیں نکاح کے پیغام آنے لگیں، پھر ان کے پاس حضرت ابو السنابل بن بعکک رضی اللہ عنہ، جو قبیلہ

أَرَاكِ تَجَمَّلْتِ لِلْخُطَّابِ تُرَجِّيْنَ النِّكَاحَ فَإِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ أَمْسَيْتُ وَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَأَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ إِنْ بَدَا لِيْ.

(بخاری:3991، مسلم:3722)

بنی عبدالدار سے تعلق رکھتے تھے، آئے اور کہنے لگے: یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں تم تو بناؤ سنگھار کیے بیٹھی ہو تاکہ نکاح کے پیغام آنے لگیں، کیا تم واقعی نکاح کرنا چاہتی ہو تم نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ چار ماہ دس دن عدت پوری نہ کرلو! سبیعہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی اسی دن شام کے وقت میں اپنے کپڑے اوڑھ پہن کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فتویٰ دیا کہ: بچہ پیدا ہوتے ہی میری عدت پوری ہو چکی ہے اور اجازت دی کہ اگر کوئی صورت پیدا ہو تو نکاح کر سکتی ہوں۔

949. عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَفْتِنِي فِيْ امْرَأَةٍ وَلَدَتْ بَعْدَ زَوْجِهَا بِأَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ قُلْتُ أَنَا ﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ. فَأَرْسَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ غُلَامَهُ كُرَيْبًا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا. فَقَالَتْ: قُتِلَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ وَهِيَ حُبْلٰى فَوَضَعَتْ بَعْدَ مَوْتِهِ بِأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَخُطِبَتْ فَأَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. وَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْ مَنْ خَطَبَهَا.

(بخاری:4909، مسلم:3723)

949۔حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص آیا۔ اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ اور اس نے پوچھا: مجھے ایسی عورت کے بارے میں فتویٰ دیجیے جس کے ہاں خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ پیدا ہو گیا ہو (کیا اس کی عدت پوری ہو گئی؟) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: دونوں مدتوں میں سے جو مدت بعد میں ختم ہوتی ہو اس کے مطابق عدت پوری کرے۔ میں نے کہا: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق:4] ''اور حاملہ عورتوں کی عدت کی حد یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔''
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی میری تائید کرتے ہوئے کہا کہ میں اپنے بھتیجے (ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ) کے ساتھ ہوں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کریب رحمۃ اللہ علیہ کو اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیج کر ان سے مسئلے کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت سبیعہ سلمیہ رضی اللہ عنہا کے خاوند شہید ہو گئے تھے اور وہ حاملہ تھیں تو ان کے ہاں خاوند کی وفات کے چالیس دن بعد بچہ پیدا ہوا اس کے بعد نکاح کے پیغام آنے لگے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان کو نکاح کی اجازت دے دی اور ان کو نکاح کا پیغام دینے والوں میں حضرت ابوالسنابل رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

950. قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ

950۔حضرت بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب اُم المومنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں آپ کے ہاں گئی۔ حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک زردی مائل خوشبو منگوائی، یہ خوشبو غالباً خلوق تھی یا کوئی دوسرے قسم کی تھی۔ انہوں نے وہ خوشبو پہلے ایک لڑکی کو لگائی۔ پھر ہاتھ اپنے گالوں پر پھیر لیے اور فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی، یہ جو

أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ.

قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتّٰى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ، فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعْرَةً فَتَرْمِي ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ.

سُئِلَ مَالِكٌ، مَا تَفْتَضُّ بِهِ؟ قَالَ: تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

(بخاری:5336،5337، مسلم:3725)

میں نے لگائی ہے اس کا باعث یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں کہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے خاوند کے کیونکہ خاوند کے مرنے پر بیوی کو چار ماہ دس دن عدت گزارنا ضروری ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر میں اس موقع پر جب اُم المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بھائی کا انتقال ہوا تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں گئی تو انہوں نے بھی خوشبو منگوائی اور اس میں سے کچھ لگائی اور فرمایا: مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر فرماتے سنا ہے: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں ہے کہ کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے سوائے خاوند کے کیونکہ خاوند کے مرنے پر بیوی کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہتے سُنا ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری بیٹی کا خاوند وفات پا گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ کیا میں اس کی آنکھوں میں سُرمہ لگا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اس عورت نے دو یا تین بار یہی بات پوچھی اور آپ ﷺ نے ہر بار منع فرما دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب تو اس کی عدت صرف چار ماہ دس دن ہے جب کہ زمانۂ جاہلیت میں تم عورتوں کو پورے سال کے بعد مینگنی پھینکنے کی اجازت ملتی تھی۔

حمید رحمہ اللہ (جنہوں نے زینب بنت سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: یہ پورے سال کے بعد مینگنی پھینکنے والی بات کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے کہا: زمانۂ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تھا تو وہ ایک گھونسلے نما تنگ وتاریک کوٹھڑی میں داخل ہوجاتی تھی اور پھر اسی کے اندر رہتی تھی، اسے بدترین کپڑے پہننے پڑتے تھے اور خوشبو کو تو ہاتھ بھی نہ لگا سکتی تھی، یہاں تک کہ جب ایک سال اسی حالت میں گزر جاتا تو کوئی جانور مثلاً گدھا، بکری یا کوئی پرندہ اس کے پاس لایا جاتا اور اس کو چھوکر وہ اپنی عدت توڑتی۔ بہت کم ایسا ہوتا تھا کہ وہ جانور جس سے عورت اپنی عدت توڑتی زندہ رہتا ہو، اکثر ہلاک ہوجاتا تھا پھر وہ وہاں سے

نکلتی تھی تو اسے ایک مینگنی دی جاتی تھی جسے وہ پھینکتی تھی اس کے بعد اسے اجازت ہوتی تھی کہ وہ جوخوشبو وغیرہ چاہے لگائے۔
مالک رحمۃ اللہ علیہ (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی) سے پوچھا گیا کہ یہ عدت توڑنے سے کیا مراد ہے؟ کہنے لگے :عورت اس جانور کو اپنی جلد کے ساتھ مس کرتی تھی (بس یہی عدت توڑنا کہلاتا تھا)۔

951. عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: كُنَّا نُنْهٰى أَنْ نُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَلَا نَكْتَحِلَ، وَلَا نَتَطَيَّبَ ، وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ ، وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ ، إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِيْ نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ . (بخاری:313،مسلم:3740)

951۔حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم کو منع کردیا گیا کہ ہم کسی مرنے والے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائیں سوائے خاوند کے، خاوند کے مرنے پرعورت کو چار ماہ اور دس دن عدّت پوری کرنے کا حکم تھا، ان ایام میں ہم کو نہ سُرمہ لگانے کی اجازت تھی نہ خوشبو کو اور ثوبِ عصب کے سوا ہر قسم کا رنگ دار کپڑا پہننا بھی منع تھا البتہ ہمیں یہ اجازت تھی کہ حیض سے پاک ہو کر جب کوئی عورت غسل کرے تو کستِ اظفار (ایک خوشبو کا نام) کی قلیل مقدار استعمال کرلے۔

19 ...... ﴿كتاب اللِّعان﴾

لعان کے بارے میں

952. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ: يَا عَاصِمُ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ! مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسْطَ النَّاسِ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا.

قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

952۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: اے عاصم رضی اللہ عنہ! مجھے بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو دیکھے تو کیا اس کو قتل کر دے جس کے بعد تم لوگ قصاص میں اس کو قتل کر دو؟ یا وہ کیا کرے؟ اے عاصم رضی اللہ عنہ! آپ میرے لیے یہ مسئلہ نبی ﷺ سے دریافت کیجیے۔ چنانچہ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ان سوالات کو جو اس سلسلے میں پوچھے گئے بُرا اور معیوب گردانا حتیٰ کہ اس کے متعلق جو کچھ عاصم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سنا وہ ان پر شاق گزرا۔

جب عاصم رضی اللہ عنہ گھر لوٹ کر آئے اور عویمر رضی اللہ عنہ نے آ کر دریافت کیا کہ اے عاصم رضی اللہ عنہ! رسول اللہ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا: تو عاصم رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: تم میرے پاس کوئی بھلائی لے کر نہیں آئے تھے، نبی ﷺ نے اس سوال کو جو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تھا ناپسند فرمایا۔ یہ سن کر عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق ضرور پوچھ کر رہوں گا! چنانچہ عویمر کہہ کر چل پڑے اور نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے جب کہ آپ ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بتائیے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو قابل اعتراض حالت میں دیکھے تو کیا کرے؟ کیا اسے قتل کر دے؟ اگر قتل کرتا ہے تو قانون اسے قصاص میں قتل کر دے گا۔ تو پھر ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے بارے میں حکم نازل فرما دیا ہے۔ جاؤ اور اسے اپنے ساتھ لے کر یہاں آؤ۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (وہ دونوں حاضر ہوئے اور) انہوں نے باہم لعان کیا۔ میں اس وقت سب لوگوں کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، پھر جب یہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اب اگر میں اسے بیوی بنا کر رکھتا ہوں تو اس کے معنی یہ

(بخاری:5259، مسلم:3743)

ہوں گے کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے۔ پھر انہوں نے اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ اسے کوئی حکم دیتے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔

953. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا. قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ. إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

(بخاری:5350، مسلم:37348)

953۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تم دونوں کا حساب اب اللہ کے سپرد ہے تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے خاوند سے فرمایا:) اب تجھے اس عورت پر کسی قسم کا اختیار نہیں ہے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرا مال! فرمایا: تیرا اب کوئی مال نہیں ہے! تو نے جو الزام لگایا ہے اگر اس میں تو سچا ہے تو جو مال تو نے دیا تھا وہ بدلہ ہے اس بات کا کہ وہ عورت تجھ پر حلال ہوگئی تھی اور تو اس سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ اگر تو نے جھوٹا الزام لگایا تھا تو تجھے اس مال کا اور بھی حق نہیں پہنچتا اور اس مال پر تیرے مقابلے میں اس عورت کا حق زیادہ ہے۔

954. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

(بخاری:5315، مسلم:3753)

954۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا تو مرد نے بچے سے انکار کردیا۔ پھر آپ ﷺ نے ان دونوں میں تفریق کرادی اور بچے کو ماں کی طرف منسوب کردیا۔

955. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُوْا إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا. فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ. وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ، سَبْطَ الشَّعْرِ، وَكَانَ الَّذِيْ ادَّعٰى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا آدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا.

قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِيْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ.

955۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے لعان کا ذکر کیا گیا تو عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کچھ باتیں کیں۔ پھر وہ چلے گئے۔ اس کے بعد ان کے پاس ان کے قبیلہ کا ایک شخص آیا اور شکایت کرنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو قابلِ اعتراض حالت میں دیکھا ہے۔ عاصم رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں اس بلا میں اپنی باتوں کی وجہ سے مبتلا ہوا ہوں۔ چنانچہ عاصم رضی اللہ عنہ اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس شخص نے آپ ﷺ کو اس مرد کے متعلق بتایا جس کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا تھا۔ یہ شخص (مدعی) زرد رنگ کا دُبلا پتلا اور سیدھے بالوں والا تھا اور جس پر اس نے الزام لگایا تھا کہ اسے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے وہ پُرگوشت پنڈلیوں والا گندمی رنگ اور بھرے ہوئے جسم کا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو حقیقت حال واضح کردے! جب اس عورت کے بچہ ہوا تو وہ شخص سے مشابہ تھا جس پر اس عورت کے خاوند نے الزام لگایا تھا کہ اسے میں نے اپنی بیوی کے ساتھ دیکھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کروایا۔

ایک شخص نے جو مجلس میں موجود تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا یہ

(بخاری:5310، مسلم:3758)

وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میں گواہوں کے بغیر کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہیں! وہ دوسری عورت تھی جو اسلامی دور میں بھی علانیہ بدکاری کرتی تھی۔

956. عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللّٰهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ. وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ، وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ، وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ.

(بخاری:7416، مسلم:3764)

956۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھوں تو اسے کسی حالت میں معاف نہ کروں اور تلوار سے قتل کر دوں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے اس قول کی اطلاع نبی ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سعد رضی اللہ عنہ کی غیرت پر تعجب کرتے ہو؟ میں اس سے کہیں زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے اور یہ اللہ کی غیرت ہی ہے جس کی وجہ سے اس نے بے حیائی کی تمام قسموں کو کھلی ہوں یا چھپی، حرام قرار دیا ہے اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ عذر پسند نہیں۔ اسی وجہ سے اس نے (اپنے رسولوں کو) بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا (تاکہ گنہگار سزا سے پہلے عذر اور توبہ کرلیں) اور کسی شخص کو اللہ سے زیادہ تعریف پسند نہیں ہے اسی لیے اس نے (حمد وثنا کرنے والوں کے لیے) جنت کا وعدہ فرمایا۔

957. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ. فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَنَّى ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ: فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ.

(بخاری:5305، مسلم:3766)

957۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا رنگ سیاہ ہے (جب کہ میرا رنگ سیاہ نہیں ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹوں کا ریوڑ ہے؟ عرض کیا: ہاں ہے! فرمایا: ان کے رنگ کیا کیا ہیں؟ عرض کیا: سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ عرض کیا: ہاں خاکی بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ خاکی رنگ کا کہاں سے آگیا؟ کہنے لگا: ممکن ہے اس میں بڑوں میں سے کسی کا رنگ آ گیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہوسکتا ہے تمہارے اس بیٹے نے بھی اپنے بڑوں میں سے کسی کا رنگ لے لیا ہو!۔

20...... ﴿ كتاب العتق ﴾

غلام اور لونڈی کو آزاد کرنے کے بارے میں

958. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ.

(بخاری:2522، مسلم:3770)

958۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جوشخص مشترکہ ملکیت والے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جس سے غلام کی باقی قیمت ادا ہو سکے تو غلام کی مناسب قیمت لگا کر دوسرے شریکوں کو ان کے حصّہ کی رقم اس کے مال میں سے ادا کر دی جائے اور پورا غلام اسی کی طرف سے آزاد ہو گا ورنہ جتنا حصّہ اس نے آزاد کیا ہے اس غلام کا اتنا حصہ آزاد ہو گا۔

959. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ.

(بخاری:2492، مسلم:3773، 3774)

959۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کرے اس پر لازم ہے کہ اپنے مال ہی سے اس کی خلاصی کرائے (پورا آزاد کرا دے) لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے اور غلام محنت مزدوری کر کے باقی قیمت خود ادا کر کے آزاد ہو جائے مگر اس سلسلہ میں اس کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔

960. عَنْ عَائِشَةَ ارْجِعِيْ إِلَىٰ أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوْا إِنْ شَائَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَاعِيْ فَأَعْتِقِيْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ.

(بخاری:2561، مسلم:3777)

960۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے آ کر مجھ سے اپنی مکاتبت میں مدد طلب کی کیونکہ وہ اس وقت تک اپنی کتابت مقررہ رقم میں سے کچھ ادا نہ کر سکی تھیں، تو ان سے میں نے کہا: اپنے مالکوں سے بات کرو۔ اگر وہ یہ پسند کرتے ہیں کہ میں تمہاری مکاتبت کی رقم ادا کر دوں تو میں اس کے لیے تیار ہوں بشرطیکہ وہ یہ تسلیم کریں کہ تمہارا ''ولا'' میرے لیے ہو گا، چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر اپنے آقاؤں سے کیا لیکن وہ نہ مانے اور کہنے لگے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اگر ثواب کی خاطر تمہاری مکاتبت کی ادائیگی کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن ''ولا'' ہمارا ہو گا، پھر اس کا ذکر میں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم خرید کر آزاد کر دو اور ولا بہرحال اسی کا ہو گا جو آزاد کرے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ چنانچہ جو شخص کوئی ایسی شرط عاید کرے جو

کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ لغو اور غیر مؤثر ہوگی خواہ وہ ایسی سو شرطیں لگائے۔ وہی شرط درست اور محکم ہے، جس کی اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔

961. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوا بَلَى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

(بخاری:5279، مسلم:3782)

961۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے تین قانون دریافت ہوئے، ان میں سے ایک یہ تھا کہ جب وہ آزاد ہوئیں تو انہیں اپنے نکاح کو باقی رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار دیا گیا۔ دوسرے نبی ﷺ نے (انہی کے معاملے میں) فرمایا: ''ولا'' اس کے لیے ہے جو غلام کو آزاد کرے (تیسرے) نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو ہنڈیا گوشت سے لبالب بھری ہوئی پک رہی تھی لیکن آپ ﷺ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا عام سالن پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ ہنڈیا میں گوشت موجود ہے؟ عرض کیا گیا: وہ تو ہے، لیکن صدقہ کا ہے! جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی نے دیا تھا اور آپ ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس (بریرہ رضی اللہ عنہا) کے لیے صدقہ تھا، لیکن اب ہمارے لیے ہدیہ ہوگا۔

962. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.

962۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ''ولا'' کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔ (بخاری:2535، مسلم:3788)

963. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيْهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَإِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ. لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. وَإِذَا فِيْهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَإِذَا فِيْهَا مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

(بخاری:7300، مسلم:3794)

963۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکی اینٹوں سے بنے ہوئے منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور آپ کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک صحیفہ لٹکا ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس کتاب اللہ (قرآن) کے سوا کوئی اور کتاب نہیں ہے جو پڑھی جاتی ہو۔ پھر یہ صحیفہ ہے۔ پھر آپ نے اس صحیفے کو کھولا تو اس میں اونٹ کی عمروں کا ذکر تھا۔ (دیت اور زکوۃ میں ادا کیے جانے والے اونٹوں کی عمر اور تعداد کا تناسب مذکور تھا)۔ نیز اس صحیفے میں لکھا ہوا تھا کہ حرم مدینہ کی حد جبل عیر سے فلاں مقام تک ہے۔ لہٰذا اس میں جو شخص کوئی نئی بات (بدعت) کرے گا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کی فرض عبادت قبول کرے گا نہ نفلی عبادت اور اس میں یہ بھی درج تھا: اور مسلمانوں میں پاس عہد اور امن دینے کی ذمہ داری سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے، اگر کوئی ادنیٰ مسلمان بھی کسی (غیر مسلم) کو امان دے گا تو اس کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے عہد امان کو توڑے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام مسلمانوں کی لعنت! نہ اسکی فرض عبادت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا نہ نفلی عبادت۔ اور اس صحیفے میں یہ بھی لکھا تھا کہ جو شخص کسی قوم سے اپنے آقاؤں

کی اجازت کے بغیر معاہدۂ معاملات کرے گا اس پر بھی اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت، اس کی کوئی فرض عبادت اور نفلی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا۔

964. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ.
(بخاری:2517، مسلم:3795)

964۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مسلمان (مرد یا عورت) کو آزاد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے ہر ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے نجات دے گا۔

21...... ﴿كتاب البيوع﴾

خرید وفروخت کے بارے میں

965. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

965۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع ملابذہ سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری: 2146، مسلم: 3801)

966. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

(بخاری: 2147، مسلم: 3805)

966۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو روزوں سے اور دو قسم کی خرید وفروخت سے منع کیا جاتا تھا (یعنی نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں)۔ روزے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں کے اور دو خرید وفروخت ملامسہ اور منابذہ کی۔

967. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ. نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ أَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهُ إِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ أَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلٰى أَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُو أَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْأُخْرٰى احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

967۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوطرح کے لباسوں سے منع فرمایا ہے اور خرید وفروخت میں بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے منع فرمایا ہے۔ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا رات کے وقت یا دن کے وقت اپنے ہاتھ سے چھوئے اور اس کپڑے کو چھو کر صرف بیع کی غرض سے الٹائے۔ اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کی طرف اپنا کپڑا دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور (زبان سے کچھ نہ کہیں) بس یہی ان کی بیع ہو بغیر دیکھے اور بغیر رضا مندی کے۔ اور دو لباس جس سے منع کیا ہے ان میں سے ایک ''اشتمال صماء'' ہے یعنی کپڑا اس طرح اوڑھے کہ ایک کندھا کھلا ہوا ہو اور دوسرے کندھے پر کپڑا ہو، اور دوسرا لباس جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ایک کپڑا لپیٹ کر اس طرح بیٹھا جائے کہ اگلی جانب سے شرم گاہ کھلی رہے۔ (بخاری: 5829، مسلم: 3806)

968. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

968۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ''حبل الحبلہ'' کی فروخت سے منع فرمایا ہے۔ یہ بیع زمانۂ جاہلیت میں عام مروج تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ ایک شخص وہ بچہ خرید لیا کرتا تھا جو حاملہ اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ جوان ہونے پر حاملہ ہوگا اور جنے گا۔ (بخاری: 2143، مسلم: 3810)

969. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ. (بخاری: 2139، مسلم: 3811)

969۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہیں کرنا چاہیے۔

970. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ.

(بخاری:2150، مسلم:3815)

970۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مال لادکر لانے والے سواروں سے آگے بڑھ کر نہ ملو، اور دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو، نہ خریداری کے ارادے کے بغیر کسی مال کی قیمت بڑھا کر بولی لگاؤ، اس غرض سے کہ دوسرا دھوکہ کھا جائے اور نہ فروخت کرے شہری (مقامی) باہر سے مال لانے والے کے مال کو (تاکہ مہنگا فروخت ہو) اور نہ بکری کے تھنوں میں دودھ روک کر مغالطہ دو، اور اگر کوئی شخص ایسا جانور (دھوکے میں آکر) خرید لے تو دوہنے کے بعد (اگر دھوکہ معلوم ہو تو خریدار کو دوصورتوں میں سے جوصورت اچھی معلوم ہو اختیار کرنے کی اجازت ہے اگر وہ جانور اسے پسند آجائے تو رکھ لے اور اگر ناپسند ہو تو واپس کر دے اور (دودھ کے بدلے میں) ایک صاع کھجور دے دے۔

971. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّيْ وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَنَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ.

(بخاری:2727، مسلم:3816)

971۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مندرجہ ذیل باتوں سے منع فرمایا ہے: (1) یہ کہ مال تجارت لانے والے قافلوں سے آگے جا کر ملا جائے (2) یہ کہ مقامی شخص گاؤں والے سے مالِ تجارت خرید لے (تاکہ خود مہنگا فروخت کرے) (3) یہ کہ نکاح کے لیے کوئی عورت یہ شرط لگائے کہ پہلی بیوی کو (جو کہ مسلمان ہونے کے ناطے اس کی بہن ہے) طلاق دی جائے (4) یہ کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے (5) یہ کہ خریدنے کے ارادے کے بغیر کسی مال کی قیمت بڑھا کر بولی لگا دے تاکہ خریدار زیادہ ادا کرنے پر مجبور ہو جائے (6) یہ کہ جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر رکھا جائے تاکہ خریدار زیادہ دودھ دیکھ کر دھوکہ کھا جائے۔

972. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوْعُ.

(بخاری:2149، مسلم:3822)

972۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص ایسی بکری خرید لے جس کا دودھ نہ دوہنے کی وجہ سے زائد دکھایا گیا ہو اور وہ اسے واپس کرنا چاہے تو اس کے ساتھ ایک صاع (کھجور) بھی دے اور یہ کہ نبی ﷺ نے شہر سے باہر جا کر اور آگے بڑھ کر تجارت کا مال خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

973. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ. قَالَ، فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا.

(بخاری:2158، مسلم:3825)

973۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (مال لے کر آنے والے) سواروں سے آگے جا کر نہ ملو (اس غرض سے کہ ان سے سستے نرخوں پر خرید کر مہنگا فروخت کر سکو) اور بستی کا رہنے والا (باہر سے مال لے کر آنے والے) دیہاتی کا مال نہ فروخت کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ "بستی والا دیہاتی کے لیے نہ بیچے" سے کیا مراد ہے؟ آپ نے کہا: اس سے مراد یہ کہ دلال نہ بنے۔

974. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ . (بخاری:2161، مسلم:3828)

974۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو اس سے منع کر دیا گیا تھا کہ کوئی مقامی شخص کسی باہر سے آنے والے کا مال فروخت کرے۔

975. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ . (بخاری:2135، مسلم:3838)

975۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو ممانعت فرمائی وہ غلے اور اناج سے متعلق ہے کہ ان کو قبضہ میں لینے سے پہلے آگے فروخت نہ کیا جائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ اس حکم کا اطلاق اسی قسم کی چیزوں پر ہوگا تمام اشیاء پر نہیں۔

976. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ . (بخاری:2126، مسلم:3840)

976۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اناج یا غلہ خریدے وہ اسے دوسرے کے ہاتھ اس وقت تک نہ بیچے جب تک اس پر قبضہ نہ کرلے۔

977. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ . (بخاری:2167، مسلم:3843)

977۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ غلہ بالائی منڈی میں خریدا کرتے تھے اور پھر اسے اسی جگہ فروخت کردیا کرتے تھے، ان کو نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ غلہ کو اسی جگہ فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے اٹھا کر دوسری جگہ لے جائیں پھر فروخت کریں۔

978. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ . (بخاری:2111، مسلم:3853)

978۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو سودا باقی رکھنے یا منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک وہ دونوں اسی مجلس میں ہوں جہاں سودا ہوا ہے سوائے اس صورت کے جس میں اختیار کی شرط لگا دی گئی ہو۔

979. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ. (بخاری:2112، مسلم:3855)

979۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خریدار اور فروخت کنندہ کو سودا قائم رکھنے یا فسخ کرنے کا اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ اسی مجلس میں اکٹھے ہوں جہاں سودا ہوا ہے پھر دونوں ایک دوسرے کو سودا رکھنے یا منسوخ کرنے کا اختیار دے دیں، اور پھر دونوں بیع کا نافذ کرنے پر رضا مند ہو جائیں تو بھی سودا مکمل اور لازم ہو جائے گا اور اگر سودا کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور جدا ہوتے وقت کسی نے سودے کو ترک کرنے کی بات نہیں کی تو سودا پکا ہو گیا۔

980. عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا . (بخاری:2079، مسلم:3856)

980۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بائع اور مشتری دونوں کو (سودا کرنے یا نہ کرنے کا) اختیار حاصل ہے جب تک کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں یا آپ ﷺ نے فرمایا: حتیٰ کہ دونوں جدا ہو جائیں۔ اب اگر ان دونوں نے کاروبار کرتے وقت سچ بولا ہے اور صاف صاف ہر بات ایک دوسرے کو بتائی ہے تو ان دونوں کے لیے

کاروبار میں برکت ہوگی اور اگر ایک دوسرے سے کچھ چھپایا اور جھوٹ بولا ہے تو ان کے کاروبار کی برکت ختم ہو جائے گی۔

981. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ إِذَابَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ. (بخاری:2117، مسلم:3860)

981۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسے لوگ کاروبار میں دھوکہ دیتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: (اسے کہا جائے کہ) جب تم کچھ خرید و یا بیچو تو کہہ دیا کرو "لا خلابۃ" فریب نہیں!۔

982. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ.
(بخاری:2194، مسلم:3862)

982۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا قابلِ استعمال ہونا پوری طرح واضح نہ ہو جائے اور آپ ﷺ نے دونوں کو یعنی خریدنے والے کو (خریدنے سے) اور فروخت کرنے والے کو (فروخت کرنے سے) منع فرمایا۔

983. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.
(بخاری:2189، مسلم:3871)

983۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پھلوں کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی چیز نہ فروخت کی جائے مگر درہم و دینار کے عوض (یعنی نقد فروخت کی جائے) البتہ عرایا کی صورت میں (بغیر نقد کے بھی جائز ہے۔)

984. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ أَوْ يُؤْكَلَ وَحَتّٰى يُوْزَنَ. قُلْتُ وَمَا يُوْزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرَزَ.
(بخاری:2250، مسلم:3873)

984۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کھجور کے فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے یا وزن نہ کی جا سکے۔ دریافت کیا گیا کہ وزن کیے جانے سے کیا مراد ہے تو ایک شخص نے جو (مجلس میں موجود تھا) کہا یعنی جب تک ذخیرہ کرنے کے قابل نہ ہو جائے۔

985. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ.

985۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عریّہ والوں کو اجازت دے دی تھی کہ وہ اپنی (درخت پر لگی ہوئی) کھجوروں کو اندازے سے خشک کھجوروں کے بدلے میں فروخت کر دیں۔ (بخاری:2187، مسلم:3883)

986. عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.
(بخاری:2189، مسلم:3871)

986۔ حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کے بدلے میں درخت پر لگی ہوئی کھجور کے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے البتہ عریّہ میں اس کی اجازت دے دی تھی کہ اندازے سے فروخت کی جائے تاکہ اس کا مالک تازہ کھجور کھا سکے۔

987. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا.
(بخاری:2383، مسلم:3891)

987۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل رضی اللہ عنہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے "مزابنہ" سے یعنی درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے مگر عرایا والوں کے لیے اس کی اجازت دی تھی۔

988. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ

988۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا (بیع

ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِيْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

مزابنہ) کی اجازت دی ہے مگر پانچ وسقوں میں یا پانچ وسقوں سے کم میں۔
(بخاری:2190، مسلم:3892)

989. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا ، وَبَيْعُ الزَّبِيْبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا . (بخاری:2171، مسلم:3893)

989۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ''مزابنہ '' سے منع فرمایا ہے اور مزابنہ سے مراد یہ ہے کہ کھجور کے تازہ پھل کو خشک کھجور کے عوض ماپ کر خریدا جائے یا منقّی کے بدلے تازہ انگور ماپ کر خریدا یا فروخت کیا جائے۔

990. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا ، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا ، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيْعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ .
(بخاری:2205، مسلم:3896)

990۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے (اور مزابنہ یہ ہے) کہ کوئی شخص اپنے باغ کا پھل یعنی اگر تازہ کھجور ہو تو اسے خشک کھجور کے بدلے ماپ کے حساب سے فروخت کرے یا اگر تازہ انگور ہو تو اسے خشک انگور (منقّی) کے بدلے ماپ کے حساب سے فروخت کرے یا اگر کھیتی ہو تو اسے غلہ کے بدلے میں ماپ کر فروخت کرے۔ آپ ﷺ نے ایسی تمام صورتوں سے منع فرمایا۔

991. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .
(بخاری:2204، مسلم:3901)

991۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص کھجور کا درخت تابیر کے بعد یعنی پھل کو بار آور کرنے کے بعد فروخت کرے تو اس درخت کا پھل خریدار کا ہوگا سوائے یہ کہ بیچنے والا سودا کرتے وقت (پھل نہ دینے کی) شرط لگا دے تو پھل بیچنے والے کا ہوگا۔

992. عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا . (بخاری:2381، مسلم:3908)

992۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مخابرہ ، محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے ، نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھلوں کو اس وقت تک فروخت نہ کیا جائے جب تک ان کا کارآمد ہونا پوری طرح واضح نہ ہو جائے اور یہ کہ پھل نہ فروخت کیے جائیں مگر درہم و دینار کے عوض (یعنی پھل کے بدلے پھل نہ بیچا جائے) سوائے عرایا کے۔

993. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ ، فَقَالُوْا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ .
(بخاری:2632، مسلم 3918)

993۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس فالتو زمینیں تھیں جو بے کار پڑی تھیں تو انہوں نے خیال کیا کہ ایسی زمین کو ہم 1/3، 1/4، 1/2 بٹائی پر دیں گے ، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اسے چاہیے کہ اس پر خود کاشت کرے یا اپنے کسی مسلمان بھائی کو (بلا معاوضہ) کاشت کے لیے دے دے اور اگر ایسا نہ کرے تو اسے یوں ہی رہنے دے (یعنی کرایہ یا بٹائی پر نہ دے)

994. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا

994۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اسے چاہیے کہ خود کاشت کرے یا اپنے کسی مسلمان

أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ.
(بخاری:2341، مسلم:3931)

بھائی کو بلا معاوضہ کاشت کے لیے دے دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تو زمین کو روکے رکھے۔

995. عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ.

995۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے اور ''مزابنہ'' درخت پر لگے ہوئے کھجور کے تازہ پھل کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔ (بخاری:2186، مسلم:3934)

996. عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِنَ التِّبْنِ.
(بخاری:2344، مسلم:3938)

996۔ نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے زمانہ میں اور حضرات ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے دور میں اور حضرت معاویہ کی امارت کے ابتدائی دور میں بھی اپنی زمین کرایہ پر دیتے رہے پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے یہ بات سننے میں آئی کہ جناب نبی ﷺ نے زمین مزارعوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا تھا، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ گیا اور ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے زمین مزارع کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے، اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: آپ کو معلوم ہے کہ ہم نبی ﷺ کے زمانے میں اپنی زمینیں مزارعوں کو اس پیداوار کے عوض جو چھوٹی نہروں کے اُوپر اُگے اور کسی قدر گھاس کے عوض کرایہ پر دیا کرتے تھے۔

997. عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟ قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ. قَالَ: "لَا تَفْعَلُوْا ازْرَعُوْهَا أَوْ أَزْرِعُوْهَا أَوْ أَمْسِكُوْهَا." قَالَ رَافِعٌ، قُلْتُ: سَمْعًا وَطَاعَةً.
(بخاری:2339، مسلم:3949)

997۔ حضرت ظہیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں نبی ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ بخش تھا (راویٔ حدیث رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تو ہر حالت میں سچ اور حق ہے۔ ظہیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: نبی ﷺ نے مجھے بلا کر دریافت فرمایا: تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: کرایہ پر دیتے ہیں یا تو چوتھا حصہ بٹائی پر یا کھجور اور جَو کے چند وسق کے بدلے میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کرو! یا تو خود کاشت کرو، یا دُوسرے کو کاشت کے لیے بلا معاوضہ دے دو یا پڑی رہنے دو۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حکم سن کر کہا: ہم نے آپ ﷺ کا ارشاد سُنا اور ہم اس کی اطاعت کریں گے۔

998. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا. (بخاری:2330، مسلم:3960)

998۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مخابرہ (زمین کرایہ پر دینے) سے منع نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو بلا معاوضہ (اپنی زمین) دے دے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ زمین کے بدلے میں مقررہ رقم بطور کرایہ وصول کرے۔

22 ...... کتاب المساقات

کھیتی باڑی کے بارے میں

999. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ.

(بخاری:2328، مسلم:3963)

999۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر کی زمینوں کا معاملہ پھلوں اور دیگر پیدا ہونے والی اجناس کے نصف حصہ پر طے کیا تھا، چنانچہ ان محاصل میں سے ازواج مطہرات کو آپ ﷺ سو وسق دیا کرتے تھے، اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دورِ خلافت میں) خیبر کو تقسیم کیا تو امہات المومنین کو انتخاب کا اختیار دے دیا کہ جو پسند فرمائیں، ان کے لیے قطعات اور پانی کی مقدار کا حصہ مقرر کر دیا جائے اور جو چاہیں پہلے کی طرح اپنے حصے کے وسق لیتی رہیں۔ چنانچہ بعض اُمہات المومنین نے زمین لینا پسند کیا اور بعض نے پیداوار کا مقررہ حصہ وسق کی صورت میں لینا پسند فرمایا اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین لینا پسند فرمایا تھا۔

1000. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ. وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

1000۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہود ونصاریٰ کو سرزمینِ حجاز سے جلا وطن کر دیا تھا کیونکہ جب خیبر فتح ہوا تو خود نبی ﷺ نے بھی ان کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا۔ اس لیے کہ جب یہ علاقے مفتوح ومغلوب ہو گئے تو زمین اللہ، رسول اللہ اور مسلمانوں کی ہو گئی۔ اسی لیے آپ ﷺ نے ان علاقوں سے یہود ونصاریٰ کو نکال دینے کا ارادہ کیا تھا لیکن یہودیوں نے آپ ﷺ سے درخواست کی کہ ہمیں اپنی زمینوں پر رہنے دیا جائے۔ ہم ان زمینوں پر کام اور محنت کی ذمہ داری لیتے ہیں اور ہم کو معاوضہ پیداوار کا نصف حصہ دیا جائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہم جب تک چاہیں گے تم کو ان زمینوں پر رہنے دیں گے، پھر یہ لوگ وہاں رہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو تیما اور اریحا کی جانب جلاوطن کیا۔ (بخاری:2338، مسلم:3967)

1001. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ.

1001۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کھیتی اگاتا ہے۔ پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایہ جانور جو کچھ کھاتا ہے وہ اس اگانے والے کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے اور اسے اس کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری:2320، مسلم:3973)

1002. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ فَقِيْلَ لَهُ وَمَا تُزْهِيُ؟ قَالَ: حَتّٰى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ ؟.
(بخاری:2198، مسلم:3978)

1002۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی فروخت سے اس وقت تک منع فرمایا ہے جب تک ان میں (پختگی کا) رنگ نمایاں نہ ہوجائے۔ دریافت کیا گیا کہ رنگ نمایاں ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب تک پک کہ سُرخ نہ ہوجائیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو! اگر (قبل از وقت سودا کیا جائے اور اگر) اللہ پھل کو روک لے تو فروخت کنندہ اپنے بھائی (خریدار) کا مال کس چیز کے بدلے میں لے گا؟۔

1003. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهُ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهُ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ.
(بخاری:2705، مسلم:3983)

1003۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، دو شخص بلند آواز میں جھگڑ رہے تھے، ان میں سے ایک دوسرے سے کچھ چھوڑ دینے اور کسی قدر نرمی سے کام لینے کی درخواست کررہا تھا اور دوسرا کہہ رہا تھا: اللہ کی قسم! میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا، چنانچہ آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا: کہاں ہے وہ شخص جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیک کام نہیں کروں گا؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ میں تھا، اور میں اسے اختیار دیتا ہوں کہ اس میں سے جو چاہے رکھ لے۔

1004. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ. (بخاری:457، مسلم:3984)

1004۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے قرض کا جو اُن کے ذمے تھا مسجد میں تقاضا کیا اس موقع پر ہم دونوں کی آواز اتنی بلند ہوگئی کہ نبی ﷺ نے بھی جو اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، سن لی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اٹھ کر اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ عنہ! میں نے عرض کیا: لبیک یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: اپنے قرض میں سے کچھ کم کردو! اور ہاتھ سے اشارہ فرما کر بتایا کہ نصف کم کردو! کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: جو حکم حضور ﷺ کا، میں نے کمی کردی۔

1005. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ.
(بخاری:2402، مسلم:3987)

1005۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا): جو شخص ایسے خریدار کے پاس جو مفلس ہوگیا ہو (اور قیمت ادا نہ کرسکتا ہو) اپنا (فروخت کردہ) مال موجود پائے تو وہ اس سے اپنا مال واپس لینے کا زیادہ حق دار ہے (بہ نسبت دوسرے قرض خواہوں کے)۔

1006. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ

1006۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کی روح کا فرشتوں نے آگے بڑھ کر استقبال

كَانَ قَبْلَكُمْ ، قَالُوْا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوْا وَيَتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ: قَالَ فَتَجَاوَزُوْا عَنْهُ..
(بخاری:2078، مسلم:3996)

کی۔ اور اس سے پوچھا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ (جو ہمیں تمہارے استقبال کا حکم ملا ہے) اس نے کہا: میں اپنے جوانوں کو حکم دیا کرتا تھا کہ مہلت دیں اور خوش حال لوگوں سے درگزر کریں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا تھا کہ اس کی خطاؤں سے درگزر کریں۔

1007. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ. (بخاری:2078، مسلم:3998)

1007۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا، اگر وہ کسی کو تنگ دست پاتا تو اپنے جوانوں (ملازموں) سے کہتا اس سے درگزر کرو، ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں سے بھی درگزر فرمائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر فرمایا۔

1008. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.
(بخاری:2287، مسلم:4002)

1008۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مالدار کا اپنا قرض ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور اگر کوئی شخص اپنا قرض کسی ایسے شخص کی طرف منتقل کردے جو اس کو ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو تو قرض خواہ کو چاہیے کہ اب اس سے تقاضا کرے جس کی طرف قرض منتقل کیا گیا ہے۔

1009. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: " يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ ". (بخاری:2354، مسلم:4006)

1009۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: کسی کو زائد از ضرورت پانی سے نہ روکا جائے، اس غرض سے کہ روکا جائے اس طریقہ سے چارے کو۔

1010. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ.

1010۔حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔
(بخاری:2237، مسلم:4009)

1011. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

1011۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا تھا۔ (بخاری:3323، مسلم:4016)

1012. عَنْ عَبْدُاللّٰهِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: " مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطَانِ. (بخاری:5480، مسلم:4023)

1012۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کتا پالا سوائے ایسے کتے کے جو جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو یا شکاری ہو تو اس کے اعمال میں سے روزانہ دو قیراط کے برابر ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔

1013. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطٌ. (بخاری:5481، مسلم:4030)

1013۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا رکھا اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کے برابر ثواب کم ہوتا رہے گا مگر یہ کہ کتا کھیت یا جانوروں کی حفاظت کے لیے رکھا ہو۔

1014. عَنْ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

1014۔حضرت سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيْرَاطٌ. (بخاری:2323، مسلم:4036)

فرماتے سنا: جس شخص نے کتا پالا اور اس سے وہ نہ تو کھیت کی حفاظت کا کام لیتا ہے اور نہ تھنوں (جانوروں) کی حفاظت کا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط کے برابر ثواب کم ہوتا رہے گا۔

1015. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَجْرِ الْحَجَّامِ فَقَالَ: احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ أَبُوْ طَيْبَةَ وَأَعْطَاهُ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفُوْا عَنْهُ وَقَالَ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ. (بخاری:5696، مسلم:4038)

1015۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حجام (پچھنے لگانے والے) کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا (کہ یہ اجرت حلال ہے یا نہیں) تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ حضرت ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے تھے اور آپ ﷺ نے ان کو دو صاع اناج دیا تھا، اور ان کے مالکوں سے (ان سے روزانہ وصول کی جانے والی رقم کے سلسلے میں) گفتگو کی تھی۔ پھر انھوں نے ان کے محصول میں کمی کردی تھی نیز آپ ﷺ نے فرمایا: بہترین تدبیر علاج اور بہترین دوا یہ دو چیزیں ہیں: (1) پچھنے لگوانا اور (2) قسط بحری۔

1016. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ احْتَجَمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ. (بخاری:5691، مسلم:4041)

1016۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اس خدمت کی اجرت دی اور آپ ﷺ نے (چت لیٹ کر) ناک میں دوا ڈلوائی۔

1017. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الْآيَاتُ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ. (بخاری459، مسلم:4047)

1017۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سورۃ بقرۃ کی (آخری) آیات نازل ہوئیں جن میں "ربا" کے بارے میں احکام ہیں تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور وہ آیات لوگوں کو پڑھ کر سنائیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے شراب کی خرید و فروخت کو بھی حرام قرار دے دیا۔

1018. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ. (بخاری:2236، مسلم:4048)

1018۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے فتح کے سال جب کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کردی ہے۔" سوال کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں پر لیپ کیا جاتا ہے اور کھالوں کو روغن دار کیا جاتا ہے اور لوگ اسے روشنی حاصل کرنے کے لیے جلاتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے! پھر آپ ﷺ نے اسی موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے اللہ جب مردار کی چربی کو حرام کردیا تو انھوں نے اسے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کردیا اور اس کی قیمت کھانے لگے۔

1019. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَلَغَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

1019۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ فلاں شخص نے شراب فروخت کی ہے تو آپ نے کہا: فلاں شخص پر اللہ کی مار! کیا اسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود کو اللہ تباہ کرے کہ ان پر

قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا . (بخاری:2223،مسلم:4050)

جب جانوروں کی چربی حرام کی گئی تو انھوں نے چربی کو پگلا لیا اور پھر اس کو فروخت کر دیا۔

1020. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ يَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَبَاعُوْهَا وَأَكَلُوْا أَثْمَانَهَا.
(بخاری:2224،مسلم:4053)

1020۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہود پر اللہ کی مار! کہ ان پر جانوروں کی چربیاں حرام کی گئیں تو انہوں نے انہیں بیچنا شروع کر دیا اور ان کی قیمت کھانے لگے۔

1021. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ، وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ، وَلَا تَبِيْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ . (بخاری:2177،مسلم:4054)

1021۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ اور ایک کو دوسرے پر فضیلت اور ترجیح نہ دو (کم زیادہ نہ بیچو) اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے میں اگر فروخت کرو تو برابر برابر فروخت کرو اور ایک چاندی کو دوسری چاندی پر فضیلت اور ترجیح نہ دو اور ان دونوں میں اُدھار کی خرید و فروخت نہ کرو (نقد و نقد ایک ہاتھ دو، دوسرے ہاتھ لو)۔

1022. عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُوْلُ هٰذَا خَيْرٌ مِنِّيْ فَكِلَاهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا .
(بخاری:2180،2181،مسلم:4072)

1022۔ابو المنہال رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے "صرف" کے بارے میں دریافت کیا (صرف سے مُراد چاندی کے بدلے میں سونا یا چاندی یا اس کے برعکس فروخت کرنا ہے) تو دونوں حضرات نے دوسرے صاحب کے بارے میں کہا کہ وہ مُجھ سے بہتر ہیں (ان سے دریافت کرو) اور دونوں نے یہی بتایا کہ نبی ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے میں اُدھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی نقد ہو تو کوئی مضائقہ نہیں)۔

1023. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا .

1023۔حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، مگر برابر برابر۔ البتہ ہمیں چاندی کو سونے اور سونے کو چاندی کے بدلے میں جیسے چاہیں بیچنے کی اجازت دی ہے۔
(بخاری:2182،مسلم:4073)

1024. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا

1024۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کے محاصل وصول کرنے پر مقرر فرمایا تو وہ وہاں سے عُمدہ قسم کی کھجوریں لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ اس نے عرض کیا: نہیں! یا رسول اللہ! سب ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم اس قسم کی (اعلیٰ کھجوروں کا ایک صاع دوسری

بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا.

(بخاری:2201، مسلم:4082)

قسم کی کھجوروں کے دو صاع کے بدلے میں یا ایسی کھجوروں کے دو صاع دوسری گھٹیا کھجوروں کے تین صاع کے بدلے میں خرید لیتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: آئندہ ایسا نہ کرو! بلکہ پہلے سب (گھٹیا) کھجوریں درہموں کے بدلے میں فروخت کر دیا کرو اور پھر درہموں کے عوض میں اعلیٰ قسم کی کھجوریں خرید لیا کرو۔

1025. عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ.

(بخاری:2080، مسلم:4085)

1025۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں برنی قسم کی کھجوریں لائے، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کہاں سے آئیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہمارے پاس کچھ گھٹیا قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں نے ان میں سے دو صاع دے کر ان کھجوروں کا ایک صاع لیا ہے تاکہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: افسوس! افسوس! یہ تو خالص سود ہے! ایسا نہ کرو! بلکہ جب اس قسم کا سودا کرنا ہو تو پہلے اپنی کھجوریں فروخت کر دیا کرو اور اس قیمت کی رقم سے دوسری قسم کی کھجور خرید لیا کرو۔

1026. عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ.

(بخاری:2080، مسلم:4085)

1026۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم کو ملی جلی یعنی گھٹیا قسم کی مخلوط کھجوریں ملا کرتی تھیں تو ہم ان کے دو صاع اعلیٰ کھجوروں کے بدلے میں فروخت کر دیا کرتے تھے اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: نہ تو دو صاع کھجوروں کی فروخت ایک صاع کے بدلے میں جائز ہے اور نہ دو درہموں کو ایک درہم کے بدلے میں فروخت کرنا جائز ہے۔

1027. عَنْ اَبِيْ صَالِحِ الزَّيَّاتِ اَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ فَقُلْتُ لَهُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُوْلُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيْدٍ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُوْلُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنِّيْ وَلٰكِنْ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ.

(بخاری:2178، 2179، مسلم:4088)

1027۔ ابو صالح زیات رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو کہتے ہوئے سنا کہ دینار کے بدلے میں دینار اور درہم کے بدلے میں درہم (برابر فروخت کیا جائے نہ کم نہ زیادہ) تو میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو ایسا نہیں کہتے۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا تھا۔ میں نے کہا تھا کہ کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ یا انہوں نے کہا: آپ کو قرآن مجید میں کوئی حکم اس کے بارے میں ملا ہے؟ میں ایسی کوئی بات نہیں کہتا، جب کہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کو آپ حضرات مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، بلکہ بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ربا (سود) صرف ادھار میں ہے۔

1028. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ

1028۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ، لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ. أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.
(بخاری:52، مسلم:4094)

کو ارشاد فرماتے سنا: حلال بھی واضح ہو چکا ہے اور حرام کی بھی واضح طور پر نشان دہی ہو چکی ہے لیکن ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی مشکوک چیزیں ہیں جن کے متعلق احکام اکثر لوگ نہیں جانتے۔ چنانچہ جو شخص ان مشکوک چیزوں سے بچا اُس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو ان میں مبتلا ہو گیا (اس کے متعلق خطرہ ہے کہ وہ حرام میں مبتلا ہو جائے)۔ اس کی مثال اس چرواہے کی سی ہے جو محفوظ چراگاہ کی باڑ کے ارد گرد اپنے گلہ کو چراتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ اس کے جانور باڑ کے اندر بھی منہ مار دیں، خبردار! ہر بادشاہ کی ایک محفوظ سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں اس کی محفوظ سرحد اس کے حرام کیے ہوئے امور ہیں۔ اور ہر شخص کو جاننا چاہیے کہ انسانی جسم میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے کہ اگر وہ درست ہو جائے تو پورا بدن درست ہو جاتا ہے اور اگر اس میں فساد پیدا ہو جائے تو پورا جسم بگڑ جاتا ہے اور یاد رکھو! وہ گوشت کا لوتھڑا دل ہے۔

1029. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ أَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ ﷺ فَضَرَبَهُ فَدَعَا لَهُ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ ، قُلْتُ :لَا . ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِيْ. فَلَمَّا قَدِمْنَا أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَأَرْسَلَ عَلٰى إِثْرِيْ. قَالَ مَا كُنْتُ لِآخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ.
(بخاری:2718، مسلم:4098)

1029۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے اُونٹ پر جا رہا تھا جو تھک گیا تھا کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ نے اس کے لیے دُعا کی اور اسے مارا، پھر وہ ایسا چلا کہ پہلے کبھی نہ چلا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ ایک اوقیہ چاندی کے بدلے فروخت کر دو۔ میں نے انکار کر دیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ ﷺ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور یہ شرط لگا دی کہ میں اسی پر سوار ہو کر اپنے گھر تک جاؤں گا۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو میں اُونٹ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے اس کی قیمت میرے حوالے کر دی۔ میں پلٹ کر جانے لگا تو آپ ﷺ نے مجھے بُلایا اور فرمایا: میرا مقصد تمہارا اُونٹ لینا نہیں تھا۔ لو اپنا اونٹ بھی لے جاؤ یہ اب تمہارا ہے۔

1030. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ

1030۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک غزوے میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ پھر جس وقت میں اپنے تھکے ہوئے اونٹ پر جو چلنے کے قابل نہ تھا سوار ہوا تو رسول اللہ ﷺ میرے قریب تشریف لائے اور پوچھا: تمہارے اُونٹ کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: تھک گیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پیچھے ہٹے اور اُونٹ کو ڈانٹا اور اس کے لیے دعا فرمائی اس کے بعد تمام راستے وہ اونٹ باقی سب اونٹوں کے آگے ہی چلتا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا: بہت

بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ، فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَبِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا. فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ. قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ.

(بخاری:2967، مسلم:4100)

اچھا ہے اور یقیناً یہ آپ ﷺ کی دُعا اور برکت کا اثر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو؟ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شرما گیا کیونکہ میرے پاس پانی لانے کے لیے اس کے سوا کوئی اور اونٹ نہ تھا، میں نے عرض کیا: ہاں! جیسے آپ ﷺ کی رضا! آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو! چنانچہ میں نے اُونٹ آپ ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا لیکن یہ شرط لگا دی کہ مدینہ تک میں اسی پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے اس لیے مجھے (پہلے) جانے کی اجازت دے دیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں پورے راستے لوگوں کے آگے آگے رہا حتیٰ کہ مدینے پہنچ گیا۔ مدینے پہنچنے پر مجھے میرے ماموں ملے انہوں نے مجھ سے اونٹ کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے ان کو ساری بات بتادی کہ میں نے اونٹ فروخت کر دیا ہے۔ انہوں نے اس پر مجھے ملامت کی (کہ ایک ہی اونٹ تھا وہ بھی بیچ دیا)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے نبی ﷺ سے جانے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے شادی کر لی؟ کنواری سے کی ہے یا غیر کنواری سے؟ میں نے عرض کیا: میں نے غیر کنواری سے شادی کی ہے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے کنواری لڑکی سے کیوں شادی نہیں کی؟ کہ تم اسے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے یا (میں نے کہا کہ) شہید ہو گئے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ اس لیے مناسب معلوم نہ ہوا کہ میں ان کے برابر کی لڑکی سے شادی کروں جو نہ ان کو ادب سکھا سکے اور نہ ان کی نگرانی کر سکے۔ اس لیے میں نے غیر کنواری سے شادی کی ہے کہ وہ ان کی نگرانی کر سکے اور ان کی تربیت کرے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے آئے تو میں صبح کے وقت اُونٹ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے اس کی قیمت ادا فرمائی اور پھر اُونٹ بھی مجھے واپس عطا فرما دیا۔

1031. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اشْتَرَى مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ بَعِيرًا بِوَقِيَّتَيْنِ وَدِرْهَمٍ أَوْ دِرْهَمَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا أَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَأَكَلُوا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَأُصَلِّيَ

1031۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے اونٹ خریدا دو اوقیہ (چاندی) اور ایک یا دو درہم کے بدلے میں، پھر جب آپ ﷺ مقام صرار پر پہنچے تو ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ گائے ذبح کی گئی اور سب نے اس کا گوشت کھایا، پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو

رَكْعَتَيْنِ وَوَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ.
(بخاری:3089، مسلم:4105)

مجھے حکم دیا کہ میں (پہلے) مسجد میں جا کر دو رکعت نفل پڑھوں اور آپ ﷺ نے مجھے اونٹ کی قیمت تول کرادا کی۔

1032. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ أَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ أَعْطُوْهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً.
(بخاری:2306، مسلم:4110)

1032۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا اور تقاضا کرتے وقت اس نے سخت زبان استعمال کی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارادہ کیا کہ اسے اس گستاخی کی سزا دیں لیکن نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کچھ نہ کہو! کیونکہ جسے کچھ لینا ہو اُسے باتیں بنانے کا حق ہوتا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو اسی عمر کا اُونٹ دے دو جیسا اس کا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کے اُونٹ جیسا اونٹ موجود نہیں ہے۔ سب اس سے بہتر اور افضل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بہتر ہی دے دو، کیوں کہ تم میں اچھا شخص وہ ہے جو قرض کی ادائیگی میں اچھا ہے۔

1033. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُوْدِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ. (بخاری:2068، مسلم:4115)

1033۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے بعد ادائیگی کے وعدے پر کسی قدر اناج خریدا اور اس کے پاس لوہے کی ایک زرہ گروی رکھ دی۔

1034. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ بِالتَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ.
(بخاری:2240، مسلم:4118)

1034۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینے میں تشریف لائے (تو دیکھا کہ) اہل مدینہ کھجور کے دو دو تین تین سال کے پیشگی سودے کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی چیز کا پیشگی سودا کرے تو ضروری ہے کہ اس کے وزن یا پیمائش کی مقدار بھی مقرر اور معلوم ہو، اور میعاد بھی مقرر اور طے شدہ ہو۔

1035. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ.

1035۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: قسم کھانے سے مال فروخت ہو جاتا ہے لیکن برکت ختم ہو جاتی ہے۔ (بخاری:2087، مسلم:4125)

1036. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. (بخاری:2257، مسلم:4128)

1036۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا حکم دیا ہے ہر اُس زمین میں جو تقسیم نہ ہوئی ہو، لیکن جب حد بندی ہو جائے اور راستے الگ الگ کر دیے جائیں تو حق شفعہ باقی نہیں رہتا۔

1037. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِيْ جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ مَا لِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا

1037۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار میں کھونٹی ٹھوکنے سے منع نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: میں دیکھتا ہوں کہ تم اس حدیث سے

مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ .
(بخاری:2463، مسلم:4130)

جی چراتے ہو، اللہ کی قسم! میں تو اس کو پورے زور شور سے تمہارے سامنے بیان کروں گا۔

1038. عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ خَاصَمَتْهُ أَرْوٰى فِيْ حَقٍّ زَعَمَتْ أَنَّهُ انْتَقَصَهُ لَهَا إِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا! أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ .
(بخاری:3198، مسلم:4132)

1038۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے خلاف مروان بن الحکم کی عدالت میں اروی بنت اویس نے زمین کے کسی رقبے کے بارے میں اپنے حق ملکیت کا دعویٰ دائر کیا۔ ان کے خیال میں حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس پر ناجائز قبضہ کرلیا تھا تو اس موقع پر حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ (جلیل القدر صحابی اورعشرہ مبشرہ میں سے ہیں) نے کہا: کیا میں اس کا حق ماروں گا جب کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ''جوشخص کسی دوسرے کی ایک بالشت زمین بھی غصب کرے گا تو قیامت کے دن اس زمین کے ساتوں طبق اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دیے جائیں گے۔

1039. عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اُنَاسٍ خُصُوْمَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِيْنَ.
(بخاری:2453، مسلم:4137)

1039۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرا کچھ لوگوں کے ساتھ (زمین کے بارے میں) جھگڑا تھا، میں نے اس کا ذکر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ! زمین سے بچو! اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص کسی دوسرے کی بالشت بھر زمین ناحق لے گا قیامت کے دن اس کے گلے میں زمین کے ساتوں طبق کا طوق پہنایا جائے گا۔

1040. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَشَاجَرُوْا فِي الطَّرِيْقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ . (بخاری:2473، مسلم:4139)

1040۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ راستے کے بارے میں جھگڑے کی صورت میں نبی ﷺ نے فیصلہ دیا تھا کہ سات ہاتھ (چوڑا) راستہ چھوڑا جائے۔

23...... ﴿ باب الفرائض ﴾
وراثت کے بارے میں

1041. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ.
(بخاری:6732، مسلم:4141)

1041۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں وارثوں کے جو حصے مقرر کر دیے گئے ہیں وہ حق داروں کو ادا کرو، اس کے بعد جو کچھ بچ جائے وہ اس شخص کو دیا جائے جو مرنے والے کا سب سے زیادہ قریبی مرد رشتہ دار ہو۔

1042. عَنْ جَابِرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہما، قَالَ: مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَوَجَدَانِي أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِيْ كَيْفَ أَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ. (بخاری:5651، مسلم:4147)

1042۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بیمار ہوا تو نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کو تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مجھے بیہوش پایا تو وضو کیا۔ وضو سے فارغ ہو کر اپنے وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا جس سے میں ہوش میں آ گیا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف فرما ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے مال کا کیا کروں؟ اسے کس طرح تقسیم کروں؟ نبی ﷺ نے مجھے اس وقت کوئی جواب نہ دیا حتیٰ کہ بعد میں میراث کی آیت نازل ہوگئی۔

1043. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: آخِرُ سُورَةٍ نَزَلَتْ بَرَاءَةَ وَآخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ ﴾. (بخاری:4605، مسلم:4152)

1043۔ حضرت براء بن العاذب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سورتوں میں سب سے آخر میں سُورۃ براۃ (التوبۃ) نازل ہوئی تھی اور سب سے آخری آیت جو نازل ہوئی وہ یہ آیت ہے: ﴿ يَسْتَفْتُونَكَ ط ﴾ [النساء: 186]

1044. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِىْ بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟ فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلّٰى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: أَنَا أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا، فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.
(بخاری:2298، مسلم:4157)

1044۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کسی ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جس کے ذمے قرض ہوتا تو آپ ﷺ پوچھتے: کیا اس شخص نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ زائد مال چھوڑا ہے؟ پھر اگر بتایا جاتا کہ اس نے مال چھوڑا ہے جس سے اس کا قرض ادا ہوسکتا ہے، تو آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے (اور مالِ غنیمت آنے لگا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں مسلمانوں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب تر اور ان کے قریبی عزیزوں سے بھی زیادہ ان کا والی وسرپرست ہوں لہٰذا اگر کوئی مسلمان وفات پا جائے اور اس کے ذمے قرض ہو تو وہ میں ادا کروں گا اور مرنے والا جو ترکہ چھوڑے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

24...... ﴿ کتاب الھبات ﴾

ہبہ اور صدقے کے بارے میں

1045. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ. فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا تَشْتَرِيْ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

(بخاری:1490، مسلم:4163)

1045۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لیے کسی کو مفت دیا۔ لیکن جس کو میں نے دیا تھا اس نے اسے تباہ کردیا، تو میں نے چاہا کہ وہ میں خرید لوں کیونکہ میرا خیال تھا کہ اب وہ اسے بہت کم قیمت پر فروخت کردے گا۔ میں نے اس بارے میں نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدنا خواہ ایک درہم میں ملے، یعنی اپنے صدقہ کو واپس مت لوٹانا، کیوں کہ صدقہ دے کر واپس لینے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو قے کر کے چاٹ لے۔

1046. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ.

(بخاری:2971، مسلم:4167)

1046۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجاہدین کی سواری کے لیے اللہ کی راہ میں دیا۔ پھر آپ نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو چاہا کہ خود خرید لیں۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نہ خریدو، جو چیز تم صدقہ کر چکے ہو اس کو واپس نہ لو۔

1047. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ.

1047۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو ہدیہ یا صدقہ دے کر واپس لینے کی مثال اس کتے کی مانند ہے جو قے کرتا ہے اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے۔ (بخاری:2589، مسلم:4170)

1048. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتٰى بِهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ.

(بخاری:2586، مسلم:4177)

1048۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے ساتھ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام تحفے میں دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے سب بیٹوں کو اسی طرح غلام دیے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر اس سے بھی واپس لے لو۔

1049. عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: أَعْطَانِيْ أَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَتٰى رَسُوْلَ

1049۔ عامر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر کہتے ہوئے سنا: مجھے میرے والد نے ایک عطیہ دیا تھا تو (میری والدہ) حضرت عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں تو اس وقت تک خوش نہ ہوں گی جب تک تم اس عطیے پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بناؤ۔ چنانچہ میرے والد

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا. قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ.
(بخاری:2587، مسلم:4181، 4182)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہے ایک عطیہ دیا ہے تو عمرہ رضی اللہ عنہا نے مجھے کہا ہے کہ میں اس پر آپ ﷺ کو گواہ بناؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟ کہنے لگے: نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو! اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو! نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے واپس آ کر اپنا عطیہ مجھ سے واپس لے لیا۔

1050. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمْرٰى أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ.
(بخاری:2625، مسلم:4193)

1050۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ''عمریٰ'' کے سلسلہ میں یہ فیصلہ دیا کہ وہ اسی کی ہوگئی جس کو دی گئی۔

1051. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ.

1051۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمریٰ جائزہ ہے۔ (بخاری:2525، مسلم:4102)

25......﴿كتاب الوصية﴾

وصیت کے بارے میں

1052. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ. (بخاری:2738، مسلم:4204)

1052۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز ہو جس کے بارے میں وہ وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور اس پر دو راتیں اس طرح گزر جائیں کہ اس کی وصیت لکھی ہوئی نہ ہو۔

1053. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي. فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ لَا. فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ. فَقَالَ لَا. ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ. إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

(بخاری:1295، مسلم:4209)

1053۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال جب میں ایک شدید درد میں مبتلا تھا اور نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ درد (مرض) اس قدر بڑھ گیا ہے اور میں مال دار آدمی ہوں اور میرا وارث سوائے ایک بیٹی کے اور کوئی نہیں ہے تو میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! میں نے عرض کیا: اچھا آدھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں آدھا بھی نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی مال صدقہ کر دو، اگرچہ ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے، اس لیے یہ بات کہ تم اپنے وارثوں کو فارغ البال چھوڑ کر جاؤ کہیں زیادہ بہتر ہے اس کہ کہ تم ان کو محتاج اور ضرورت مند چھوڑ و اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔تم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو۔اگر خرچ کرتے وقت تمہاری نیت اللہ کی رضا ہو تو تم کو اس کا اجر ضرور ملے گا حتیٰ کہ وہ خرچ بھی جو تم اپنی بیوی پر کرتے ہو۔پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنے ساتھیوں کے مدینے چلے جانے کے بعد مکے ہی میں چھوڑ دیا جاؤں گا اور ان سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہرگز کسی سے پیچھے نہ رہو گے کیونکہ تم ایسا کارنامہ سر انجام دو گے جس سے تمہارے درجات میں مسلسل اضافہ ہوتا جائے گا، پھر تم تو ابھی شاید اس وقت تک زندہ رہو کہ تمہاری وجہ سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے اور دوسرے بہت لوگوں کو نقصان پہنچے۔اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل کر دے اور انہیں اُلٹے پاؤں واپس نہ پھیر، لیکن سعد بن خولہ رضی اللہ عنہما بیچارہ بدنصیب تھا۔دراصل آپ یہ ارشاد فرما کر مکے میں ان کے وفات پانے

اور وہیں دفن ہونے پر اظہارِ افسوس فرما رہے تھے۔

1054. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ.

1054۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ کاش لوگ (ایک تہائی سے کم کر کے) چوتھائی کی وصیت کیا کریں، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: تہائی اور تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ (بخاری:2743، مسلم:4218)

1055. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ.
(بخاری:1388، مسلم:4221)

1055۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا۔ میرا خیال ہے کہ اگر ان کو بولنے کا موقع ملتا تو وہ راہِ خدا میں صدقہ دیتیں۔ اب اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو کیا ان کو اس کا ثواب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں پہنچے گا۔

1056. حديث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيْهَا. فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا. قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ وَيُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.
(بخاری:2737، مسلم:4224)

1056۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کے بارے میں آپ ﷺ سے راہنمائی حاصل کریں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے خیبر میں کچھ زمین ملی ہے جو اتنی اچھی ہے کہ ایسا عمدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا۔ تو اس بارے میں مجھے آپ ﷺ کی کیا ہدایت ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم اگر چاہو تو زمین کی اصل ملکیت اپنے پاس باقی رکھتے ہوئے اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طرح صدقہ کیا کہ اصل زمین نہ تو فروخت کی جا سکے گی، نہ کسی کو ہبہ کی جائے گی اور نہ وارثوں میں تقسیم ہوگی اور اس (کی آمدنی) کو محتاجوں، قرابت داروں، غلاموں اور مقروضوں کی گردن آزاد کرانے، نیک کاموں اور مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کیا جائے گا البتہ جو شخص اس کا متولی مقرر ہوگا اسے اجازت ہوگی کہ اس کی آمدنی میں سے جائز اور مناسب طریق پر خود بھی کھائے اور (اپنے بال بچوں کو بھی) کھلائے لیکن مال جمع کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے بیان کی تو انہوں نے کہا: اس کا مقصد اور مفہوم یہ ہے کہ متولی کو یہ اجازت نہیں ہوگی کہ اس وقف میں کوئی ایسا تصرف کرے جس سے وہ خود مال دار بن جائے۔

1057. عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى: فَقَالَ لَا. فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ

1057۔ طلحہ بن مصرف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی ﷺ نے وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے سوال کیا: پھر لوگوں پر وصیت کس طرح فرض کر دی گئی؟ یا لوگوں کو

عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ. قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ.
(بخاری:2740، مسلم:4227)

کس طرح وصیت کا حکم دیا گیا؟ (غالباً راوی کو شک ہے کہ طلحہ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا الفاظ استعمال کیے تھے) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامنے اور اس پر عمل کرنے کی وصیت کی ہے۔

1058. عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِيْ. أَوْ قَالَتْ حَجْرِيْ. فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِيْ حَجْرِيْ فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ.
(بخاری:2741، مسلم:4231)

1058۔ اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے۔ تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کس وقت وصیت کی تھی؟ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سینے سے لگائے بیٹھی تھی (یا آپ نے فرمایا:) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت منگوایا اور (جب اٹھنے کی کوشش کی تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں گر پڑے اور مجھے یہ بھی پتہ نہ چل سکا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا ہے۔ پھر کس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی؟۔

1059. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ. فَقَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُ أَبَدًا. فَتَنَازَعُوْا وَلَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْنِيْ فَالَّذِيْ أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُوْنِيْ إِلَيْهِ وَأَوْصٰى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيْزُهُمْ، وَنَسِيْتُ الثَّالِثَةَ.
(بخاری:3053، مسلم:4232)

1059۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعرات کے دن کا ذکر کیا اور کہا: تم لوگوں کو معلوم ہے جمعرات کا دن کیا ہے؟ اتنا کہنے کے بعد آپ کے آنسو رواں ہو گئے اور اس قدر روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے سنگریزے تک تر ہو گئے۔ پھر کہنے لگے: جمعرات کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض نے شدت اختیار کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لکھنے کا سامان لاؤ تا کہ میں تم کو ایک دستاویز لکھ دوں جس کی موجودگی میں تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے۔ یہ سن کر لوگ باہم اختلاف رائے کرنے لگے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باہم جھگڑنا مناسب نہ تھا۔ کچھ لوگوں نے کہا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چھوڑ رہے ہیں؟ (یا یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ غیر واضح ہے؟)۔ یہ کیفیت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ اور مجھے میرے حال پر چھوڑ دو کیونکہ میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس میں تم لوگ مجھے مبتلا کر رہے ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تین وصیتیں فرمائیں (1) مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دینا (2) اور آنے والے وفود کا اسی طرح احترام اور مہمان نوازی کرنا جس طرح میں کرتا ہوں اور تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔

1060. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلُمُّوْا أَكْتُبْ

1060۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال قریب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کافی لوگ جمع تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لاؤ میں تم کو ایسی تحریر لکھ دوں جس کی موجودگی میں تم

لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ .فَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوْا. فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ قَرِّبُوْا يَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالاخْتِلَافَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُوْمُوْا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ فَكَانَ يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

(بخاری:4432، مسلم:4234)

گمراہ نہ ہو گے۔ تو بعض لوگوں نے کہا کہ اس وقت آپ ﷺ پر شدت مرض کی کیفیت طاری ہے، اور ہمارے پاس قرآنِ حکیم موجود ہے اور اللہ کی یہ کتاب ہمارے لیے کافی ہے۔ اس پر گھر میں موجود لوگوں میں باہم اختلاف ہو گیا اور آپس میں جھگڑنے لگے۔ بعض کا خیال تھا کہ سامان کتابت مہیا کیا جائے تا کہ آپ ﷺ ایسی دستاویزات لکھ دیں جس کے بعد گمراہی کا امکان باقی نہ رہے اور بعض اس بات سے اختلاف کرنے لگے، جب غیر ضروری گفتگو اور اختلاف و ہنگامہ بہت زیادہ بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے سب چلے جاؤ! راوی حدیث عبیداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے: یہ مصیبت جو مسلمانوں پر آئی بہت بڑی مصیبت تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت اور ہدایات صرف اس وجہ سے نہ لکھوائیں کہ اس وقت ان لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا اور شور وغل برپا ہو گیا۔

26 ...... ﴿ كتاب النذر ﴾

نذر (منت) ماننے کے بارے میں

1061. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ. فَقَالَ: اقْضِهِ عَنْهَا. (بخاری:2761، مسلم:4235)

1061۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ میری والدہ کا انتقال ہوگیا ہے اورانہوں نے نذر مان رکھی تھی جس کا پورا کرنا ان کے ذمے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کی طرف سے وہ نذر پوری کردو!۔

1063. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ. (بخاری:6608، مسلم:4239)

1062۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نذر ماننے سے منع کیا اور فرمایا: نذر کسی ہونے والی بات کو ذرا بھی نہیں ٹال سکتی البتہ یہ ضرور ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل بھی مال خرچ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

1063. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ، فَيُؤْتِيْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِيْ عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ. (بخاری:6609، مسلم:4243)

1063۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نذر کوئی ایسی چیز انسان کو نہیں دیتی جو اس کی تدبیر میں نہ ہو۔ البتہ نذر انسان کو اس تقدیر سے ہم آہنگ کردیتی ہے جو اس کے لیے لکھی گئی ہو اور اس طریقہ سے اللہ تعالیٰ بخیل سے بھی مال خرچ کراتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ چیز دیتا ہے جو نذر ماننے سے پہلے ہرگز نہ دیتا۔

1064. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا؟ قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ. قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. (بخاری:1865، مسلم:4247)

1064۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان سہارا لے کر چل رہا ہے تو آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا صورت حال درپیش ہے کیوں اس طرح چل رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے کہ کعبہ تک پیدل چل کر جائے گا! آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سزا سے بے نیاز ہے جو یہ شخص خود کو دے رہا ہے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہوکر جاؤ۔

1065. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِيْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ. فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ. (بخاری:1866، مسلم:4250)

1065۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ پیدل کعبۃ اللہ تک جائے گی اور انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ میں ان کی نذر کے بارے میں نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھوں۔ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔

27...... ﴿ كتاب الايمان ﴾

قسموں کے بارے میں

1066. عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا.

(بخاری:6647،مسلم:4254)

1066۔حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ دادا کی قسم کھائے ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے یہ ارشاد سنا ہے اس کے بعد سے میں نے کبھی باپ دادا کی قسم نہیں کھائی ،نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے کی طرف سے۔

1067. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِی رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ.

(بخاری:6108،مسلم:4257)

1067۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ سواروں کے ہمراہ (چلتے ہوئے) اس حالت میں دیکھا کہ آپ اپنے باپ کے نام کی قسم کھا رہے ہیں ،اس پر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور فرمایا: خبردار! اللہ تعالیٰ اس بات سے سخت منع فرماتا ہے کہ تم لوگ اپنے باپ دادا کے ناموں کی قسم کھاؤ ،لہٰذا جسے قسم کھانا ہو وہ صرف اللہ کے نام کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔

1068. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِی حَلِفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

(بخاری:4860،مسلم:4260)

1068۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا: قسم ہے لات اور عزیٰ کی تو اسے چاہیے کہ کہے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) اور اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں تجھ سے جوا کھیلوں گا ،تو اسے چاہیے کہ صدقہ دے۔

1069. عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَرْسَلَنِیْ أَصْحَابِیْ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ لَهُمْ إِذْ هُمْ مَعَهُ فِی جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِیَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ. فَقُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ إِنَّ أَصْحَابِیْ أَرْسَلُوْنِیْ إِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰی شَیْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا أَشْعُرُ وَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِنْ مَنْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ مَخَافَةِ أَنْ يَكُوْنَ

1069۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ساتھیوں نے جیش العسرت (غزوہ تبوک) کے موقع پر مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں آپ ﷺ کے حضور سواریوں کے حصول کی درخواست پیش کروں ۔چنانچہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں یہ درخواست پیش کرنے کے لیا بھیجا ہے کہ ہمیں سواریاں عطا کی جائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو کوئی سواری نہیں دوں گا ۔صورتِ حال یہ تھی کہ جس وقت میں آپ ﷺ کی خدمت میں درخواست لے کر پہنچا آپ ﷺ غصہ کی

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَصْحَابِيْ فَأَخْبَرْتُهُمِ الَّذِيْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِيْ أَيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَهٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ أَبْعِرَةٍ ابْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ فَارْكَبُوْهُنَّ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ. فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ وَلٰكِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ إِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَظُنُّوْا أَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا لِيْ وَاللّٰهِ إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ أَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِنْهُمْ حَتّٰى أَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعَهُ إِيَّاهُمْ ثُمَّ إِعْطَائَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ أَبُوْ مُوْسٰى.

(بخاری:4415، مسلم:4264)

حالت میں تھے لیکن مجھے معلوم نہ تھا، چنانچہ میں آپ ﷺ کے انکار فرمانے کی وجہ سے اور اس خوف سے بھی کہ کہیں آپ ﷺ مجھ سے بھی ناراض نہ ہوگئے ہوں سخت رنجیدہ لوٹا اور اپنے اصحاب کے پاس پہنچ کر ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے یہ جواب دیا ہے، اس کے بعد ابھی کچھ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی آواز سنی جو بآواز بلند کہہ رہے تھے: عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام) کہاں ہیں؟ میں ان کی آواز سن کر ان کے پاس گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری دو! آنحضرت ﷺ تم کو یاد فرمارہے ہیں۔ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کا یہ جوڑا لے لو، اور یہ جوڑا بھی لے لو۔ کل چھ اونٹ تھے جو آپ ﷺ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے۔ انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ اور ان سے کہو کہ اللہ تعالیٰ نے یا آپ ﷺ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے یہ اونٹ تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں۔ لہٰذا ان پر سوار ہوکر جہاد پر جاؤ! چنانچہ میں ان اونٹوں کو لے کر اپنے اصحاب کے پاس آیا اور ان کو بتایا کہ نبی ﷺ نے یہ اونٹ تمہاری سواری کے لیے عطا فرمائے ہیں لیکن میں اس وقت تک مطمئن نہ ہوں گا اور نہ یہ معاملہ ختم ہوگا جب تک کہ آپ حضرات میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس نہ چلیں گے جنہوں نے رسول اللہ کی گفتگو سنی تھی تاکہ تم کو بدگمانی نہ ہو کہ میں نے آکر کوئی ایسی بات کہہ دی تھی جو آپ ﷺ نے نہ فرمائی ہو۔ وہ سب کہنے لگے کہ آپ ہمارے خیال میں سچے ہیں۔ ہم وہی کریں گے جو آپ پسند کرتے ہیں۔ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر ان حضرات کے پاس آئے جنہوں نے نبی ﷺ کی گفتگو اور آپ ﷺ کا انکار فرمانا اور پھر عطا فرمانا سنا تھا (یعنی پوری واقعہ سے باخبر تھے) چنانچہ ان حضرات نے بھی وہی سب کچھ بیان کیا جو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا۔

1070. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى فَأُتِيَ ذَكَرَ دَجَاجَةً وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِيْ فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ: هَلُمَّ فَلَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَاكَ إِنِّيْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

1070۔ زہدم رضی اللہ عنہ (ابوقلابہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ ان کے پاس (ایک قاب) لائی گئی (راوی نے مرغی کا ذکر کیا یعنی مرغی کی پلیٹ لائی گئی) اور ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا شخص بیٹھا تھا جو دیکھنے میں غلام لگتا تھا، آپ نے اسے بھی کھانے کی دعوت دی تو وہ کہنے لگا میں نے اس (مرغی کو) کچھ (غلاظت) کھاتے ہوئے

نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلَكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

(بخاری:3133، مسلم:4265)

دیکھا جس سے مجھے گھن آئی اور میں نے مُرغی نہ کھانے کی قسم کھالی، تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آؤ اور کھانے میں شریک ہو جاؤ اور میں تم کو قسم کے بارے میں ایک حدیث سُناتا ہوں: میں اشعریوں کے چند افراد کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ ﷺ سے سواری کے جانور دیے جانے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو سواری کے لیے جانور نہیں دوں گا اور میرے پاس ایسے جانور موجود ہی نہیں جو میں تم کو سواری کے لیے دوں! پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آپ ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت فرمایا کہ اشعریوں کا گروہ کہاں ہے؟ اور آپ ﷺ نے پانچ سفید کوہان والے اونٹ ہم کو عطا کیے جانے کا حکم دیا، پھر جب ہم وہ اونٹ لے کر جانے لگے تو ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ یہ ہم نے کیا کیا؟ یہ ہمارے لیے مُبارک ثابت نہ ہوں گے، چنانچہ لوٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے جب سواریوں کے لیے درخواست کی تھی تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ﷺ ہمیں سواریاں نہ دیں گے، تو کیا پھر آپ ﷺ کو اپنی قسم یاد نہیں رہی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اول تو) یہ سواریاں تم کو میں نے نہیں عطا کیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں (دوسرے) میں تو اگر اللہ چاہے تو جب بھی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھاؤں گا اور پھر دیکھوں گا کہ اس کے خلاف کرنا خیر اور بہتر ہے تو میں ضرور وہ کروں گا جو خیر اور بہتر ہوگا قسم توڑ دوں گا اور کفارہ ادا کروں گا۔

1071. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

(بخاری:6622، مسلم:4281)

1071۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ! کبھی امارت وحکومت کے حصول کی درخواست نہ کرنا اس لیے کہ اگر حکومت وامارت تم کو طلب کرنے پر دی جائے گی تو وہ پھر تمہاری اپنی ذمہ داری ہوگی، اور اگر یہ بوجھ تم پر بغیر طلب کیے ڈال دیا جائے گا تو اس ذمہ داری میں اللہ تعالیٰ تمہاری مدد فرمائے گا، اور اگر تم کسی کام کی قسم کھالو پھر دیکھو کہ اس کے خلاف کرنا خیر اور بہتر ہے تو اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کردو اور وہ کام کرو جو بہتر ہو۔

1072. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَنُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ، تَلِدُ كُلُّ امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ

1072۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا: آج رات میں اپنی سو بیویوں سے صحبت کروں گا اور ہر ایک کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ اس موقع پر فرشتے نے کہا:

اللّٰهِ، فَقَالَ لَهُ الْمُلْكُ : قُلْ اِن شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ ، وَنَسِيَ ، فَطَافَ بِهِنَّ ، وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ نِصْفُ اِنْسَانٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ اَرْجٰى لِحَاجَتِهِ. (بخاری:5242،مسلم:4289)

''انشاء اللہ کہو''۔لیکن حضرت سلیمان علیہ السلام بھول گئے اور انشاء اللہ نہ کہہ سکے ،پھر آپ علیہ السلام نے اپنی بیویوں سے صحبت فرمائی لیکن ایک عورت کے آدھے (نامکمل) بچے کے سوا کسی اور بیوی کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر حضرت سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو اپنی بات میں ناکام نہ ہوتے اور انشاء اللہ کہہ لینے سے ان کا مقصد حاصل ہونے کی زیادہ امید ہوتی۔

1073. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَأَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَأَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَلَمْ يَقُلْ، وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا إِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا أَحَدُ شِقَّيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(بخاری:3424،مسلم:4285)

1073۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام بن داود علیہ السلام نے کہا تھا: میں آج رات ضرور اپنی ستر بیویوں سے صحبت کروں گا اور ہر عورت ایک شہسوار کو جنم دے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔اس موقع پر ان کے ساتھی نے کہا: انشاء اللہ کہیے۔لیکن وہ نہ کہہ سکے اور نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی سوائے ایک کے ،جس نے ایک ایسے بچے کو جنم دیا جس کا آدھا جسم ناکارہ تھا،آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب کے ہاں بچے پیدا ہوتے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

1074. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ ، لَاَنْ يَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثِمٌ لَّهٗ، عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (بخاری:6626،مسلم:4291)

1074۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! کسی شخص کا اپنے گھر والوں کے بارے میں کھائی ہوئی غلط قسم پر قائم رہنا اللہ کے نزدیک زیادہ گناہ کا باعث ہے، بہ نسبت اس کے کہ ایسی قسم کو توڑ کر اس کا وہ کفارہ ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے۔

1075. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ. قَالَ: وَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى سَبْيِ حُنَيْنٍ فَجَعَلُوْا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ. فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَاللّٰهِ اُنْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ: مَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ. قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

(بخاری:3144،مسلم:4294)

1075۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اپنی نذر کو پورا کرو! نیز حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں ملی تھیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مکے میں ایک گھر میں رکھ چھوڑا تھا۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے حنین کے قیدیوں پر احسان کیا (اور انہیں آزاد کر دیا) تو وہ مکے کے بازاروں میں بھاگنے دوڑنے لگے ،اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! دیکھو تو یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے قیدیوں پر احسان (کرکے انہیں آزاد) کیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ تم بھی ان دونوں لونڈیوں کو آزاد کر دو!۔

1076. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا

1076۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب ابو القاسم

الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ: جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ. (بخاری:6858، مسلم:4311)

ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے اپنے بے گناہ مملوک (غلام یا لونڈی) پر (زنا کی) تہمت لگائی، اسے قیامت کے دن کوڑے مارے جائیں گے سوائے یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو جیسا مالک نے اس کے بارے میں کہا۔

1077. عَنِ الْمَعْرُوْرِ (بْنِ سُوَيْدٍ) أَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَىٰ غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ. فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَأَعِيْنُوْهُمْ.
(بخاری:30، مسلم:4313)

1077۔ معرور بن سوید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ مقام زبدہ میں مجھے ملے۔ انہوں نے ایک جوڑا (قمیص وازار) پہن رکھا تھا اور ان کے غلام نے بھی (اسی طرح کا) جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میں نے ایک مرتبہ ایک شخص (غلام) کو گالی دی اور اسے اس کی ماں کی وجہ سے شرم دلائی (اس نے میری شکایت نبی ﷺ سے کی) تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ذر رضی اللہ عنہ! کیا تم نے اس کی ماں پر طعن کر کے اسے شرم دلائی ہے؟ یقیناً تم ایسے شخص ہو جس میں ابھی زمانہ جاہلیت کا اثر موجود ہے۔ تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کر دیا ہے تو جس شخص کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو اس پر لازم ہے کہ اسے ویسا ہی کھانا کھلائے جیسا خود کھاتا ہے اور اسی طرح کا لباس پہنائے جیسا خود پہنتا ہے اور اپنے غلاموں پر کاموں کا اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ وہ اس کے نیچے دب کر رہ جائیں بلکہ ان سے اگر کوئی سخت کام لو تو میں اس میں ان کی مدد کرو۔

1078. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ. (بخاری:5460، مسلم:4317)

1078۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کے پاس اس کا خادم اس کا کھانا لے کر آئے تو اگر وہ شخص اسے اپنے ساتھ کھانے پر نہ بٹھا سکے تو اسے اس میں سے ایک دو لقمے ضرور دے دے کیونکہ اس نے اس کے بنانے کی زحمت اور پکانے کی گرمی برداشت کی ہے۔

1079. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

1079۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو غلام اپنے آقا کا خیر خواہ بھی ہو اور اپنے رب حقیقی کی عبادت بھی احسن طریقہ سے کرے، اسے دہرا اجر وثواب ملے گا۔ (بخاری:2546، مسلم:4318)

1080. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، لَوْلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّيْ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوْتَ وَأَنَا مَمْلُوْكٌ. (بخاری:2548، مسلم:4320)

1080۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زر خرید غلام اگر نیک اور صالح ہو تو اسے دوہرا اجر ملے گا قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اگر جہاد فی سبیل اللہ، حج اور ماں کی خدمت کی نیکیاں نہ ہوتیں تو میں پسند کرتا کہ میری موت اس حال میں واقع ہو کہ میں غلام ہوں۔

1081. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

1081۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کتنا

النَّبِيُّ ﷺ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ .
(بخاری:2549، مسلم.4324)

اچھا ہے کسی شخص کے لیے جواسے یہ موقع میسر آئے کہ وہ اپنے رب جلیل کی عبادت بھی بحسن وخوبی کرے اور اپنے دنیاوی آقا کی بھی خیر خواہی اور خدمت بجالائے۔

1082. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيْمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطٰى شُرَكَائَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ .
(بخاری:2522، مسلم:4325)

1082۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ جس سے غلام کی کُل قیمت ادا ہو سکے تو غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے اور وہ دیگر مالکوں کو ان حصوں کی قیمت ادا کر دے، اس صُورت میں پورا غلام اسی کی طرف سے آزاد ہوگا، اور اگر اس کے پاس قیمت ادا کرنے کے لیے مال نہ ہو تو جس قدر حصہ اس نے آزاد کیا ہے غلام کا اتنا حصہ ہی آزاد ہوگا۔(باقی دوسروں کی ملکیت میں رہے گا)۔

1083. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيْصًا مِنْ مَمْلُوْكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ.
(بخاری:2523، مسلم:4333)

1083۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مشترکہ غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کرے۔اس غلام کی (باقی حصہ داروں سے) خلاصی بھی اسی کے مال سے کی جائے (اگر اس کے پاس مال ہو)۔اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی ٹھیک ٹھیک قیمت لگائی جائے اور غلام سے محنت ومزدوری کرائی جائے (تاکہ بقیہ قیمت ادا کر کے آزاد ہو سکے) لیکن اس سلسلہ میں غلام پر کوئی جبر نہ کیا جائے۔

1084. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوْكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ.
(بخاری:6716، مسلم:4338)

1084۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مُدبّر کر دیا (اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا) اور اس کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال بھی نہ تھا، اس بات کی اطلاع نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: کون شخص مجھ سے یہ غلام خریدتا ہے؟ پھر اسے نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔

28...... ﴿ كتاب القسامته ﴾

قسامہ،لڑائی جھگڑے اور قصاص و دیت کے بارے میں

1085. عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَتَكَلَّمُوْا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِي لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ فَتَكَلَّمُوْا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَسْتَحِقُّوْنَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ، فَوَدَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا.

(بخاری:6142، 6143، مسلم:4342، 4343)

1085۔بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جو کہ انصار کے آزاد کردہ غلام ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرات رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما خیبر گئے اور وہاں پہنچ کر کھجوروں کے باغ میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ۔ پھر عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو کسی نے قتل کر دیا تو عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ اور حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے ساتھی (کے قتل) کے معاملے پر گفتگو کرنے لگے ۔ گفتگو کی ابتدا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کی جو ان میں سب سے کم عمر تھے ،اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”بڑوں کو بڑائی دو“ (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس فقرے کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہو وہ بات کرے) چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ساتھی کے معاملے پر گفتگو کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کے لیے تیار ہو کہ پچاس قسمیں کھا کر اپنے مقتول یا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی (کی دیت) کے مستحق بن جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ معاملہ ایسا ہے جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا (تو ہم قسم کیسے کھائیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر یہودی پچاس قسمیں کھا کر اس الزام سے بری ہو جائیں گے ۔ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ تو کافر ہیں (جھوٹی قسم بھی کھالیں گے ان کا کیا اعتبار) چنانچہ نبی ﷺ نے ان کو اپنی طرف سے دیت ادا کر دی ۔ سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ لے کر جب میں اونٹوں کے باڑے میں گیا تو اس نے مجھے لات ماری تھی ۔

1086. عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوْهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيْبُوْنَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا. قَالُوْا بَلٰى

1086۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔ پھر ان کو اس سرزمین کی آب وہوا موافق نہ آئی اور بیمار رہنے لگے ۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنی بیماری کا شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے چرواہے کے پاس کیوں نہیں چلے جاتے تاکہ اونٹوں کے پاس رہو اور وہاں ان کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیو۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں !ہم تیار ہیں ۔ چنانچہ وہ

فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَأَطْرَدُوْا النَّعَمَ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَرْسَلَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوْا فَجِيْءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا. (بخاری:6899، مسلم:4353، 4354)

اونٹوں کے گلّے میں چلے گئے اور اونٹ کا دودھ اور پیشاب ملا کر پیتے رہے اور تندرست ہو گئے، پھر انہوں نے نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جب یہ اطلاع نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے دستہ بھیجا اور یہ لوگ گرفتار کر کے حاضر کیے گئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے گئے اور آنکھوں میں سلائی پھروائی گئی، پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گئے۔

1087. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتٰى بِهَا أَهْلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيْ آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا. فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا. قَالَ: فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَا. فَقَالَ: فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ. فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. (بخاری:5295، مسلم:4361)

1087۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر زیادتی کی جو زیورات اس نے پہن رکھے تھے چھین لیے اور اس کا سر کچل دیا۔ تو اس لڑکی کو اس کے گھر والے نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے جب کہ وہ آخری دموں پر تھی اور بولنے کے قابل نہ تھی۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کس نے قتل کیا ہے؟ اور قاتل کے علاوہ کسی دوسرے شخص کا نام لیا تو اس نے سر کے اشارے سے کہا کہ نہیں ہے، پھر ایک دوسرے شخص کے متعلق پوچھا، یہ بھی قاتل کے علاوہ تھا تو اس نے اشارے سے کہہ دیا کہ یہ نہیں ہے، پھر پوچھا کہ فلاں یعنی اس شخص کا نام لیا جس نے واقعی قتل کیا تھا تو اس نے اشارے سے کہا: کہ ہاں یہی ہے۔ پھر نبی ﷺ کے حکم سے یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

1088. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ.

(بخاری:6892، مسلم:4366)

1088۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر دانتوں سے کاٹا اور اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے چھڑانے کے لیے کھینچا تو اس کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ کر گر گئے، پھر یہ دونوں اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی شخص اپنے بھائی کو اس طرح کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے؟ (پھر کاٹنے والے سے مخاطب ہو کر فرمایا) تم کو دیت نہیں ملے گی۔

1089. عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَكَانَ لِيْ أَجِيْرٌ، فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَمَا

1089۔ حضرت یعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک (جیش العسرت) میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ اور میری اس غزوے میں شرکت میرے تمام عملوں میں سب سے زیادہ میرے دل کے اعتماد واطمینان کا باعث ہے۔ الغرض میرا ایک نوکر تھا وہ ایک شخص سے لڑ پڑا اور ایک نے دوسرے کی انگلی چبا ڈالی تو اس نے (چھڑانے کے لیے) اپنی انگلی کو کھینچا اور کاٹنے والے کے سامنے کے چار دانت ٹوٹ کر گر گئے۔ پھر یہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اس کے دانتوں کا کوئی تاوان نہ دلوایا اور فرمایا:

يَقْضَمُ الْفَحْلُ.
(بخاری:2265، مسلم:4372)

کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا تاکہ تو اسے چبا جاتا؟ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: جیسے اونٹ چباڈالتا ہے۔

1090. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ.
(بخاری:4611، مسلم:4374)

1090۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا نے (جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی چچی تھیں) ایک انصاری لڑکی کے سامنے کے چار دانت توڑ دیے۔ ان لوگوں نے قصاص مانگا اور نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ اس موقع پر حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے (جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے) کہا: نہیں اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ﷺ! اس (ربیع) کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے انس! قصاص کا فیصلہ تو کتاب اللہ کا ہے۔ پھر وہ لوگ راضی ہوگئے اور انہوں نے دیت لینا قبول کرلیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے کچھ بندے ایسے بھی ہوتے ہیں جو اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو سچا کردیتا ہے۔

1091. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ.
(بخاری:6878، مسلم:4375)

1091۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کو جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیتا ہو قتل کرنا جائز نہیں مگر یہ کہ ان تین صورتوں میں سے کوئی صورت ہو (1) (اس نے کسی کو قتل کیا ہو اور) جان کے بدلے میں جان کا قانون اس پر نافذ ہو۔ (2) یا شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرے (3) یا دین سے خارج ہو کر جماعت مسلمہ سے الگ ہوجائے (مرتد ہوجائے)۔

1092. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ. (بخاری:3335، مسلم:4379)

1092۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص ناحق قتل کیا جاتا ہے تو اس کے خون کی ذمہ داری کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے پہلے بیٹے (قابیل) کے سر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پہلا شخص ہے جس نے قتل کی ابتدا کی۔

1093. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ.
(بخاری:6533، مسلم:4281)

1093۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

1094. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا

1094۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ گھوم پھر کر آج پھر اسی حالت پر آگیا ہے جو حالت اس دن تھی جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا۔ سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار

أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ. أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟ قُلْنَا: بَلٰى قَالَ فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: أَلَيْسَ الْبُلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى. قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ يَكُوْنَ أَوْعٰى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ. فَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ يَقُوْلُ: صَدَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ.
(بخاری:4406، مسلم:4383)

ماہ حُرمت والے ہیں۔ تین تو ایک دوسرے کے بعد آتے ہیں (1) ذی قعدہ، (2) ذی الحجہ، (3) محرم اور چوتھا قبیلہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ کافی دیر خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہمیں گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ شاید اس کا کوئی نیا نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحج کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا: یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ پھر خاموش رہے اور اتنی دیر حتیٰ کہ ہمیں گمان گزرنے لگا کہ شاید آپ ﷺ اس کا کوئی نیا نام تجویز فرمائیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ "بلدۃ الامین" نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ ﷺ نے پوچھا: آج کا یہ دن کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ پھر خاموش رہے حتیٰ کہ گمان ہونے لگا کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو جان رکھو کہ تمہارے خون تمہارے مال۔ محمد (جو کہ اس حدیث کے ایک راوی ہیں) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا: اور تمہاری آبروئیں تمہارے لیے اسی طرح حرام و محترم ہیں جس طرح آج کا یہ دن تمہارے اس محترم شہر اور اس قابلِ احترام مہینہ میں حرام و محترم ہے، اور یاد رکھو! عنقریب تم کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے۔ وہ تم سے تمہارے عملوں کے بارے میں باز پُرس فرمائے گا۔ خیال رہے کہ تم میرے بعد دوبارہ ایسے گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس میں لڑنے لگو اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو، اور ہاں! ہر موجود شخص پر لازم ہے کہ وہ یہ احکام ان لوگوں تک پہنچائے جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ اس لیے کہ بہت ممکن ہے کوئی ایسا شخص جس تک یہ احکام پہنچائے جائیں وہ ان بعض لوگوں سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو جو یہاں میری باتیں سن رہے ہیں۔ (راوی حدیث محمد رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو بیان کرتے تو کہا کرتے تھے، محمد رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا) پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ہاں! تو کیا میں نے اللہ کے احکام پہنچا دیے؟ دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہ کلمات دہرائے۔

1095. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

1095۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلۂ ہذیل کی دو عورتیں

قَضٰى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ اقْتَتَلَتَا فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ كَيْفَ أَغْرَمُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ.

آپس میں لڑ پڑیں اور ایک نے پتھر اٹھا کر دوسری کو دے مارا جو اس کے پیٹ پر لگا اور وہ چونکہ حاملہ تھی اس کے پیٹ کا بچہ ہلاک ہوگیا۔ ان کا مقدمہ نبی ﷺ کے حضور پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فیصلہ دیا کہ اس پیٹ کے بچہ کی دیت جو بھی وہ تھا یعنی لڑکا یا لڑکی، ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے۔ اس فیصلہ کو سن کر مجرم عورت کے سربراہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے بچے کا خون بہا میں کیسے ادا کروں جس نے نہ کچھ کھایا نہ پیا اور جو نہ بولا نہ چلّایا۔ ایسے کا خون بہا تو بیکار گیا، اس پر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ضرور کاہنوں میں سے ہے۔ (بخاری:5758، مسلم:4391)

1096. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِيْ إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِهِ. (بخاری:6907، مسلم:4393، 4394)

1096۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دو بزرگوں سے مشورہ لیا کہ اگر عورت کے پیٹ کا بچہ (کسی کی ضرب سے) ہلاک ہو جائے تو اس کی دیت کیا ہونی چاہیے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا تھا اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جس وقت نبی ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا تھا میں خود وہاں حاضر تھا۔

29...... ﴿ كتاب الحدود ﴾

حدود وتعزیرات کے بارے میں

1097. عَنْ عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِيْنَارٍ. (بخاری:6789، مسلم:4398)

1097۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چوتھائی دینار (کی چوری پر) چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

1098. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.
(بخاری:6795، مسلم:4407)

1098۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ڈھال جس کی قیمت تین درہم تھی، کی چوری پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا تھا۔

1099. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.

1099۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چور پر اللہ کی لعنت کہ وہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ (بخاری:6783، مسلم:4408)

1100. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا.
(بخاری:3475، مسلم:4410، 4411)

1100۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت نے چوری کی تھی اور اہلِ قریش اس کے معاملہ میں سخت فکرمند تھے۔ ان لوگوں نے باہم مشورہ کیا کہ اس کے بارے میں کون شخص نبی ﷺ سے بات کرے بعض لوگوں نے کہا کہ اس بارے میں نبی ﷺ سے اگر کوئی بات کہہ سکتے ہیں تو صرف حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ وہ آپ ﷺ کے پیارے ہیں۔ ان لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس معاملہ میں نبی ﷺ سے بات کرنے پر آمادہ کیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں ان کی درخواست پیش کی۔ چنانچہ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا: کیا تم اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں سے کسی ایک حد کے بارے میں سفارش کرنا چاہتے ہو؟ یہ ارشاد فرمانے کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی اُمتیں اس وجہ سے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی صاحب حیثیت شخص چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تو اسے سزا دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ نے بھی چوری کی ہوتی تو میں ان کا ہاتھ ضرور کاٹ دیتا۔

1101. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ

1101۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ پر قرآنِ مجید نازل فرمایا اور جو کچھ

وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الِاعْتِرَافُ. (بخاری:6830،مسلم:4418)

اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اس میں آیت رجم بھی تھی، جسے ہم نے پڑھا، سمجھا اور یاد رکھا۔ چنانچہ نبی ﷺ نے بھی حدِ رجم نافذ فرمائی اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے بھی حدِ رجم نافذ کی لیکن میں ڈرتا ہوں کہ زیادہ مدت گزر جانے پر کوئی شخص یہ نہ کہہ دے کہ: ہمیں تو کتاب اللہ میں وہ آیت نہیں ملتی جس میں رجم کا حکم ہے اور ایسا کہنے کے نتیجے میں مسلمان ایک ایسا فرض ترک کر دیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا اور گمراہ ہو جائیں جب کہ حدِ رجم کتاب اللہ کے مطابق محصن (شادی شدہ) زانی کے لیے خواہ مرد ہو یا عورت برحق ہے جب کہ گواہوں کے ذریعہ ثبوت مہیا ہو جائے یا حمل موجود ہو یا پھر مجرم خود اعتراف کر لے کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔

1102. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَنَادَاهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ. فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ، دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ. قَالَ: جَابِرٌ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى. فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ، هَرَبَ، فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ، فَرَجَمْنَاهُ.
(بخاری:6815،مسلم:4420)

1102۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کو باآواز بلند مخاطب کر کے کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے زنا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ ﷺ کے سامنے آکر دوبارہ اعترافِ زنا کیا۔ حتیٰ کہ اس نے یہی بات چار مرتبہ آپ ﷺ کے سامنے دہرائی۔ چنانچہ جب وہ خود اپنے خلاف چار گواہیاں دے چکا تو آپ ﷺ نے اسے قریب بلایا اور پوچھا: کیا تم دیوانے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ عرض کیا: ہاں! نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور اس پر حدِ رجم نافذ کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس شخص کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا اور ہم نے اسے عید گاہ میں سنگسار کیا تھا اور جب اس پر ہر طرف سے پتھر برسنے لگے تو وہ اس مار کو برداشت نہ کر سکا اور بھاگ کھڑا ہوا لیکن ہم نے اسے مدینے کے سنگلاخ علاقے میں جا لیا اور وہاں اسے سنگسار کیا۔

1103. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ. فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ

1103۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں آپ ﷺ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ ﷺ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجیے۔ پھر اس کا حریف اُٹھا جو اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اور اس نے عرض کیا: یہ درست کہتا ہے، آپ ہمارے تنازعے کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کیجیے اور یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہو جو کہنا چاہتے ہو۔ اس نے عرض کیا: میرا بیٹا اس شخص کے ہاں ملازم تھا اور اس نے اس شخص کی

فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ إِنِّيْ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ ، وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ. فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ، وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا ، فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا ، فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

(بخاری:6859،6860،مسلم:4435)

بیوی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا۔ میں نے اسے فدیے کے طور پر سو بکریاں اور ایک خادم دیا اور جب میں نے بعض اہل علم حضرات سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے شہر بدر کیا جائے گا اور اس شخص کی بیوی کو سنگسار کیا جائے گا۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں تمہارے قضیے کا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا۔ سو بکریاں اور غلام جو تم نے بطور فدیہ دے تھے وہ تم واپس لے لو۔ اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا جائے گا۔ اور اے اُنیس رضی اللہ عنہ! (ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام) کل تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو، اگر وہ اپنے جرم زنا کا اعتراف کرلے تو اسے سنگسار کیا جائے۔ اس نے اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا اور آپ ﷺ نے اسے رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔

1104. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَأْنِ الرَّجْمِ. فَقَالُوْا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ ، إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرُجِمَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ.

(بخاری:3635،مسلم:4437)

1104۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں یہودی حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ہم میں سے ایک مرد اور ایک عورت زنا کے مرتکب ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تورات میں رجم کے بارے میں کیا حکم ہے؟ وہ کہنے لگے: ہم ان کو (زنا کرنے والوں کو) رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہنے لگے: تم جھوٹ کہتے ہو، تورات میں اس جرم کی سزا ''رجم'' ہے۔ چنانچہ وہ لوگ تورات لے آئے اور اسے کھولا تو ایک یہودی نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے چھپالیا اور اس آیت سے پہلے کی اور بعد کی عبارت پڑھنے لگا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: کہ اپنا ہاتھ ہٹاؤ۔ جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو وہاں صاف طور پر آیت رجم موجود تھی، چنانچہ یہودی کہنے لگے: یا رسول اللہ ﷺ! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے سچ کہا تھا، تورات میں رجم کا حکم موجود ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا اور انہیں سنگسار کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ مرد عورت کے آگے آڑ بن کر خود پتھر کھا رہا تھا اور اسے پتھروں کی مار سے بچا رہا تھا۔

1105. عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى، هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ؟ قَالَ:

1105۔ شیبانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حدِ رجم نافذ فرمائی تھی؟ کہنے

نَعَم. قُلْتُ: قَبْلَ سُوْرَةِ النُّوْرِ أَمْ بَعْدُ؟ قَالَ لَا أَدْرِيْ. (بخاری:6813، مسلم:4444)

لگے: ہاں! میں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے یہ حد سورۂ نور نازل ہونے سے پہلے نافذ کی تھی یا اس کے بعد؟ کہنے لگے: یہ بات مجھے معلوم نہیں۔

1106. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ.
(بخاری:2152، مسلم:4445)

1106۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اسے کوڑے مارے جائیں اور اسے بُرا بھلا نہ کہا جائے، اس کے بعد اگر پھر دوبارہ زنا کی مرتکب ہو تو اسے کوڑوں کی سزا دی جائے اور جھڑکا ڈانٹا نہ جائے پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کی مرتکب ہو تو اسے فروخت کر دے خواہ بالوں سے بنی ہوئی ایک رسّی ہی اس کا معاوضہ ملے۔

1107. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ؟ قَالَ: إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.
(بخاری:2153، 2154، مسلم:4447)

1107۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لونڈی جو محصنہ (شادی شدہ) نہ ہو اگر زنا کرے؟ (تو اس کی سزا کیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر لونڈی زنا کرے (محصنہ ہو یا غیر محصنہ) تو اسے کوڑے مارے جائیں اگر دوبارہ زنا کرے تو کوڑے مارے جائیں اور اگر اس کے بعد بھی زنا کرے تو (حد نافذ کرنے کے بعد) مالک کو چاہیے کہ اسے فروخت کر دے خواہ اس کا معاوضہ بالوں سے بنی ہوئی ایک رسی ہی کیوں نہ ملے۔

1108. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْ بَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ.
(بخاری:6776، مسلم:4454)

1108۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شراب پینے کے جُرم میں جُوتیوں اور چھڑیوں سے مارنے کی سزا دی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس جُرم میں چالیس کوڑوں کی سزا دی۔

1109. قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَا كُنْتُ لِأُقِيْمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوْتَ فَأَجِدَ فِيْ نَفْسِيْ إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّهُ.

1109۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ میں اگر کسی پر حد قائم کروں اور وہ ہلاک ہو جائے تو مجھے کچھ خیال نہ ہوگا سوائے شرابی کے اگر شرابی سزا کی وجہ سے ہلاک ہو جائے تو میں اس کی دیت دلواؤں گا اس لیے کہ نبی ﷺ نے اس جرم کی کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔ (بخاری:6778، مسلم:4458)

1110. عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ.

1110۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود (سزاؤں) کے سوا (تعزیری سزامیں) دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔ (بخاری:6848، مسلم:4460)

1111. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا، وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُوْنِيْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا

1111۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے وقت جب کہ آپ ﷺ کے گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت موجود تھی، ارشاد فرمایا: اس عہد پر میری بیعت کرو کہ نہ تو ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک بنائیں گے، نہ چوری کریں گے، نہ زنا کریں گے، نہ اپنی اولاد کو قتل

بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ.

(بخاری:18، مسلم:4461)

کریں گے اور نہ خود گھڑ کر کسی پر جھوٹی تہمت لگائیں گے اور نہ کسی جائز اورقانونی حکم کی اطاعت سے منہ موڑیں گے۔اب جو شخص تم میں سے اپنے اس عہد کی پاسداری کرے گا اور اپنا عہد نبھائے گا وہ اللہ سے اپنا پورا اجر پائے گا اور جو ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوگا اگر اسے دنیا میں ہی اس جرم کی سزا مل گئی تب تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ بن جائے گی اور اگر ارتکابِ جرم کے باوجود (دنیا میں سزا سے بچا رہا) اللہ نے اس کے جرم کی پردہ پوشی فرمادی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے وہ چاہے اسے بخش دے اور چاہے تو سزا دے۔ چنانچہ ہم سب نے ان امور کا عہد کرتے ہوئے آپ ﷺ کے دستِ مُبارک پر بیعت کی۔

1112. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ.

(بخاری:1499، مسلم:4465)

1112۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی یا ہلاک کردے تو اس کا تاوان یا دیت نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کنوئیں یا کان میں گر کر ہلاک یا زخمی ہوجائے تو اس کی بھی نہ دیت ہے نہ کوئی تاوان۔اور دفینے یا خزانے کے برآمد ہونے پر اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) بیت المال میں دیا جائے۔

30...... کتاب الاقضیه

مُقدّمات کا فیصلہ کرنے کے بارے میں

1113. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَخْرِزَانِ فِي بَيْتٍ أَوْ فِي الْحُجْرَةِ ، فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ أُنْفِذَ بِإِشْفًى فِي كَفِّهَا ، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى فَرُفِعَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ وَأَمْوَالُهُمْ ذَكِّرُوهَا بِاللّٰهِ وَاقْرَءُوا عَلَيْهَا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ﴾ فَذَكَّرُوهَا ، فَاعْتَرَفَتْ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.
(بخاری:2458، مسلم:4475)

1113۔ دو عورتیں ایک گھر یا ایک کمرے میں بیٹھ کر موزے سیا کرتی تھیں۔ (ایک دن) ان میں سے ایک عورت کمرے سے اس حالت میں باہر نکلی کہ موزے سینے کا سُوا اس کے ہاتھ میں گڑا ہوا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ یہ سُوا اس دوسری عورت نے میرے ہاتھ میں چھبایا ہے۔ یہ مقدمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ محض لوگوں کے دعویٰ کرنے کی بنا پر اگر ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جاتا تو بہت سے لوگوں کے جان و مال ضائع چلے جاتے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اس عورت کو اللہ یاد دلاؤ اور اس پر یہ آیت پڑھ کر سناؤ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ﴾ الخ [آل عمران 77] ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ قیامت کے روز نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لیے تو سخت دردناک سزا ہے۔'' چنانچہ لوگوں نے اسے نصیحت کی اور اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا (کہ واقعی سُوا اسی نے چھبویا ہے) پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ قسم مُدعیٰ علیہ پر لازم آتی ہے۔

1114. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ. فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا .
(بخاری:2458، مسلم:4475)

1114۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارک کے قریب جھگڑے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: یاد رکھو! میں بھی انسان ہوں اور اسی لیے بہت ممکن ہے کہ میرے پاس کوئی فیصلے کے لیے آئے اور کوئی ایک فریق دوسرے سے زیادہ فصیح و بلیغ (چرب زبان) ہو اور اس کی گفتگو سن کر میں یہ خیال کروں کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور اس نے حق میں فیصلہ دے دوں تو یاد رکھو اگر کبھی ایسا ہو جائے اور میں ایک کے حق میں فیصلہ دے دوں جب کہ درحقیقت حق دوسرے مسلمان کا ہو تو میرے فیصلہ کے مطابق حاصل ہونے والا فائدہ آگ کا ٹکڑا ہے اب جس کا جی چاہے اس جہنم کی آگ کو لے لے اور جو چاہے دوزخ کی آگ کو ترک کر دے اور اس سے بچ جائے۔

1115. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ

1115۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا

عُتْبَةَ قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِي مَا يَكْفِيْنِي وَوَلَدِي، إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ.

(بخاری:5364، مسلم:4479)

نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! ابوسفیان رضی اللہ عنہ کنجوس شخص ہیں مجھے اتنا خرچ نہیں دیتے جو میری اور میری اولاد کی ضروریات پوری کر سکے۔ میں اس رقم سے کام چلاتی ہوں جو میں اس کے مال میں سے اسے بتائے بغیر لے لیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کے مال میں سے دستور کے مطابق اتنا لے لیا کرو جتنا تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو۔

1116. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَتْ وَأَيْضًا " وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ." قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهُ عِيَالَنَا. قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ.

(بخاری:3825، مسلم:4480)

1116۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! پوری زمین پر کوئی گھر ایسا نہ تھا جس کا ذلیل ہونا مجھے آپ ﷺ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند ہوتا لیکن اب یہ حالت ہوگئی کہ آج روئے زمین پر کوئی ایسا گھر نہیں ہے جس کا عزت مند ہونا مجھے آپ ﷺ کے گھر والوں کے معزز و محترم ہونے سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ابھی تمہاری اس محبت میں مزید اضافہ ہوگا۔ پھر اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان رضی اللہ عنہ ایک کنجوس شخص ہیں تو کیا یہ بات نامناسب ہوگی کہ میں (اس کی اجازت کے بغیر) اس کے مال میں سے اپنے اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے بال بچوں پر خرچ کر لیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس خرچ کرنے کو جائز نہیں سمجھتا مگر صرف اس صورت میں جب یہ خرچ دستور کے مطابق ہو۔

1117. عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ.

(بخاری:2408، مسلم:4483)

1117۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تم پر حرام کیا ہے (1) ماؤں کی نافرمانی کرنا (2) بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا (3) دوسروں کو تو ان کا حق نہ دینا لیکن ان سے ایسے مطالبے کرنا جن کا تم کو حق نہ ہو۔ نیز تمہارے لیے مکروہ قرار دیا ہے۔ (1) فضول گفتگو کرنا (2) بلا ضرورت زیادہ سوالات کرنا اور (3) مال کو ضائع کرنا۔

1118. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ، فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ، فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ.

(بخاری:7352، مسلم:4498)

1118۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی حاکم کوشش کر کے کسی معاملہ کا فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے تو اسے دو اجر ملتے ہیں لیکن اگر پوری کوشش کے باوجود اس کا فیصلہ غلط ہوجاتا ہے تو اسے پھر بھی ایک اجر ضرور ملتا ہے۔

1119. عَنْ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبُوْ بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ بِسِجِسْتَانَ بِأَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ

1119۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو جو سجستان میں (قاضی) تھے (خط میں) لکھا تھا: جب تم غصہ کی حالت میں ہوؤ تو ہرگز دو شخصوں کے مقدمے

وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.
(بخاری:7158، مسلم:4490)

کا فیصلہ نہ کرو کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سُنا ہے کہ کوئی فیصلہ کرنے والا دو شخصوں کے درمیان کسی جھگڑے کا ہرگز فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصہ کی حالت میں ہو۔

1120. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ. (بخاری:2697، مسلم:4492)

1120۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئی بات پیدا کی جو اس میں موجود نہیں وہ بات مردود ہے۔

1121. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا، إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. فَتَحَاكَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا. فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ، يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى.
(بخاری:3427، مسلم:4495)

1121۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: دو عورتیں اپنا اپنا بچہ گود میں اٹھائے جا رہی تھیں کہ ایک بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک عورت کا بچہ لے گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنی ساتھی عورت سے کہا کہ بھیڑیا تیرا بچہ لے گیا ہے، اور دوسری نے کہا: میرا نہیں! تیرا بچہ لے گیا ہے۔ پھر وہ اپنا جھگڑا لے کر حضرت داؤد علیہ السلام کی عدالت میں حاضر ہوئیں تو حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دیا پھر وہ دونوں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان کو سارا واقعہ بتا کر اپنے جھگڑے کا فیصلہ طلب کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: مجھے ایک چھری لا دو تاکہ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک دونوں کو دے دوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت کہنے لگی: نہیں! ایسا نہ کیجیے! اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا رحم فرمائے۔ میں مانتی ہوں کہ یہ بچہ اسی کا ہے۔ چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فیصلہ دیا کہ بچہ چھوٹی عورت کا ہے۔

1122. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اشْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَارًا لَهُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ. فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ. وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا. فَتَحَاكَمَا إِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلٰى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا. (بخاری:3472، مسلم:4497)

1122۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی۔ اسے زمین میں سے ایک برتن ملا جس میں سونا تھا۔ اس نے فروخت کرنے والے سے کہا کہ لو اپنا سونا لے لو، میں نے تم سے زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا۔ لیکن زمین بیچنے والے نے کہا کہ میں نے تمہارے ہاتھ زمین اور ہر وہ چیز جو زمین میں تھی سب فروخت کردی تھی۔ ان دونوں نے اپنا جھگڑا فیصلے کے لیے ایک شخص کے پاس پیش کیا۔ تو اس نے پوچھا کہ کیا تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے، اور دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے۔ فیصلہ کرنے والے نے کہا کہ اچھا تم دونوں اپنے لڑکے اور لڑکی کی شادی کر دو اور یہ سونا ان دونوں خرچ کرو اور اس میں سے اللہ کی راہ میں بھی صدقہ دو۔

31...... کتاب اللقطه

گری پڑی چیز اُٹھانے کے بارے میں

1123. حديث عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

(بخاری:2372، مسلم:4498، 4499)

1123۔ حضرت زید ؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے گری پڑی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور اس کے ڈھکنے کی اچھی طرح شناخت کرلو، پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو اس کو دے دو ورنہ تم کو اختیار ہے اس کو مصرف میں چاہو لاؤ۔ پھر اس نے پوچھا: اگر کسی کو کھوئی ہوئی بکری ملے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تیری ہے یا تیرے کسی بھائی بند کی یا بھیڑیے کی۔ پھر اس نے گم شدہ اُونٹ کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے تجھے کیا واسطہ، اس کے ساتھ اس کی مشک اور اُس کی جوتی موجود ہے وہ پانی کی جگہ پر پہنچ کر پانی پیتا ہے اور درختوں کے پتے کھاتا ہے حتیٰ کہ اسے اس کا مالک مل جاتا ہے۔

1124. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَائَهَا وَوِعَائَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا.

(بخاری:2437، مسلم:4506)

1124۔ حضرت ابی بن کعب ؓ روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی ملی جس میں سو(100) دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سال تک اس کی شناخت اور تشہیر کراؤ۔ میں نے ایک سال تک اس کی تشہیر کرائی۔ اس کے بعد میں پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: مزید ایک سال تک شناخت اور تشہیر کا عمل جاری رکھو۔ میں نے مزید ایک سال اس کی تشہیر کی۔ دوسرے سال کے بعد میں نے پھر حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مزید ایک سال تک شناخت اور تشہیر کراؤ۔ میں نے مزید ایک سال تک اس کی تشہیر اور اعلان کیا۔ پھر میں چوتھی مرتبہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی گنتی کرلو اور اس کا سر بند اور برتن اچھی طرح شناخت کرلو، پھر اگر کبھی اس کا مالک آجائے (تو اسے دے دو) ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ۔

1125. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ

1125۔ حضرت عبداللہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کا جانور اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے! کیا تم

امْرِءٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ فَلا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ .

(بخاری:2435، مسلم:4511)

میں سے کوئی شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ کوئی شخص اس کی کوٹھڑی میں داخل ہو کر اس کا خزانہ توڑے اور اس کے کھانے پینے کا سامان نکال کر لے جائے؟ جانوروں کے تھن ان کے مالکوں کے لیے کھانے پینے کی معمولی چیزوں کے خزانے ہیں۔ چنانچہ کوئی شخص کسی دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت کے بغیر ہرگز نہ دوہے۔

1126. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالَ وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ . (بخاری:6019، مسلم:4513)

1126۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو فرماتے میرے دونوں کانوں نے سُنا اور میری دونوں آنکھوں نے دیکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہیے کہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے، اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر لازم ہے کہ اپنے مہمان کی خاطر کرے۔ دریافت کیا کہ یہ خاطر تواضع کب تک ضروری ہے؟ یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن رات اور مہمان نوازی تین دن تک اور جو اس سے بھی زیادہ دن تک ہو وہ مہمان کے لیے صدقہ ہوگا۔ اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ بولے تو اچھی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

1127. عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ .

(بخاری:6135، مسلم:4514)

1127۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔ خاطر تواضع ایک دن تک ہے اور مہمان داری تین دن تک اور اس سے زیادہ صدقہ ہے اور مہمان کے لیے جائز نہیں کہ میزبان کے پاس اتنا ٹھہرے کہ اس کے لیے زحمت بن جائے۔

1128. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ.

(بخاری:2461، مسلم:4516)

1128۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایسے لوگوں کے پاس جا کر قیام کرتے ہیں جو ہماری مہمان داری نہیں کرتے۔ اس صورت میں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ میں جا کر قیام کرو اور وہ تمہارے لیے ایسا انتظام کریں جو مہمان کے لیے ہونا چاہیے تو اسے قبول کرلو لیکن اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرلو۔

32...... ﴿ كتاب الجهاد ﴾

جہاد کے بارے میں

1129. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ أَغَارَ عَلٰی بَنِی الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰی عَلَی الْمَاءِ ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰی ذَرَارِیَّهُمْ وَأَصَابَ یَوْمَئِذٍ جُوَیْرِیَةَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِیْ ذٰلِكَ الْجَیْشِ.

1129۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بنی المصطلق پر حملہ کیا جب کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے ۔آپ ﷺ نے ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کرا دیا اور ان کے بال بچوں کو قیدی بنالیا۔ اسی دن حضرت جویریہ قید ہوئی تھیں ۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود اس لشکر میں شریک تھے۔(بخاری:2541،مسلم:4519)

1130. عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ ، قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ جَدَّهٗ اَبَا مُوْسٰی وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ ، فَقَالَ: یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا.

(بخاری:4341،مسلم:4526)

1130۔سعید بن ابی بردہ رحمہ اللہ اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ میرے دادا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نبی ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا تو ارشاد فرمایا: نرمی کا برتاؤ کرنا، سختی نہ کرنا اور ان سے ایسی باتیں کرنا جو ان کے لیے خوشی کا باعث ہوں، نفرت پیدا کرنے والی باتوں سے بچنا اور خوش دلی سے آپس کا اتفاق قائم رکھنا۔

1131. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا.

(بخاری:٦٩،مسلم:4528)

1131۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آسانی پیدا کرو اور سختی نہ کرو۔لوگوں کو خوشخبری دو اور ایسی باتیں نہ کرو جن سے نفرت پیدا ہو۔

1132. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ یُرْفَعُ لَهٗ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ یُقَالُ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ.

1132۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر عہد شکنی کرنے والے کا جھنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (بخاری:78،مسلم:4529)

1133. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یُنْصَبُ بِغَدْرَتِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(بخاری:3186-3187،مسلم:4535)

1133۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ہر دغاباز کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس دن بلند کیا جائے گا اور اس جھنڈے سے وہ پہچانا جائے گا۔

1134. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

1134۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنگ فریب اور چال بازی ہے۔(بخاری:3030،مسلم:4539)

1135. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ.

1135۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنگ کو چالبازی کا نام دیا۔(بخاری:3029،مسلم:4540)

1136. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ: قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا.

1136۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مقابلے کی آرزو نہ کرو لیکن جب جنگ شروع ہو جائے تو ثابت قدم رہو۔ (بخاری: 3026، مسلم: 4541)

1137. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی کَتَبَ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ حِیْنَ خَرَجَ إِلَی الْحَرُوْرِیَّةِ فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِیْهِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ أَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ: أَیُّهَا النَّاسُ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَإِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ. ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ.
(بخاری: 3024، مسلم: 3025)

1137۔ جب عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ حروریہ کی طرف (خارجیوں سے مقابلے کے لیے) گئے تو حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا تھا کہ نبی ﷺ نے اپنی بعض جنگوں میں ایک موقع پر اس وقت تک انتظار کیا کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! جنگ کی تمنا نہ کرو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگو۔ لیکن جب دشمن سے مقابلہ پیش آ جائے تو ثابت قدمی سے لڑو، یاد رکھو جنت تلواروں کی چھاؤں میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ ''اے اللہ! جس نے کتاب نازل فرمائی، بادلوں کو چلایا اور دشمن کے جتھوں کو شکست دی، ان دشمنوں کو بھی بھگا دے اور ہمیں ان پر اپنی مدد سے کامیابی عطا فرما۔''

1138. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِیْ بَعْضِ مَغَازِی النَّبِیِّ ﷺ مَقْتُوْلَةً، فَأَنْکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْیَانِ.

1138۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کسی غزوے میں کوئی عورت مقتول پائی گئی تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل کو ناپسندیدہ قرار دے کر اس سے منع فرمایا۔ (بخاری: 3014، مسلم: 4548)

1139. عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: مَرَّ بِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ یُبَیَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ فَیُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِیِّهِمْ. قَالَ هُمْ مِنْهُمْ.
(بخاری: 3012، مسلم: 4549)

1139۔ حضرت صعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مقام ابواء یا مقام ودّان کے پاس سے گزرے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر دار الحرب کے مشرکوں پر چھاپہ مارا جائے اور حملہ میں مشرکوں کی عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔

1140. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَةُ فَنَزَلَتْ ﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِیْنَةٍ أَوْ تَرَکْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰی أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾.
(بخاری: 4032، مسلم: 4553، 4554)

1140۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجوروں کے درخت جو بویرہ کہلاتے تھے کاٹے اور جلائے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ﴿مَاقَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ أَوْ تَرَکْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰی أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ ﴾ [الحشر: 5] ''تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ کے حکم سے تھا۔''

1141. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: غَزَا نَبِیٌّ مِنَ الْأَنْبِیَاءِ فَقَالَ

1141۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پہلے انبیاء میں سے ایک نبی نے جہاد کا ارادہ کیا تو اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ

لِقَوْمِهِ لا يَتْبَعْنِيْ رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا ، وَلَا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا ، وَلَا أَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا. فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ: إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ. اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا. فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِيْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيُبَايِعْنِيْ قَبِيْلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ. فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا.

(بخاری:3124، مسلم:4555)

میرے ساتھ وہ شخص نہ چلے جس نے حال ہی میں نکاح کیا ہو اور اپنی بیوی کے ساتھ پہلی رات گزارنا چاہتا ہو لیکن ابھی اسے اس کا موقع نہ ملا ہو اور نہ کوئی ایسا شخص چلے جس نے گھر بنایا ہو لیکن ابھی اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور نہ وہ شخص چلے جس نے بکریاں گابھن اُونٹنیاں خریدی ہوں اور اسے ان کے جننے کا انتظار ہو۔ پھر وہ نبی جہاد کے لیے روانہ ہوئے اور عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس بستی تک پہنچے تو انہوں نے سُورج سے کہا: تو بھی حکم کا پابند ہے اور میں بھی حکم کا بندہ ہوں۔ اے اللہ! اسے ہمارے اوپر روک دے۔ چنانچہ سُورج کو روک دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بستی پر فتح عطا فرمادی۔ پھر اس نبی نے کہا: یقیناً تم میں سے کسی نے چوری کی ہے۔ ہر قبیلہ میں سے ایک ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ بیعت کے دوران ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ سے چپک گیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے قبیلہ میں چور ہے۔ پورا قبیلہ بیعت کرے۔ پھر بیعت کرتے وقت اس قبیلے کے دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ چپک گیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تم میں سے کوئی چور ہے۔ وہ ایک سونے کا بنا ہوا گائے کا سر لائے اور اسے اس ڈھیر میں رکھ دیا گیا۔ پھر آگ آئی جو مالِ غنیمت کھا گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری کو دیکھا اور ہمارے لیے مالِ غنیمت حلال کر دیا۔

1142. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا إِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سِهَامُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا. (بخاری:3134، مسلم:4558)

1142۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نجد کی جانب ایک سریہ (حملہ آور دستہ) بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی شریک تھے اس دستے کو وہاں بہت سے اونٹ مالِ غنیمت میں ملے اور ہر شخص کے حصے میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اُونٹ آئے اور مزید ایک ایک اونٹ سب کو انعام میں ملا۔

1143. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً ، سِوٰى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ.

(بخاری:3135، مسلم:4565)

1143۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو سرایا (حملہ آور دستے) روانہ کرتے ان میں سے بعض کو بطورِ خاص ان کی ذات کے لیے عام لشکر کے حصے سے کچھ زیادہ حصہ عطا فرماتے۔

1144. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ

1144۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس سال جنگِ حنین ہوئی ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب دشمن سے معرکہ پیش آیا تو ابتدا میں مسلمانوں کو پسپا ہونا پڑا، میں نے ایک مشرک کو دیکھا کہ ایک مسلمان پر غلبہ پائے ہوئے ہے تو میں گھوم کر اس کے پیچھے سے آیا اور اس کے کندھے پر تلوار کا

حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ حَتّٰى ضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ أَمْرُ اللّٰهِ

ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ. ثُمَّ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهُ فَقُمْتُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ فَاقْتَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَلَبُهُ عِنْدِيْ فَأَرْضِهِ عَنِّيْ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطَاهُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ.

(بخاری:3142، مسلم:4568)

وار کیا، وہ مجھ پر پلٹ پڑا اور اس نے مجھے اتنے زور سے بھینچا کہ میری آنکھوں میں موت کی تصویر پھر گئی، پھر وہ مر گیا تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے آ کر ملا اور میں نے پوچھا کہ مسلمانوں کو کیا ہوا ہے؟ آپ نے کہا: اللہ کا حکم یہی تھا۔

پھر لوگ لوٹ آئے (اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے، اور آپ نے فرمایا: جس شخص نے کسی (کافر) کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس اس قتل کی شہادت بھی موجود ہو تو مقتول کا سامان اسی کو ملے گا۔ یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: (میں نے ایک کافر کو قتل کیا) کوئی ہے جو میرے حق میں گواہی دے؟ یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: جس نے کسی کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس شہادت موجود ہو مقتول کا مال اسی کا ہے۔ میں پھر اٹھا اور میں نے دوبارہ کہا: کوئی ہے جو میرے حق میں گواہی دے؟ یہ کہہ کر میں پھر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ وہی بات دہرائی۔ پھر ایک شخص اُٹھا اور اس نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ (حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سچ کہتے ہیں اور اس مقتول کا مال میرے پاس ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو) اس بات پر راضی کر دیجیے (کہ یہ مال میرے پاس رہنے دیں) یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ اس کے معنی تو یہ ہوئے کہ تو چاہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شیر کو جو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لڑا یہ حکم دیں کہ وہ اپنے مقتول کا مال تجھ کو دے دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔ اور اس نے وہ مال مجھے دے دیا اور میں نے اس میں سے ایک زرہ فروخت کی اور اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ خرید لیا اور یہ پہلا مال غنیمت تھا جو مسلمان ہونے کے بعد میں نے حاصل کیا۔

1145. عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِيْ أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِيْ. قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ

1145۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن جب میں صف میں کھڑا تھا، میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے دو کم سن انصاری لڑکے نظر آئے۔ میرے دل میں خیال آیا کاش میں ان کی بجائے زیادہ قوی نوجوانوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک لڑکے نے مجھے آنکھ سے اشارہ کیا اور پوچھا: چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں میں اسے جانتا ہوں، لیکن بھتیجے! تمہیں اس سے کیا؟ کہنے لگا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں بدگوئی کرتا ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے

اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَأَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلٰى أَبِيْ جَهْلٍ يَجُوْلُ فِي النَّاسِ. قُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ سَأَلْتُمَانِيْ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا. قَالَا: لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ سَلَبُهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ.

(بخاری:3141، مسلم:4569)

قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اگر میں اسے دیکھ پاؤں تو میں اس سے اس وقت تک جُدا نہ ہوں گا جب تک ہم میں سے ایک ہلاک نہ ہو جائے۔ میں اس کی بات سن کر حیران ہو رہا تھا کہ دوسرے لڑکے نے ٹھوکا دیا اور وہی گفتگو کی جو پہلے نے کی تھی۔ اسی وقت میری نظر ابو جہل پر پڑی جو لوگوں کے درمیان پھر رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں سے کہا: یہ ہے وہ شخص جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں اپنی تلواریں لے کر اس کی طرف جھپٹے۔ اس پر ٹوٹ پڑے اور اسے قتل کر دیا۔ پھر دونوں وہاں سے لوٹ کر نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور آپ ﷺ کو اس کے قتل کی اطلاع دی، آپ ﷺ نے پوچھا: تم میں سے کس نے اسے قتل کیا؟ دونوں نے کہا: میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے دونوں کی تلواروں کا ملاحظہ کیا اور فرمایا: ٹھیک ہے تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے، اس کا مال معاذ بن عمرو بن الجموع رضی اللہ عنہ کو دیا جائے اور ان دونوں لڑکوں میں سے ایک معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ تھا اور دوسرا معاذ بن عمرو بن جموع رضی اللہ عنہ تھا۔

1146. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(بخاری:2904، مسلم:4575)

1146۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی النضیر کا مال و دولت ایسا مالِ غنیمت تھا جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خود عطا فرمایا تھا اور اس کے لیے مسلمانوں نے ان پر گھوڑوں اور اونٹوں سے چڑھائی نہیں کی تھی، یہی وجہ ہے کہ یہ مال محض نبی ﷺ کے لیے مخصوص تھا۔ اور آپ ﷺ اس میں سے اپنے اہل وعیال کے لیے ایک سال کا خرچہ نکال لیا کرتے تھے اور باقی ماندہ کو ہتھیاروں، گھوڑوں اور جہاد کی تیاری پر صرف کرتے تھے۔

1147. عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَاهُ إِذْ جَاءَهٗ حَاجِبُهٗ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عُثْمَانَ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُوْنَ فَقَالَ: نَعَمْ. فَأَدْخِلْهُمْ. فَلَبِثَ قَلِيْلًا. ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِيْ عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ يَسْتَأْذِنَانِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا دَخَلَا قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِي الَّذِيْ أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي

1147۔ مالک بن اوس بن حدثان نصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا۔ اسی وقت آپ کا دربان یرفا حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں، کیا انہیں اجازت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آنے دو۔ چنانچہ دربان انہیں اندر لے آیا۔ پھر دوبارہ آیا اور دریافت کیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما آئے ہیں، کیا انہیں بھی آنے کی اجازت ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دے دی۔ جب یہ دونوں اندر آ گئے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین میرے اور ان (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کے درمیان جھگڑے کا فیصلہ کر دیجیے۔ ان کا یہ جھگڑا اس مالِ غنیمت کے سلسلہ میں

النَّضِيرِ فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ فَقَالَ الرَّهْطُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهُ. قَالُوْا: قَدْ قَالَ ذٰلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ. قَالَ فَإِنِّيْ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ قَدِيْرٌ ﴾

فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَقَسَمَهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ مِنْهَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ ثُمَّ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَبَضَهُ أَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَقَالَ تَذْكُرَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيْهِ كَمَا تَقُوْلَانِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ فِيْهِ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ

تھا جو اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر سے نبی کریم ﷺ کو بطور فئے عطا فرمایا تھا۔ اس گفتگو کے دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان تحت کلامی بھی ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ضرور ان دونوں کے اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیجیے اور دونوں کا ایک دوسرے سے پیچھا چھڑا دیجیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھہرو! جلد بازی سے کام نہ لو۔ میں تم سب لوگوں کو اس اللہ کی قسم دلاتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں۔ کیا تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ''ہماری میراث تقسیم نہیں ہوتی، ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔'' اور آپ ﷺ کی مراد اس سے اپنی ذات تھے۔ سب حاضرین کہنے لگے: ہاں یہ تو آپ ﷺ نے ضرور فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرات عباس و علی رضی اللہ عنہما سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ میں تم دونوں کو اللہ کی قسم دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو بھی معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بات فرمائی تھی؟ دونوں کہنے لگے: ہاں آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اب میں تم کو اس معاملے کے متعلق اصل بات بتاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مالِ غنیمت کے بارے میں نبی ﷺ کو ایسا خاص حق عطا فرمایا تھا جو آپ ﷺ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمایا چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

﴿ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ [الحشر: 6] ''اور جو مال اللہ نے ان کے پاس سے نکال کر اپنے رسول کی طرف پلٹا دے، وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے تسلط عطا فرما دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

اس قسم کا مال رسول اللہ ﷺ کے لیے مخصوص تھا۔ دوسروں کا اس پر کوئی حق نہ تھا پھر بھی اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے ان اموال کو تم سے بچا کر نہیں رکھا اور نہ مال کو تم پر ترجیح دی بلکہ وہ مال تم کو عطا فرما دیا اور تم میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ اس مال (فئے) میں سے صرف یہ مال بچا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچہ لیا کرتے تھے اور باقی بیت المال میں داخل فرما دیتے تھے۔ نبی ﷺ نے یہی طریقہ اختیار فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کا وصال ہوگیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نبی ﷺ کا جانشین ہوں اور اس مال کو اپنی تحویل میں لے لیا اور اسے انہی مصارف میں

أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهُ سَنَتَيْنِ مِنْ إِمَارَتِيْ أَعْمَلُ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّيْ فِيْهِ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِيْ كِلَاكُمَا وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ فَجِئْتَنِيْ يَعْنِيْ عَبَّاسًا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. فَلَمَّا بَدَا لِيْ أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيْهِ بِمَا عَمِلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَمِلْتُ فِيْهِ مُنْذُ وَلِيْتُ وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِيْ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهُ إِلَيْنَا بِذٰلِكَ فَدَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّيْ قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِيْ فِيْهِ بِقَضَاءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهُ فَادْفَعَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيْكُمَاهُ.

(بخاری:4033، مسلم:4577)

خرچ کرتے رہے اور ویسا ہی تصرف کرتے رہے جیسا کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا: تم لوگ اس وقت بھی شکوہ کرتے رہے اور ان کے بارے میں کئی طرح کی باتیں بناتے رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے طرزِ عمل میں سچے تھے۔ پھر حضرت ابو بکر کا بھی انتقال ہو گیا اور میں نے نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جگہ سنبھالی اور اب میری امارت کے دوران دو سال سے وہ مال میری تحویل میں ہے اور میں نے اس کے بارے میں وہی طریق کار اختیار رکھا جو نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس معاملے میں حق پر ہوں۔ پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے۔ دونوں ایک ہی بات کہتے تھے اور دونوں کا مسئلہ بھی ایک ہی تھا اور آپ بھی اے عباس رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو میں نے آپ دونوں سے کہا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم (انبیاء کی) میراث تقسیم نہیں ہوتی، ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔ پھر جب میں نے یہ فیصلہ کیا کہ ان اموال کو تمہارے سپرد کردوں تو میں نے تم سے کہا کہ اگر تم دونوں چاہو تو میں یہ اموال تمہارے سپرد کیے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم دونوں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرو اور ان اموال کا انتظام اسی طرح کرو جس طرح خود نبی ﷺ نے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور میں نے عمل کیا۔ جب سے میں خلیفہ بنا۔ اور اگر آپ دونوں کو یہ شرط منظور نہیں تو پھر آپ اس سلسلے میں مجھ سے کوئی بات نہ کریں۔ آپ نے کہا کہ ان شرائط پر یہ اموال ہمارے سپرد کر دیجیے اور میں نے وہ آپ کے سپرد کر دیے۔ اب کیا آپ دونوں حضرات مجھ سے اس سے مختلف فیصلہ چاہتے ہو؟ اگر ایسا ہے تو قسم اُس اللہ کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں، میں اس معاملے میں قیامت تک کوئی ایسا فیصلہ نہ کروں گا جو اس فیصلہ سے مختلف ہو۔ البتہ اگر تم دونوں اس کے انتظام سے عاجز آ گئے ہو تو یہ اموال دوبارہ میری تحویل میں دے دو، میں ان کا انتظام سنبھال کر تمہیں اس پریشانی سے نجات دلا دوں گا۔

1148. عَنْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِيْ بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

1148۔ نبی ﷺ کے وصال کے بعد امہات المومنین رضی اللہ عنھن نے چاہا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجیں تاکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اس میراث کا مطالبہ کریں جو امہات المومنین کا حق ہے۔ اس موقع پر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا یہ رسول

لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.
(بخاری:6727،مسلم:4579)

الله ﷺ کا ارشاد نہیں ہے؟'' ہماری (انبیاء کی) میراث کسی کو نہیں ملتی، ہم جو مال پیچھے چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔''

1149. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام بِنْتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَالِ. وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبٰى أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلٰى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ. فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ. فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ يُبَايِعُ تِلْكَ الْأَشْهُرَ. فَأَرْسَلَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا أَحَدٌ مَعَكَ كَرَاهِيَةً لِمَحْضَرِ عُمَرَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَا وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَمَا عَسَيْتَهُمْ أَنْ يَفْعَلُوْا بِيْ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُوْ بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا فَضْلَكَ وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ

1149۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اور آپ سے نبی ﷺ کے ان اموال میں سے جو مدینہ اور فدک میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بطور خاص عطا کیے تھے نیز جو خیبر کے خمس میں سے باقی بچے تھے، اپنی میراث کے حصے کا مطالبہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً نبی ﷺ نے فرمایا ہے'' ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہے'' البتہ یہ ضرور ہے کہ نبی ﷺ کے اہل خاندان ان اموال میں سے اپنی ضروریات حاصل کرتے رہیں گے۔ اور میں نبی ﷺ کے صدقات کو اس حالت سے ذرا بھی نہ بدلوں گا جو آپ کے زمانہ میں تھی۔ اور ان کے سلسلے میں اسی طرح عمل کروں گا جس طرح خود نبی ﷺ کیا کرتے تھے۔ یہ کہہ کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان میں سے کچھ بھی دینے سے انکار کردیا۔ اسی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ناراض ہوگئیں اور آپ سے ملنا جلنا ترک کردیا اور پھر اپنی وفات تک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بات نہ کی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو آپ کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو راتوں رات دفن کردیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ کی وفات کی اطلاع نہ دی اور خود ہی آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں میں ایک خاص مقام حاصل تھا لیکن جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوگیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رُخ کو پھرا ہوا پایا اور آپ نے چاہا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح ہوجائے اور آپ ان کی بیعت کرلیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان چھ مہینوں تک آپ کی بیعت نہیں کی تھی۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں اور اکیلے آئیں کوئی اور آپ کے ساتھ نہ ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس پیغام پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! آپ ان کے پاس تنہا نہ جائیں گے۔ اس پر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں! تم کیا توقع رکھتے ہو کہ وہ میرے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟ میں ضرور ان کے پاس اکیلا جاؤں گا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ وَكُنَّا نَرَى لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبًا حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِيْ بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِيْ وَأَمَّا الَّذِيْ شَجَرَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَمْوَالِ فَلَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْخَيْرِ وَلَمْ أَتْرُكْ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيْهَا إِلَّا صَنَعْتُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَبِيْ بَكْرٍ: مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةَ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ الظُّهْرَ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَأْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِيْ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ حَقَّ أَبِيْ بَكْرٍ وَحَدَّثَ أَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِيْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى أَبِيْ بَكْرٍ وَلَا إِنْكَارًا لِلَّذِيْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا نَرَى لَنَا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتَبَدَّ عَلَيْنَا فَوَجَدْنَا فِيْ أَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ، وَقَالُوْا أَصَبْتَ وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِلٰى عَلِيٍّ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْأَمْرَ الْمَعْرُوْفَ.

(بخاری:4240، 4241، مسلم:4580)

اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد کہا کہ ہم کو یقینا آپ کی فضیلت کا علم ہے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہے وہ بھی معلوم ہے اور ہم کو آپ سے کسی ایسی خیر پر کوئی رشک نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے لیکن آپ خلافت میں خود مختار بن گئے ہیں حالانکہ ہم سمجھتے تھے کہ قرابت رسول ﷺ کی بنا پر اس (کے مشوروں) میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ یہ گفتگو سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بولنے کے قابل ہوئے تو آپ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! رسول اللہ کی قرابت کا لحاظ مجھ کو اپنی قرابت کی رعایت سے زیادہ محبوب ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان اموال (فدک، اموال بنی نضیر اور خمس خیبر وغیرہ) کے بارے میں اختلاف ہوا ہے تو میں نے ان کے معاملے میں صحیح طریقے سے ذرا بھی انحراف نہیں کیا اور میں نے کوئی ایسا کام نہیں چھوڑا جو میں نے نبی ﷺ کو کرتے دیکھا تھا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ہم بیعت کے لیے آپ کے ساتھ سہ پہر کا وقت مقرر کرتے ہیں، پھر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور آپ نے حمد وثنا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات کا ذکر کیا اور ان کے بیعت سے پیچھے رہنے اور اس کے وہ اسباب بیان کیے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطور عذر پیش کیے تھے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے استغفار کی اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق کی فضیلت کو تسلیم کیا اور کہا: میں نے جو کچھ کیا اس کا سبب نہ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے حسد ہے اور نہ اس کا باعث حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس فضیلت ومرتبت کا انکار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کی ہے۔ بلکہ ہم یہ خیال کرتے تھے کہ خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اکیلے ہی ہمارے مشورے کے بغیر یہ کام سنبھال لیا، اس وجہ سے ہم کو رنج ہوا تھا۔ یہ باتیں سن کر سب مسلمان خوش ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نے ٹھیک کام کیا ہے۔ مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گئے جب انہوں نے معروف کی طرف رجوع کیا (یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی)۔

1150. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ

1150۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ نبی ﷺ کے ترکے میں سے اُس مال میں سے جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بطور فئے عطا فرمایا، میراث کا میرا حصہ تقسیم

اللّٰهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَهَجَرَتْ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ تَزَلْ مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتَهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهِ إِلَّا عَمِلْتُ بِهِ فَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهِ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهِ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ.

(بخاری:3093، مسلم:4582)

کر کے مجھے دے دیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "ہماری کوئی میراث نہیں ہم جو ترکہ چھوڑیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔" یہ جواب سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ناراض ہو گئیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بول چال بند کر دی۔ پھر اپنی وفات تک آپ کے تعلقات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے بحال نہیں ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مال میں سے اپنا حصہ طلب کیا جو نبی ﷺ نے خیبر، فدک اور صدقات مدینہ میں چھوڑا تھا۔ لیکن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جو کچھ نبی ﷺ کیا کرتے تھے وہی میں بھی کروں گا۔ میں اس میں کوئی تبدیلی نہ کروں گا اور نہ کوئی بات چھوڑوں گا کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میں اگر آپ ﷺ کے احکام میں سے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہ کروں گا تو گمراہ ہو جاؤں گا۔ پھر مدینے کا صدقہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیا تھا لیکن خیبر اور فدک کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی تحویل میں رکھا اور کہا کہ یہ دونوں (خیبر اور فدک) نبی ﷺ کے ایسے صدقے تھے جو ادائیگی حقوق میں صرف ہوا کرتے تھے۔ اس لیے ان کا انتظام اس کے پاس رہے گا جو امیر المومنین ہوگا۔ چنانچہ ان دونوں کا معاملہ آج تک اسی طریقہ پر چلا آرہا ہے۔

1151. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَمَئُوْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ. (بخاری:2776، مسلم:4583)

1151۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری وراثت کا ایک دینار بھی تقسیم نہیں کیا جائے گا۔ میرے ترکے میں سے میری بیویوں کا خرچہ اور منتظم کے اخراجات نکالنے کے بعد جو کچھ بچے وہ سب صدقہ ہے۔

1152. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَقَالَ عِنْدِيْ خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ إِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتُرِكَ حَتّٰى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ

1152۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سواروں کا ایک دستہ نجد کی طرف بھیجا یہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو، جس کا نام ثمامہ بن آثال تھا پکڑ لائے اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ اس کے پاس نبی ﷺ تشریف لائے اور اس سے پوچھا: اے ثمامہ تمہارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے؟ کہنے لگا: اے محمد ﷺ! سب ٹھیک ہے، اگر آپ ﷺ مجھے قتل کریں گے تو ایک ایسے شخص کو قتل کریں گے جس کے ذمے خون ہے، اور اگر آپ ﷺ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر کریں گے جو شکر گزار ہونا جانتا ہے، اور آپ ﷺ اگر میرے بدلے میں مال چاہتے ہیں تو جتنا بھی چاہیے مانگ لیجیے۔ پھر دوسرے دن آپ ﷺ نے اس سے دوبارہ پوچھا: اب تمہارا

لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ فَتَرَكَهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِيْ مَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ أَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ. فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ. مِنْ دِيْنِكَ فَأَصْبَحَ دِيْنُكَ أَحَبَّ الدِّيْنِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ. وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِيْ وَأَنَا أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ. فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ، قَالَ لَهُ قَائِلٌ صَبَوْتَ، قَالَ: لَا. وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْذَنَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری:4372، مسلم:4589)

کیا خیال ہے؟ اے ثمامہ! کہنے لگا: وہی جو پہلے کہہ چکا ہوں کہ اگر احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر گزار ہونا جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔ پھر تیسرے دن پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ اے ثمامہ! کہنے لگا: میرا وہی جواب ہے جو میں عرض کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: ثمامہ کو آزاد کر دو۔ چنانچہ آزاد ہونے کے بعد اس نے مسجد کے قریب ایک تالاب پر جا کر غسل کیا۔ پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا: اَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اے محمد ﷺ! اللہ کی قسم! پہلے روئے زمین پر آپ ﷺ کے چہرے سے زیادہ ناپسندیدہ چہرہ کوئی نہ تھا لیکن اب آپ ﷺ کا چہرہ مبارک میرے لیے دُنیا میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور محبوب چہرہ ہے اور کوئی دین مجھے آپ ﷺ کے دین سے زیادہ ناپسندیدہ نہ تھا لیکن اب یہی دین میرے لیے سب سے زیادہ محبوب دین ہے، آپ ﷺ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ مجھے کوئی اور شہر نہ تھا لیکن اب وہی شہر میرے لیے سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ جس وقت آپ ﷺ کے سواروں نے مجھے گرفتار کیا میں عمرے کے ارادے سے جا رہا تھا، اس بارے میں اب آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے انہیں بشارت دی اور عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب وہ (عمرہ کرنے) مکہ میں آئے تو ان سے کسی نے کہا: تو بھی بے دین ہو گیا؟ کہنے لگے: نہیں! بلکہ میں حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر اسلام لایا ہوں۔ اور کان کھول کر سن لو! اب تم کو یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک نبی ﷺ اجازت نہ دیں گے۔

1153. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: انْطَلِقُوْا إِلَى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ. فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَادَاهُمْ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ: أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ ذَلِكَ أُرِيْدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا أَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ وَرَسُوْلِهِ، وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ فَمَنْ وَجَدَ

1153۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو! لہٰذا ہم آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے حتی کہ ہم بیت المدراس میں آ گئے۔ پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور آواز دی۔ اے گروہ یہود! اسلام قبول کر لو محفوظ رہو گے۔ ان لوگوں نے کہا: اے ابو القاسم ﷺ! آپ ﷺ نے پیغام پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا مقصد بھی یہی تھا۔ پھر دوسری مرتبہ آپ ﷺ نے وہی کلمات دہرائے تو یہود نے پھر وہی جواب دیا: اے ابو القاسم ﷺ آپ ﷺ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری بار اپنی بات دہرائی اور فرمایا: تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ زمین اللہ کی اور اللہ کے رسول کی ملک ہے اور میں

مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوْا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ .
(بخاری:6944، مسلم:4591)

چاہتا ہوں کہ تم کو اس علاقے سے نکال دوں، لہٰذا تم میں سے جس کے پاس کوئی مال ہو اور وہ اسے فروخت کر سکے تو فروخت کر دے، ورنہ یاد رکھو! زمین اللہ کی اور اس کے رسول کی ہے۔

1154. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَائَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوْا وَأَجْلَى يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُوْدِ الْمَدِيْنَةِ .
(بخاری:4028، مسلم:4592)

1154۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنی النضیر اور بنی قریظہ نے (مسلمانوں سے) جنگ کی تو نبی ﷺ نے بنی نضیر کو تو جلاوطن کر دیا اور بنی قریظہ کو ان کے علاقے میں رہنے کی اجازت دے دی بلکہ ان پر احسان واکرام بھی فرمایا یہاں تک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کرا دیا اور عورتوں، بچوں اور ان کے مال و دولت کو مسلمانوں میں تقسیم کر دیا البتہ ان میں سے کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آ گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو امن دے دیا اور وہ مسلمان ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے مدینے کے تمام یہودیوں کو جلاوطن کر دیا تھا۔ مثلاً بنی قینقاع کو جو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا قبیلہ تھا اور بنی حارثہ کے یہودیوں کو اور تمام ان یہودیوں کو جو مدینے میں موجود تھے۔

1155. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيْبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلَى سَيِّدِكُمْ. فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَهُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ. قَالَ: لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ .
(بخاری:3043، مسلم:4596)

1155۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بنو قریظہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کو منصف تسلیم کر کے ہتھیار ڈالنا قبول کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب ہی تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے سردار کے احترام واستقبال کے لیے کھڑے ہو جاؤ! حضرت سعد رضی اللہ عنہ آ کر نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گئے تو آپ ﷺ نے انہیں بتایا کہ ان لوگوں نے اس شرط پر ہتھیار ڈالنا قبول کیا ہے کہ آپ جو فیصلہ کریں گے انہیں منظور ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ ان کے تمام لڑاکا جوانوں کو قتل کر دیا جائے اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا جائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم نے ان کے بارے میں ایسا فیصلہ کیا ہے جو بادشاہ (اللہ) کا فیصلہ ہے۔

1156. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ ، رَمَاهُ فِي الْأَكْحَلِ ، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

1156۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن معاذ) غزوۂ خندق میں زخمی ہو گئے تھے۔ آپ کو قریش کے حبان بن العرقہ نامی شخص نے تیر مارا تھا جو آپ کی گردن کی رگ میں لگا۔ نبی ﷺ نے آپ کے لیے مسجد میں ہی ایک خیمہ نصب کرا دیا تا کہ قریب ہونے کی بنا پر خبر گیری میں آسانی رہے۔ پھر جب نبی ﷺ غزوۂ خندق سے فارغ ہو کر واپس تشریف

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ. فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ. فَقَالَ: قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اخْرُجْ إِلَيْهِمْ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيْنَ فَأَشَارَ إِلَى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَأَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلَى حُكْمِهِ فَرَدَّ الْحُكْمَ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّيْ أَحْكُمُ فِيْهِمْ أَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَأَنْ تُسْبَى النِّسَاءُ وَالذُّرِّيَّةُ وَأَنْ تُقْسَمَ أَمْوَالُهُمْ.

(بخاری:4117، مسلم:4598)

لائے تو آپ ﷺ نے ہتھیار اُتار کر رکھ دیے اور غسل فرمایا اسی وقت حضرت جبریل علیہ السلام اس حالت میں آئے کہ وہ اپنے غبار سے اَٹے ہوئے سر سے گرد جھاڑ رہے تھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیے حالانکہ ہم نے تو ابھی تک ہتھیار نہیں اتارے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو پھر کہاں جانا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا۔ نبی ﷺ بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے اوران لوگوں نے آپ ﷺ کو منصف مانتے ہوئے ہتھیار ڈالنا قبول کرلیا لیکن آپ ﷺ نے فیصلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی طرف منتقل کردیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان کے متعلق یہ فیصلہ دیتا ہوں کہ لڑنے والوں کو قتل کردیا جائے، عورتوں اور بچوں کو غلام بنالیا جائے اوران کا مال مسلمانوں میں تقسیم کیا جائے۔

1157. عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِيْ لَهُ حَتّٰى أُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ وَإِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتَتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ إِلَّا الدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ. فَقَالُوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُوْ جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ مِنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

(بخاری:4122، مسلم:4600)

1157۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ، تو خوب جانتا ہے کہ مجھے اس سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے کہ تیری راہ میں ان لوگوں سے جہاد کروں جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا اور آپ ﷺ کو جلاوطن کردیا اوراے میرے مولا! میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے درمیان لڑائی کو ختم کردیا ہے لہٰذا اگر ابھی قریش کے ساتھ جنگ میں سے کچھ باقی ہے تو مجھے بھی زندہ رکھ تاکہ میں تیری راہ میں ان سے جہاد کروں اوراگر تو نے یہ لڑائی ختم کردی ہے تو میرے زخم کو کھول دے اوراس میں سے خون جاری کردے اوراسی زخم کو میری موت کا سبب بنادے۔ چنانچہ آپ کا زخم ہنسلی کے مقام سے بہنے لگا اور لوگ اس وقت ڈر گئے جب آپ کا خون بہہ کر بنی غفار کے خیمہ تک پہنچ گیا جو مسجد میں ہی تھا اور وہ گھبرا کر کہنے لگے: اے خیمے والو! یہ تمہارے خیمے کی جانب سے اِدھر کیا آرہا ہے؟ دیکھا گیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا اسی زخم کی وجہ سے آپ کا انتقال ہوگیا۔

1158. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ. فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيْقِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّيْ حَتّٰى نَأْتِيَهَا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّيْ، لَمْ يُرِدْ مِنَّا ذٰلِكَ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَنِّفْ

1158۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوۂ احزاب (خندق) سے فارغ ہوکر لوٹے تو آپ ﷺ نے حکم دیا: کوئی شخص نمازِ عصر نہ پڑھے جب تک کہ بنی قریظہ میں نہ پہنچ جائے۔ پھر بعض لوگوں کو عصر کا وقت راستے میں آگیا تو ان میں سے کچھ کہنے لگے ہم تو جب تک بنی قریظہ میں نہ پہنچ جائیں نمازِ عصر نہ پڑھیں گے اور کچھ نے کہا کہ نہیں ہم تو نماز پڑھیں گے کیونکہ آپ ﷺ کی مراد یہ نہ تھی کہ نماز قضا کی جائے۔ جب اس

وَاحِدًا مِنْهُمْ .
(بخاری:946، مسلم:4602)

معاملہ کا ذکر نبی ﷺ کی خدمت میں کیا گیا تو آپ ﷺ دونوں میں سے کسی کے عمل پر ناراض نہ ہوئے۔

1159. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَكَّةَ وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ يَعْنِي شَيْئًا وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوْهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُوْنَةَ وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِيْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ . (بخاری:2630، مسلم:4603)

1159۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین مکے سے مدینے میں آئے تھے ان کے پاس کچھ نہ تھا جب کہ انصار زمینوں اور جاگیروں کے مالک تھے۔ انصار نے مہاجرین کے ساتھ اپنا مال باہم اس طرح تقسیم کرلیا تھا کہ ہر سال انہیں اپنی پیداوار میں سے پھل وغیرہ دیا کرتے جب کہ مہاجرین ان کے ساتھ مل کر کام اور محنت کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی والدہ تھیں نے نبی ﷺ کو کھجور کا ایک درخت دیا تھا جو آپ ﷺ نے اپنی آزاد کردہ لونڈی حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کو دے دیا تھا جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔ جب نبی ﷺ خیبر کی لڑائی سے فارغ ہوکر مدینہ میں واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو وہ تمام عطیات واپس لوٹا دیے جو انہوں نے از قسم پھل وغیرہ مہاجرین کو دیے تھے اور نبی ﷺ نے بھی میری والدہ کو کھجور کا وہ درخت واپس کردیا اور آپ ﷺ نے حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بدلے میں اپنے باغ میں سے کچھ درخت دے دیے۔

1160. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتّٰى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرَ وَإِنَّ أَهْلِيْ أَمَرُوْنِيْ أَنْ آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ الَّذِيْ كَانُوا أَعْطَوْهُ أَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَاهُ أُمَّ أَيْمَنَ فَجَاءَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِيْ عُنُقِيْ تَقُوْلُ: كَلَّا وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَا يُعْطِيْكَهُمْ وَقَدْ أَعْطَانِيْهَا أَوْ كَمَا قَالَتْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَكِ كَذَا وَتَقُوْلُ كَلَّا وَاللّٰهِ حَتّٰى أَعْطَاهَا حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ كَمَا قَالَ .
(بخاری:4120، مسلم:4604)

1160۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو صورتِ حال یہ تھی کہ) کوئی شخص نبی ﷺ کو کھجور کے درخت دے رہا ہے (اور کوئی کچھ اور چیز) پھر بنی قریظہ اور بنی نضیر کے علاقے فتح ہوئے تو میرے خاندان والوں نے مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں آپ ﷺ سے ان درختوں کے بارے میں پوچھوں جو انہوں نے آپ ﷺ کو دیے تھے کہ وہ سب یا ان میں سے کچھ آپ ﷺ واپس لوٹا دیں جب کہ نبی ﷺ وہ درخت حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو عطا فرما چکے تھے، یہ اطلاع ملتے ہی حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالا اور کہنے لگیں ہرگز نہیں! قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! نبی ﷺ یہ درخت تم کو ہرگز نہ دیں گے یہ تو آپ ﷺ مجھے عطا فرما چکے ہیں۔ یا حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے اسی قسم کی کوئی اور بات کہی۔ اور نبی ﷺ فرمار ہے تھے: لو تم یہ لے لو لیکن وہ یہی اصرار کیے جارہی تھیں کہ نہیں

! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بدلے میں اسی طرح کے دس درخت عطا فرمائے۔ یا جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ (راوی کو مغالطہ ہے)۔

1161. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمٰى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.
(بخاری: 3153، مسلم: 4606)

1161۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے قلعۂ خیبر کا محاصرہ کر رکھا تھا کہ ایک شخص نے ایک کپی پھینکی جس میں چربی بھری ہوئی تھی اسے دیکھتے ہی میں نے چھلانگ لگائی تا کہ اسے لے لوں لیکن جونہی میں نے پلٹ کر دیکھا تو نبی ﷺ کو موجود پایا اور آپ ﷺ کو دیکھ کر مجھے شرم آ گئی۔

1162. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ مِنْ فِيْهِ إِلٰى فِيَّ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى إِلٰى هِرَقْلَ قَالَ: فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَا هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَقَالُوْا نَعَمْ. قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَأُجْلِسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ. فَقَالَ: قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ،فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ. قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنْ يُؤْثِرُوْا عَلَيَّ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا. قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ، قُلْتُ: لَا قَالَ أَيَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ

1162۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی زبان سے یہ گفتگو سنی۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جس زمانے میں میرے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح (صلح حدیبیہ) تھی، میں سفر پر روانہ ہوا۔ جب میں ملک شام میں تھا، ہرقل کے نام نبی ﷺ کا نامہ مبارک پہنچا جو حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لے کر آئے تھے انہوں نے وہ خط بُصریٰ کے سردار کو دیا اور بُصریٰ کے رئیس نے وہ نامہ مبارک ہرقل کو پہنچا دیا، جب یہ نامہ مبارک ہرقل کو ملا تو اس نے پوچھا: کیا اس علاقہ میں کوئی ایسا فرد موجود ہے جس کا تعلق اس شخص کی قوم سے ہو جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں! حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بلایا گیا اور میرے ساتھ قریش کے کچھ اور لوگ بھی تھے۔ ہم سب ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھایا اور پوچھا تم میں سے کون شخص نسب کے لحاظ سے اس شخص سے زیادہ قریب ہے جو خود کو نبی کہتا ہے؟ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں سب سے قریب ہوں۔ چنانچہ ان لوگوں نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھا دیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان کو بلایا اور اس سے کہا کہ ان سب لوگوں کو بتا دو کہ میں (ہرقل) اس شخص (ابوسفیان) سے اس شخص کے بارے میں جو خود کو نبی کہتا ہے کچھ سوالات کروں گا لہٰذا اگر یہ شخص (ابوسفیان رضی اللہ عنہ) مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کو جھٹلا دینا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ میرے ساتھی مجھے جھٹلا دیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھو کہ اس شخص کا حسب نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ تو ہم میں سے بہت ہی عالی نسب ہیں۔ اس نے پوچھا: کیا ان کے باپ دادا میں

أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ. قَالَ: قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ. قَالَ: قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ. قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ قُلْتُ لَا. وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا. ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فِيكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يُزِيدُونَ. وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ

کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا: نہیں! اس نے پوچھا: کیا تم نے دعویٰ نبوت سے پہلے انہیں کبھی جھوٹ بولتے سنا؟ میں نے کہا: نہیں! پھر اس نے پوچھا: ان کی پیروی امیر لوگ کرتے ہیں یا غریب؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ غریب لوگ۔ پوچھا: ان کے ماننے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟ میں نے کہا: کم نہیں ہو رہی بلکہ بڑھ رہی ہے۔ پوچھا: کیا ان کے پیروکاروں میں سے کوئی شخص ان کا دین قبول کر لینے کے بعد اس دین کو بُرا سمجھ کر اس سے پھرا بھی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! پوچھا: کیا تم لوگوں نے ان سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! پوچھا: تو ان سے تمہاری لڑائی کا نتیجہ کیا رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان ڈول کی مانند ہے کبھی انہوں نے ہم پر کامیابی حاصل کر لی اور کبھی ہم ان پر کامیاب ہو گئے۔ پوچھا: کیا وہ کبھی عہد شکنی بھی کرتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں، اور اس وقت بھی ہمارے اور ان کے درمیان ایک مدت کے لیے معاہدہ ہے لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ اس مرتبہ وہ کیا کرتے ہیں۔ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس تمام گفتگو کے دوران میں مجھے اس فقرے کے سوا اور کوئی بات اپنی طرف سے شامل کرنے کا موقع نہ ملا۔ اس نے پوچھا: کیا اس قسم کا دعویٰ اس سے پہلے کسی اور شخص نے بھی کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔

اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو کہ میں نے تم سے ان کے خاندان کے متعلق پوچھا تھا تو تم نے کہا کہ وہ ہم میں بہت عالی نسب ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ تمام انبیاء اپنی قوم کے سب سے اونچے خاندان میں مبعوث ہوئے ہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے۔ تم نے کہا: نہیں۔ تو میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر ان کے آبا واجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ یہ شخص اپنے باپ دادا کی حکومت کا طالب ہے۔ پھر میں نے ان کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا کہ وہ غریب طبقہ کے لوگ ہیں یا خوش حال لوگ۔ تم نے کہا: غریب لوگ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ انبیاء کے پیروکار یہی لوگ ہوتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے ان کو نبوت کے دعوے سے پہلے کبھی جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ تم نے کہا: نہیں۔ تو میں سمجھ گیا کہ جس شخص نے لوگوں کے معاملات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا، یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹ بولے۔ پھر میں نے تم سے ان کے پیروکاروں کے بارے میں پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی بھی اس دین کو ناپسند کر کے دین سے پھرا ہے۔ تم نے کہا کہ نہیں۔ اور یہی ایمان کی

الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ. فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ. ثُمَّ قَالَ: بِمَ يَأْمُرُكُمْ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ. قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ. وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ. قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى. أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا بِأَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

(بخاری:4553، مسلم:4607)

کیفیت ہے کہ وہ جب دل میں آتا ہے تو پھر نکلتا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ کے ساتھی بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں، تم نے کہا کہ بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کی صورت یہی ہوتی ہے کہ وہ بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ اپنے کمال کو پہنچے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم نے ان سے جنگ کی ہے۔ تم نے کہا کہ ہاں ہماری ان سے جنگ ہوتی رہی ہے اور لڑائی میں کبھی ہم کامیاب ہوئے اور کبھی وہ۔ یہی حال تمام رسولوں کا ہے کہ ابتدا میں ان کی آزمائش ہوتی ہے اور آخر کار کامیابی انہی کو حاصل ہوتی ہے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں تم نے کہا نہیں! اور انبیاء کبھی عہد شکنی نہیں کرتے۔ میں نے تم سے پوچھا کہ کیا یہ دعویٰ آپ ﷺ سے پہلے کسی اور نے بھی کیا تھا، تم نے کہا نہیں۔ تو میں سمجھ گیا کہ اگر آپ ﷺ سے پہلے کسی اور نے بھی یہ دعویٰ کیا ہوتا تو یہ ماننا پڑتا کہ یہ شخص ایسی بات کی نقل کر رہا ہے جو اس سے پہلے کہی گئی تھی۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہرقل نے پوچھا: یہ شخص تم کو کن باتوں کا حکم دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم کو نماز، زکوۃ، صلۂ رحمی اور پاک بازی کا حکم دیتا ہے۔ ہرقل نے کہا: ان کے بارے میں جو کچھ تم نے بتایا ہے اگر وہ سچ ہے تو یقیناً وہ نبی ہے۔ مجھے یہ بات پہلے سے معلوم ہے کہ ایک رسول آنے والا ہے لیکن میرا خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں اُس تک پہنچ سکوں گا تو میں ضرور اُس سے ملنا پسند کرتا، اور اگر میں اُس کے پاس ہوتا تو ضرور اُس کے پاؤں دھوتا اور یقیناً اُس کی حکومت اس سرزمین تک آ پہنچے گی جو آج میرے پاس ہے۔ حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد ہرقل نے نبی ﷺ کا نامۂ مبارک طلب کیا اور اسے پڑھا تو اس میں تحریر تھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ کے رسول ہیں شاہ روم ہرقل کے نام۔۔ سلام اس پر جو ہدایت کا پیروکار ہو۔ اما بعد! میں کلمہ توحید کے ذریعے سے تم کو۔ مسلمان ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرلو! یہی دین تمہاری سلامتی کا ضامن ہے اگر تم مسلمان ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم کو دوہرا اجر عطا فرمائے گا لیکن اگر تم نے اسلام کی دعوت قبول نہ کی تو تم کو گناہ ہوگا۔ ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ ط فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ﴾ [آل عمران 64] ''اے اہل کتاب! آؤ ایک بات کی طرف جو

ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنائے، اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں۔''

جب ہرقل نامہ مبارک پڑھ چکا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوگئیں، شور بے حد بڑھ گیا اور طرح طرح کی باتیں ہونے لگیں۔ ہرقل نے اپنے کارندوں کو حکم دیا اور ہمیں باہر بھیج دیا گیا۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم وہاں سے نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ''اب کبشہ کے بیٹے (مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ بہت بلند ہوگیا۔'' آج اس سے بادشاہ بھی ڈرنے لگا اس کے بعد مجھے یہ یقین ہوگیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور عنقریب غالب آکر رہیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

1163. عَنِ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَا. وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهٖ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِيْ نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهٖ أَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ. ثُمَّ قَالَ:

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ. أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهٗ.

(بخاری:2930، مسلم:4615)

1163۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا: اے ابوعمارہ! کیا تم لوگ غزوۂ حنین میں بھاگ نکلے تھے؟ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز پیٹھ نہیں دکھائی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے چند جلد باز نوجوان جن کے پاس ہتھیار نہ تھے، آگے بڑھ گئے تھے اور ان کا سابقہ ایسے تیراندازوں سے پڑا جن کا کوئی تیر کبھی خطا نہ جاتا تھا۔ یہ لوگ قبیلۂ ہوازن اور بنی نصر کے تھے، ان تیراندازوں نے تیروں کی ایسی بوچھاڑ کی کہ کوئی تیر خطا نہ گیا۔ پھر اس وقت یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل آگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت ابوسفیان بن الحرث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی باگ تھامے آگے کی طرف سے اسے چلا رہے تھے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر سے نیچے اتر آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو مدد کے لیے پکارا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رجز پڑھ رہے تھے: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔ میں یقیناً اللہ کا نبی ہوں۔ ہرگز جھوٹا نہیں ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی از سر نو صف بندی کی (اور دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا)۔

1164. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عُمَارَةَ أَتَوَلَّيْتَ يَوْمَ حُنَيْنٍ. فَقَالَ: أَمَّا

1164۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بنی قیس کے ایک شخص نے پوچھا: کیا آپ لوگ غزوۂ حنین کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگے تھے۔ حضرت

أَنَا فَأَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يُوَلِّ وَلٰكِنْ عَجِلَ سَرَعَانُ الْقَوْمِ فَرَشَقَتْهُمْ هَوَازِنُ وَأَبُوْسُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرَأْسِ بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ يَقُوْلُ
"أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ".
(بخاری:4315، مسلم:4616)

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ بات درست ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میدان چھوڑ کر نہیں بھاگے تھے، ہوا یہ کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ بہت ماہر تیرانداز تھے۔ ہم نے ان پر حملہ کیا۔ وہ شکست کھا کر بھاگ اٹھے تو ہم مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے۔ پھر انہوں نے ہمارا استقبال تیروں کی بوچھاڑ سے کیا۔ اور اس موقع پر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید رنگ خچر پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ (بن الحرث) اس خچر کی باگیں تھامے ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ انا النبی لا کذب الخ میں اللہ کا نبی اور سچا ہوں۔

1165. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوْا نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ وَقَالَ مَرَّةً نَقْفُلُ فَقَالَ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ. فَقَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.
(بخاری:4325، مسلم:4620)

1165۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا۔ کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو ہم واپس چلے جائیں گے۔ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری اور کہنے لگے کہ ہم اسے فتح کیے بغیر ہی واپس چلے جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا کل پھر جنگ کرو۔ دوسرے دن لڑائی ہوئی جس میں مسلمانوں کو زخم پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم انشاء اللہ کل واپس چلے جائیں گے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سب کو پسند آیا۔ یہ کیفیت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

1166. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ فِيْ يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُوْلُ ﴿ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ الْآيَةَ. (بنی اسرائیل:81)
(بخاری:2478، مسلم:4625)

1166۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے دن) داخل ہوئے تو کعبہ کے چاروں طرف تین سو ساٹھ (360) بت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھڑی سے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں تھی ایک ایک بت کو کچوکے دیتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴾ [بنی اسرائیل:81] "حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔"

1167. عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ بَيْنَهُمْ كِتَابًا، فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا أَنَا بِالَّذِيْ أَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى

1167۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں فریقوں کی طرف سے ایک دستاویز لکھی اور اس میں لکھا: "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" تو مشرک کہنے لگے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ لکھو، کیونکہ اگر ہم یہ بات مانتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ نہ کرتے، اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: اسے مٹا دو! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو اس کو مٹانے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ یہ عبارت خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے مٹا دی۔ اس موقع پر مشرکوں سے صلح ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَنْ يَدْخُلَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلُوهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ. فَسَأَلُوهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيهِ.

(بخاری:2698، مسلم:4629)

ساتھی تین دن کے لیے (مکے میں) آئیں گے اور جب مکہ میں داخل ہوں گے تو ان کے ہتھیار جلبان (میان) میں ہوں گے ،لوگوں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''جلبان'' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے کہا: میان اور جو کچھ اس میں ہو۔

1168. أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرٰى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ؟ فَقَالَ: بَلٰى. فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِيْ دِيْنِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ: فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللّٰهُ أَبَدًا. فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللّٰهُ أَبَدًا. فَنَزَلَتْ سُوْرَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُمَرَ إِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

(بخاری:3182، مسلم:4633)

1168۔ابووائل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب صفین میں تھے تو حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر کہنے لگے: اے لوگو! اپنی غلطی کو پہچانو۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو اگر ہم لڑنا چاہتے تو جنگ ہوجاتی ۔ اس موقع پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا یہ درست نہیں کہ ہمارے مقتول جنت میں جائیں گے اور ان کے مقتول دوزخ میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر کس لیے ہم اپنے دین کی ذلت گوارا کریں؟ کیا ہم اسی طرح لوٹ جائیں گے جب کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ نہیں کیا؟ اس کے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں اور وہ مجھے کبھی رُسوا اور برباد نہیں کرے گا۔ یہ جواب سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اس سے بھی وہی باتیں کہیں جو آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی تھیں ۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی رُسوا اور برباد نہ کرے گا۔اسی موقع پر سورۂ فتح نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری سورت آخر تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پڑھ کر سنائی ۔ سننے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہی (صلح حدیبیہ) فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں!۔

1169. عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ. فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ حَصِيْرًا فَأَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا،

1169۔حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے غزوہ اُحد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زخمی ہونے کی تفصیل پوچھی گئی آپ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک شہید ہو گئے تھے ۔خود ٹوٹ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں دھنس گیا تھا۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پانی ڈال رہے تھے ۔جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون کسی طرح رکتا نہیں بلکہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے تو آپ نے ٹاٹ

ثُمَّ أَلْزَقَتْهُ، فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.
(بخاری:2911، مسلم:4642)

کا ایک کپڑا جلایا۔ جب وہ راکھ بن گیا تو اسے زخم پر چپکا دیا۔ اس کے بعد خون رک گیا۔

1170. قَالَ عَبْدُاللّٰهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.
(بخاری:3477، مسلم:4646)

1170۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی نبی ﷺ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ ایک نبی علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں جسے اس کی قوم نے مار مار کر لہولہان کر دیا تھا۔ وہ اپنے چہرے سے خون صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے تھے: اے اللہ! میری قوم کو معاف فرما۔ یہ لوگ نادان ہیں۔

1171. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهِ يُشِيْرُ إِلٰى رَبَاعِيَتِهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.
(بخاری:4073، مسلم:4648)

1171۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوا اس قوم پر جس نے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ "یہ کیا"، یہ ارشاد فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرمایا: اور اللہ تعالیٰ کا شدید غضب نازل ہوا اس بدنصیب پر جسے رسول اللہ ﷺ نے جہاد کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے قتل کیا۔

1172. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُوْ جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوْسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيْءُ بِسَلٰى جَزُوْرِ بَنِيْ فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلٰى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتّٰى سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِيْ شَيْئًا لَوْ كَانَ لِيْ مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ. ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِيْ جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ

1172۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خانہ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور اس کے چند ساتھی وہاں بیٹھے تھے۔ اچانک انھوں نے باہم ایک دوسرے سے کہا: تم میں سے کون یہ کام کر سکتا ہے کہ فلاں قبیلہ میں جو اونٹ کی اوجھڑی پڑی ہے وہ لا کر نبی ﷺ کی پیٹھ پر رکھ دے جب آپ ﷺ سجدے میں جائیں؟ ان میں جو سب سے زیادہ بدبخت (عقبہ بن ابی معیط) اٹھا اور جا کر وہ اوجھڑی اٹھا لایا۔ اس کے بعد انتظار کرنے لگا حتیٰ کہ جب آپ ﷺ سجدے میں گئے تو اس بدبخت نے اوجھڑی آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان پیٹھ پر رکھ دی۔ اس وقت میری حالت یہ تھی کہ میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا لیکن کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ کاش اس وقت مجھے ایسے ذرائع حاصل ہوتے کہ میں اس بیہودگی کو روک سکتا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بے ہودہ حرکت کرنے کے بعد یہ لوگ ہنستے جاتے تھے اور اس حرکت کی ذمہ داری ایک دوسرے کے سر ڈالتے تھے۔ ادھر ﷺ سجدے میں ہی پڑے رہے اور آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک نہ اٹھایا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے یہ بوجھ آپ ﷺ کی پیٹھ سے اتار پھینکا اور آپ ﷺ نے سر مبارک سجدے سے اٹھایا۔ آپ ﷺ نے تین بار بددعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ "اے اللہ! قریش کو سزا دے"۔ آپ ﷺ کی بددعا ان لوگوں کو بہت گراں گزری

بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ، قَلِيبِ بَدْرٍ.
(بخاری:240، مسلم:4649)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ان لوگوں کا اعتقاد تھا کہ اس شہر (مکہ) میں جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک ایک کا نام لے کر بددعا کی اور فرمایا: اے اللہ! ابوجہل کی گرفت فرما! عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما! اوران سب کو ان کی زیادتیوں کی سزا دے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ساتواں نام بھی گنوایا تھا لیکن وہ راوی کو یاد نہیں رہا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ تمام لوگ جن کے نام لے کر آپ ﷺ نے بددعا دی۔ میں نے خود ان کو گڑھے میں (بدر کے گڑھے میں) اوندھے منہ پچھڑا ہوا دیکھا ہے۔

1173. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ؟ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِيَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ. فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي. فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي، مَلَكُ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ، ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ: ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَلْ أَرْجُوط أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.
(بخاری:3231، مسلم:4653)

1173۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ پر غزوۂ احد سے زیادہ سخت دن بھی کوئی آیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیری قوم کے ہاتھوں بہت تکلیفیں برداشت کی ہیں۔ سب سے زیادہ دکھ جو مجھے پہنچا وہ عقبہ کے دن پہنچا جب میں نے ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے آگے دین پیش کیا تھا اور اس نے میری بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ میں شدید رنج وغم کی کیفیت میں جدھر منہ اٹھا چل پڑا اور مجھے اس وقت ہوش آیا جب میں قرن ثعالب میں پہنچ گیا۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو مجھ پر ایک بدلی سایہ کیے ہوئے تھی۔ میں نے غور سے دیکھا تو اس میں حضرت جبریل علیہ السلام تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری قوم کی باتیں اور جو جواب انہوں نے آپ ﷺ کو دیا، سن لیا ہے اور اللہ نے آپ ﷺ کی طرف ملک الجبال (پہاڑوں کے نگران فرشتے) کو بھیجا ہے تاکہ اپنی قوم کے بارے میں آپ ﷺ جو کچھ چاہتے ہیں اسے حکم دیں۔ پھر مجھے ملک الجبال کی آواز سنائی دی اس نے سلام کیا، اس کے بعد کہا: اے محمد ﷺ! اب معاملہ آپ ﷺ کی مرضی پر ہے۔ آپ حکم دیں تو میں ان کو مکے کے دو پہاڑوں ابوقبیس اور قعیقعان کے درمیان کچل دوں۔ اس پیشکش کو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں توقع کرتا ہوں کہ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

1174. عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ

1174۔ حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی معرکے میں شریک تھے کہ آپ ﷺ کی انگلی زخمی ہوگئی اور اس میں سے خون

فَقَالَ: هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ . (بخاری:2802،مسلم:4654)

نکل آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو محض ایک انگلی ہے جو زخمی اور خون آلود ہوئی ہے۔ یہ سب (دکھ) جو تجھے پہنچا ہے اللہ کی راہ میں پہنچا ہے۔

1175. عَنْ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَائَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَكُوْنَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَالضُّحٰىo وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰىo مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى o ﴾ .
(بخاری:4950،مسلم:4656)

1175۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں (تہجد کے لیے) کھڑے نہ ہوئے تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی: اے محمد ﷺ! میرا خیال ہے کہ تم کو تمہارے شیطان نے چھوڑ دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دو تین راتوں سے میں نے اس کو تمہارے پاس آتے نہیں دیکھا اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی: ﴿ وَالضُّحٰىo وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰىo مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰىo ﴾ "قسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب کہ وہ چھا جائے تمہارے رب نے تم کو ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔"

1176. عَنْ أُسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيْفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَائَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ وَفِيهِمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ. فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1176۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جن پر ایک پالان پڑا ہوا تھا اور اس کے نیچے فدک کی بنی ہوئی ایک چادر بچھی تھی۔ اسی گدھے پر آپ ﷺ کے پیچھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بن زید بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ بنی حارث بن الخزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے۔ یہ واقعہ غزوۂ بدر سے پہلے کا ہے۔ آپ ﷺ ایک ایسی مجلس کے قریب سے گزرے جس میں سب قسم کے لوگ (مسلمان، مشرکین اور یہودی) ملے جلے بیٹھے تھے، انہی لوگوں میں عبداللہ بن اُبی بن سلول (منافق) بھی تھا اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کی گرد ان لوگوں پر پڑی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک پر چادر ڈال لی اور کہنے لگا: ہم پر غبار نہ اُڑاؤ! نبی ﷺ نے ان لوگوں کو سلام کیا۔ پھر رُک کر سواری سے نیچے اتر آئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن پڑھ کر سنایا۔ عبداللہ بن اُبی نے کہا: آپ ﷺ کی باتیں بہت اچھی ہیں تاہم جو کچھ آپ ﷺ کہتے ہیں اگر سچ بھی ہو تو پھر بھی آپ ﷺ ہماری مجالس میں آکر ہم کو تکلیف نہ دیا کریں بلکہ اپنے ٹھکانے پر واپس چلے جائیں۔ ہم میں سے جو شخص آپ ﷺ کے پاس آئے اسے آپ ﷺ اپنی باتیں سنائیں۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: آپ ﷺ ضرور ہماری مجالس میں تشریف لا کر ہمیں یہ باتیں سنایا کریں کیونکہ ہم ان باتوں کو پسند کرتے ہیں۔ بات اس قدر بڑھ گئی کہ مسلمانوں، مشرکوں اور یہود نے ایک دوسرے کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیار

وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ أَىْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَى مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا. قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(بخاری:6254، مسلم:4659)

ہو گئے ۔ نبی ﷺ مسلسل ان سب کو خاموش رہنے کی تلقین کرتے رہے اور جھگڑا ختم کرنے کی کوشش کرتے رہے ۔ پھر آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: اے سعد رضی اللہ عنہ! کیا تم نے نہیں سنا اس شخص ابوحباب یعنی عبداللہ بن اُبی نے کیا کہا؟ اس نے یہ اور یہ باتیں کی ہیں ۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اسے معاف فرما دیجیے اور درگزر سے کام لیجیے ۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے وہ اور کسی کے نصیب میں کہاں ۔ اس بستی والوں نے تو یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ اس شخص (عبداللہ بن اُبی) کو تاج پہنا دیں اور اس کے سر پر سرداری کی پگڑی بندھوا دیں لیکن جب یہ تجویز اللہ تعالیٰ نے اس حق کے ذریعے سے جو آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے رد کردی تو وہ آپ ﷺ سے جلنے لگا ہے اور یہ جو کچھ اس نے کیا ہے اسی حسد کا نتیجہ ہے ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے معاف فرما دیا ۔

1177. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ،قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِاللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَهُ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ ﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴾.
(بخاری:2691، مسلم:4661)

1177۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے لوگوں نے عرض کیا: کیا اچھا ہوتا اگر آپ ﷺ عبداللہ بن اُبی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوتِ اسلام دیتے)۔ چنانچہ نبی ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اور مسلمان بھی گئے ۔ آپ ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے اور مسلمان آپ ﷺ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے ۔ یہ شور اور بنجر زمین تھی ۔ جب آپ ﷺ اس کے پاس پہنچے تو وہ بدبخت کہنے لگا: مجھ سے دُور رہیے، آپ ﷺ کے گدھے کی بُو سے مجھے سخت تکلیف پہنچ رہی ہے ۔ یہ سن کر انصار میں سے ایک شخص نے کہا: نبی ﷺ کے گدھے کی بو تیری بو سے کہیں زیادہ خوشگوار ہے ۔ اس پر عبداللہ کے آدمیوں میں سے ایک شخص کو غصہ آ گیا ۔ وہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے ۔ اس کے بعد تو دونوں طرف سے ہر ایک کے ساتھی ایک دوسرے پر بپھر گئے اور ان میں لکڑیوں، ہاتھوں اور جوتیوں سے خوب مار کٹائی ہوئی ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوا کہ یہ آیت ﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴾ [الحجرات: 9] ''اور اگر اہلِ ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔'' انہی کے بارے میں نازل ہوئی تھی ۔

1178. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

1178۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے

ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَدَ، فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا جَهْلٍ؟ قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ أَوْ قَالَ قَتَلْتُمُوْهُ.

(بخاری:3963، مسلم:4662)

دن فرمایا: کون خبر لاتا ہے کہ ابوجہل کا انجام کیا ہوا؟ یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو آپ نے دیکھا کہ اسے عفراء کے بیٹوں نے قتل کر دیا تھا اور ٹھنڈا ہونے کے قریب تھا، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر پوچھا: تو ابوجہل ہے؟ کہنے لگا: تو کیا اس (خود ابوجہل) سے بڑا کوئی ہے جسے اس کی قوم نے قتل کیا ہو؟ یا اس نے کہا تھا: جسے تم نے قتل کیا ہو؟۔

1179. جَابِرِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَأْذَنْ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً وَإِنَّهُ قَدْ عَنَّانَا وَإِنِّيْ قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ قَالَ وَأَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ شَأْنُهُ وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ نَعَمِ ارْهَنُوْنِيْ قَالُوْا أَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ قَالَ ارْهَنُوْنِيْ نِسَائَكُمْ. قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَائَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ أَبْنَائَكُمْ. قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَائَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ. هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ، يَعْنِي السِّلَاحَ، فَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُوْ نَائِلَةَ وَهُوَ أَخُوْ كَعْبٍ مِنَ الرَّضَاعَةِ. فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِصْنِ. فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هٰذِهِ السَّاعَةَ. فَقَالَ إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَأَخِيْ أَبُوْ نَائِلَةَ. قَالَتْ أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ أَخِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيْعِيْ أَبُوْ نَائِلَةَ إِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ إِلٰى طَعْنَةٍ بِلَيْلٍ لَأَجَابَ. قَالَ وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ

1179۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی ہے جو کعب بن اشرف کو انجام تک پہنچائے۔ اس شخص نے اللہ اور رسول اللہ کو بہت ستایا ہے۔ یہ سن کر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ پسند فرمائیں گے کہ میں اسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر مجھے اجازت دیجیے۔ میں اس سے حسب موقع جو باتیں ضروری ہوں کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو اجازت ہے جیسی گفتگو ضروری ہو کرو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کعب بن اشرف کے پاس گئے اور اس سے کہا: یہ شخص (مراد نبی ﷺ) ہم سے زکوٰۃ وصدقات طلب کرتا ہے۔ اس نے ہم کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں تمہارے پاس قرض مانگنے آیا ہوں۔ کہنے لگا: ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا تم کو یہ شخص ابھی اور تکلیف دے گا۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم چونکہ اس کی اطاعت قبول کر چکے ہیں اس لیے اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا انجام دیکھنے سے پہلے اس کا ساتھ چھوڑ دیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہمیں ایک یا دو وسق کھجور (ساٹھ صاع تقریباً سوا چار من) ادھار دے دو۔ کہنے لگا: ٹھیک ہے، تم میرے پاس کوئی چیز رہن رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کون سی چیز رہن رکھنا چاہتے ہو؟ کہنے لگا: اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: ہم اپنی عورتیں تیرے پاس کیسے رہن رکھ سکتے ہیں جب کہ تو عربوں میں سب سے زیادہ حسین وجمیل شخص ہے۔ کہنے لگا: اچھا اپنے بیٹے رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا: بیٹے تیرے پاس کیسے رہن رکھ دیں اگر ہم ایسا کریں گے تو کل ان کو طعنہ دیا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو ایک یا دو وسق کے بدلے میں گروی رکھے گئے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ بات ہمارے لیے باعث شرم ہوگی، البتہ ہم تیرے پاس اپنے ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں۔ یہ معاملہ طے پا گیا۔ اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں عنقریب تمہارے پاس آؤں گا۔ پھر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس رات کے وقت گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابو

مَسْلَمَةَ مَعَهُ رَجُلَيْنِ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعَرِهِ فَأَشَمُّهُ فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ وَقَالَ مَرَّةً ثُمَّ أُشِمُّكُمْ. فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفَحُ مِنْهُ رِيحُ الطِّيبِ. فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا أَيْ أَطْيَبَ. قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ. فَقَالَ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشَمَّ رَأْسَكَ قَالَ نَعَمْ فَشَمَّهُ ثُمَّ أَشَمَّ أَصْحَابَهُ ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا اسْتَمْكَنَ مِنْهُ قَالَ دُونَكُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ.

(بخاری:4037،مسلم:4664)

نائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کعب بن اشرف کے رضاعی بھائی تھے۔ اس نے انہیں اپنے قلعہ کے اندر بلا لیا اور خود بھی ان کے پاس آنے کے لیے نیچے اترنے لگا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا: اس وقت کہاں جاتے ہو؟ کعب نے کہا: کوئی حرج نہیں، یہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا بھائی ابو نائلہ رضی اللہ عنہ ہی تو ہیں۔ کہنے لگی! مجھے تو اس آواز سے خون ٹپکتا محسوس ہو رہا ہے۔ کعب کہنے لگا: کچھ نہیں! صرف محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ رضی اللہ عنہ ہیں، پھر عزت و آبرو والے شخص کو تو اگر رات کے وقت بھی نیزہ کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ یہ دعوت قبول کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ دو اور آدمیوں کو لائے تھے اور انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ جس وقت یہ شخص یعنی کعب آئے گا تو میں اس کے سر کے بال سونگھوں گا، جب تم دیکھو کہ میں نے اس کا سر قابو میں کر لیا ہے تو تم آگے بڑھ کر اسے قتل کر دینا۔ اور ایک مرتبہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: پھر میں تم سے کہوں گا کہ تم بھی اس کے بال سونگھو (تم آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دینا) جب کعب بن اشرف اُتر کر ان کے پاس چادر اوڑھے اس حال میں آیا کہ اس کے جسم سے خوشبو کے بھبکے اٹھ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو آج تک ایسی عمدہ خوشبو نہیں دیکھی۔ کعب کہنے لگا: میرے پاس ایک ایسی عورت ہے جو عرب کی سب عورتوں سے زیادہ خوشبو میں بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی کامل ہے، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارا سر سونگھوں! اس نے کہا: سونگھ لو۔ انہوں نے پہلے خود اس کے سر کو سونگھا اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو سنگھایا پھر کہا: ایک مرتبہ اور اجازت دے دو۔ اس نے کہا اجازت ہے۔ اس مرتبہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس کا سر مضبوطی سے قابو کر لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا: تم لوگ آگے آؤ اور اپنا کام انجام دو۔ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ اس کے بعد یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کی اطلاع دی۔

1180. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ

1180۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر حملہ کیا تو ہم نے خیبر کے قریب پہنچ کر فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بھی سوار ہو گئے، میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھا تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے کوچہ و بازار میں سے گزر رہے تھے تو میرا زانو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چھو رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہبند

فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتّٰى إِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ. إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ﴿ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴾ قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا: مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ يَعْنِي الْجَيْشَ. قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً.
(بخاری: 371، مسلم: 4665)

آپ ﷺ کی ران پر سے کھسک گیا تھا اور مجھے آپ ﷺ کی ران کی سفیدی نظر آ رہی تھی، جب آپ ﷺ خیبر کی بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللّٰهُ أَكْبَرُ! خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ''اللہ سب سے بڑا ہے! خیبر برباد ہوگیا، ہم جب کسی قوم کے صحن میں جا اترتے ہیں تو خبردار کیے گئے لوگوں کی شامت آ جاتی ہے۔'' یہ الفاظ آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگ اپنے کام کاج میں مصروف تھے اور کہنے لگے: حضرت محمد ﷺ آگئے اور فوج آپ ﷺ کے ساتھ ہے! حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ہم نے خیبر فتح کر لیا۔

1181. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ. وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا، فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ. فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ. ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى

1181۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ خیبر پر حملے کے لیے نکلے تو رات کے وقت سفر کیا۔ راہ میں ایک شخص نے عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عامر رضی اللہ عنہ! کیا تم ہمیں اپنے اشعار نہیں سناؤ گے؟ ۔ عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ (حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) شاعر تھے۔ یہ سن کر حضرت عامر رضی اللہ عنہ نیچے اترے اور یہ حدی گا کر لوگوں کو سنانے لگے:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

اے اللہ اگر تیرا کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ نماز پڑھتے، نہ صدقہ دیتے

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

ہماری جانیں تیرے لیے قربان! زندگی میں ہم سے جو خطائیں ہوں وہ معاف فرما دے اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو ثابت قدمی عطا فرما۔

وَ أَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيْحَ بِنَا أَبَيْنَا

اور ہمیں سکون و اطمینان کی دولت نواز۔ ہمیں جب باطل کے لیے پکارا گیا تو ہم نے انکار کر دیا۔

وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوْا عَلَيْنَا

اور کافر شور و غل مچاتے ہوئے ہمارے خلاف ہو گئے ہیں۔
یہ اشعار سن کر نبی ﷺ نے پوچھا: یہ حدی خواں کون ہے؟ لوگوں نے عرض

أَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوْا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ قَالُوْا لَحْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ أَوْ ذَاكَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيْرًا فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ عَيْنَ رُكْبَةِ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فَدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَبَ مَنْ قَالَهُ. إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَهُ.

(بخاری:4196، مسلم:4668)

کیا: عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَرْحَمُهُ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صاحب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ اب شہادت اور جنت کا حق دار ہوگیا، کاش! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان سے فائدہ اٹھانے اورلُطف اندوز ہونے کی مہلت دی ہوتی۔ پھر ہم خیبر پہنچ گئے اور ہم نے محاصرہ کرلیا۔ اس دوران ہمیں سخت فاقہ کشی برداشت کرنا پڑی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر پر مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ جس دن خیبر فتح ہوا اسی دن شام کو مسلمانوں نے بہت زیادہ آگ جلائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ آگ کیسی ہے؟ تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کس کا گوشت؟ عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: اس گوشت کو پھینک دو اور برتنوں کو (جن میں پکایا ہے) توڑ دو۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہم گوشت پھینک دیں اور برتنوں کو دھو ڈالیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چلو ایسا کرلو۔ پھر ایسا ہوا کہ جنگ شروع ہوئی تو حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کی پنڈلی پر تلوار سے وار کیا لیکن چونکہ آپ کی تلوار چھوٹی تھی اس لیے تلوار پلٹ کر آپ ہی کے گھٹنے پر لگی اور یہی زخم آپ کی شہادت کا باعث بنا اور آپ وفات پاگئے۔ حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم خیبر سے واپس لوٹ رہے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے مجھے دیکھا تو فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! لوگوں کا گمان یہ ہے کہ حضرت عامر بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے عمل ضائع ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسی بات کہی وہ جھوٹا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں جوڑ کر اشارہ سے بتایا کہ اسے دوگنا اجر ملے گا۔ وہ تو اللہ کی راہ میں سرتوڑ محنت وکوشش کرنے والا مجاہد تھا، بہت کم عرب ایسے ہوں گے جنہوں نے اس جنگ میں اُن جیسی کارگزاری دکھائی ہو۔

1182. عَنْ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

1182۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ احزاب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح مٹی اٹھاتے دیکھا کہ مٹی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سپیدی کو چھپالیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رجز پڑھ رہے تھے:

لَوْلَا أَنْتَ مَا هْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْأُلَى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا.
(بخاری: 2837، مسلم: 4670)

اے اللہ! اگر تو ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے۔

فَأَنْزِلِ السَّكِيْنَةَ عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَّاقَيْنَا

تو ہم پر تسکین نازل فرما۔ اور جب دشمن سے مقابلہ ہو تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔

إِنَّ الْأُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

ان لوگوں نے (مکہ والوں نے) ہم پر چڑھائی کر دی انہوں نے جب تیرے دین کی مخالفت کی تو ہم نے ان کی بات نہ مانی۔

1183. عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ
(بخاری: 3797، مسلم: 4672)

1183۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوۂ خندق کے دن) نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم خندق کھود کھود کر اس کی مٹی اپنے کندھوں پر اٹھا کر ڈھو رہے تھے آپ ﷺ نے یہ رجز ارشاد فرمایا:

أَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ

اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے اس لیے تو مہاجرین وانصار کی مغفرت فرمادے۔

1184. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ
(بخاری: 3795، مسلم: 4673)

1184۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (جب مہاجرین وانصار کو انتہائی تکلیف اور بھوک کی حالت میں خندق کھودتے دیکھا تو) یہ رجز پڑھا:

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَهْ
فَاَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ اے اللہ! انصار ومہاجرین کی حالت درست فرمادے۔

1185. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِيْنَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ :

1185۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خندق کے دن انصار نے یہ رجز پڑھا:

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَاحَيِيْنَا أَبَدًا

ہم ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کی بیعت کی ہے کہ اللہ کے راستے میں

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ
(بخاری:3796، مسلم:4675)

زندگی بھر ہمیشہ جہاد کرتے رہیں گے۔
یہ رجز سن کر نبی کریم ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا:
اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ
فَاَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ
اے اللہ حقیقی زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے اس لیے تو (اس زندگی میں) انصار و مہاجرین کی عزت افزائی فرما۔

1186. عَنْ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُوْلُ: خَرَجْتُ قَبْلَ أَنْ يُؤَذَّنَ بِالْأُوْلٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِي قَرَدَ. قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ. فَقَالَ أُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ غَطَفَانُ. قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ، يَا صَبَاحَاهُ. قَالَ، فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى أَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ أَخَذُوْا يَسْتَقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ أَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَأَقُوْلُ.
أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ
وَأَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ: وَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ. فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ إِلَيْهِمُ السَّاعَةَ. فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ. قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ.
(بخاری:4194، مسلم:4677)

1186۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کی اذان سے پہلے نکلا۔ نبی ﷺ کی دودھ والی اُونٹنیاں مقام ذی قرد میں چر رہی تھیں۔ راستے میں مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ملا اور اس نے بتایا کہ نبی ﷺ کی اُونٹنیاں پکڑی گئی ہیں۔ میں نے پوچھا کس نے پکڑ لیں؟ کہنے لگا: قبیلہ غطفان نے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ بآواز بلند "یاصباحاہ" اس طرح پکارا کہ تمام اہلِ مدینہ کو اطلاع مل گئی۔ پھر میں منہ اٹھائے ان کی طرف دوڑا اٹھا حتی کہ میں نے انہیں جالیا۔ ان لوگوں نے ابھی اپنے جانوروں کو پانی پلانا شروع کیا تھا کہ میں نے ان پر تیر پھینکنا شروع کر دیے کیونکہ میں ایک اچھا تیرانداز تھا اور میں یہ رجز پڑھ رہا تھا۔
اَنَا ابْنُ الْأَكْوَعْ
اَلْيَوْمَ يَوْمُ الرُّضَّعْ
"میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کے دن پہچان ہوگی کہ کس نے شریف کا دودھ پیا ہے اور کس نے رذیل کا۔ اور میں نے یہ رجز پڑھتے پڑھتے ان سے اُونٹنیوں کو چھڑا لیا بلکہ تیس عدد چادریں بھی ان سے چھین لیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم پہنچ گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ان لوگوں کو پانی نہیں پینے دیا اور ابھی یہ لوگ پیاسے ہوں گے۔ اس لیے ان کے پیچھے اسی وقت کوئی دستہ روانہ کر دیجیے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابنِ اکوع رضی اللہ عنہ! تم ان پر غالب آ کر اپنی چیزیں واپس لے چکے ہو اس لیے اب ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ پھر ہم واپس اس طرح چلے کہ مجھے نبی ﷺ نے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا رکھا تھا۔ اور ہم مدینے پہنچ گئے۔

1187. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ

1187۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس دن جنگ اُحد ہوئی اور لوگ نبی ﷺ کو چھوڑ کر پسپا ہوئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ڈھال سے اوٹ کیے ہوئے تھے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بہت

وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ. فَيَقُولُ انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ. وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلَاثًا.

(بخاری:3811، مسلم:4683)

اچھے تیر انداز تھے،آپ کی کمانوں کی تانت بہت سخت ہوتی تھی اوراس دن آپ دو تین کمانیں توڑ چکے تھے اور جب بھی کوئی شخص قریب سے تیروں کا ترکش لے کر گزرتا نبی ﷺ اس سے فرماتے: یہ ترکش ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے آگے ڈال دو! اور جب نبی ﷺ جھانک کر کافروں کی طرف دیکھنے لگتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ ﷺ اس طرح نہ جھانکیں ،ان لوگوں کا کوئی تیر آپ ﷺ کو نہ آ لگے ،میرا سینہ آپ ﷺ کے سینے کے آگے ہے۔(حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں): اور میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابی بکر اور حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ دونوں نے اپنے دامن اس طرح اٹھا رکھے تھے کہ ان کی پنڈلیوں میں پازیب نظر آرہے تھے اوراپنی پیٹھ پر مشک لاد لاد کر لاتیں اور پیاسے زخمیوں کے منہ میں پانی ڈالتی تھیں اور جب مشکیزہ خالی ہوجاتا تو واپس جا کر اسے پھر بھر لاتیں اور پھر لوگوں کے منہ میں پانی ڈالتیں ،اوراس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ تلوار چھوٹ کر گری۔

1188. عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ وَخَرَجَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَاسْتَسْقَى فَقَامَ بِهِمْ عَلَى رِجْلَيْهِ عَلَى غَيْرِ مِنْبَرٍ فَاسْتَغْفَرَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ وَلَمْ يُقِمْ.

(بخاری:1022، مسلم:4692)

1188۔ حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ساتھ (بارش کی دعا کے لیے) نکلا۔ انہوں نے نمازِ استسقاء پڑھی تو اپنے دونوں پاؤں کے بل بغیر منبر کے کھڑے ہوئے اور پہلے استغفار کی۔ پھر دو رکعت نماز ادا کی جس میں بلند آواز سے قرأت کی ،لیکن نہ اذان کہی نہ اقامت۔

1189. فَقِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزْوَةٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةَ. قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَه؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ. قُلْتُ: فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُشَيْرُ فَذَكَرْتُ لِقَتَادَةَ فَقَالَ الْعُشَيْرُ. (بخاری:3949، مسلم:4695)

1189۔ ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ آپ سے پوچھا گیا: نبی ﷺ نے کل کتنے غزوات کیے؟ انہوں نے جواب دیا انیس۔ پھر پوچھا گیا آپ کتنے غزوات میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے؟ جواب دیا سترہ میں۔ میں نے پوچھا: سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ کہا: عسیرہ یا عشیرہ۔

1190. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً.

1190۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی۔ (بخاری:4473، مسلم:4696)

1191. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ يَقُولُ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ

1191۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی اور جو لشکر آپ ﷺ روانہ کیا کرتے تھے۔ (سرایا) ان میں سے نو میں شریک ہوا۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

وَمَرَّةً عَلَيْنَا أُسَامَةُ .
(بخاری:4270، مسلم:4697)

سالارِ لشکر تھے اور ایک مرتبہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

1192. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ غَزْوَةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ فَنَقِبَتْ أَقْدَامُنَا وَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ أَظْفَارِيْ وَكُنَّا نَلُفُّ عَلَى أَرْجُلِنَا الْخِرَقَ. فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرَقِ عَلٰى أَرْجُلِنَا وَحَدَّثَ أَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا ثُمَّ كَرِهَ ذَاكَ قَالَ مَا كُنْتُ أَصْنَعُ بِأَنْ أَذْكُرَهُ كَأَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَكُوْنَ شَيْءٌ مِنْ عَمَلِهِ أَفْشَاهُ. (بخاری:4128، مسلم:4699)

1192۔حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے۔ حالت یہ تھی کہ ہم چھ آدمیوں کے پاس صرف ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے یہی وجہ تھی کہ ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے تو دونوں پاؤں زخمی ہوگئے اور ناخن گر پڑے اور ہم اپنے پیروں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے۔ اس غزوے کا نام غزوۂ ذات الرقاع بھی اسی لیے پڑ گیا کہ ہم اپنے پاؤں کے زخموں پر کپڑے کی پٹیاں باندھتے تھے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان تو کردی لیکن پھر انہیں کچھ ناگواری کا احساس ہوا اور کہنے لگے: میں اس کا ذکر کرنا نہیں چاہتا تھا۔ گویا اُن کو اپنے اعمال کا اظہار پسند نہ تھا۔

33...... ﴿كتاب الاماره﴾

حکومت کرنے کے بارے میں

1193. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِیْ هٰذَا الشَّأْنِ. مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ.

1193۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سرداری اور حکومت کے معاملے میں لوگ قریش کے پیروکار ہیں۔ مسلمان عوام مسلمان قریشیوں کے تابع ہیں اور کافر عوام کافر قریشیوں کے تابع ہیں۔ (بخاری:3495، مسلم:4702)

1194. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :لَا یَزَالُ هٰذَا الْأَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ . (بخاری:3501، مسلم:4704)

1194۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ معاملہ (خلافت) ہمیشہ قریش میں رہے گا جب تک کہ دنیا میں قریش میں سے دو آدمی بھی باقی ہوں گے۔

1195. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: یَكُوْنُ اثْنَا عَشَرَ أَمِیْرًا فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا فَقَالَ أَبِیْ إِنَّهُ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ. (بخاری:7222، 7223، مسلم:4706)

1195۔ حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: بارہ امیر ہوں گے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک کلمہ اور بھی ارشاد فرمایا جو میں نہ سن سکا تو میرے والد نے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

1196. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قِیْلَ لِعُمَرَ أَلَا تَسْتَخْلِفُ قَالَ إِنْ أَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ أَبُوْبَكْرٍ وَإِنْ أَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَثْنَوْا عَلَیْهِ فَقَالَ رَاغِبٌ رَاهِبٌ وَدِدْتُ أَنِّیْ نَجَوْتُ مِنْهَا كَفَافًا لَا لِیْ وَلَا عَلَیَّ لَا أَتَحَمَّلُهَا حَیًّا وَلَا مَیِّتًا.
(بخاری:7218، مسلم:4713)

1196۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ خلیفہ نامزد کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ نے جواب دیا: اگر میں خلیفہ نامزد کردوں تو یہ بھی درست ہے۔ کیونکہ ایک ایسا شخص جو مجھ سے بہتر تھا یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ نامزد کر چکے ہیں اور اگر میں نامزد نہیں کرتا تو ایک ایسی ہستی نے جو مجھ سے بہتر تھی (رسول اللہ ﷺ) نے خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ یہ بات سن کر لوگوں نے آپ کی تعریف کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ دو قسم کے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جنہیں خلافت کی رغبت ہے اور کچھ ایسے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس بوجھ سے پوری طرح عہدہ برآ ہو جاؤں، نہ مجھے اس سے فائدہ پہنچے اور نہ مجھ پر اس کا کچھ وبال ہو۔

1197. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ یَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَیْهَا وَإِنْ أُوْتِیْتَهَا مِنْ غَیْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَیْهَا،

1197۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ! حکومت وامارت کی طلب ودرخواست نہ کرنا کیونکہ اگر یہ تم کو مانگنے پر ملی تو ساری ذمہ داری تمہارے سر ہوگی اور اگر بے مانگے تم کو ملے گی تو اس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں اللہ کی طرف

وَإِذَا حَلَفتَ عَلٰى يَمِينٍ ، فَرَأَيتَ غَيرَهَا خَيرًا مِنهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ.

سے تمہاری مدد کی جائے گی۔ (بخاری:6622، مسلم:4715)

1198. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ. فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ. قَالَ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِيْ أَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ قَلَصَتْ. فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ أَنْتَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَوْ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ مُعَاذُ ابْنُ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ أَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً، قَالَ انْزِلْ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ: كَانَ يَهُوْدِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ. قَالَ اجْلِسْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا قِيَامَ اللَّيْلِ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَمَّا أَنَا فَأَقُوْمُ وَأَنَامُ وَأَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا أَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ.
(بخاری:6923، مسلم:4718)

1198۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت اشعریوں میں سے دو شخص میرے ساتھ تھے۔ ایک میری دائیں جانب اور دوسرا بائیں طرف۔ نبی ﷺ مسواک کر رہے تھے، ان دونوں نے آپ ﷺ سے (عہدہ) طلب کیا تو آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس! (تم کیا چاہتے ہو؟) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا! ان دونوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا کہ ان کے دل میں کیا ہے اور مجھے ہرگز محسوس نہ ہوا تھا کہ یہ دونوں عہدے کی درخواست کریں گے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گویا اس وقت بھی آپ ﷺ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں جو آپ ﷺ کے ہونٹوں میں دبی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اس شخص کو جو عہدے کا طلب گار ہو، عہدہ سپرد نہیں کرتے لیکن، اے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! (یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا) اے عبداللہ رضی اللہ عنہ بن قیس! تم یمن کی طرف (حاکم بن کر) جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے پیچھے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس (یمن) پہنچے تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے ایک گدا بچھا دیا اور کہا کہ اترو! اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ کے پاس ایک آدمی کو بندھا ہوا دیکھا تو پوچھا: یہ کیا معاملہ ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا: یہ شخص پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہوگیا تھا۔ دوبارہ پھر یہودی ہوگیا۔ (یہ بتا کر) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: بیٹھ جائیے! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میں اس وقت تک ہرگز نہیں بیٹھوں گا جب تک کہ اللہ اور رسول اللہ کے فیصلے کے مطابق اس شخص کو قتل نہیں کر دیا جاتا۔ یہ بات آپ نے تین بار کہی۔ چنانچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اسے قتل کر دیا گیا، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے قیام اللیل کے بارے میں گفتگو شروع کی۔ ایک نے کہا کہ میں رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور توقع رکھتا ہوں کہ مجھے نیند کا بھی ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ قیام اللیل اور شب بیداری کا۔

1199. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ،

1199۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس کی رعیت کے بارے میں اس سے بازپرس ہوگی۔

فَالْاَمِيرُ الَّذِیْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ.

(بخاری:2554، مسلم:4724)

جو شخص لوگوں کا حاکم ہے وہ ان کا نگران اور ذمہ دار ہے اور اس سے لوگوں کے معاملات کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ ہر شخص اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اس سے بھی ان کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اسی طرح عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی نگران اور ذمے دار ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور غلام اپنے آقا کے مال کا محافظ ونگران ہے اور اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص نگران اور ذمہ دار ہے اور اپنی اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

1200. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ لَهٗ مَعْقِلٌ اِنِّیْ مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللّٰهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ اِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(بخاری:7150، مسلم:4731)

1200۔ حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے مرض الموت میں آپ کی عیادت کے لیے آیا تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: جس بندے کو اللہ نے رعیت کا حاکم ومحافظ بنایا پھر اس نے بھلائی اور خیر خواہی کے ساتھ رعیت کی حفاظت کی ذمہ داری پوری نہیں کی وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔

1201. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ، فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ، فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ: لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ، وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيرٌ، لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ، وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ، فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ.

(بخاری:3073، مسلم:4734)

1201۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت میں چوری کا ذکر فرمایا۔ اسے بہت بڑا گناہ قرار دیا۔ اس کی بہت سخت سزا بیان فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو! قیامت کے دن تم سے کوئی شخص مجھے اس حال میں نہ ملے کہ اس کی گردن پر ایک بکری سوار ہو جو ممیا رہی ہو یا اس کی گردن پر ایک ہنہناتا ہوا گھوڑا سوار ہو۔ پھر وہ شخص مجھ سے کہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد فرمایئے! اور میں جواب دوں کہ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔ میں نے تم کو تمام احکام پہنچا دیے تھے یا اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو جو بلبلا رہا ہو اور وہ کہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے بچا لیجیے! اور میں کہوں کہ میں تمہارے لیے اب کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تم کو ہر بات سمجھا دی تھی، یا کوئی شخص اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہو اور وہ کہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد فرمایئے! اور میں کہوں کہ میں تمہاری ذرا بھی مدد نہیں کرسکتا۔ میں نے تم کو سب کچھ پہنچا دیا تھا یا اس کی گردن پر کپڑے لدے ہوئے ہوں جو اس کے قابو میں نہ آ رہے ہوں اور وہ کہے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری مدد کیجیے! اور میں کہوں: میں تمہاری مدد ذرا بھی نہیں کرسکتا، میں نے اللہ

کے تمام احکام تمہیں پہنچا دیے تھے۔

1202. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي. أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا. فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ، وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ، فَقَدْ بَلَّغْتُ. فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ.
(بخاری:6636، مسلم:4738)

1202۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا۔ جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو کر آیا تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے ، پھر دیکھتے کوئی تم کو ہدیہ دیتا ہے یا نہیں؟ پھر آپ ﷺ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی جس کا وہ مستحق ہے، پھر فرمایا: اما بعد! یہ عاملوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ہم ایک شخص کو عامل بنا کر بھیجتے ہیں پھر وہ ہمارے پاس آ کر کہتا ہے: یہ مال وہ ہے جس کے حصول کے لیے مجھے بھیجا گیا تھا اور یہ مال مجھے تحفہ یا ہدیہ ملا ہے وہ آخر اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر دیکھتا کہ اسے کوئی ہدیہ ملتا ہے یا نہیں؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے! اس مال میں جو شخص خیانت کرے گا قیامت کے دن وہ چوری کیا ہوا مال اپنی گردن پر لادے چلا آ رہا ہو گا۔ اگر اونٹ (چرایا ہو گا) تو اسے اس طرح لاد کر لائے گا کہ وہ بڑبڑا رہا ہو گا۔ اگر گائے ہو گی تو وہ چلا رہی ہو گی۔ اگر بکری ہو گی تو وہ ممیا رہی ہو گی۔ یاد رکھو! میں نے اللہ کے احکام تم تک پہنچا دی ہے۔ ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ فرماتے وقت نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اونچا اٹھایا اور ہم کو آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔

1203. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ إِذْ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ.
(بخاری:4584، مسلم:4746)

1203۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آیت: ﴿ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ [النساء:59] "اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب اختیار ہوں۔" عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب ان کو نبی ﷺ نے ایک دستے کا سردار بنا کر روانہ کیا تھا۔

1204. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي. (بخاری:7137، مسلم:4747)

1204۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے دراصل میری نافرمانی کی۔

1205. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ.

(بخاری:7144، مسلم:4763)

1205۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر واجب ہے کہ (اپنے حاکم کی) بات سُنے اور (امیر کے حکم کی)اطاعت کرے خواہ اسے وہ بات اور حکم پسند ہو یا ناپسند، جب تک کہ اسے کسی گناہ کا حکم نہ دیا جائے ۔ جب کوئی امیر یا حاکم ناجائز اور گناہ کے کام کا حکم دے تو نہ سننا واجب ہے نہ اطاعت کرنا۔

1206. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيْعُوْهُ، فَغَضِبَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُطِيْعُوْنِيْ؟ قَالُوْا بَلٰى. قَالَ قَدْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ لَمَا جَمَعْتُمْ حَطَبًا وَأَوْقَدْتُمْ نَارًا ثُمَّ دَخَلْتُمْ فِيْهَا فَجَمَعُوْا حَطَبًا فَأَوْقَدُوْا نَارًا فَلَمَّا هَمُّوْا بِالدُّخُوْلِ. فَقَامَ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّمَا تَبِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِرَارًا مِنَ النَّارِ أَفَنَدْخُلُهَا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ خَمَدَتِ النَّارُ وَسَكَنَ غَضَبُهُ. فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا أَبَدًا إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.

(بخاری:7145، مسلم:4766)

1206۔حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اوراس کا امیر ایک انصاری کو مقرر فرمایا اورلوگوں کو حکم دیا کہ اس کی اطاعت کرنا۔ یہ شخص ان سے ناراض ہوگیا اور کہنے لگا: کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا تھا کہ میری اطاعت کرنا؟ سب نے کہا: درست ہے۔ اس نے کہا: میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تم لوگ لکڑیاں جمع کرو پھر آگ جلاؤ اوراس آگ میں داخل ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں اور آگ جلائی لیکن جب اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو رُک کر ایک دوسرے کو دیکھا اوران میں سے بعض نے کہا: ہم نے نبی ﷺ کی اطاعت آگ سے بچنے کے لیے قبول کی تھی تو کیا اب ہم پھر آگ ہی میں کود جائیں؟ جب وہ لوگ یہ باتیں سوچ اور کر رہے تھے آگ بجھ گئی اوراس شخص کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ جب اس بات کا نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ لوگ آگ میں داخل ہو جاتے تو پھر کبھی آگ سے نہ نکلتے اور ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلتے۔ اطاعت صرف جائز احکام کی ضروری ہے۔

1207. عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيْضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ، فَقَالَ: فِيْمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ.

(بخاری:7055، 7056، مسلم:4771)

1207۔ جنادہ بن ابی امیہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب کہ وہ بیمار تھے اور ہم نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ۔ ہمیں کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے خود نبی ﷺ سے سنی ہو تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اس سے نفع پہنچائے ۔ انہوں نے بیان کیا: نبی ﷺ نے ہمیں بیعت کے لیے دعوت دی تو ہم نے آپ ﷺ کی بیعت کی ،اور بیعت میں آپ ﷺ نے ہم سے جو عہد و پیمان لیے تھے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں احکام کو سننے اوران کی اطاعت کرنے پر، ہر حال میں یعنی وہ احکام ہم کو پسند ہوں یا ناپسند، ہم تنگ دست ہوں یا خوش حال، خواہ ہماری حق تلفی ہی ہو رہی ہو اور یہ کہ اہل حکومت سے حکومت کے معاملے میں جھگڑا نہ کریں گے ۔ مگر اس صورت میں جب علانیہ ایسے کفر کیا جا رہا ہو جس کے بارے میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف

سے واضح دلیل اور ثبوت موجود ہو۔

1208۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ خَمْسَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِیلَ تَسُوْسُهُمُ الْأَنْبِیَاءُ. كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهُ نَبِیٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوْا بِبَیْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.
(بخاری:4355، مسلم:4773)

1208۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی حکومت پیغمبروں کے ہاتھ میں تھی جب ایک نبی کا انتقال ہوجاتا تو دوسرا نبی اس کا جانشین بنتا لیکن میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس سلسلہ میں ہمیں آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ ان سے کی ہوئی بیعت کے پابند رہو اور جس سے پہلے بیعت کی جائے اطاعت کا حق بھی پہلے اس کا ہے، تم ان کا حق ادا کرو، اللہ تعالیٰ ان سے خود حساب لے لے گا ان امور کے بارے میں جس کا اس نے ان کو محافظ و نگران بنایا تھا۔

1209. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَتَكُوْنُ أَثَرَةٌ وَأُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ: تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْكُمْ وَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ.
(بخاری:3603، مسلم:4775)

1209۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب، حق تلفیاں بھی ہوں گی اور ایسی باتیں بھی جنہیں تم ناپسند کرو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے حالات میں ہمارے لیے آپ ﷺ کا حکم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہ حق ادا کرو جو تمہارے ذمے ہے اور جو تمہارا حق ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

1210. عَنْ أُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ أُثْرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ. (بخاری:3792، مسلم:4779)

1210۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے جس طرح فلاں شخص کو عہدہ عطا فرمایا ہے اسی طرح مجھے بھی کوئی عہدہ دے دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد تم کو حق تلفیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ایسی صورت میں تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو۔

1211. عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ ، اَنَّهُ سَمِعَ حُذَیْفَةَ بْنَ الْیَمَانِ یَقُوْلُ: كَانَ النَّاسُ یَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَیْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ یُدْرِكَنِیْ. فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّا كُنَّا فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَیْرِ ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَیْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. وَفِیْهِ دَخَنٌ. قُلْتُ. وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ یَهْدُوْنَ بِغَیْرِ هَدْیِیْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ. قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَیْرِ مِنْ

1211۔ ابو ادریس خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں دریافت کیا کرتے تھے اور میں اس خوف سے کہیں شر میں مبتلا نہ ہوجاؤں، آپ ﷺ سے شر کے متعلق سوال کرتا تھا، چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت میں مبتلا تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خیر (اسلام) سے ہمیں نوازا تو کیا اس خیر کے بعد بھی کسی شر کا امکان ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اور کیا اس شر کے بعد بھی خیر آئے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن اس میں کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا: یہ کیسی کدورت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے لوگ بھی ہوں گے جو میرے طریقے کی بجائے دوسرے طریقوں کی طرف راہ نمائی کریں گے

شَرٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ. دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُمْ لَنَا. فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُوْنَ بِأَلْسِنَتِنَا. قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِيْ إِنْ أَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ. قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ. قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.
(بخاری:3606، مسلم:4784)

تم ان کی بعض باتوں کو اچھا پاؤ گے اور بعض باتیں بُری ہوں گی، میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر کسی قسم کا شر پیدا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لوگ گمراہی پھیلائیں گے جیسے وہ دوزخ کے دروازے پر کھڑے لوگوں کو بُلا رہے ہیں، جو ان کی پکار پر لبیک کہے گا وہ اسے دوزخ میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کے کچھ اوصاف بیان فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہماری طرح کے لوگ ہوں گے اور ہماری زبان میں بات کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یہ زمانہ مجھ پر آ گیا تو میرے لیے آپ کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسے وقت میں جماعت المسلمین اور مسلمانوں کے امام سے وابستہ رہنا۔ میں نے عرض کیا: اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت اور امام نہ ہو تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام ایسے فرقوں سے دُور رہنا خواہ تم کو درخت کی جڑیں چبانی پڑیں حتیٰ کہ جب تمھیں موت آئے تو اس حالت میں آئے کہ تم ان میں سے کسی کے ساتھ نہ ہو۔

1212. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً.
(بخاری:7053، مسلم:4791)

1212۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو حاکم وقت میں دین کے اعتبار سے کوئی ناپسندیدہ بات نظر آئے اسے چاہیے کہ صبر کرے اس لیے کہ جو شخص امیر کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر ہوا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

1213. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَنْتُمْ خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ وَلَوْ كُنْتُ أُبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ الشَّجَرَةِ.

1213۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے دن نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: آج تم اہلِ زمین میں سب سے بہتر لوگ ہو۔ اور اس دن ہم چودہ سو تھے۔ اور اگر میری بینائی درست ہوتی تو میں تم کو اس درخت کے مقام کی نشاندہی کرتا۔ (بخاری:4154، مسلم:4811)

1214. عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ أَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ أَعْرِفْهَا.
(بخاری:4162، مسلم:4820)

1214۔ حضرت مسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہ درخت (جس کے نیچے بیعتِ رضوان ہوئی تھی) دیکھا تھا لیکن پھر جب میں وہاں آیا تو اسے نہ پہچان سکا۔

1215. عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ: قُلْتُ لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.
(بخاری:4169، مسلم:4822)

1215۔ یزید رحمہ اللہ بن ابی عبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے پوچھا: صلح حدیبیہ کے موقع پر آپ حضرات نے نبی ﷺ کے دستِ مُبارک پر بیعت کرتے وقت کس بات کا عہد کیا تھا؟ آپ نے کہا: موت کا (میدان سے نہ بھاگنے اور شہید ہو جانے کا)۔

1216. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آتٍ فَقَالَ لَهٗ إِنَّ ابْنَ

1216۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ حرّہ کے زمانے میں مجھ سے ایک شخص نے آ کر کہا کہ ابنِ حنظلہ لوگوں سے موت کے عہد پر

حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا أُبَايِعُ عَلَى هٰذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:2959، مسلم:4824)

بیعت لے رہے ہیں تو میں نے کہا کہ اب رسول اللہ ﷺ کے بعد میں کسی دوسرے کے ہاتھ پر موت کے عہد پر بیعت نہیں کروں گا۔

1217. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ. قَالَ: لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِيْ فِي الْبَدْوِ.
(بخاری:7087، مسلم:4825)

1217۔ حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس آئے تو اس نے آپ سے کہا: اے ابن اکوع رضی اللہ عنہ! کیا آپ اپنی ایڑیوں کے بل واپس پھر گئے ہیں اور آپ نے (مدینہ چھوڑ کر) پھر سے بدوی زندگی اختیار کر لی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ مجھے نبی ﷺ نے گاؤں میں رہنے کی اجازت دی تھی۔

1218. عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَأَبِيْ مُعْبَدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: انْطَلَقْتُ بِأَبِيْ مَعْبَدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبَايِعَهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا أُبَايِعُهُ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ فَلَقِيْتُ أَبَا مَعْبَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ.
(بخاری:4305،4306، مسلم:4827)

1218۔ ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت ابومعبد رضی اللہ عنہ کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ وہ ہجرت پر آپ ﷺ کی بیعت کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہجرت مہاجرین کے ساتھ ختم ہو چکی۔ اب میں ان سے اسلام اور جہاد کے لیے بیعت لیتا ہوں۔ ابوعثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں ابومعبد رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے اس روایت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

1219. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

1219۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیت کا ثواب باقی ہے۔ جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو حاضر ہو جاؤ۔ (بخاری:3077، مسلم:4829)

1220. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ. فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيْدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا. (بخاری:1452، مسلم:4832)

1220۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ سے ہجرت کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نادان! ہجرت بہت مشکل کام ہے۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اور کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر کرتے رہو، تم اگر سمندروں کے پار رہتے ہوئے بھی نیک عمل کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا اور اس کا اجر تم کو مل کر رہے گا۔

1221. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ، إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ﴾ [الممتحنة: ١٠] إلى

1221۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آتی تھیں تو نبی ﷺ اس ارشادِ باری تعالیٰ ﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا إِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ﴾ الخ [الممتحنة 19] ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں تو (ان کے مومن ہونے کی) جانچ پڑتال کر لو۔''

آخِرِ الآيَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، إِذَا أَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ ، قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: انْطَلِقْنَ ، فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ. لَا، وَاللّٰهِ! مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ ، غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ ، وَاللّٰهِ! مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ ، يَقُوْلُ لَهُنَّ ، إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ.
(بخاری:5288، مسلم:4834)

کے مطابق ان کی جانچ پڑتال کرلیا کرتے تھے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جو مومن عورت ان شرائط کا (جو سورۂ ممتحنہ میں مذکور ہیں) اقرار کرلیتی وہ بیعت کا اقرار کرلیتی، اور نبی ﷺ ہر اس عورت کو جو اپنی زبان سے اقرار کرلیتی، فرمادیتے کہ "جاؤ میں نے تم سے بیعت لے لی"۔ قسم اللہ کی! نبی ﷺ کا دستِ مبارک کبھی کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھوا۔ بس اتنا ہوا کہ آپ ﷺ نے ان سے زبانی بیعت لے لی اور اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے کسی عورت سے سوائے اس اقرار کے جس کا حکم اللہ نے دیا ہے کبھی کوئی اقرار نہیں لیا اور جب عہد لے چکتے تو اسے صرف زبان سے فرمادیتے: میں نے تم سے بیعت لے لی۔

1222. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ.

1222۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر سننے اور اطاعت کرنے کے عہد کے ساتھ بیعت کرتے اور آپ ﷺ ہمیں فرمایا کرتے کہو "حسبِ استطاعت"۔ (بخاری:7202، مسلم:4836)

1223. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ ، ثُمَّ) عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ ، فَأَجَازَنِيْ.
(بخاری:2664، مسلم:4837)

1223۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں جنگ اُحد کے دن نبی ﷺ کے سامنے پیش ہوا۔ اس وقت میری عمر چودہ (14) سال تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے مجاہدین میں شامل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر میں جنگِ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوا اس وقت میں پندرہ سال کا ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے مجاہدین میں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔

1224. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰى أَرْضِ الْعَدُوِّ . (بخاری:2990، مسلم:4839)

1224۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قرآنِ مجید ساتھ لے کر دشمن کے علاقے میں سفر کرنے سے منع فرمایا۔

1225. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِيْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا.

1225۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سدھائے ہوئے کوتل گھوڑوں کے درمیان گھڑ دوڑ کرائی۔ اس کی حد حفیا سے ثنیۃ الوداع تک مقرر کی اور جو کوتل نہیں تھے انہیں ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سواروں میں شامل تھے جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا۔ (بخاری:420، مسلم:4843)

1226. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

1226۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانی میں خیر و برکت ہے جو قیامت تک رہے گی۔
(بخاری:2849، مسلم:4845)

1227. عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ.

1227۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خیرو برکت گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے جو قیامت تک کے لیے ثواب اور مالِ غنیمت ہے۔ (بخاری: 2850، مسلم: 4850)

1228. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ.

1228۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں رکھی گئی ہے۔ (بخاری: 2851، مسلم: 4854)

1229. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِيْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.
(بخاری: 36، مسلم: 4859)

1229۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس شخص کے لیے جو اس کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلتا ہے اس بات کا ضامن ہے کہ یا تو اسے ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ جو اس نے حاصل کیا ہے گھر واپس لوٹا دے، یا اسے مرتبہ شہادت پر فائز کر کے جنت میں داخل کرے بشرطیکہ وہ اس جہاد کے لیے نکلنے پر ایمان باللہ اور تصدیق بالرسل کی بنا پر آمادہ ہوا ہو۔ اس کی غرض اس کے سوا کچھ اور نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری اُمت مشقت میں پڑ جائے گی تو میں ہر چھوٹے دستے کے ساتھ خود جہاد کے لیے جاتا اور پیچھے نہ رہتا۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہید کیا جاؤں اور پھر زندہ کیے جانے کے بعد دوبارہ شہید کیا جاؤں۔

1230. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهِ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيْمَةٍ.

1230۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے ذمہ لیا ہے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اسے جنت میں داخل کرے گا یا اسے ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس پہنچا دے گا بشرطیکہ اس کی نیت اللہ تعالی کی خاطر جہاد کرنا اور اس کے احکام کی تصدیق کرنا ہو۔ (بخاری: 3123، مسلم: 4861)

1231. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ.

1231۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر زخم جو مسلمان کو اللہ کی راہ میں لگتا ہے وہ قیامت کے دن اسی صورت میں ہوگا جیسا کہ اس وقت تھا جب وہ لگا تھا اور اس میں سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ تو خون کا سا ہوگا لیکن خوشبو مُشک کی ہوگی۔ (بخاری: 237، مسلم: 4862)

1232. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ.

1232۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بھی جنت میں داخل ہو جائے گا وہ دنیا میں واپس آنا پسند نہ کرے گا خواہ اسے دُنیا کی ساری چیزیں دے دی جائیں سوائے شہید کے جو تمنا کرے گا کہ وہ دوبارہ دُنیا میں جائے اور دس مرتبہ شہید ہو کیونکہ وہ شہادت سے حاصل ہونے والے اعزاز و اکرام کو دیکھ چکا ہوگا۔ (بخاری: 2817، مسلم: 4868)

1233. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ؟ قَالَ: لَا أَجِدُهُ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيْعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ. قَالَ: وَمَنْ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ؟.
(بخاری:2785، مسلم:4869)

1233۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: مجھے ایسا عمل بتایئے جو جہاد کا بدل ہو سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی عمل نہیں ملتا جو جہاد کی برابری کر سکے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ جب مجاہد اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے روانہ ہو تو تم مسجد میں داخل ہو جاؤ اور بغیر وقفے کے قیام کرتے رہو اور مسلسل اس طرح روزے رکھو کہ درمیان میں افطار نہ کرو؟ اس نے کہا: ایسا کون کر سکتا ہے؟

1234. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

1234۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام گزارنا پوری دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے۔ (بخاری:2792، مسلم:4873)

1235. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

1235۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک شام اور ایک صبح گزارنا دنیا اور دنیا کے مال و دولت سے بہتر ہے۔
(بخاری:2794، مسلم:4874)

1236. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ.
(بخاری:2793، مسلم:4876)

1236۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام کا چلنا بہتر ہے ان سب چیزوں سے جن پر سورج طلوع و غروب ہوتا ہے (پوری دنیا سے)

1237. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ. قَالُوْا ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ. (بخاری:2786، مسلم:4887)

1237۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا: سب سے اچھا شخص کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: اس کے بعد کون شخص سب سے اچھا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو پہاڑ کی کسی گھاٹی میں جا بیٹھے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

1238. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ. (بخاری:2826، مسلم:4892،4894)

1238۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو ایسے آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے گا، اس کے باوجود دونوں جنت میں جائیں گے۔ ایک اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوگا پھر اللہ تعالیٰ اس کے قاتل کو بھی توبہ کی توفیق عطا فرمادے گا اور وہ بھی شہید ہوگا۔

1239. عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ

1239۔ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا . (بخاری:2843، مسلم:4903)

جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی کو سازوسامان سے آراستہ کیا اس نے گویا خود جہاد کیا۔ جس نے راہِ خدا میں جہاد کرنے والے غازی کے گھر بار کی خبر گیری کی اس نے بھی گویا خود جہاد کیا۔

1240. عَنِ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾.
(بخاری:2831، مسلم:4911)

1240۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو نبی ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہوں نے کندھے کی ایک ہڈی لے کر اس پر یہ آیت لکھ لی۔ پھر حضرت ابنِ اُم مکتوم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے شکایت کی کہ میں نابینا ہوں (اس لیے جہاد میں شریک نہیں ہوسکتا تو میرا درجہ دوسروں سے کم رہے گا) اس کے بعد اس آیت کا آخری حصہ نازل ہوا ﴿لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ﴾ [النساء:95] ''مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، برابر نہیں۔

1241. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فَأَيْنَ أَنَا؟ قَالَ: فِي الْجَنَّةِ. فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ .
(بخاری:4046، مسلم:4913)

1241۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں (اس جنگ میں) مارا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ یہ سن کر اس نے وہ کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں پھینک دیں اسکے بعد جنگ کی اور شہید ہوگیا۔

34...... كتاب الصيد والذبائح ما يوكل من الحيوان

شکار اور ذبح کے بارے میں

1242. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا فَتَقَدَّمَ فَأَمَّنُوهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَأُرَاهُ آخَرَ مَعَهُ فَأَخْبَرَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَأُ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَبَنِي عُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوُا اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری: 2801، مسلم: 4917)

1242۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو ستر قاری بنی عامر کی طرف بھیجے تھے ان میں بنی سلیم کے کچھ افراد بھی تھے۔ یہ لوگ جب وہاں (بئر معونہ) پہنچے تو میرے ماموں (حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں تم سے پہلے جاتا ہوں اگر انہوں نے مجھے امن دے دیا کہ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں تو ٹھیک ورنہ تم مجھ سے قریب ہی ہو گے (اور وقت پر میری مدد کر سکوں گے) چنانچہ وہ آگے بڑھے اور کافروں نے انہیں امن دے دی پھر جب وہ ان سے باتیں کر رہے تھے اور نبی ﷺ کا پیغام انہیں پہنچا رہے تھے اچانک ان لوگوں نے اپنے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے میرے ماموں کے سینے سے نیزہ پار کر دیا۔ انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہا: ربّ کعبہ کی قسم! میں نے اپنا مقصد پا لیا۔ پھر یہ لوگ باقی افراد پر ٹوٹ پڑے اور ان سب کو شہید کر دیا۔ صرف ایک شخص بچا جو لنگڑا تھا اور پہاڑ پر چڑھ گیا تھا۔ ہمام رحمۃ اللہ علیہ (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ ایک شخص بھی اس کے ساتھ بچ گیا تھا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی ﷺ کو خبر دی کہ وہ سب حضرات (جنہیں آپ ﷺ نے تبلیغ کے لئے بھیجا تھا) اپنے رب سے جا ملے اور ان کا رب ان سے راضی اور وہ سب اپنے رب سے خوش ہیں۔ چنانچہ ہم لوگ (قرآن میں) اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے: اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا لیکن پھر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی۔ پھر نبی ﷺ نے چالیس دن تک قبیلہ رعل بن ذکوان، بنی لحیان اور بنی عصیہ کے لیے بددعا کی کیونکہ انہی لوگوں نے اللہ اور نبی ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

1243. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1243۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی مالِ غنیمت حاصل کرنے کے لیے جنگ میں حصہ لیتا ہے، ایک شخص نیک نامی کے لیے لڑتا ہے اور ایک اپنی عزت بڑھانے کے لیے لڑتا ہے تو ان میں سے

قَالَ: مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ.
(بخاری:2810، مسلم:4919)

کس کی جنگ جہاد فی سبیل اللہ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد صرف اس شخص کا ہے جو محض اللہ کے دین کو بلند اور غالب کرنے کے لیے لڑتا ہے۔

1244. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. (بخاری:123، مسلم:4922)

1244۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جہاد فی سبیل اللہ کون سی صورت میں ہوگا؟ کیونکہ کوئی شخص غصہ کی حالت میں لڑتا ہے۔ کوئی اپنی عزت وحمیت کے لیے جنگ کرتا ہے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے سائل کی طرف اپنا چہرہ مبارک اٹھایا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے چہرہ مبارک اس لیے اٹھایا کہ سائل کھڑا تھا۔ اور فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ صرف اس شخص کی جنگ ہے جو صرف اس لیے لڑتا ہے کہ اللہ کا دین غالب ہو۔

1245. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. (بخاری:6689، مسلم:4927)

1245۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کو فرماتے سنا: بے شک عملوں کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو صرف وہی کچھ ملتا ہے جس کی وہ نیت کرتا ہے۔ جو اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کرے گا اس کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے ہوگی جب کہ جو شخص دنیا حاصل کرنے کے لیے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اسی مقصد کے لیے ہوگی جس کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔

1246. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يَرْكَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ قُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا

1246۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرت اُم حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور اُم حرام رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں۔ حضرت اُم حرام حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک مرتبہ نبی ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے اور اُم حرام نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا۔ پھر آپ ﷺ کے سر میں جُوئیں دیکھنے لگیں، اس حالت میں نبی ﷺ سو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ ﷺ ہنستے مسکراتے بیدار ہوئے تو اُم حرام کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس بات پر ہنس رہے تھے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ افراد میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کی غرض سے سمندر میں بحری جہاز پر سوار ہوں گے، یہ لوگ تخت نشین بادشاہوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔ اُم حرام کہتی ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، وہ مجھے ان

يُضحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

(بخاری:2788، 2789؛ مسلم:4934)

لوگوں میں شامل فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے حق میں دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ پھر لیٹ کر سو گئے، کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ پھر ہنستے مسکراتے بیدار ہوئے تو میں نے پھر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے، گویا کہ آپ ﷺ نے پھر وہی کچھ فرمایا: جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ اُم حرام کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اللہ سے دعا کیجیے! کہ وہ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پہلے گروہ میں شامل ہو۔ (راوی کہتے ہیں کہ) حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں سمندری جہاز میں سوار ہوئیں اور جب خشکی پر اتریں تو سواری سے گر کر ہلاک ہوگئیں۔

1247. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

(بخاری:652، مسلم:4940)

1247۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص راستے میں چلا جارہا تھا کہ اسے راہ میں ایک کانٹے دار ٹہنی نظر آئی۔ اس نے اسے اٹھا کر راستے سے دُور کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔
پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے لوگ شہید ہیں۔ (1) جو طاعون سے ہلاک ہو۔ (2) جو پیٹ کی بیماری سے مرے۔ (3) جو پانی میں ڈوب کر ہلاک ہو۔ (4) جو کسی چیز کے نیچے دب کر مرے۔ (5) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔

1248. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اَلطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

1248۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان جو طاعون سے ہلاک ہو شہید ہے۔ (بخاری:2829، مسلم:4944)

1249. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

1249۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر قائم اور غالب رہیں گے حتیٰ کہ جب قیامت آئے گی وہ غالب ہوں گے۔ (بخاری:3640، مسلم:4951)

1250. عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ.

(بخاری:3641، مسلم:4955)

1250۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ احکام الٰہی پر قائم رہے گی جو کوئی ان کو ذلیل کرنا یا ان کی مخالفت کرنا چاہے گا وہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ جب قیامت آئے گی وہ اسی طرح احکام الٰہی پر کاربند ہوں گے۔

1251. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ

1251۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سفر

النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ ، يَمنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ ، فَإِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ.

ایک طرح کا عذاب ہے جس کی وجہ سے انسان کھانے پینے اور سونے سے محروم رہتا ہے۔ مسافر کو چاہیے کہ اپنے کام سے فارغ ہوتے ہی اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچنے میں جلدی کرے۔ (بخاری:1804، مسلم:4961)

1252. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

1252۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (سفر سے لوٹ کر) اپنے گھر رات کے وقت (اچانک) نہیں جایا کرتے تھے بلکہ صبح یا شام کے وقت گھر میں داخل ہوا کرتے تھے۔ (بخاری:1800، مسلم:4962)

1253. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ ، فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ: أَمْهِلُوْا حَتّٰى تَدْخُلُوْا لَيْلًا (أَيْ عِشَاءً) لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ. (بخاری:5079، مسلم:4964)

1253۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوے سے لوٹ کر آئے۔ جب ہم نے گھر میں داخل ہونا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہرو! (ابھی گھر نہ جاؤ) شام کے وقت جانا تاکہ بکھرے بالوں والی عورتیں چوٹی کرلیں اور خاوند کے گھر نہ ہونے کی وجہ سے جن عورتوں نے غیر ضروری بالوں کی صفائی نہ کی ہو وہ کرلیں۔

1254. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ ، قَالَ: كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.
(بخاری:5477، مسلم:4972)

1254۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شکار گرانے کے بعد اگر کتے مالک کے انتظار میں شکار کو روک رکھیں تو اس شکار کو کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اور اگر کتے شکار کو مار ڈالیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ کتے شکار کو مار ڈالیں۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ معراض (بے پھل کا نیزہ) پھینک کر شکار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر معراض سیدھا لگے اور شکار میں گھس جائے تو اس شکار کو کھاؤ لیکن اگر آڑا پڑے (اور جسم میں نہ گھسے) تو مت کھاؤ۔

1255. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ. فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلٰى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.
(بخاری:5483، مسلم:4973)

1255۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ کتوں کے ذریعے شکار کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے اپنا سدھایا ہوا کتا شکار کے لیے چھوڑا اور اس پر بسم اللہ کہی ہو تو اگر کتے نے شکار گرانے کے بعد اسے تمہارے لیے روک رکھا ہو تو اسے تم کھا سکتے ہو۔ خواہ وہ مر چکا ہو۔ البتہ اگر اس میں سے کتے نے کچھ کھا لیا ہو تو پھر مجھے ڈر ہے کہ اس نے شکار کو اپنے لیے مارا تھا۔ اگر تمہارے کتے کے ساتھ شکار کے وقت دوسرے کتے (جنگلی یا کسی غیر مسلم کے شکاری کتے) شامل ہو گئے ہوں تو بھی اسے نہ کھاؤ۔

1256. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا

1256۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے "معراض" کے ذریعے سے شکار کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر معراض

أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ.
(بخاری:2054، مسلم:4974)

کا دھار دار حصہ شکار کو لگے تو اس شکار کو کھاؤ اور آڑا تر چھا لگے (اور شکار مر جائے) تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ وہ ''موقوذہ'' ہے (یعنی وہ جانور جو لکڑی یا پتھر وغیرہ سے مارا جائے) پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! بسم اللہ کہہ کر میں اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑتا ہوں لیکن جب شکار کے قریب پہنچتا ہوں تو وہاں ایک اور کتے کو بھی موجود پاتا ہوں جس کو چھوڑتے وقت میں نے بسم اللہ نہیں کہا تھا اور مجھے یہ بھی پتہ نہیں چلتا کہ یہ شکار کس کتے نے گرایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے نہ کھاؤ! کیونکہ تم نے تو صرف اپنے کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہا تھا دوسرے کتے پر تم نے بسم اللہ نہیں کہا۔

1257. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ. قَالَ: مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ. فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.
(بخاری:5475، مسلم:4977)

1257۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ معراض سے کیے ہوئے شکار کا حکم کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شکار کو معراض کا دھار دار حصہ لگے اس کھاؤ لیکن جس شکار کو معراض آڑا ترچھا لگے (اور وہ مرجائے) وہ مُردار ہے۔ پھر میں نے آپ سے کتے کے ذریعے سے کیے گئے شکار کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شکار کو کتا تمہارے لیے روکے اسے کھاؤ کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑنا شکار کو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔ لیکن اگر تمہارے (سدھائے ہوئے) کتوں کے ساتھ (شکار کے قریب جنگلی یا کسی غیر مسلم کا) کوئی اور کتا بھی موجود ہو تو یہ امکان ہے کہ اس شکار کو اس کتے نے (جو سدھایا ہوا نہیں تھا) پکڑا ہو اور ہلاک کردیا ہو (تو وہ مردار ہو گیا) اسے نہ کھاؤ، کیونکہ تم نے تو صرف اپنے کتے کو چھوڑتے وقت بسم اللہ کہا تھا دوسرے کتوں پر اللہ کا نام نہیں لیا تھا۔

1258. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ وَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ.
(بخاری:5484، مسلم:4981)

1258۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے بسم اللہ کہہ کر اپنا کتا شکار کے لیے چھوڑا اور اس نے شکار کو گرا کر تمہارے لیے روکے رکھا تو اس شکار کو کھاؤ خواہ کتے نے اسے ہلاک ہی کردیا ہو لیکن اگر کتے نے اس میں سے کچھ کھالیا ہو تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے اپنے لیے کیا ہے، اور اگر شکار کے وقت تمہارے کتوں کے ساتھ، ایسے کتے بھی شریک ہو جائیں جن کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور کتوں نے شکار کو پکڑ کر ہلاک کردیا ہو تو اس شکار کو نہ کھاؤ کیونکہ تم کو نہیں معلوم کہ کس کتے نے ہلاک کیا ہے۔ اور اگر تم نے شکار پر تیر چلایا اور وہ شکار ایک یا دو دن بعد (مرا ہوا ملا) اور اس پر تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ تھا تب تو اسے کھاؤ لیکن اگر تیر لگنے کے بعد وہ شکار پانی میں جا گرا (اور مر گیا) تو اس کو نہ کھاؤ۔

1259. عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِیْ آنِیَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَیْدٍ أَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِكَلْبِیْ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِی الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ. قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوْا فِیْهَا وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِیْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.
(بخاری:5478، مسلم:4983)

1259۔ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم ایسے لوگوں کے علاقہ میں رہتے ہیں جو اہل کتاب ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھانا کھا سکتے ہیں؟ اور ہمارے علاقہ میں شکار بہت پایا جاتا ہے میں اپنی کمان سے بھی شکار کرتا ہوں اور کتوں کے ذریعے بھی۔ کتے سدھائے ہوئے بھی ہوتے ہیں اور نا تربیت یافتہ بھی تو ان میں سے کس قسم کا شکار درست ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اہل کتاب کے برتنوں کے بارے میں جو پوچھا ہے اس کے بارے میں یہ ہے کہ اگر تم کو ان کے علاوہ دوسرے برتن دستیاب ہوں تو اہل کتاب کے برتنوں میں نہ کھاؤ لیکن اگر اور برتن مہیا نہ ہوں تو ان برتنوں کو دھو کر ان میں کھانا کھا سکتے ہو۔ اور شکار کے بارے میں یہ ہے کہ جو شکار تیر کمان سے کیا جائے اگر اس پر تیر چلاتے وقت اللہ کا نام (بسم اللہ) لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ۔ اور سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرتے وقت اگر کتے کو بسم اللہ کہہ کر چھوڑا ہو تو اسے کھاؤ۔ غیر تربیت یافتہ کتے کے ذریعہ سے جو شکار کیا جائے وہ اگر اس حالت میں ملے کہ اس کو ذبح کیا جا سکے تو ذبح کر کے کھاؤ ورنہ نہیں۔

1260. عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

1260۔ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچلی والے درندوں کے کھانے سے منع فرمایا۔ (بخاری:5530، مسلم:4988)

1261. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ: بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ أَمِیْرُنَا أَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ حَتّٰی أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّیَ ذٰلِكَ الْجَیْشُ جَیْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰی لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً یُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ حَتّٰی ثَابَتْ إِلَیْنَا أَجْسَامُنَا فَأَخَذَ أَبُوْ عُبَیْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهُ فَعَمَدَ إِلٰی أَطْوَلِ رَجُلٍ مَعَهُ قَالَ سُفْیَانُ مَرَّةً ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَصَبَهُ وَأَخَذَ رَجُلًا وَبَعِیْرًا فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ جَابِرٌ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ إِنَّ أَبَا عُبَیْدَةَ

1261۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں قریش کے قافلہ کی نگرانی کے لیے بھیجا۔ ہم تین سو سوار تھے۔ ہمارے امیر حضرت ابو عبیدۃ ابن الجراح رضی اللہ عنہ تھے۔ سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک قیام کرنا پڑا جس کی وجہ سے ہمیں سخت بھوک سے دوچار ہونا پڑا یہاں تک کہ ہم درختوں کے پتے تک کھا گئے۔ اسی لیے اس لشکر کا نام جیش الخبط (پتوں کا لشکر) پڑ گیا اور پھر سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور جسے ''عنبر'' کہا جاتا ہے کنارے پر پھینک دیا اور اسے ہم پندرہ دن تک کھاتے رہے اور اس کی چربی جسم پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہمارے جسم دوبارہ اسی طرح تندرست ہو گئے جیسے پہلے تھے (یہ جانور اتنا بڑا تھا کہ) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی کھڑی کی اور سب سے طویل القامت شخص کو اونٹ پر بیٹھا کر اس پسلی کے نیچے سے گزارا تو وہ آسانی سے گزر گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ) لشکر میں سے ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کیے، پھر تین اونٹ اور ذبح کیے اس کے بعد تین اونٹ مزید ذبح کر ڈالے لیکن پھر حضرت ابو

نَهَاهُ. (بخاری:4361، مسلم:4999)

عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اسے مزید اونٹ ذبح کرنے سے منع کر دیا۔

1262. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

1262۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن نبی ﷺ نے عورتوں کے ساتھ نکاح متعہ (وقتی اور عارضی نکاح) کرنے اور گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا۔ (بخاری:4216، مسلم:5005)

1263. عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

1263۔ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا دیا تھا۔ (بخاری:5527، مسلم:5007)

1264. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

1264۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانا ممنوع قرار دیا تھا۔ (بخاری:4217، مسلم:5008)

1265. عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ فَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُوْنَ حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا أَلْبَتَّةَ.

(بخاری:3155، مسلم:5011)

1265۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ محاصرۂ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر جس دن خیبر فتح ہوا تو ہم پالتو گدھوں پر ٹوٹ پڑے اور ہم نے انہیں ذبح کیا، لیکن جب دیگیں پک رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا: دیگوں کو اوندھا کر دو اور پالتو گدھوں کے گوشت میں سے ذرا بھی نہ کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ اعلان سن کر ہم نے خیال کیا کہ آپ ﷺ نے ان گدھوں کا گوشت کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے خمس (پانچواں حصہ) وصول نہیں کیا گیا، لیکن کچھ اور لوگوں نے کہا کہ پالتو گدھو کو اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔

1266. عَنِ الْبَرَاءِ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَصَابُوا حُمُرًا فَطَبَخُوْهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ. (بخاری:4221،4222، مسلم:5012)

1266۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے (غزوۂ خیبر میں) کہ پالتو گدھے مالِ غنیمت میں ہمارے ہاتھ آئے ہم نے ان کا گوشت پکایا، نبی ﷺ کی طرف سے ایک منادی نے اعلان کیا کہ دیگوں کو اُلٹا دو۔

1267. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَا أَدْرِي أَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ أَوْ حَرَّمَهُ فِيْ يَوْمِ خَيْبَرَ لَحْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ.

(بخاری:4227، مسلم:5012)

1267۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم نبی ﷺ نے گدھوں کو کھانے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ یہ جانور لوگوں کے بوجھ اٹھانے کے کام آتا ہے اور آپ ﷺ نے یہ بات ناپسند فرمائی کہ لوگوں کی بار برداری کا ذریعہ ضائع ہو جائے۔ آپ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام کر دیا تھا۔

1268. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى نِيْرَانًا تُوْقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلٰى مَا تُوْقَدُ هٰذِهِ النِّيْرَانُ قَالُوْا عَلَى الْحُمُرِ

1268۔ حضرت سلمۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ خیبر کے موقع پر کئی مقامات پر آگ جلتی دیکھ کر پوچھا: یہ آگیں کیسی جل رہی ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: پالتو گدھوں کا گوشت پک رہا ہے۔ آپ ﷺ نے

الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوْهَا وَأَهْرِقُوْهَا. قَالُوْا أَلَا نُهَرِيْقُهَا وَنَغْسِلُهَا. قَالَ: اغْسِلُوْا.
(بخاری:2477، مسلم:5018)

فرمایا: ان برتنوں کو توڑ دو اور تمام گوشت ضائع کر دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ایسا نہ کیا جائے کہ گوشت پھینک دیں اور برتنوں کو دھولیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں برتنوں کو دھو لو۔

1269. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَرَخَّصَ فِي الْخَيْلِ.

1269۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے دن نبی کریم ﷺ نے گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا تھا اور گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔ (بخاری:4219، مسلم:5022)

1270. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضی اللہ عنہا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

1270۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا تھا۔ (بخاری:5512، مسلم:5025)

1271. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.
(بخاری:5536، مسلم:5027)

1271۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گوہ کے بارے میں فرمایا: میں نہ تو گوہ کا گوشت کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

1272. عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ لَحْمٍ، فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَأَمْسَكُوْا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا أَوِ اطْعَمُوْا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيْهِ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي.

1272۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کچھ اصحاب جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے گوشت کھانے لگے تو امہات المومنین میں سے ایک خاتون نے بلند آواز سے ان سے کہا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے اس لیے رُک جاؤ (نہ کھاؤ)۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: کھا لو، کیونکہ یہ گوشت حلال ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کھانے میں کچھ حرج نہیں، لیکن میں اسے نہیں کھاتا۔
(بخاری:7267، مسلم:5032)

1273. عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدْ قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدِّمُ يَدَهُ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمّٰى لَهُ فَأَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ أَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَنِ الضَّبِّ. فَقَالَ

1273۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا میری بھی خالہ تھیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی خالہ تھیں۔ تو مجھے ان کے پاس بھنی ہوئی گوہ نظر آئی جو ان کی بہن حضرت حفیدہ رضی اللہ عنہا بنت حارث نجد سے لائی تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے وہ گوہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کی۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب تک کھانے کے متعلق آپ ﷺ کو بتا نہ دیا جائے اور اس کا نام نہ لیا جائے آپ ﷺ کھانے کی طرف اپنا دست مبارک بہت کم بڑھاتے تھے، جب آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس گوہ کی طرف بڑھایا تو حاضر خواتین میں سے ایک نے کہا رسول اللہ ﷺ کو مطلع کر دو کہ تم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کیا چیز پیش کی ہے۔ (پھر خود ہی کہنے لگی) یا رسول اللہ ﷺ! یہ گوہ ہے۔ یہ سنتے ہی نبی ﷺ نے اپنا دست

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ. قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ.
(بخاری:5391، مسلم:5035)

مبارک اس کھانے سے کھینچ لیا۔ یہ دیکھ کر حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام نہیں ہے لیکن یہ ہمارے علاقے میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے اس کا کھانا ناپسند ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اس کو (گوہ والے برتن کو) میں نے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھالیا اور آپ ﷺ مجھے کھاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

1274. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

1274۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ حضرت اُم حفیدہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ بطورِ تحفہ بھیجے تو آپ ﷺ نے پنیر اور گھی تو تناول فرمایا اور گوہ سے گھن محسوس کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ گوہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر کھائی گئی اور اگر حرام ہوتی تو نبی ﷺ کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔ (بخاری:2575، مسلم:5039)

1275. عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. (بخاری:5495، مسلم:5045)

1275۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ چھ یا سات غزوات میں شرکت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ رہتے ہوئے ٹڈیاں کھاتے رہے۔

1276. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوْا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيْهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ. (بخاری:2572، مسلم:5048)

1276۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مرّالظہران کے قریب ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا اور بھاگ دوڑ کی لیکن سب تھک کر بیٹھ گئے مگر میں اس تک پہنچ گیا اور اسے پکڑ کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کا گوشت یا رانیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجیں، آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اس میں سے تناول فرمایا۔

1277. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكٰى بِهِ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ، لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.
(بخاری:5479، مسلم:5050)

1277۔ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ شکار کو کنکریاں مار رہا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا کہ کنکر نہ مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے شکار کو کنکر مارنے سے منع فرمایا ہے۔ یا آپ ﷺ شکار کو کنکر مارنا ناپسند کرتے تھے اس لیے کہ کنکر سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ اس سے دشمن مرتا ہے البتہ کبھی کبھی دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔
عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو پھر کنکر مارتے دیکھا تو اس سے کہا کہ میں نے تم کو نبی ﷺ کی حدیث سنائی تھی کہ آپ ﷺ نے کنکر مارنے سے منع فرمایا ہے یا آپ ﷺ کنکر مارنے کو ناپسند فرماتے تھے اور تم یہ سننے کے بعد بھی کنکر مار رہے ہو، اب تم سے کسی قسم کی گفتگو نہیں کروں گا۔

1278. عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ. (بخاری:5513، مسلم:5057)

1278۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ جانوروں کو باندھ کر ہلاک کیا جائے۔

1279. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ،قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا. فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا.

(بخاری:5515، مسلم:5061)

1279۔سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ہمارا گزر چند جوانوں یا لوگوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک مُرغی کونشانے کے لیے باندھ رکھا تھا اور اس پر تیراندازی کرر ہے تھے لیکن جب انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو اسے چھوڑ کر ادھر اُدھر ہو گئے ،تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ اور کہا: نبی ﷺ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو ایسے کام کرتا ہے۔

35...... ﴿کتاب الاضاحی﴾

قربانی کے بارے میں

1280. عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ ذَبَحَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

(بخاری:985، مسلم:5064)

1280۔حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز پڑھی۔ پھر خطبہ دیا اس کے بعد قربانی کا جانور ذبح کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جوشخص نماز سے پہلے جانور ذبح کر چکا ہے اسے چاہیے کہ اس کے بدلے میں ایک اور جانور ذبح کرے اور جس نے قربانی نہیں کی وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

1281. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ. فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ. قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ. ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

(بخاری:5556، مسلم:5069)

1281۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں نے جن کا نام حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ تھا نمازِ عید سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہوئی (قربانی نہ ہوئی) تو میرے ماموں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس بکری کا ایک پلا ہوا نوعمر بچہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو لیکن تمہارے علاوہ کسی دوسرے کے لیے بچے کی قربانی جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے جانور ذبح کر دیا اس نے گویا محض اپنے لیے (گوشت کھانے کے لیے) جانور ذبح کیا اور جس نے نمازِ عید کے بعد جانور ذبح کیا اس کی قربانی ادا ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے پر عمل کیا۔

1282. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيهِ اللَّحْمُ، وَذَكَرَ مِنْ جِيرَانِهِ، فَكَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ. فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا.

(بخاری:954، مسلم:5079)

1282۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے قربانی کر لی اسے چاہیے کہ دوبارہ قربانی کرے، یہ سن کر ایک شخص اٹھا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! (میں قربانی کر چکا ہوں) کیونکہ اس دن لوگوں کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ پھر اس نے اپنے ہمسائیوں کی خواہش کا ذکر کیا اور گویا نبی ﷺ نے بھی اس کی تائید کی۔ پھر اس نے کہا: میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو مجھے گوشت والی دو بکریوں سے زیادہ محبوب ہے (اب کیا میں اس کی قربانی کر سکتا ہوں؟) چنانچہ نبی ﷺ نے اسے (اس بچے کی قربانی کرنے کی) اجازت دے دی۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) لیکن مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ اجازت اس شخص (حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ) کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے یا نہیں۔

1283. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ. (بخاری:2300، مسلم:5084)

1283۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کرنے کے لیے کچھ بکریاں دی اور (تقسیم کے بعد) بکری کا ایک برس کا بچہ باقی بچا تو میں نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرلو۔

1284. عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا.
(بخاری:5565، مسلم:5087)

1284۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دومینڈھوں کی قربانی کی ۔اُن کا رنگ سفید مائل بہ سیاہی تھا۔ وہ سینگوں والے تھے۔ ان دونوں کوآپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ." کہااور اپنا پاؤں ان کی گردن پر رکھا۔

1285. عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى. فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ، فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هٰكَذَا.
(بخاری:5509، مسلم:5092)

1285۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کل صبح دشمن سے ہمارا مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جلدی سے ذبح کیا کرو (جانور کو) ہرایسی چیز سے جو خون بہادے اور جس ذبیحہ پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ اور دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو۔ میں تم کو اس کی وجہ بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔..... (راوی بیان کرتے ہیں) ایک مرتبہ غنیمت میں ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں تو ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا۔ ایک شخص نے اس پر تیر چلادیا جس سے وہ رُک گیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے بھی بعض اونٹ جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی اُونٹ قابو سے باہر ہوجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی طریقہ اختیار کرو۔

1286. رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَأَصَابُوْا إِبِلًا وَغَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوْا وَذَبَحُوْا وَنَصَبُوْا الْقُدُوْرَ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَطَلَبُوْهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَأَهْوٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ: جَدِّيْ إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ

1286۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مقام ذی الحلیفہ میں تھے۔ لوگوں کو بھوک لگنے لگی۔ ان کو (غنیمت میں) بکریاں اور اونٹ ملے تھے۔ رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پیچھے رہ جانے والے لشکر کے ساتھ تھے (ابھی اس جگہ نہ پہنچے تھے) تو لوگوں نے جلد بازی سے کام لیا، تقسیم سے پہلے ہی جانور ذبح کردیے اور ہانڈیاں چڑھادیں۔ نبی ﷺ کے حکم سے ہانڈیاں اُلٹ دی گئیں، پھر آپ ﷺ نے مالِ غنیمت تقسیم کیا اور دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر قرار دیں، ان اونٹوں میں سے ایک اونٹ بدک کر بھاگا تو لوگوں نے اسے پکڑنا چاہا لیکن اس نے سب کو تھکا دیا۔ اس وقت لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے۔ ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر کھینچ مارا اور اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ان چوپایوں میں بھی جنگلی جانوروں کی طرح بدکنے والے وحشی ہوتے ہیں۔ اگر تم ان پر قابو نہ پاسکو تو ان کے ساتھ ایسا

بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.
(بخاری:2488، مسلم:5093)

ہی طریقہ اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمیں خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس سے ذبح کرلیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہروہ چیز جس سے خوب بہہ نکلے (اس سے ذبح کرلو) اور جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں تم کو اس کی وجہ بتاتا ہوں، دانت سے تو اس لیے نہیں کہ وہ ہڈی ہے اور ناخن سے اس لیے نہیں کہ وہ حبشیوں کی چھری ہے۔

1287. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلاثًا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِيْنَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُوْمِ الْهَدْيِ.

1287۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قربانی کا گوشت تین دن تک کھاؤ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ سے روانگی کے بعد زیتون کے تیل سے روٹی کھاتے تھے، کیونکہ وہ قربانی کا گوشت نہ کھاسکتے تھے۔ (بخاری:5574، مسلم:5100)

1288. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُوْا إِلَّا ثَلاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيْمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.
(بخاری:5570، مسلم:5103)

1288۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ قربانی کا کچھ گوشت ہم نمک لگا کر رکھ لیا کرتے تھے پھر یہ گوشت مدینے میں نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قربانی کا گوشت صرف تین دن تک کھاؤ لیکن یہ تاکیدی حکم نہ تھا۔ آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ یہ گوشت لوگوں (مستحقین) کو کھلایا جائے، اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

1289. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. (بخاری:1719، مسلم:5105)

1289۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت منیٰ میں تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے۔ پھر نبی ﷺ نے اجازت دے دی اور فرمایا کہ کھاؤ بھی اور ذخیرہ بھی کرو۔ پھر ہم نے کھایا بھی اور ذخیرہ بھی کیا۔

1290. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ فَلا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِيْ بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِيْ. قَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا. (بخاری:5569، مسلم:5109)

1290۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص قربانی کرے اسے چاہیے کہ تین دن بعد اس کے گھر میں اس گوشت میں سے کچھ موجود نہ ہو۔ پھر آئندہ سال لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اس سال بھی ہم وہی کریں جو گذشتہ سال کیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ، مستحق لوگوں کو کھلاؤ اور ذخیرہ بھی کرو۔ اُس سال (گذشتہ سال) لوگ تکلیف میں تھے اس لیے میں نے چاہا تھا کہ تم ان کی مدد کرو۔

1291. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ.

1291۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرع اور عتیرہ دونوں باطل ہیں (راوی کہتے ہیں کہ) فرع سے مراد اُونٹ کا پہلا بچہ ہے جو بتوں کے نام پر قربان کیا جاتا تھا۔ (بخاری:5473، مسلم:5116)

36...... ﴿ کتاب الاشربه ﴾

کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں

1292. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَتْ لِيْ شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِيْ مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِيْ شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ أَنْ يَرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُ أَنْ أَبِيْعَهُ الصَّوَّاغِيْنَ وَأَسْتَعِيْنَ بِهِ فِيْ وَلِيْمَةِ عُرْسِيْ فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَتَانِ إِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِيْنَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِيْنَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: فَعَلَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِيْ هٰذَا الْبَيْتِ فِيْ شَرْبٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ وَجْهِيَ الَّذِيْ لَقِيْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِيْ بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِيْ وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ حَمْزَةُ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنُوْا لَهُمْ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَلُوْمُ

1292۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس ایک اونٹنی تھی جو مجھے غزوۂ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ملی تھی اور ایک اونٹنی مجھے نبی ﷺ نے خمس میں سے عطا فرمائی۔ جب میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کو رخصتی کرا کے گھر لانے کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک سنار سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم جا کر اذخر گھاس لے آئیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ اذخر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دوں گا اور جو رقم حاصل ہوگی اس سے اپنی شادی کے ولیمے کا انتظام کروں گا۔ میں اپنی ان اونٹنیوں کے لیے سامان جیسے کجاوہ، گھاس رکھنے کا جال اور رسیاں وغیرہ جمع کر رہا تھا اور میری یہ دونوں اونٹنیاں ایک انصاری کے گھر کے قریب بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب میں یہ سامان لے کر لوٹا تو میں نے دیکھا کہ میری اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے گئے ہیں اور ان کے کولہے چیر کر ان کی کلیجیاں نکال لی گئی ہیں، یہ منظر دیکھ کر مجھے اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہا (شدّتِ غم سے آنسو آ گئے) اور میں نے پوچھا کہ یہ کاروائی کس نے کی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی گھر میں چند انصاریوں کے ساتھ بیٹھے شراب پی رہے تھے چنانچہ میں سیدھا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اُس وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، نبی ﷺ نے میرے چہرے سے میری دلی کیفیت کا اندازہ لگا کر پوچھا: یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! مجھے جتنی تکلیف آج پہنچی ہے پہلے کبھی نہیں پہنچی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے میری اونٹنیوں پر دست درازی کی، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے کولہے چیر دیے اور وہ قریب ہی ایک گھر میں کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھے شراب پی رہے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے اپنی چادر منگوا کر اوڑھی اور چل پڑے۔ میں اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے اس گھر پہنچ کر جس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ موجود تھے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ ان لوگوں نے آپ ﷺ کو اندر آنے

حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى رُكْبَتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ، فَنَظَرَ إِلَى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلَى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرَى وَخَرَجْنَا مَعَهُ.
(بخاری:3091، مسلم:5129)

کی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ لوگ شراب نوشی میں مشغول ہیں۔ آپ ﷺ حمزہ رضی اللہ عنہ کو ان کی اس حرکت پر ملامت کرنے لگے مگر حمزہ رضی اللہ عنہ کی آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں اور وہ بدمست تھے۔ اسی حالت میں انہوں نے نبی ﷺ کی طرف نظر ڈالی۔ پھر نظر اٹھا کر آپ ﷺ کے گھٹنوں کو دیکھا۔ پھر اور اوپر کی طرف آپ ﷺ کی ناف کو دیکھا۔ پھر مزید نظر اُونچی کی اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو دیکھا۔ اس کے بعد کہا: تم لوگ وہی ہو جو میرے باپ کے غلام تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر آپ ﷺ سمجھ گئے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نشے میں مست ہیں، چنانچہ آپ ﷺ وہاں سے الٹے پاؤں لوٹ آئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ آ گئے۔

1293. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ. قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا ﴾ الْآيَةَ.
(بخاری:2464، مسلم:5131)

1293۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اس زمانہ میں لوگ کھجور کی شراب استعمال کرتے تھے۔ کہ نبی ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ اعلان کر دے ''لوگو! خبردار ہو جاؤ! شراب حرام کر دی گئی'' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جاؤ! شراب بہا دو۔ چنانچہ میں نے گھر سے باہر جا کر شراب کو بہا دیا۔ پھر شراب مدینے کی گلیوں میں بہنے لگی۔ بعض لوگوں نے کہا: وہ لوگ تباہ ہو گئے جن کے پیٹ میں شراب تھی، تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ﴾ [المائدۃ:93] ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گناہ نہیں جب کہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں اور ایمان پر قائم رہیں اور اچھے کام کریں۔''

1294. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

1294۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انگور اور کھجور اور کچی پکی کھجوروں (کو ملا کر بھگونے اور نبیذ بنانے) سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری:5601، مسلم:5145)

1295. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.
(بخاری:5602، مسلم:5156)

1295۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گدری کھجور اور پختہ کھجور کو، اور کھجور اور انگور کو نبیذ بنانے کے لیے ملا کر بھگونے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نبیذ بنانے کے لیے ان چیزوں میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگویا جائے۔

1296. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ.

1296۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن اور روغنی مرتبان میں نبیذ نہ بنایا کرو۔ (بخاری:5587، مسلم:5166)

1297. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. (بخاری: 5587، مسلم: 5171)

1297۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دُبّا (کدو کے برتن) اور روغنی مرتبان کے استعمال سے منع فرمایا۔

1298. عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قُلْتُ لِلْأَسْوَدِ: هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ؟ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذٰلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.
(بخاری: 5595، مسلم: 5172)

1298۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے اسود رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تھا کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا منع ہے؟ وہ کہنے لگے ہاں میں نے سوال کیا تھا کہ اے اُم المومنین رضی اللہ عنہا نبی ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہم کو (گھر والوں کو) کدو کے برتن اور روغنی مٹی کے مرتبان میں نبیذ بنانے سے منع فرما دیا تھا۔ (ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے گھڑے اور لاکھی برتن کا ذکر نہیں کیا؟ اسود رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کہ میں نے تم سے وہی کچھ بیان کیا جو سنا تھا، کیا میں کوئی ایسی بات بیان کروں جو میں نے سنی نہیں۔؟

1299. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ. (بخاری: 1398، مسلم: 5181)

1299۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے برتن، سبز لاکھی برتن، لکڑی کے برتن اور روغنی مرتبان (کے استعمال) سے۔

1300. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ. (بخاری: 5593، مسلم: 5210)

1300۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے شراب پینے کے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ (برتن کم ہوں) ہر شخص کو برتن مہیا نہیں ہو سکتے تو آپ ﷺ نے انہیں ایسا مٹکا استعمال کرنے کی اجازت دے دی جو روغن دار نہ ہو۔

1301. عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

1301۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر پینے کی چیز جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ (بخاری: 242، مسلم: 5211)

1302. بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مُوسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ: أَبُو مُوسَى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ: إِنَّ أَرْضَنَا بِهَا شَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ الْمِزْرُ وَشَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ الْبِتْعُ فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.
(بخاری: 4344، 4345، مسلم: 5214)

1302۔ نبی کریم ﷺ نے جب حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا والی بنا کر) بھیجا تو فرمایا: آسانی پیدا کرنا، لوگوں کے لیے تنگی نہ پیدا کرنا، خوشخبری دینا، نفرت نہ پیدا کرنا۔ آپس میں اتفاق قائم رکھنا اور خوش دلی سے رہنا۔ اس موقع پر حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے علاقے میں ایک شراب جو سے تیار کی جاتی ہے جسے مرز کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے بنائی جاتی ہے جسے بتع کہا جاتا ہے (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

1303. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي

1303۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ کی وہ آخرت میں شراب طہور

الدُّنيا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ.

سے محروم رہے گا۔ (بخاری:5575، مسلم:5222)

1304. عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُوْ أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوْسُ. قَالَ سَهْلٌ: تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

(بخاری:5176، مسلم:5233)

1304۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے اپنی شادی میں نبی ﷺ کی دعوت کی۔ اس دن ان کی دلہن ہی ان کے گھر میں کام کر رہی تھی۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم کو معلوم ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ رات کو اس نے کھجوریں پانی میں بھگو دی تھیں پھر جب آپ ﷺ کھانا کھا چکے تو اس نے آپ ﷺ کو یہی نبیذ پلایا تھا۔

1305. عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذٰلِكَ.

(بخاری:5182، مسلم:5235)

1305۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت اُسید ساعدی رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی اور اس موقع پر جو کھانا تیار کیا گیا اور مہمانوں کو پیش کیا گیا وہ خود ابو اُسید رضی اللہ عنہ کی دلہن اُم اُسید رضی اللہ عنہا نے تیار اور پیش کیا تھا۔ اس نے پتھر کے ایک گھڑے میں رات کو کھجوریں بھگو دی تھیں۔ جب نبی ﷺ کھانے سے فارغ ہو گئے تو اس نے یہی کھجوریں مل کر اور پانی میں گھول کر آپ ﷺ کو پلائی تھیں اور یہ شربت بطور خاص آپ ﷺ کو پیش کیا گیا۔

1306. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِيْ أُجُمِ بَنِيْ سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ ﷺ، قَالَتْ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ. فَقَالَ قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّيْ. فَقَالُوْا لَهَا أَتَدْرِيْنَ مَنْ هٰذَا؟ قَالَتْ لَا. قَالُوْا هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ. فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ. فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهٰذَا الْقَدَحِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

1306۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے عرب کی ایک عورت (کی خوبیوں) کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو (آپ ﷺ کی طرف سے نکاح کا) پیغام دیں حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام پہنچا دیا اور اس نے (مدینے میں) آکر بنی ساعدہ کی گڑھی میں قیام کیا، پھر نبی ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور اس عورت کو دیکھا تو وہ ایک ایسی عورت تھی جس نے اپنا سر جھکا رکھا تھا اور جب آپ ﷺ نے اس سے گفتگو کی تو وہ بولی: میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ کو خود سے بچایا (جا چلی جا)۔ لوگوں نے اس سے کہا: تجھے معلوم ہے تو کس سے مخاطب تھی؟ کہنے لگی: نہیں، مجھے نہیں معلوم۔ اسے بتایا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے اور تیرے ساتھ منگنی کے ارادے سے تشریف لائے تھے۔ کہنے لگی: میں سخت بدبخت ہوں میرے منہ سے ایسی بات نکلی۔ پھر اس دن نبی ﷺ جب واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ اور صحابہ کرام سقیفہ بنی ساعدہ میں آکر بیٹھے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے سہل رضی اللہ عنہ ہمیں کچھ پلاؤ۔ تو میں نے یہ پیالہ نکالا اور اس میں ان سب کو پلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے وہ پیالا نکال کر ہمیں

(بخاری:5637، مسلم:5236)

دکھایا اور ہم سب نے اس میں (تبرکاً) پانی پیا۔ پھر وہ پیالہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مانگ لیا تھا اور آپ نے انھیں عطا کر دیا۔

1307. عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِيْنَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيْهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ.

(بخاری:3917، مسلم:5239)

1307۔ ابو اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ ﷺ کا تعاقب کیا تو آپ ﷺ نے اسے بد دعا دی۔ اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ اس نے آپ ﷺ سے درخواست کی آپ ﷺ میرے لیے دعا کیجیے میں آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچاؤں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ ہمارا گزر ایک گذریے کے قریب سے ہوا۔ میں نے ایک پیالہ لے کر اس میں آپ ﷺ کے لیے تھوڑا دودھ دوہ لیا اور وہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دودھ پی لیا جس سے میرا جی خوش ہو گیا۔

1308. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ، بِإِيْلِيَاءَ، بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ. فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا، فَأَخَذَ اللَّبَنَ. قَالَ جِبْرِيْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ، لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.

(بخاری:4709، مسلم:5240)

1308۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں معراج کی رات نبی ﷺ کی خدمت میں بیت المقدس میں دو پیالے لائے گئے جن میں سے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ، آپ ﷺ نے دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: شکر ہے اللہ کا جس نے فطرت کی طرف آپ ﷺ کی رہنمائی فرمائی اگر آپ ﷺ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

1309. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: جَاءَ أَبُوْ حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا.

(بخاری:5606، مسلم:5244)

1309۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری جن کا نام ابو حمید رضی اللہ عنہ تھا مقام نقیع سے نبی ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لائے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اسے ڈھانک کر کیوں نہ لائے خواہ اس پر لکڑی کا ایک ٹکڑا رکھ دیتے۔

1310. عَنْ جَابِرِ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا.

1310۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب رات ہو جائے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: جب شام کا وقت ہو جائے تو بچوں کو گھروں میں روک لو کیونکہ شیطان اس وقت ہر طرف پھیل جاتے ہیں۔ جب ایک پہر رات گزر جائے تو انھیں آزاد کر دو اور اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) دروازے بند کر دو کیونکہ شیطان بند دروازے نہیں کھول سکتا۔

(بخاری:3304، مسلم:5250)

1311. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

1311۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ.

سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ جلتی نہ چھوڑو۔ (بخاری:6293، مسلم:5257)

1312. عَنْ أَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِيْنَةِ عَلٰى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوْهَا عَنْكُمْ.

1312۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں رات کے وقت گھر والوں کی موجودگی میں ایک گھر آگ سے جل گیا۔ جب اس حادثے کی خبر نبی ﷺ کو ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سونے لگو تو آگ بجھا دیا کرو۔ (بخاری:6294، مسلم:5258)

1313. عَنْ عُمَرَ بْنَ أَبِيْ سَلَمَةَ يَقُوْلُ: كُنْتُ غُلَامًا فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِيْ تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ. فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا غُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ، وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ، وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ، فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ.

(بخاری:5376، مسلم:5269)

1313۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور نبی ﷺ کے ہاں پرورش پا رہا تھا (عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں جو بعد میں اُم المومنین بنیں) اور کھاتے وقت میرا ہاتھ پیالے میں ہر طرف گھوما کرتا تھا، تو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو، داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد سے میرے کھانے کا انداز ہمیشہ اسی کے مطابق رہا۔

1314. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِيْ أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

1314۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مشک کو الٹا کر کے اس کے ساتھ منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

(بخاری:5625، مسلم:5272)

1315. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. (بخاری:1637، مسلم:5280)

1315۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو آب زم زم پلایا اور آپ ﷺ نے وہ پانی کھڑے ہو کر پیا۔

1316. عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ.

1316۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص پانی پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ چھوڑے۔

1317. عَنْ أَنَسٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ، مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

1317۔ ثمامہ بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ برتن سے پانی پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے اور آپ بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی (پانی پیتے وقت) تین بار سانس لیا کرتے تھے۔

1318. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا، ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِيْنِهِ. فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ: الْأَيْمَنُوْنَ الْأَيْمَنُوْنَ أَلَا فَيَمِّنُوْا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلَاثَ

1318۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پینے کے لیے پانی مانگا۔ ہم نے اپنی بکری کا دودھ نکالا۔ اس میں اپنے کنوئیں کا پانی ملایا، اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس موقع پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں جانب تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے اور ایک دیہاتی آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا، جب آپ ﷺ اس میں سے پی چکے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیجیے، لیکن نبی ﷺ نے دیہاتی کو دیا پھر فرمایا: پہلے دائیں

هَرَّاتٍ .
(بخاری:2571، مسلم:5290)

جانب والے کو، پہلے دائیں جانب والے کو، یادرکھو! دائیں جانب سے شروع کرنا چاہیے۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا: تو یہی یعنی دائیں جانب سے شروع کرنا سنت ہے، دائیں جانب سے شروع کرنا سنت ہے، دائیں جانب سے شروع کرنا سنت ہے۔

1319. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ: يَا غُلَامُ. أَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ. قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوْثِرَ بِفَضْلِيْ مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ .
(بخاری:2351، مسلم:5292)

1319۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کسی نے دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے کسی قدر خود پیا۔ اس وقت آپ ﷺ کے دائیں جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا جو حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا۔ بڑی عمر کے لوگ آپ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے سے مخاطب ہوکر کہا: اے لڑکے کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ (دودھ) بزرگوں کو دے دوں؟ وہ لڑکا کہنے لگا: یارسول اللہ! میں آپ ﷺ کے بچے ہوئے تبرک کے سلسلے میں کسی دوسرے کے لیے ایثار نہیں کرسکتا آپ ﷺ نے دودھ اسے دے دیا۔

1320. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا. (بخاری:5456، مسلم:5294)

1320۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ اس وقت تک نہ پونچھے جب تک اپنی انگلیوں کو چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

1321. عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَهُ قَصَّابٍ اجْعَلْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً فَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَإِنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْجُوْعَ فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَأْذَنْ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَرْجِعَ رَجَعَ. فَقَالَ: لَا. بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ.
(بخاری:2081، مسلم:5309)

1321۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے جن کی کنیت ابوشعیب تھی اپنے غلام سے جو گوشت فروخت کرتا تھا کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کرو جو پانچ افراد کے لیے کافی ہو، میں نبی ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں (آپ ﷺ کے علاوہ چار افراد اور ہوں گے) پانچویں آپ ﷺ ہوں گے کیونکہ میں نے آپ ﷺ کے چہرے پر بھوک کے اثرات دیکھے ہیں۔ چنانچہ ان صاحب نے نبی ﷺ (اور مزید چار افراد) کو بلایا تو ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی ہولیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے، تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور چاہو تو یہ واپس چلا جائے گا۔ انھوں نے عرض کیا: نہیں واپس جانے کی ضرورت نہیں، میں نے انھیں اجازت دے دی۔

1322. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا فَانْكَفَأْتُ إِلٰى امْرَأَتِيْ فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّيْ رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمَصًا شَدِيْدًا

1322۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں خندق کھودی جارہی تھی، میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟ میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ سخت بھوک کی حالت میں ہیں۔ اس نے ایک تھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے اور ہمارے پاس بکری کا ایک پلا ہوا بچہ تھا۔

فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ وَقَطَّعْتُهَا فِيْ بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَنْ مَعَهُ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَّا صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِهَلَّكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتّٰى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِي وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ أَكَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.

(بخاری:4102،مسلم:5315)

میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کا آٹا تیار کیا اور ہم دونوں جلدی جلدی ان کاموں سے فارغ ہوئے۔ پھر میں نے گوشت کاٹ کر ہنڈیا میں ڈال دیا اور لوٹ کر نبی ﷺ کی خدمت میں جانے لگا۔میری بیوی نے کہا: (کھانا کم ہے زیادہ آدمی لاکر) مجھے نبی ﷺ اور ان کے اصحاب رضی اللہ عنہم کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر راز دارانہ طریقہ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو ہمارے پاس تھے ان کا آٹا بنایا ہے۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ چند لوگ تشریف لے چلیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے بلند آواز سے پکار کر فرمایا: اے خندق والو! جابر نے تمہارے لیے کھانا پکایا ہے۔سب آؤ تمہاری سب کی دعوت ہے۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تک میں پہنچ نہ جاؤں ہنڈیا کو چولہے سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانا۔ چنانچہ میں اپنے گھر کی طرف چل دیا اور رسول اللہ ﷺ بھی لوگوں کو ساتھ لیے ان کے آگے آگے چلتے ہوئے تشریف لائے۔جب میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ کہنے لگی: اب تیری ہی رُسوائی ہوگی اور تیرے بارے میں لوگ باتیں بنائیں گے۔ میں نے کہا: تم نے جو کچھ کہا تھا میں نے وہی کیا تھا۔میری بیوی نے آپ ﷺ کے سامنے آٹا پیش کیا۔ نبی ﷺ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دُعا فرمائی۔ پھر ہماری ہنڈیا کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بھی لعابِ دہن ڈالا اور دعائے برکت فرمائی۔ پھر فرمایا: روٹی پکانے والی کو بلاؤ جو ساتھ کے ساتھ روٹی پکاتی جائے اور ہنڈیا میں سے پیالوں میں ڈالتے جاؤ اور اسے چولہے سے نیچے نہ اتارنا۔اس وقت لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے سیر ہوکر کھالیا بلکہ بچا دیا اور جب یہ لوگ واپس گئے تو ہماری ہنڈیا اسی طرح جوش کھارہی تھی جیسے پہلے تھی اور آٹے سے مسلسل روٹیاں تیار ہورہی تھیں اور وہ بھی پہلے جیسا تھا۔

1323. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي

1323۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے نبی ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے آپ ﷺ پر بھوک کا اثر ہے، کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز موجود ہے؟ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں ہے۔ پھر انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں اور اپنی چادر اٹھا کر اس کے کچھ حصہ میں روٹیاں لپیٹ دیں اور انہیں میرے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے) ہاتھوں میں پکڑا دیا اور باقی

بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا.

(بخاری:3578، مسلم:5316)

چادر مجھ اوڑھا کر نبی ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں وہ روٹیاں لے کر پہنچا تو آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے تھے۔ میں جا کر ان لوگوں کے پاس کھڑا ہو گیا۔ نبی ﷺ نے پوچھا: تم کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی ﷺ نے یہ سن کر سب لوگوں سے جو حاضر تھے فرمایا: اٹھو! چنانچہ آپ ﷺ بھی روانہ ہوئے اور میں بھی آپ ﷺ کے آگے آگے چل کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور ان کو صورتِ حال سے مطلع کیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اُم سلیم رضی اللہ عنہا! نبی ﷺ لوگوں کو ساتھ لے کر تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اس قدر کھانا نہیں جو سب کو کھلایا جا سکے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بھی (اپنے گھر سے) روانہ ہوئے اور نبی ﷺ سے (راستے میں) آ ملے۔ نبی ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیے ان کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے وہی روٹیاں لا کر پیش کر دیں۔ نبی ﷺ کے حکم سے روٹیوں کے ٹکڑے توڑے گئے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس پر گھی ڈال دیا، یہ گویا سالن تھا۔ پھر نبی ﷺ نے اس پر پڑھا جو اللہ نے چاہا اور فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے پر) بلاؤ۔ دس افراد کو بلایا گیا۔ انہوں نے خوب سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے، اس کے بعد آپ ﷺ نے مزید دس آدمیوں کو بلانے کا حکم دیا۔ انہیں بلایا گیا، وہ آئے اور خوب سیر ہو کر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر مزید دس آدمیوں کو بلانے کا حکم دیا۔ مزید دس آدمیوں کو بلایا گیا، وہ بھی خوب سیر ہو کر کھا کر چلے گئے۔ آپ ﷺ نے پھر مزید دس آدمیوں کو بلانے کا حکم دیا۔ حتیٰ کہ سب لوگوں نے اسی طرح سیر ہو کر کھانا کھایا۔ یہ سب کوئی ستر اسی افراد تھے۔

1324. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ. قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُبْزًا وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي

1324۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک درزی نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کھانے پر میں بھی نبی ﷺ کے ساتھ گیا۔ اس شخص نے نبی ﷺ کی خدمت میں روٹیاں، کدو کا شوربا اور بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالے کے اطراف میں سے کدو تلاش کر کے کھا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے میں ہمیشہ کدو کو پسند

الْقَصْعَةِ، قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

کرتا ہوں۔(بخاری:1324، مسلم:5325)

1325. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ. (بخاری:5440، مسلم:5330)

1325۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو کھجور اور ککڑی کو ملا کر کھاتے دیکھا۔

1326. عَنْ جَبْلَةَ ، كُنَّا فِيْ الْمَدِيْنَةِ فِيْ بَعْضِ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَاَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَا ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْاِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ. (بخاری:2455، مسلم:5333)

1326۔حضرت جبلہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند عراقیوں کے ساتھ مدینے میں مقیم تھے۔ہمیں قحط سے دو چار ہونا پڑا۔ان دنوں حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجوریں کھلایا کرتے تھے۔(ایک مرتبہ) ہم کھا رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے قریب سے گزرے اور انہوں نے کہا: نبی ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔البتہ ایسا کرنا صرف اس صورت میں جائز ہے جب کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لے۔

1327. عَنْ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ. (بخاری:5769، مسلم:5339)

1327۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص صبح کے وقت سات عدد (مدینے کی) عجوہ کھجوریں کھا لے اسے اس دن کسی قسم کا زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

1328. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ. (بخاری:4478، مسلم:5342)

1328۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھنبی "من" کی قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کی بیماریوں کے لیے شفا ہے۔

1329. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ. قَالُوْا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ. قَالَ: وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا. (بخاری:3406، مسلم:5349)

1329۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مل کر درخت کریر کا پھل پیلو چنا کرتے تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا: سیاہ رنگ کے چنو، کیونکہ سیاہ رنگ کا پھل اچھا ہوتا ہے۔لوگوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ بکریاں چراتے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نبی ایسا نہیں جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔سب نبی بکریاں ضرور چراتے رہے ہیں۔

1330. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيْفُ هٰذَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ. فَقَالَ أَكْرِمِيْ ضَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صِبْيَانِيْ فَقَالَ هَيِّئِيْ

1330۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص (مہمان) آیا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو کھانے کا کہلوایا۔انہوں نے جواب دیا: ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں۔پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا: کون اس کو مہمان بناتا ہے؟ ایک انصاری صحابی نے عرض کیا: میں ان کی مہمان نوازی کروں گا۔چنانچہ یہ صاحب اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس لے کر گئے اور اس نے کہا: نبی ﷺ کے مہمان کی خاطر تواضع

طَعَامَكِ وَأَصْبِحِيْ سِرَاجَكِ وَنَوِّمِيْ صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوْا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾.
(بخاری:3798، مسلم:5359)

کرو۔ وہ کہنے لگی: ہمارے پاس تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: تم کھانا تیار کرو، گھر میں چراغ جلا دو اور بچے اگر رات کا کھانا مانگیں تو انہیں سُلا دینا۔ ان کی بیوی نے کھانا تیار کیا، چراغ جلا دیا اور بچوں کو (بھوکا) سلا دیا۔ پھر اس انداز سے اٹھیں گویا چراغ کی لو درست کر رہی ہیں اور چراغ بجھا دیا۔ اور (اندھیرے میں منہ چلا کر) دونوں نے مہمان پر یہ ظاہر کیا کہ وہ خود بھی کھا رہے ہیں۔ لیکن دونوں نے یہ رات بغیر کچھ کھائے پئے گزاری۔ صبح کے وقت جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات جو کچھ تم نے کیا ہے اس کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ خوشی سے ہنستا رہا یا اللہ تعالیٰ نے اسے پسند فرمایا اور یہ آیت نازل فرمائی۔ ﴿ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ، وَمَنْ يُوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ [الحشر:9] ''اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود محتاج ہوں، جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔''

1331. عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوٰى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ.
بخاری:2618، مسلم:5364)

1331۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک موقع پر) نبی ﷺ کے ساتھ ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ آپ ﷺ نے ساتھیوں سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا موجود تھا۔ چنانچہ وہ گوندھ لیا گیا۔ پھر ایک لمبا تڑنگا پریشان بالوں والا مشرک بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ اس سے نبی ﷺ نے پوچھا: فروخت کرو گے یا عطیہ یا ہبہ دو گے؟ اس نے کہا: فروخت کروں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی۔ اسے ذبح کیا گیا، اور آپ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اور اللہ کی قسم! ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں بچا جس کو آپ ﷺ نے اس کلیجی میں سے ایک ٹکڑا نہ دیا ہو۔ اگر کوئی شخص موقع پر موجود تھا تو اسے اسی وقت اس کا حصہ دے دیا۔ اگر غیر حاضر تھا تو اس کے لیے بچا کر رکھ لیا۔ پھر اس کے گوشت کے دو بڑے پیالے بھرے گئے۔ سب نے اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے۔ دو پیالے بچ گئے جسے ہم اونٹ پر لاد لائے۔ یا جیسا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا۔ (راوی کو شک ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کیا الفاظ کہے تھے۔)

1332. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ

1332۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس لوگ تھے۔ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: جس شخص

ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَإِنْ أَرْبَعٌ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاثَةٍ ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ. قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي فَلا أَدْرِي قَالَ وَامْرَأَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَمَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لا هَنِيئًا. فَقَالَ وَاللَّهِ لا أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَايْمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ: لا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ.

(بخاری:602، مسلم:5365)

کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اپنے ساتھ (اصحاب صفہ میں سے ایک) تیسرا کھانے والا لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں اور جس کے پاس پانچ کا کھانا ہو وہ چھٹا اپنے ساتھ لے جائے ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ تین افراد کو لے گئے ۔ نبی ﷺ دس افراد کو لے گئے ۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (میرے گھر میں) میں تھا ، میرے والدین تھے ، میری بیوی تھی اور ایک خادم تھا جو میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں کے گھروں میں کام کرتا تھا ۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس دن نبی ﷺ کے پاس کھانا کھایا ۔ پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی ، نماز سے فارغ ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہیں رُکے رہے حتیٰ کہ نبی ﷺ نے بھی رات کا کھانا کھایا ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر تشریف لائے تو رات کافی گزر چکی تھی ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آپ سے پوچھا : آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے میں کیا چیز مانع رہی ؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا : کیا تم نے ان لوگوں کو ابھی تک رات کا کھانا نہیں کھلایا ؟ کہنے لگیں : انہوں نے انکار کر دیا تھا کہ جب تک آپ نہیں آجاتے وہ کھانا نہیں کھائیں گے بلکہ ہم نے انہیں کھانا پیش کیا ۔ انہوں نے انکار کر دیا ۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ناراضگی کے ڈر سے) وہاں سے ہٹ گیا اور جا کر چھپ گیا ، تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے آواز دی او کاہل ، نالائق ! تیری ناک کٹے اور برا بھلا کہا : پھر مہمانوں سے مخاطب ہوکر کہا : آپ لوگ کھانا کھائیں ، اگر چہ یہ بے وقت کھانا کچھ زیادہ خوشگوار نہ ہوگا اور میں تو کھانا ہرگز نہ کھاؤں گا ۔

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اور اللہ کی قسم ! ہم اس کھانے میں سے جونہی ایک لقمہ اٹھاتے تھے وہ نیچے کی طرف بڑھ کر پہلے سے بھی زیادہ ہو جاتا تھا ، اور پھر ایسا ہوا کہ سب نے سیر ہوکر کھانا کھالیا اور کھانا اس سے بھی زیادہ بچ رہا جتنا پہلے تھا ۔ جب اسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ وہ اتنے کا اتنا ہی ہے ، جس قدر پہلے تھا یا اس سے کچھ زیادہ ہی ہے تو انھوں نے اپنی بیوی سے کہا : اے بنی فراس کی بہن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام ام رمان تھا اور آپ کا قبیلہ بنی فراس تھا) یہ کیا معاملہ ہے ؟ وہ کہنے لگیں : میری آنکھوں کی ٹھنڈک (نبی ﷺ) کی قسم ! یہ تو اس وقت پہلے کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے ۔ اس میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی کھایا اور کہا : میں نے قسم کھائی تھی (کہ میں ہرگز نہ

کھاؤں گا) یہ شیطان کی وجہ سے تھی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک لقمہ اور کھایا اور پھر وہ کھانا آپ اٹھا کر نبی ﷺ کے پاس لے گئے اور صبح تک وہیں رہا۔ ہمارے اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان ایک معاہدہ تھا جس کی میعاد گزر گئی تو آپ ﷺ نے ہم کو بارہ افراد کی سرکردگی میں بارہ ٹولیوں میں تقسیم کر دیا اور ہر شخص کے ساتھ کافی آدمی تھے۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ کل کتنے تھے، اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ کتنے کتنے افراد تھے۔ ان سب نے وہ کھانا کھایا۔ (راوی کہتے ہیں) یا جیسے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔

1333. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ ، وَ طَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ. "

1333۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین کے لیے کافی ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار کے لیے کافی ہے۔ (بخاری: 5392، مسلم: 5367)

1334. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِيْ أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

1334۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ۔۔۔یا آپ ﷺ نے فرمایا: منافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔
(بخاری: 5394، مسلم: 5372)

1335. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيْرًا فَأَسْلَمَ ، فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

1335۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بہت زیادہ کھاتا تھا وہ مسلمان ہو گیا اور بہت کم کھانے لگا اس بات کا ذکر جب نبی ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔ (بخاری: 5393، مسلم: 5378)

1336. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ. (بخاری: 3563، مسلم: 5380)

1336۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہرگز کبھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا۔ آپ ﷺ کو رغبت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ نہ کھاتے۔

37...... کتاب اللباس والزینۃ

لباس اور زیب وزینت کے بارے میں

1337. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

1337۔ اُم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جوشخص چاندی کے برتن مین پانی پیتا ہے وہ اپنے پیٹ کے اندر ہر گھونٹ کے ساتھ دوزخ کی آگ اتارتا ہے۔ (بخاری:5634،مسلم:5385)

1338. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

(بخاری:5635،مسلم:5388)

1338۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات باتیں کرنے کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ جن سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا وہ یہ ہیں: (1) مریض کی عیادت کرنا۔ (2) جنازے کے ساتھ جانا۔ (3) جسے چھینک آئے وہ الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنا۔ (4) دعوت قبول کرنا۔ (5) سلام کو عام کرنا اور پھیلانا۔ (6) مظلوم کی مدد کرنا۔ (7) اور قسم کو پورا کرنا۔

اور جن سات باتوں سے منع فرمایا وہ یہ ہیں: (1) سونے کی انگوٹھی پہننا۔ (2) چاندی کے برتن میں پانی پینا۔ (3) ریشمی زین پوش استعمال کرنا۔ (4) قس (جگہ کا نام) کا بنا ہوا کپڑا استعمال کرنا۔ (5) ریشم پہننا۔ (6) دیباج (موٹا ریشمی کپڑا) پہننا۔ (7) اور استبرق (باریک ریشمی کپڑا) پہننا۔

1339. عَن عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِيْ يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ.

(بخاری:5426،مسلم:5394)

1339۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کے پاس (بیٹھے) تھے کہ آپ نے پانی طلب کیا۔ آپ کے لیے ایک مجوسی پانی لایا۔ اس نے پیالہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپ نے وہ پیالہ پانی سمیت زمین پر دے مارا اور فرمایا: اگر میں نے اس کو ایک دو نہیں بہت مرتبہ منع کیا ہوتا۔ (کہ مجھے اس برتن میں پانی نہ پلایا کرو) تو میں ایسا نہ کرتا (برتن کو زمین پر نہ پٹکتا) لیکن میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: ریشم اور دیباج (موٹا ریشمی کپڑا) نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتن میں پانی نہ پیو اور نہ سونے چاندی کی پلیٹوں میں کھانا کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے ہوں گی۔

1340. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ.

1340۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے دروازے پر خالص ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا دیکھا تو عرض کیا: یا

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ. ثُمَّ جَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً. فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخًا لَهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

(بخاری:886،مسلم:5401)

رسول اللہ ﷺ! کاش یہ جوڑا آپ ﷺ خرید لیتے اور اسے جمعہ کے دن اور باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات کے وقت پہنتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تو وہ پہنے جس کے لیے آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہ ہو۔
پھر کچھ جوڑے نبی ﷺ کے پاس کہیں سے آئے اور آپ ﷺ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ یہ جوڑا پہننے کے لیے عطا فرما رہے ہیں جب کہ آپ ﷺ نے اس جوڑے کے بارے میں جو عطارد (عطارد بن حاجب بن زرارہ تمیمی جو وفد بنی تمیم کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور جو اس قسم کے ریشمی جوڑے فروخت کرنے کے لیے اپنے ساتھ لایا تھا) کے پاس تھا وہ باتیں ارشاد فرمائیں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ جوڑا میں نے تم کو اس غرض سے نہیں دیا کہ تم خود اسے پہنو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں تھا اور ابھی مشرک تھا۔

1341. عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِأَذْرَبِيجَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ قَالَ فِيْمَا عَلِمْنَا أَنَّهٗ يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

(بخاری:5828،مسلم:5415)

1341۔ ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم آذر بائیجان میں عتبہ بن فرقد رحمہ اللہ کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا (جس میں تحریر تھا) کہ نبی ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر۔ اور (یہ فرماتے وقت) نبی ﷺ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا تھا جو انگوٹھے سے متصل ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس سے جو کچھ ہم سمجھے یہ تھا کہ آپ نے صرف اس قدر یعنی دو انگلیوں کے بقدر بیل بوٹوں والے کپڑے کی اجازت دی ہے۔

1342. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَهْدٰى إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ.

(بخاری:2614، مسلم:5420)

1342۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس خالص ریشم کا ایک جوڑا تحفے میں آیا تو وہ میں نے پہن لیا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر (اس جوڑے کے پہننے کی وجہ سے) غصے کے آثار دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنے خاندان کی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

1343. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ (بخاری:5832،مسلم:5425)

1343۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں ریشمی کپڑا پہنا وہ آخرت میں اسے ہرگز نہ پہن سکے گا۔

1344. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ فَصَلّٰى فِيْهِ. ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ وَقَالَ: لَا يَنْبَغِيْ

1344۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ریشم کی ایک قبا تحفے میں دی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے پہن کر نماز پڑھی۔ پھر واپس آکر اسے بڑی شدت سے اتار پھینکا گویا کہ آپ ﷺ اس سے سخت نفرت

هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ. (بخاری:375، مسلم:5427)

فرماتے ہوں اور فرمایا: متقی لوگوں کو ایسے کپڑے پہننا مناسب نہیں ہے۔

1345. عَنْ اَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قَمِيْصٍ مِنْ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

1345۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دے دی تھی۔ (بخاری:2919، مسلم:5429)

1346. عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ قُلْتُ لَهُ: أَيُّ الثِّيَابِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا؟ قَالَ: الْحِبَرَةُ. (بخاری:5812، مسلم:5440)

1346۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا: نبی ﷺ کو کون سا کپڑا زیادہ پسند تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ''حبرہ''یعنی یمن کی بنی ہوئی دھاری دار سوتی چادر۔

1347. عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ. (بخاری:5818، مسلم:5442)

1347۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک کمبل اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا: جس وقت نبی ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ نے یہ دونوں کپڑے پہن رکھے تھے۔

1348. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنّٰى يَكُوْنُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُوْنُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُوْلُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا.

(بخاری:3631، مسلم:5449)

1348۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کسی قسم کا قالین یا سوزنی ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ اب حال یہ ہے کہ میں اس سے (یعنی اپنی بیوی سے) کہتا ہوں کہ اپنا یہ قالین تم میرے پاس سے ہٹادو تو وہ کہتی ہے: کیا نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے؟ یہ سن کر میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

1349. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ. (بخاری:5783، مسلم:5453)

1349۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص پر نظر کرم نہیں ڈالے گا جو غرور وتکبر سے اپنے تہبند کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔

1350. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلٰى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا.

(بخاری:5788، مسلم:5463)

1350۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا جو اپنے تہبند کو فخر وغرور سے گھسیٹ کر چلتا ہے۔

1351. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ أَبُوا لْقَاسِمِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِيْ حُلَّةٍ تُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجِّلٌ جُمَّتَهُ إِذْ خَسَفَ اللّٰهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (بخاری:5789، مسلم:5465)

1351۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص (پہلی امتوں میں سے) کپڑے کا نفیس جوڑا پہنے فخر سے چلا جارہا تھا۔ اس نے اپنے بالوں کو بھی خوب سنوار رکھا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا اور وہ قیامت تک زمین میں نیچے اترتا چلا جائے گا۔

1352. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ.

1352۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ (بخاری:5864، مسلم:5470)

1353. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتِمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ. (بخاری:6651، مسلم:5473)

1353۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔اسے پہنتے رہے، آپ ﷺ اس کا نگینہ ہاتھ کے اندر کی جانب کرلیا کرتے تھے۔لوگوں نے بھی ایسا ہی کرنا شروع کردیا۔ پھر ایک دن آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، وہ انگوٹھی ہاتھ سے اتاری اور فرمایا: میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اور اس کا نگ اندر کی جانب رکھتا تھا۔ یہ فرما کر آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی پھینک دی، پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں یہ انگوٹھی کبھی نہیں پہنوں گا۔ یہ سنتے ہی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

1354. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ بَعْدُ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ بَعْدُ فِيْ بِئْرِ أَرِيسَ نَقْشُهُ: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ.
(بخاری:5873، مسلم:5476)

1354۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جسے آپ ﷺ دستِ مبارک میں پہنتے رہتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی۔ پھر اریس نامی کنوئیں میں گر گئی۔اس انگوٹھی پر "**محمد رسول الله**" لکھا ہوا تھا۔

1355. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا قَالَ إِنَّا اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشَنَّ عَلَيْهِ أَحَدٌ قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِيْ خِنْصَرِهٖ. (بخاری:5874، مسلم:5478)

1355۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا: ہم نے انگوٹھی تیار کرائی ہے۔اس پر کچھ الفاظ نقش کروائے ہیں۔کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ الفاظ نقش نہ کروائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ کی چھین گلی میں چمکتی ہوئی یہ انگوٹھی اس وقت بھی میری آنکھوں میں پھر رہی ہے۔

1356. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهٖ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ قَالَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَنَسٌ.

1356۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نامہ مبارک لکھوایا۔یا جب نامہ مبارک لکھوانے کا ارادہ فرمایا۔تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یہ لوگ (عجمی) کوئی خط نہیں پڑھتے جب تک اس پر (لکھنے والے کی) مہر نہ ہو۔آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی تیار کرائی جس پر "محمد رسول اللہ" نقش تھا۔میری نگاہوں میں اس وقت بھی آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی پھر رہی ہے۔(بخاری:65، مسلم:5480)

1357. عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ رَأَى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اصْطَنَعُوا الْخَوَاتِيمَ مِنْ وَرِقٍ وَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

1357۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔آپ ﷺ نے اپنی (سونے کی) انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔
(بخاری:5868، مسلم:5483)

1358. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ

1358۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِيْنِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِيَكُنِ الْيُمْنٰى أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ.

کوئی شخص جوتا پہنے تو اسے چاہیے کہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اتارے تاکہ دایاں پاؤں جوتا پہنتے وقت پہلا اور اتارتے وقت آخری ہو۔ (بخاری:5856، مسلم:5495)

1359. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْشِيْ أَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا أَوْ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا.

1359۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر نہ چلے یا دونوں جوتیاں اتار دے یا دونوں پاؤں میں پہنے۔ (بخاری:5855، مسلم:5496)

1360. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

1360۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مسجد میں اس طرح چت لیٹے دیکھا کہ آپ ﷺ کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔ (بخاری:475، مسلم:5504)

1361. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ. (بخاری:5846، مسلم:5507)

1361۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مرد زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے پہنیں۔

1362. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ.

1362۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہودی اور عیسائی خضاب استعمال نہیں کرتے۔ تم ان کی مخالفت کرو (یعنی خضاب استعمال کرو۔) ..... (بخاری: 3462، مسلم:5510)

1363. عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ. (بخاری:3225، مسلم:5514)

1363۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جس گھر میں کتا یا تصویر ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

1364. عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عُبَيْدُاللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَجْرِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِاللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيْرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِيْ ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَهُ.
(بخاری:3226، مسلم:5518)

1364۔ بسر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی (اور جس وقت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اس وقت) میرے ساتھ عبید اللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے جو ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے زیر پرورش تھے۔ زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے ہم دونوں سے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ بسر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے۔ ہم ان کی عیادت کے لیے گئے۔ اچانک ہمیں ان کے گھر میں ایک پردہ نظر آیا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: کیا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے ہم سے تصویروں کے بارے میں حدیث نہیں بیان کی تھی؟ عبید اللہ خولانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: انہوں نے یہ بھی کہا تھا: ''مگر وہ تصویریں، جو کپڑے پر نقش ہوں (وہ جائز ہیں'') کیا تم نے یہ بات نہیں سنی تھی؟ میں نے کہا: نہیں۔ کہنے لگے۔ ہاں! انہوں نے یہ بھی کہا تھا۔

1365. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِيْ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهَا تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَتَكَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ قَالَتْ فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ.
(بخاری:5954، مسلم:5528)

1365۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے۔ میں نے گھر کے ایک مچان کو ایسے پردے سے ڈھک رکھا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئیں تھیں۔ جس وقت یہ پردہ نبی ﷺ نے دیکھا تو اسے پھاڑ ڈالا اور فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت عذاب ان لوگوں کو دیا جائے گا جو تخلیق میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں (جان داروں کی شکلیں بناتے ہیں)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر ہم نے اس پردے سے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

1366. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رضی اللہ عنہا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُوْنَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ. (بخاری:2105، مسلم:5533)

1366۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک کشن خریدا جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اس کشن کو جب نبی ﷺ نے دیکھا تو دروازے پر رُک گئے اور گھر میں داخل نہ ہوئے۔ میں نے جب آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کشن کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میں نے اس غرض سے خریدی ہے کہ آپ ﷺ اس پر بیٹھا کریں اور بطورِ تکیہ استعمال فرمائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن یہ سزا دی جائے گی کہ ان سے کہا جائے گا: یہ جو کچھ تم نے بنایا تھا ان کو زندہ کرو (اور یہ کام ان کے بس میں نہ ہوگا) نیز نبی ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں تصویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

1367. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ. (بخاری:5951، مسلم:5535)

1367۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو جو تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن سخت سزا دی جائے گی، ان سے کہا جائے گا: یہ جو کچھ تم نے بنایا تھا اسے زندہ کرو۔

1368. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. (بخاری:5950، مسلم:5539)

1368۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: قیامت کے دن شدید ترین عذاب کے مستحق اللہ کے نزدیک تصویریں بنانے والے ہوں گے۔

1369. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّيْ إِنْسَانٌ، إِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَإِنِّيْ أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ

1369۔ سعید بن ابی الحسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا: اے ابو العباس رضی اللہ عنہ! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا روزگار میرے ہاتھ کی کاریگری میں ہے اور میں اس قسم کی تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا: میں

عَبَّاس لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهُ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

(بخاری:2225، مسلم:5540)

تم سے صرف وہی حدیث بیان کروں گا جو میں نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے اللہ تعالی یہ سزا دے گا کہ وہ اس میں جان ڈال کر زندہ کرے۔ ظاہر ہے وہ اس میں جان ڈالنے پر کبھی قادر نہ ہوگا۔ یہ سن کر اس شخص پر کپکپی طاری ہوگئی، سانس پھول گیا اور چہرہ زرد ہوگیا۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: تیرا ستیا ناس! اگر تو اسے نہیں چھوڑ سکتا تو پھر ایسا کر درخت وغیرہ اور ایسی چیزوں کی تصویریں بنا جن میں جان نہیں۔

1370. عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ فَرَأَى أَعْلَاهَا مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً.

(بخاری:5953، مسلم:5543)

1370۔ ابوزرعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک گھر میں داخل ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ ایک مصور اس کے اوپر تصویریں بنا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: (اللہ تعالی فرماتا ہے) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو میری مخلوق کی طرح مخلوق پیدا کرنے کا ارادہ کرے۔ اسے چاہیے کہ گیہوں کا ایک دانہ یا ایک چیونٹی پیدا کر کے دکھائے۔

1371. عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَسُوْلًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ.

1371۔ حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا تو ایسے وقت جب کہ لوگ بھی اپنی خوابگاہوں میں تھے، نبی ﷺ نے ایک قاصد کے ذریعے کہلا بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں گھنٹی کا قلادہ باقی نہ رہنے دیا جائے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ کہ اونٹ کی گردن میں جو گھنٹی کا قلادہ نظر آئے کاٹ ڈالا جائے۔ (بخاری:3005، مسلم:5549)

1372. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلَا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَغَدَوْتُ بِهِ فَإِذَا هُوَ فِي حَائِطٍ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

(بخاری:5824، مسلم:5554)

1372۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انھوں نے مجھ سے کہا: اے انس رضی اللہ عنہ! ذرا اس بچے کا خیال رکھنا اس کے اندر کوئی چیز نہ جانے پائے جب تک تم اسے صبح نبی ﷺ کے پاس نہ لے جاؤ اور آپ ﷺ اسے گھٹی نہ دے لیں۔ میں صبح اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ ایک باغ میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ نے ایک حریثی اُونی چادر اوڑھ رکھی تھی اور آپ ﷺ ان اونٹوں کو داغ رہے تھے جو فتح میں آپ ﷺ کے پاس آئے تھے۔

1373. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ.

(بخاری:5921، مسلم:5559)

1373۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو قزع (سر منڈوانا لیکن کہیں کہیں بال باقی چھوڑ دینا) سے منع فرماتے سنا ہے۔

1374. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

1374۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ. فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا. قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ.

راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اس کے بغیر ہمارا گزارا نہیں۔ ہمارے چوپال ہیں جہاں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگ ان مقامات پر بیٹھے بغیر نہیں رہ سکتے تو راستے کو اس کا حق دو۔'' لوگوں نے پوچھا: راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نظر نیچی رکھنا۔ کسی کو تکلیف نہ ہونے دینا۔ سلام کا جواب دینا اور نیک کام کرنے کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا۔ (بخاری:2465، مسلم:5563)

1375. عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي أَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَامَّرَقَ شَعَرُهَا وَإِنِّي زَوَّجْتُهَا أَفَأَصِلُ فِيهِ؟ فَقَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ.
(بخاری:5941، مسلم:5565)

1375۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! میری بیٹی کو چیچک نکلی تھی اور اس کے بال جھڑ گئے ہیں ۔اب میں نے اس کی شادی کی ہے تو کیا میں اس کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالوں میں جوڑ لگانے اور لگوانے والیوں پر اللہ کی لعنت!۔

1376 .عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ: لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ. (بخاری:5205، مسلم:5568)

1376۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اس لڑکی کے سر کے بال جھڑ گئے تو وہ عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے ساری بات بیان کر کے اس نے عرض کیا: میرا خاوند کہتا ہے کہ میں اس لڑکی کے بالوں میں مصنوعی بال جوڑ دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بالوں میں جوڑ لگانے والیوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

1377. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ فَجَاءَتْ فَقَالَتْ: إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ كَيْتَ وَكَيْتَ. فَقَالَ: وَمَا لِي أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ هُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَتْ: لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُ فِيهِ مَا تَقُولُ. قَالَ: لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ أَمَا قَرَأْتِ ﴿ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾ قَالَتْ: بَلٰى: قَالَ فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْهُ. قَالَتْ فَإِنِّي أَرٰى أَهْلَكَ يَفْعَلُونَهُ. قَالَ فَاذْهَبِي فَانْظُرِي. فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَلَمْ تَرَ مِنْ حَاجَتِهَا

1377۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ان عورتوں پر جو حُسن کے لیے گودتی اور گدواتی ہیں، بال نوچتی اور نچواتی ہیں اور جو اپنے دانتوں کے درمیان فاصلہ کرواتی ہیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو بدلتی ہیں۔ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات بنی اسد کی ایک خاتون جس کا نام اُم یعقوب تھا، کو پہنچی تو وہ آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ان عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ آپ نے جواب دیا: میں آخر ان پر کیوں نہ لعنت بھیجوں جن پر نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہے اور جن کی مذمت قرآن مجید میں کی گئی ہے۔ وہ عورت کہنے لگی: میں نے پورا قرآن پڑھا ہے مجھے تو ایسی کوئی بات نہیں ملی جو آپ کہتے ہیں۔ آپ نے کہا: اگر تم نے واقعی قرآن پڑھا ہوتا تو تم کو ضرور وہ بات مل جاتی جو میں کہتا ہوں۔ کیا تم نے یہ آیت قرآن مجید میں نہیں پڑھی ﴿ وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ﴾[الحشر: 7] ''جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے منع کر دیں اس سے رک جاؤ۔''

شَيْئًا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ كَذٰلِكَ مَا جَامَعْتُهَا.
(بخاری:4886، مسلم:5573)

کہنے لگی: کیوں نہیں! آپ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے: وہ کہنے لگی: میں نے آپ ﷺ کی بیوی کو دیکھا ہے وہ ایسا کرتی ہیں۔ آپ نے کہا: جاؤ جا کر دیکھو وہ گئی اور اسے وہاں اپنے مطلب کی کوئی بات نہ ملی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہوتا جیسا یہ عورت کہتی ہے تو میں ان (اپنے گھر والوں) کے ساتھ نہ رہتا۔

1378. عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ وَكَانَتْ فِيْ يَدَيْ حَرَسِيٍّ. فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ. أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ.
(بخاری:3468، مسلم:5578)

1378۔ حمید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جس سال حج کیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا: آپ نے بالوں کا ایک گچھا ہاتھ میں لیا جو ان کے محافظ کے پاس تھا اور فرمایا: اے مدینے والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی ﷺ کو اس قسم کی چیزوں سے منع فرماتے سُنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے (بناؤ سنگار کے لیے) اس قسم کی چیزیں اختیار کرلیں۔

1379. عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ.
(بخاری:5219، مسلم:5584)

1379۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میری ایک سوکن ہے۔ کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں (اسے جلانے کے لیے) اس کے سامنے اپنے خاوند کی طرف سے ایسی چیز کے دیے جانے کی ڈینگ ماروں جو اس نے مجھے نہیں دی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو ایسی چیزوں کی ڈینگیں مارتا ہے جو اسے حاصل نہیں وہ اس شخص کی طرح ہے جو ایسا لباس پہنتا ہے جس سے دوسروں کو فریب میں مبتلا کر سکے۔

38...... کتاب الآداب

آداب کے بارے میں

1380. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ .فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي.

1380۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بقیع میں ایک شخص نے ''یا ابو القاسم'' کہہ کر کسی کو پکارا تو نبی نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اس نے کہا: میری مُراد آپ ﷺ سے نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ (بخاری: 2121، مسلم: 5586)

1381. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ.

(بخاری: 3115، مسلم: 5591)

1381۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک آدمی کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس بچے کا نام قاسم رکھ دیا تو انصار کہنے لگے: ہم تیری کنیت ابوالقاسم نہیں ہونے دیں گے، اور نہ (اس کنیت کی بنا پر) تیری آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچائیں گے۔ چنانچہ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے۔ انصار کہتے ہیں کہ ہم تیری کنیت ''ابوالقاسم'' نہیں ہونے دیں گے اور نہ (تیرا احترام کرکے) تیری آنکھیں ٹھنڈی کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار نے بہت اچھا کیا۔ تم لوگ میرا نام تو رکھ سکتے ہو میری کنیت اختیار نہ کرو کیونکہ قاسم (اللہ کی رحمت تقسیم کرنے والا) صرف میں ہوں۔

1382. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ. (بخاری: 6186، مسلم: 5595)

1382۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے کہا: ہم تجھے کنیت ''ابو القاسم'' نہ رکھنے دیں گے اور نہ تیرا احترام کریں گے۔ اس نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔

1383. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي.

1383۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ (بخاری: 3539، مسلم: 5597)

1384. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَيْنَبَ. (بخاری: 6192، مسلم: 5607)

1384۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا (بنتِ جحش) کا نام پہلے برّہ تھا تو لوگوں نے کہا: یہ خود کو نیک پاک سمجھتی ہیں لہٰذا نبی ﷺ نے آپ کا نام زینب رضی اللہ عنہا رکھ دیا۔

1385. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَعُ اسْمٍ

1385۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ذلیل نام وہ ہے جو اپنا نام ملک الاملاک (بادشاہوں

عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ.

کا بادشاہ) رکھ لے۔ (بخاری: 6205، مسلم: 5610)

1386. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنٌ لِأَبِيْ طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ: مَا فَعَلَ ابْنِيْ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَالَ لِيْ أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتّٰى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوْا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيْهِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَاللّٰهِ.

(بخاری: 5470، مسلم: 5613)

1386۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بچہ بیمار تھا لیکن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ باہر چلے گئے اور وہ بچہ مر گیا، پھر جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ واپس گھر آئے اور انہوں نے پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا (ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) نے کہا: وہ پہلے سے زیادہ پر سکون ہے، پھر حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو رات کا کھانا پیش کیا اور انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فارغ ہوگئے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جاؤ بچے کو دفن کر آؤ۔ صبح کے وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے یہ سارا ماجرا بیان کیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے رات اپنی بیوی سے صحبت کی تھی؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے دُعا فرمائی: اے اللہ! ان دونوں کو برکت عطا فرما! پھر جب اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے لڑکا ہوا تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: ذرا اس کا خیال رکھنا ہم اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ! پھر اسے میں نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر گیا۔ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے اس کے ہمراہ کچھ کھجوریں بھی بھیجی تھیں۔ نبی ﷺ نے بچے کو لے کر دریافت فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی لائے ہو؟ کہا: ہاں! کچھ کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے کھجور لے کر اسے چبایا، پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈالی اور اس طرح اسے گھٹی دی اور اس کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔

1387. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: وُلِدَ لِيْ غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ: فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِيْ مُوسٰى.

(بخاری: 5467، مسلم: 5615)

1387۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ میں اس کو لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور ایک کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی (اسے گھٹی دی)۔ اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے واپس دے دیا، یہ بچہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا سب سے بڑا لڑکا تھا۔

1388. عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ، فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ. فَكَانَ أَوَّلَ

1388۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ میرے پیٹ میں تھے اور جب میں (ہجرت کی خاطر مکے سے) نکلی تو پورے دنوں سے تھی اور مدینے جاتے ہوئے قبا میں قیام کیا۔ قبا میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ پھر میں انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی گود میں بٹھا دیا

شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ.
(بخاری:3909، مسلم:5617)

آپ ﷺ نے ایک کھجور منگوائی اور چبا کر عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی۔ اس طرح حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں جو چیز سب سے پہلے گئی وہ رسول اللہ کا لعاب دہن تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی گھٹی دی اور اس کے بعد ان کے لیے دعا کی اور فرمایا: اے اللہ! اس بچے کو برکت عطا فرما اور (ہجرت کے بعد مدینے میں) مسلمانوں کے ہاں پیدا ہونے والا یہ پہلا بچہ تھا۔

1389. عَنْ سَهْلٍ ، قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِيْ أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهِ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَا النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُوْ أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُوْ أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ فُلَانٌ. قَالَ وَلٰكِنْ أَسْمِهِ الْمُنْذِرَ، فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ

1389۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو اُسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا مُنذر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھا لیا۔ اس وقت ابو اسید (آپ ﷺ کے پاس) بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ کسی چیز کی طرف جو آپ ﷺ کے سامنے رکھی ہوئی تھی متوجہ ہو گئے، یہ دیکھ کر ابو اسید رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نبی ﷺ کی ران پر سے اٹھا لینے کو کہا۔ جب نبی ﷺ اس مصروفیت سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اسے گھر بھیج دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ فلاں نام رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اس کا نام منذر ہے۔ چنانچہ اس دن سے ان کا نام منذر رکھ دیا گیا۔

1390. عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِيْ أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ فَطِيْمًا. وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ يَا أَبَا عُمَيْرٍ؟ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ.
(بخاری:6203، مسلم:5622)

1390۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا حُسنِ خلق سب انسانوں سے بڑھ کر تھا۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ اور اس کا دودھ چھڑایا جا چکا تھا۔ یہ بچہ نبی ﷺ کے پاس آتا آپ ﷺ فرماتے: یا اَبَا عُمَیْرُ! مَافَعَلَ النُّغَیْرُ؟ "اے ابو عمیر! تمہارے سُرخ کا کیا حال ہے۔" ابو عمیر کے پاس ایک سُرخ چڑیا تھی جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا۔

1391. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُوْ مُوْسٰى كَأَنَّهُ مَذْعُوْرٌ. فَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلٰى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، فَرَجَعْتُ. فَقَالَ مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُقِيْمَنَّ عَلَيْهِ بِبَيِّنَةٍ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَاللّٰهِ لَا يَقُوْمُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ

1391۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ آئے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ پریشان اور خوف زدہ ہیں (ہم نے پوچھا کیا معاملہ ہے؟) کہنے لگے: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ اندر آنے کی اجازت طلب کی تھی۔ مجھے اجازت نہیں ملی تو میں واپس آ گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم اندر کیوں نہ آئے؟ میں نے کہا میں نے تین مرتبہ اجازت طلب کی۔ مجھے اجازت نہیں دی گئی اس لیے میں واپس چلا گیا کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: جب کوئی شخص تین بار اجازت طلب کرے اور اجازت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ واپس لوٹ جائے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم تم کو اس حدیث کی صحت کے لیے گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ (حضرت ابو

فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ.
(بخاری:6245، مسلم:5628)

موسیٰ رضی اللہ عنہ نے پوچھا) کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے یہ حدیث نبی ﷺ سے سنی ہو؟ اس پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس گواہی کے لیے تو تمہارے ساتھ ہم میں سے سب سے کم عمر شخص بھی جا سکتا ہے۔ (ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ان میں سب سے چھوٹا میں تھا۔ میں اُٹھ کر ان کے ساتھ چل پڑا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

1392. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى أَبِيْ، فَدَقَقْتُ الْبَابَ، فَقَالَ مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: أَنَا أَنَا، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.
(بخاری:6250، مسلم:5635)

1392۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس قرض کے بارے میں جو میرے والد کے ذمے واجب الادا تھا۔ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ﷺ نے پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: "میں" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں میں" گویا آپ ﷺ کو اس طرح جواب دینا پسند نہیں آیا۔

1393. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِيْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنَيْكَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ. (بخاری:6901، مسلم:5638)

1393۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے دروازے کے سوراخ سے اندر جھانک کر دیکھا، اس وقت آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک لوہے کا کنگھا (جس سے سر یا کمر کھجایا جاتا ہے) تھا جس سے آپ ﷺ اپنا سر مبارک کھجا رہے تھے۔ جب اس شخص کو آپ ﷺ نے (جھانکتے) دیکھا تو فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں کنگھا تیری آنکھوں میں چبھو دیتا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اجازت لینا اسی لیے ہے کہ آنکھ بچے۔

1394. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعُنَهُ. (بخاری:6242، مسلم:5641)

1394۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے حجرے میں جھانک کر دیکھا تو آپ ﷺ ایک تیر یا کئی تیر لے کر اس انداز سے اٹھے۔ وہ منظر اس وقت بھی میری نظروں میں پھر رہا ہے۔ کہ گویا آپ ﷺ اس کی بے خبری میں وہ تیر اس کی آنکھ میں چبھو دیں گے۔

1395. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ: لَوِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ. (بخاری:6888، مسلم:5643)

1395۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اگر کسی شخص نے تمہاری اجازت کے بغیر گھر کے اندر جھانکا اور تم نے اسے کنکر مارا جس سے اس کی آنکھ ضائع ہوگئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔

39...... ﴿كتاب السلام﴾

سلام کرنے کے بارے میں

1396. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ.

1396۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے لوگ زیادہ کو سلام کریں۔ (بخاری:6232، مسلم:5646)

1397. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.

1397۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: (1) سلام کا جواب دینا۔ (2) عیادت کرنا۔ (3) جنازے کے ساتھ جانا۔ (4) دعوت قبول کرنا۔ (5) چھینک کا جواب دینا۔ (بخاری:1240، مسلم:5650)

1398. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ.

1398۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم کہو: ''وعلیکم''۔ (تم پر بھی) (بخاری:6258، مسلم:5652)

1399. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَإِنَّمَا يَقُوْلُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ.

1399۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم کو یہودی سلام کریں تو ان میں سے کوئی شخص کہے گا: ''السام علیک'' (تم پر موت آئے) تو تم کہو''وعلیک'' (تم کو بھی)۔ (بخاری:6257، مسلم:5654)

1400. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُوْدِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا السَّامُ عَلَيْكَ. فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَقَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ.

(بخاری:6256، مسلم:5656)

1400۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں یہودیوں کی ایک جماعت آئی اور ان لوگوں نے کہا: ''السام علیک'' (آپ کو موت آئے)۔ میں نے ان کی شرارت کو سمجھ لیا اور کہا: ''علیکم السام واللعنۃ'' (تم کو موت آئے اور تم پر خدا کی لعنت) تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا ٹھہرو! کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے سنا نہیں ان لوگوں نے کیا کہا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی کہہ دیا تھا؟ ''وعلیکم'' (یعنی تم پر بھی وہی جو تم نے کہا ہے)۔

1401. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ. (بخاری:6247، مسلم:5663)

1401۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بچوں کے قریب سے گزرے تو آپ نے ان کو سلام کیا اور کہا: نبی کریم ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔

1402. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَمَا ضُرِبَ الْحِجَابُ لِحَاجَتِهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً جَسِيمَةً لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ أَمَا وَاللّٰهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِيْنَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشَّى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ. فَدَخَلَتْ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا. قَالَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ، وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ.
(بخاری:4795، مسلم:5668)

1402۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا پردے کا حکم آ جانے کے بعد قضائے حاجت کے لیے باہر نکلیں۔ آپ بھاری بھرکم جسم کی مالک تھیں۔ جس نے آپ کو دیکھا ہوا وہ آپ کو (چادر میں بھی) پہچان سکتا تھا۔ راستے میں آپ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا او رکہا: اے سودہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! آپ ہم سے نہ چھپ سکیں (ہم نے آپ کو پہچان لیا) اس لیے سوچیں آپ باہر کیسے جائیں گی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا یہ بات سن کر واپس لوٹ آئیں، اس وقت نبی ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی جس پر گوشت چمٹا ہوا تھا۔ اسی وقت حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اندر داخل ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنی ضرورت سے باہر گئی تھی تو مجھے دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کچھ کہا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی وقت اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا۔ اس وقت بھی وہ ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ تھی اسے آپ ﷺ نے رکھا نہ تھا۔ اور فرمایا: تم عورتوں کو اجازت مل گئی کہ تم اپنی حوائج ضروریہ کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہو۔

1403. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: الْحَمْوُ الْمَوْتُ.
(بخاری:5232، مسلم:5674)

1403۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے پاس (جب وہ گھر میں تنہا ہوں) جانے سے خود کو بچاؤ۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور تو موت ہے۔

1404. عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَزُوْرُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَبُرَ

1404۔ اُم المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرے میں جب نبی ﷺ مسجد میں اعتکاف کی حالت میں تھے۔ میں آپ ﷺ سے ملنے گئی اور کچھ دیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتی رہی۔ پھر جب میں واپس جانے کے لیے اٹھی تو نبی ﷺ بھی میرے ساتھ اٹھے تاکہ مجھے پہنچا دیں۔ جس وقت میں مسجد کے دروازے اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب پہنچی تو دو انصاری ہمارے (قریب سے) گزرے انہوں نے نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ذرا ٹھہرو! یہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا ہیں۔ وہ دونوں کہنے لگے: سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ! گویا آپ ﷺ کا یہ کہنا ان پر گراں گزرا۔

عَلَيهِما ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ إنّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّی خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِیْ قُلُوبِكُما شَيْئًا. (بخاری:2035،مسلم:5680)

اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے مجھے یہ خوف پیدا ہوا کہیں وہ تمہارے دلوں میں کوئی شک نہ پیدا کردے۔

1405. عَنْ أَبِیْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِی الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِی الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيْهَا ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ. أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوٰى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللّٰهُ مِنْهُ ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ. (بخاری:66،مسلم:5681)

1405۔حضرت ابو واقد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔اتنے میں تین آدمی آئے ان میں سے دو تو نبی ﷺ کی جانب آگئے اور ایک چلا گیا۔راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں آپ ﷺ کے قریب جا کر ٹھہرے۔ پھر ایک کو حلقہ میں ایک جگہ خلا نظر آیا۔ وہ اس خلا میں بیٹھ گیا۔ دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب کہ تیسرا واپس چلا گیا۔ پھر جب نبی ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم لوگوں کو ان تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک نے اللہ کی پناہ لی اور اللہ نے اسے پناہ دی۔ دوسرا شرمایا تو اللہ تعالیٰ بھی شرما گیا اور رہ گیا تیسرا، سو وہ منہ موڑ کر چلا گیا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا (ناراض ہو گیا)۔

1406. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ.

1406۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھے۔
(بخاری:6269،مسلم:5683)

1407. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِی مُخَنَّثٌ ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِیْ أُمَيَّةَ يَا عَبْدَاللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُنَّ.
(بخاری:4224،مسلم:5690)

1407۔ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔اس وقت میرے ہاں ایک مخنث بیٹھا تھا، نبی ﷺ نے اسے عبداللہ بن اُمیہ سے کہتے ہوئے سنا: اے عبداللہ! دیکھو اگر کل تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حکم سے طائف فتح کرلو تو بنت غیلان کو ضرور حاصل کرنا، وہ ایسی ہے جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بل پڑتے ہیں اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ بل پڑتے ہیں۔اس کی یہ گفتگو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: آئندہ مخنث ہرگز تمہارے پاس نہ آئیں۔

1408. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِی الزُّبَيْرُ وَمَا لَهٗ فِی الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوْكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهٖ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهٗ وَأَسْتَقِی الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهٗ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ

1408۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں مجھ سے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے شادی کی تو ان کے پاس سوائے ایک پانی لانے والی اونٹنی اور ایک گھوڑے کے کوئی مال نہ تھا۔ گھوڑے کو چارہ بھی میں ڈالتی تھی، پانی بھی میں پلاتی تھی، ڈول کو بھی میں سیتی اور مرمت کرتی تھی اور آٹا بھی میں گوندھتی تھی لیکن روٹیاں میں اچھی نہ پکا سکتی تھی، اس لیے روٹیاں میری انصار ہمسائیاں پکا دیا کرتی تھیں۔ جو انتہائی

وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ ، فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي. فَلَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى. فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ ، فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي. (بخاری:5224، مسلم:5692)

مخلص تھیں۔ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اس زمین سے جو ان کو نبی ﷺ نے عطا فرمائی تھی گٹھلیاں اپنے سر پر لاد کر لایا کرتی تھی۔ یہ زمین ہمارے گھر سے دو میل کے فاصلے پر تھی۔ ایک دن میں اپنے سر پر گٹھلیاں اٹھا کر لا رہی تھی کہ راستے میں نبی ﷺ ملے۔ آپ ﷺ کے ساتھ انصار کے کچھ اور لوگ بھی تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے بلایا پھر اخ اخ کہہ کر اپنی اونٹنی کو بٹھایا تاکہ مجھے اپنے پیچھے بٹھالیں۔ لیکن میں مردوں کے ساتھ چلنے سے شرما گئی۔ مجھے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور ان کی غیرت کا خیال آیا کیونکہ وہ بہت زیادہ غیرت مند تھے۔ نبی ﷺ نے یہ بات جان لی کہ میں شرما رہی ہوں اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ پھر میں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا کہ مجھے راستے میں نبی ﷺ ملے تھے۔ میں نے سر پر گٹھلیاں اٹھا رکھی تھیں اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ ﷺ نے مجھے سوار کرنے کے لیے اپنی اونٹنی بٹھائی تھی لیکن میں شرما گئی اور مجھے آپ کی غیرت کا خیال آ گیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ گٹھلیاں اٹھانے سے یہ بہتر تھا کہ تم نبی ﷺ کے ساتھ سوار ہو کر آ جاتیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک نوکر بھیج دیا جس نے گھوڑے کا تمام کام سنبھال لیا اور گویا اس نے مجھے آزاد کر دیا۔

1409. عَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ. (بخاری:6288، مسلم:5694)

1409۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں۔

1410. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلَ أَنْ يُحْزِنَهُ.
(بخاری:6290، مسلم:5696)

1410۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تین افراد ہوں تو ان میں سے دو الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ اور لوگ تم سے آملیں یہ اس لیے ہے کہ اس طرح اسے رنج ہوگا۔

1411. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ.

1411۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نظر لگنا برحق ہے۔ (بخاری:5740، مسلم:5701)

1412. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ،قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُحِرَ حَتَّى كَانَ يَرَى أَنَّهُ يَأْتِي النِّسَاءَ وَلَا يَأْتِيهِنَّ، قَالَ سُفْيَانُ: وَهَذَا أَشَدُّ مَا يَكُونُ مِنَ السِّحْرِ إِذَا كَانَ كَذَا ، فَقَالَ يَا عَائِشَةُ

1412۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ ﷺ کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ﷺ کو گمان گزرتا کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جا چکے ہیں حالانکہ نہ گئے ہوتے (حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی) سفیان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ

أَعَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيْهِ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِيْ وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لِلْآخَرِ مَا بَالُ الرَّجُلِ قَالَ: مَطْبُوْبٌ. قَالَ: وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ زُرَيْقٍ حَلِيْفٌ لِيَهُوْدَ كَانَ مُنَافِقًا. قَالَ: وَفِيْمَ. قَالَ: فِيْ مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ. قَالَ: وَأَيْنَ قَالَ فِيْ جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ تَحْتَ رَاعُوْفَةٍ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ. قَالَتْ: فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْبِئْرَ حَتّٰى اسْتَخْرَجَهُ. فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ أُرِيْتُهَا وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ قَالَ فَاسْتُخْرِجَ. قَالَتْ فَقُلْتُ أَفَلَا أَيْ تَنَشَّرْتَ فَقَالَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِيْ وَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيْرَ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ شَرًّا.
(بخاری:5765، مسلم:5703)

اگر کسی کی یہ حالت ہو جائے تو یہ سخت ترین جادو ہے ۔(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا تمہیں معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مشکل کا حل بتادیا جس کے متعلق میں نے اس سے پوچھا تھا۔ میرے پاس (خواب میں) دو شخص آئے ،ان میں سے ایک میرے سرہانے بیٹھ گیا دوسرا پاؤں کی طرف ،پھر اس شخص نے جو سرہانے بیٹھا تھا دوسرے سے پوچھا کہ اس شخص کو کیا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا اس پر جادو ہے۔اس نے پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم نے (یہ شخص بنی زریق میں سے تھا اور یہودیوں کا حلیف اور منافق تھا) پہلے نے پھر پوچھا: یہ جادو کس میں کیا ہے؟ کہا: کنگھی اور کنگھی سے جھڑے ہوئے بالوں میں ۔اس نے پوچھا کہاں کیا ہے؟ نر کھجور کی بالی کے غلاف میں رکھ کر بیر ذروان کے پتھر کے نیچے دبادیا ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے تا کہ اس جادو کو نکلوائیں اور فرمایا: یہی کنواں ہے جو مجھے دکھایا گیا ہے۔اس کنوئیں کا پانی مہندی کے زلال کی مانند (سرخ) ہوگیا تھا اور وہاں کے کھجور کے درخت ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے وہ جادو اس میں سے نکلوایا گیا ۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے نشرہ (جادو کا توڑ) کیوں نہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمادی تو میں پسند نہیں کرتا کہ کسی شخص پر برائی کے ساتھ حملہ آور ہوں۔

1413۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيْءَ بِهَا. فَقِيْلَ أَلَا نَقْتُلُهَا؟ قَالَ: لَا. فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:2617، مسلم:5705)

1413۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نبی ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لے کر آئی ۔آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھالیا ۔پھر اس عورت کو (گرفتار کر کے) آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور کسی نے کہا: کیا آپ ﷺ اسے قتل نہیں کرائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ! حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس زہر کا اثر ہمیشہ آپ ﷺ کے حلق کے کوے میں دیکھتا رہا۔

1414۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتٰى مَرِيْضًا أَوْ أُتِيَ بِهِ قَالَ: أَذْهِبِ الْبَاسَ ، رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

1414۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا آپ ﷺ کے پاس کوئی مریض لایا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا. ''اے انسانوں کے مالک ،

(بخاری:5675، مسلم:5707)

تکلیف دور کردے۔ شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ شفا صرف تیری ہی شفا ہے ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل جاتی رہے۔''

1415. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكٰى يَقْرَأُ عَلٰى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ، وَيَنْفُثُ. فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا.
(بخاری:5016، مسلم:5715)

1415۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذات (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھ کر خود پر دم کیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ کی علالت نے شدت اختیار کرلی تو یہ معوذات میں پڑھ کر آپ ﷺ کے دست مبارک پر دم کرکے آپ ﷺ کے جسم پر آپ ﷺ کا دست مبارک برکت کی توقع سے پھیرا کرتی تھی۔

1416. عَنْ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْيَةَ مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ.
(بخاری:5741، مسلم:5717)

1416۔ اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے زہریلے کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے پر دم کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے ہر زہریلے کیڑے کے ڈسنے پر پڑھ کر دم کرنے کی اجازت دی ہے۔

1417. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لِلْمَرِيْضِ :بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.
(بخاری:5746، مسلم:5719)

1417۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یہ دُعا پڑھ کر مریض پر دم کرتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا ،يُشْفٰى سَقِيْمُنَا ،بِإِذْنِ رَبِّنَا۔ (اللہ کے نام سے، ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ، اس سے شفا پائے گا ہمارا بیمار، ہمارے رب کے حکم سے۔)

1418. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَرْقٰى مِنَ الْعَيْنِ. (بخاری:5738، مسلم:5720)

1418۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا۔ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اگر نظر بد لگ جائے تو اس پر کچھ دم کیا جائے۔

1419. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا سَفْعَةٌ. فَقَالَ: اسْتَرْقُوْا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.
(بخاری:5739، مسلم:5725)

1419۔ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے میرے گھر میں ایک لڑکی کو دیکھا جس کے منہ پر چھائیاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر پڑھ کر دم کرو کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔

1420. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰى نَزَلُوْا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ

1420۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت ایک سفر پر روانہ ہوئی اور عرب کے کسی قبیلے کے پاس جا کر ٹھہری۔ اہل قبیلہ سے چاہا کہ وہ (حسب دستور) ان کی مہمانی کریں لیکن قبیلے والوں نے انکار کردیا۔ پھر اس قبیلہ کے سردار کو (سانپ یا بچھو نے) ڈس لیا اور انہوں نے اس کے علاج کے سلسلے میں ہر قسم کی بھاگ دوڑ کی لیکن اسے ذرا بھی فائدہ نہ ہوا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے مشورہ دیا کہ اگر تم ان

الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ. فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

(بخاری:2676، مسلم:5733)

لوگوں سے جا کر پوچھو جو یہاں آ کر ٹھہرے ہیں تو بہت ممکن ہے ان میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہو۔ وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اس جماعت کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! ہمارے سردار کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا ہے اور ہم نے ہر قسم کا علاج کر کے دیکھ لیا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا تو کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز ہے؟ ان میں سے ایک شخص نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم ہے، میں اس پر دم کر سکتا ہوں لیکن ہم نے تم سے ضیافت طلب کی تھی لیکن تم نے ہماری ضیافت نہ کی اس لیے میں اس وقت تک اس پر دم اور علاج نہیں کروں گا جب تک تم کوئی معاوضہ مقرر نہیں کرو گے۔ پھر بکریوں کا ایک گلہ بطور معاوضہ دینے پر فیصلہ ہو گیا۔ وہ شخص ان کے ساتھ چلا گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کرتا رہا اور اس کا اثر ایسا ہوا کہ گویا اس شخص کے تمام بندھن کھل گئے۔ وہ اٹھ کر چلنے لگا۔ اس پر تکلیف کا ذرا بھی اثر باقی نہ رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے طے شدہ معاوضہ پورا پورا ادا کر دیا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اسے آپس میں تقسیم کر لیا جائے لیکن جس نے دم جھاڑ کیا تھا وہ کہنے لگا: اسے اس وقت تک تقسیم نہ کرو جب تک ہم نبی ﷺ کی خدمت میں نہ پہنچ جائیں اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ نہ سنا دیں، پھر دیکھیں گے آپ ﷺ کیا فیصلہ فرماتے ہیں۔ یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ دم جھاڑ کا کام بھی دیتی ہے۔ پھر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا، ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ اس میں میرا بھی حصہ رکھو۔ یہ فرما کر آپ ﷺ مسکرائے۔

1421. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ أَوْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ أَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ تُوَافِقُ الدَّاءَ وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ.

1421۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اگر تمہاری دواؤں اور علاج کی تدبیروں میں سے کسی دوا اور تدبیر میں بھلائی ہے تو وہ یہ ہیں: (1) نشتر سے پچھنے لگانا۔ (2) شہد کا پینا۔ (3) اور آگ سے داغ دینا۔ لیکن میں داغ کو پسند نہیں کرتا۔

(بخاری:5683، مسلم:5743)

1422. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ.

(بخاری:2278، مسلم:5749)

1422۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کام کی اُجرت دی۔

1423. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ.

1423۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پچھنے لگوایا کرتے تھے (اور اس کی اجرت عطا فرماتے تھے کیونکہ) آپ ﷺ کسی مزدور کی مزدوری

(بخاری:2280، مسلم:5750)

نہ رکھتے تھے۔

1424. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ. (بخاری:3264، مسلم:5751)

1424۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بُخار دوزخ کے کھولنے کے اثر سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1425. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِالْمَرْأَةِ قَدْ حُمَّتْ تَدْعُو لَهَا ، أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَبْرُدَهَا بِالْمَاءِ.

1425۔حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس جب کوئی عورت بخار کی حالت میں لائی جاتی تا کہ آپ اس کے لیے دعا کریں۔آپ پانی لے کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتی تھیں کہ نبی ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کریں۔(بخاری:5724، مسلم:5757)

1426. عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْحُمّٰى مِنْ فَوْحِ جَهَنَّمَ ، فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ. (بخاری:5692، مسلم:5763)

1426۔حضرت رافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: بخار دوزخ کے کھولنے کے اثر سے ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

1427. عَنْ عَائِشَةَ ، لَدَدْنَاهُ فِيْ مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا أَنْ لَا تَلُدُّوْنِي. فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ ، قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّوْنِيْ قُلْنَا كَرَاهِيَةَ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ. فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ.

(بخاری:4458، مسلم:5761)

1427۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار تھے ہم نے آپ کے دہن مبارک میں دوا ڈالی۔آپ ﷺ نے اشارے سے منع فرمایا کہ اس طرح دوا مت ڈالو لیکن ہم نے خیال کیا کہ جس طرح ہر مریض دوا کو ناپسند کرتا ہے آپ ﷺ بھی ناپسندیدگی کی وجہ سے منع فرما رہے ہیں۔پھر جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ اس طرح دوا نہ پلاؤ؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا خیال تھا کہ آپ ﷺ کا منع فرمانا ایسا ہی ہے جیسے ہر مریض دوا سے نفرت کرتا ہے اور منع کرتا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب تمہاری سزا یہ ہے کہ) گھر میں جتنے لوگ ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے سوائے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے، کیونکہ وہ اس وقت موجود نہ تھے۔

1428. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

(بخاری:223، مسلم:5762)

1428۔حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے ایک چھوٹے لڑکے کو جس نے ابھی اناج کھانا شروع نہیں کیا تھا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس کپڑے پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔

1429. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يُسْتَعَطُ بِهِ مِنَ

1429۔حضرت اُم قیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: تم پر لازم ہے کہ عُودِ ہندی (قسط) استعمال کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔عذرہ (گلے کی سوجن) کے مرض میں اس کو ناک

الْعُذْرَةِ وَيَلُدُّ بِهِ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّ عَلَيْهِ.

میں چڑھایا جائے اور ذات الجنب (نمونیہ) میں پلایا جائے۔
(بخاری:5692، مسلم:5763)

1430. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ، إِلَّا السَّامَ.

1430۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: حَبَّةُ السَّوْدَاءُ "کالا دانہ" کلونجی یا کالی زیری) موت کے علاوہ ہر بیماری کے لیے شفا بخش ہے۔(بخاری:5688، مسلم:5766)

1431. عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ، فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.
(بخاری:5417، مسلم:5769)

1431۔اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ جب آپ کے رشتہ داروں میں کوئی شخص مرجاتا اور اس موقع پر عورتیں جمع ہوتیں تو ان کے چلے جانے کے بعد جب صرف اہل خانہ اور خاص عورتیں باقی رہ جاتیں، آپ ایک پتھر کی ہنڈیا میں تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں۔ وہ پکایا جاتا۔ پھر ثرید تیار کیا جاتا اور تلبینہ ثرید کے اوپر ڈال دیا جاتا پھر آپ موجود خواتین سے فرماتیں: کھاؤ کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: تلبینہ مریض کے دل کو سکون بخشتا ہے اور رنج وغم میں کمی کردیتا ہے۔

1432. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ قَدْ فَعَلْتُ فَقَالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.
(بخاری:5684، مسلم:5770)

1432۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے (دست آرہے ہیں) نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ تیسری بار آیا، آپ ﷺ نے پھر یہی فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے چوتھی مرتبہ آ کر عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا تھا (لیکن اسے افاقہ نہیں ہوا) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے اسے شہد پلاؤ۔ چنانچہ اس نے جا کر سے پھر شہد پلایا اور وہ تندرست ہوگیا۔

1433. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ رِجْسٌ أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَوْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِنْهُ.
(بخاری:3473، مسلم:5772)

1433۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: طاعون عذاب ہے جو بنی اسرائیل پر یا آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں پر جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں، نازل کیا گیا تھا۔ جب تم سنو کہ کسی علاقے میں طاعون پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس علاقے میں طاعون پھیل جائے جہاں تم رہتے ہو تو اس سے بھاگنے کے لیے وہاں سے نہ نکلو۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں وہاں سے اس خیال سے نہ نکلو کہ گویا تم طاعون سے بھاگنا چاہتے ہو)۔

1434. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّأْمِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ عُمَرُ: ادْعُ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّأْمِ فَاخْتَلَفُوا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا نَرٰى أَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُوا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَأَصْبِحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ: أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ عُمَرُ: لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ إِبِلٌ هَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِبَةٌ وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ وَإِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ. قَالَ فَجَاءَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ. فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي فِي هٰذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ

1434۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شام جانے کے لیے نکلے حتیٰ کہ آپ جب مقام سرغ میں پہنچے تو آپ سے لشکر کے سردار (حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی) آ کر ملے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ سرزمین شام میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے مہاجرین اولین کو میرے پاس بلایا جائے۔ چنانچہ ان کو بُلایا گیا اور آپ نے ان کو بتایا کہ شام کے علاقے میں وبا پھیلی ہوئی ہے اور ان سے مشورہ کیا۔ انہوں نے مختلف آراء پیش کیں۔ بعض نے کہا کہ آپ ایک کام کی خاطر نکلے تھے اور ہمارے خیال میں اس کو مکمل کیے بغیر آپ کا لوٹ جانا مناسب نہیں، بعض نے کہا کہ آپ کے ساتھ باقی لوگ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہیں اور ہمارے خیال میں ان سب کو اس وبا کے علاقے میں لے جانا مناسب نہیں، ان کے اس اختلاف کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آپ لوگ تشریف لے جائیں۔ پھر کہا کہ انصار کو بلایا جائے۔ میں ان کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ ان میں بھی اختلافِ رائے ہوگیا۔ وہی کچھ انہوں نے بھی کہا جو مہاجرین نے کہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے بھی یہی کہا کہ آپ لوگ تشریف لے جائیں، پھر فرمایا کہ یہاں جو قریش کے بزرگ فتح کے بعد ہجرت کر کے آنے والوں میں سے موجود ہیں انہیں بلایا جائے۔ چنانچہ میں ان کو بلا کر لایا تو ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلافِ رائے نہ کیا اور سب نے کہا کہ ہمارے خیال میں آپ سب کے ساتھ واپس چلے جائیں۔ لوگوں کو اس وبا کے علاقے میں لے کر نہیں جانا چاہیے۔ بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منادی کرادی کہ میں کل صبح سوار ہو جاؤں گا، اور باقی سب لوگ بھی بوقت صبح جانے کے لیے تیار ہو کر آ گئے۔ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر جا رہے ہیں؟ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کاش یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی، ہم اللہ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ کی تقدیر کی طرف جا رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایک ایسی وادی میں اتر جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک سر سبز و شاداب اور دوسرا خشک بنجر، تو کیا یہ صحیح نہیں کہ تم اگر اپنے اونٹوں کو سر سبز حصے میں چراؤ گے تو اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے اور اگر بنجر حصے میں چراؤ گے تو بھی اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے؟ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پھر

فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ثُمَّ انْصَرَفَ.
(بخاری:5729، مسلم:5784)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ واپس آ گئے جو اپنے کسی کام کی وجہ سے غیر حاضر تھے اور انہوں نے کہا: میرے پاس اس مسئلہ کے بارے میں علم (حدیث) ہے۔ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جب تم سنو کہ کسی سر زمین میں وباء پھوٹ پڑی ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس علاقے میں طاعون پھوٹ نکلے جس میں تم رہتے ہو تو اس وبا سے بھاگنے کے خیال سے وہاں سے نہ نکلو۔ یہ حدیث سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا اور واپس لوٹ گئے۔

1435. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ. فَقَالَ أَعْرَابِیٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: فَمَا بَالُ إِبِلِیْ تَكُوْنُ فِی الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَأْتِی الْبَعِيْرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ.
(بخاری:5717، مسلم:5788)

1435۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت چھات کا وہم درست نہیں اور نہ ''صفر'' اور ''ہامہ'' کی کوئی حقیقت۔ یہ سن کر ایک دیہاتی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ میرے اونٹ ریگستان میں ایسے صاف ستھرے ہوتے ہیں جیسے ہرن۔ پھر ایک خارش والا اونٹ آ کر ان میں داخل ہو جاتا ہے اور سب کو خارش لگ جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ چھوت کی وجہ سے ہے تو پہلے اونٹ کو کس کی چھوت لگی تھی؟

1436. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُوْرِدَنَّ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ.
(بخاری:5773، مسلم:5792)

1436۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ رکھا جائے۔

1437. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَيُعْجِبُنِی الْفَأْلُ. قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ. (بخاری:5776، مسلم:5800)

1437۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ چھوت چات ہے اور نہ برا شگون لینا جائز ہے البتہ فال (نیک شگون) لینا مجھے پسند ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ کلمہ (اچھی بات)۔

1438. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا طِيَرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَأْلُ. قَالُوْا: وَمَا الْفَأْلُ؟ قَالَ: الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ. (بخاری:5754، مسلم:5798)

1438۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: برا شگون نہیں لینا چاہیے۔ بہترین شگون ''فال'' ہے۔ لوگوں نے پوچھا: فال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اچھی بات جو کوئی شخص سنتا ہے (اور اچھا شگون لیتا ہے)۔

1439. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا عَدْوٰى، وَلَا طِيَرَةَ، وَالشُّؤْمُ فِیْ ثَلَاثٍ: فِی الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالدَّابَّةِ.
(بخاری:5753، مسلم:5805)

1439۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ تو چھوت چھات ہے اور نہ بُرا شگون لینا درست ہے، اور نحوست تین چیزوں میں ہو سکتی ہے۔ عورت، گھر اور سواری کے جانور میں۔

1440. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ

1440۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کسی

عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ.

میں نحوست کا ہونا ممکن ہے تو وہ عورت، گھوڑا اور مکان ہیں۔
(بخاری:2859، مسلم:5810)

1441. عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا فَنَادَانِيْ أَبُوْلُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا. فَقُلْتُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. قَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ.
(بخاری:3297، مسلم:5828)

1441۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر خطبے میں فرماتے سنا ہے: سانپوں کو ہلاک کردو، خاص طور پر ان سانپوں کو جن پر دھاریاں ہوتی ہیں اور دُم کٹے سانپوں کو ضرور ہلاک کرو کیونکہ یہ اندھا کر دیتے ہیں اور ان (کے خوف) سے حمل گر سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو ڈھونڈ رہا تھا تاکہ اسے ہلاک کردوں تو مجھے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے آواز دی کہ اسے نہ ہلاک کرنا۔ میں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سانپوں کو ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے کہا: بعد میں آپ ﷺ نے گھر میں رہنے والے سانپوں کو جنہیں عوامر کہا جاتا ہے مارنے سے منع فرمایا تھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے: مجھے ابولبابہ رضی اللہ عنہ یا زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور مارنے سے منع کیا۔

1442. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَارٍ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ ﴿ وَالْمُرْسَلَاتِ ﴾ فَتَلَقَّيْنَاهَا مِنْ فِيْهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَيْكُمْ اقْتُلُوْهَا قَالَ فَابْتَدَرْنَاهَا فَسَبَقَتْنَا قَالَ: فَقَالَ: وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا.

1442۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کے ساتھ ایک غار میں بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۂ ''والمرسلات'' نازل ہوئی اور ہم نے یہ سورۃ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سیکھی۔ ابھی آپ ﷺ یہ سورۃ تلاوت فرما ہی رہے تھے کہ ایک سانپ نکل آیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے مار دو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اسے مارنے کے لیے جھپٹے۔ وہ ہم سے تیز نکلا (اور بھاگ گیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے شر سے بچ گیا اور تم اس کے شر سے۔ (بخاری:4931، مسلم:5835)

1443. عَنْ أُمِّ شَرِيْكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْأَوْزَاغِ. (بخاری:3307، مسلم:5842)

1443۔ حضرت اُم شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے گرگٹ (چھپکلی وغیرہ) کے مارنے کا حکم دیا تھا۔

1444. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

1444۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے گرگٹ کو فویسق (موذی شریر) ضرور فرمایا لیکن میں نے آپ ﷺ کو اس کے مارنے کا حکم دیتے نہیں سنا۔ (بخاری:1831، مسلم:5845)

1445. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ.

1445۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: ایک چیونٹی نے کسی نبی کو کاٹ کھایا تو ان کے حکم سے چیونٹیوں کی پوری بستی کو جلا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹا لیکن تم نے پوری امت کو جلا دیا۔ یہ امت اللہ کی تسبیح بیان کرتی تھی۔ (بخاری:3019، مسلم:5849)

1446. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

1446۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو بلّی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس عورت نے بلی کو قید کر دیا اور وہ ہلاک ہوگئی۔ وہ عورت اس جرم کی بنا پر دوزخ میں گئی۔ اس عورت نے جب سے اسے قید کیا تھا، نہ اسے کچھ کھلایا پلایا اور نہ اسے آزاد کیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی۔ (بخاری:3482، مسلم:5852)

1447. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ. فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ بَلَغَ بِيْ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيْهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: فِيْ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ.
(بخاری:2363، مسلم:5859)

1447۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص کہیں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنوئیں میں اتر کر پانی پیا اور باہر نکل آیا۔ اچانک اسے ایک کتا نظر آیا جو ہانپ رہا تھا۔ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی۔ وہ پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا۔ اس شخص نے سوچا کہ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوگا جو میرا تھا۔ اس نے (کنوئیں میں اُتر کر) اپنا موزہ پانی سے بھرا، اسے منہ میں پکڑ کر باہر نکلا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کو قبول فرما لیا اور اسے بخش دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا جانوروں کو کھلانے پلانے کا بھی ہمیں اجر ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاندار کو کھلانے پلانے میں ثواب ہے۔

1448. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيْفُ بِرَكِيَّةٍ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ.
(بخاری:3467، مسلم:5860)

1448۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک پیاسا کتا جو پیاس کی وجہ سے قریب المرگ تھا، ایک کنوئیں کے گرد چکر کاٹ رہا تھا۔ اسے بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے دیکھا اور اپنا جوتا اتار کر اسے پانی پلایا۔ اس کی اس نیکی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ بخش دیے۔

40...... كتاب الالفاظ من الادب

الفاظ کے استعمال کے بارے میں

1449. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ: يَسُبُّ بَنُوْ آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِی اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ .
(بخاری:4826، مسلم:5862)

1449۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بنی آدم مجھے تکلیف دیتے ہیں۔ وہ زمانے کو گالی دیتے ہیں جب کہ زمانہ میں خود ہوں، اختیار میرے ہاتھ میں ہے میں ہی دن اور رات کا الٹ پھیر کرتا ہوں۔

1450. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَيَقُوْلُوْنَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ.

1450۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ انگور کی بیل کو کرم کہتے ہیں۔ کرم تو صرف مومن کو کا دل ہے۔
(بخاری: 6183، مسلم:5867)

1451. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ ، وَضِّءْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ ، وَلْيَقُلْ سَيِّدِی مَوْلَایَ ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِیْ أَمَتِیْ وَلْيَقُلْ فَتَایَ وَفَتَاتِیْ وَغُلَامِیْ .
(بخاری:2552، مسلم:5874)

1451۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو (غلام سے) یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلاؤ یا اپنے رب کو وضو کراؤ یا اپنے رب کو پانی پلاؤ بلکہ کہنا چاہیے: اپنے "سید" یا "مولیٰ" (آقا) کو (کھلاؤ یا پانی پلاؤ وغیرہ)۔ کوئی شخص (اپنے غلام اور لونڈی کو) عَبْدِیْ (میرا غلام) اور اَمَتِیْ (میری لونڈی) نہ کہے بلکہ "میرے لڑکے" "میری لڑکی" یا "میرے خادم" کہنا چاہیے۔

1452. عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِی وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ .

1452۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔ بلکہ وہ کہے "لَقِسَتْ نَفْسِیْ" (معنیٰ قریباً ایک ہی ہیں)۔ (بخاری:6179، مسلم:5878)

1453. عَنْ سَهْلٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِی وَلَكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ. (بخاری:6180، مسلم:5880)

1453۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا۔ بلکہ کہنا چاہیے: "لَقِسَتْ نَفْسِیْ" (معنیٰ ایک ہی ہیں)۔

41...... ﴿ كتاب الشعر ﴾

شعروشاعری کے بارے میں

1454. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ ، وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ .

1454۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے : اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ ''اللہ کے سوا ہر چیز فانی ہے۔'' اور امیۃ بن الصلت بھی قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے۔(بخاری:6147، مسلم:5889)

1455. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا .

1455۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کہ کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کوئی شخص اپنے باطن کو شعر سے بھر لے۔(بخاری:6155، مسلم:5893)

42...... ﴿ كِتَابُ الرُّويا ﴾

خواب کی تعبیر کے بارے میں

1456. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ، فَلْيَنْفِثْ حِينَ يَسْتَيْقِظُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. (بخاری:5747، مسلم:5897)

1456۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور بدخوابی شیطان کی طرف سے ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو اسے چاہیے کہ بیدار ہوتے ہی تین مرتبہ تھوتھو کرے اور شیطان اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرے تو اس خواب سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔

1457. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری:7017، مسلم:5907)

1457۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ معتدل ہوتا ہے (یعنی دن اور رات برابر ہوتے ہیں اور موسم خوشگوار ہوتا ہے) تو مومن کا خواب اکثر جھوٹا نہیں ہوتا اور نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز مومن کا خواب بھی ہے۔

1458. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری:6987، مسلم:5909)

1458۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

1459. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. (بخاری:6994، مسلم:5910)

1459۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب چھیالیس اجزائے نبوت میں سے ایک جز ہے۔

1460. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

1460۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جز ہے۔
(بخاری:6988، مسلم:5913)

1461. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي.
(بخاری:6993، مسلم:5920)

1461۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا (قیامت کے دن پہچان لے گا) کیوں کہ شیطان میری شکل میں ظاہر نہیں ہوسکتا۔

1462. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

1462۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: میں نے خواب میں گزشتہ رات دیکھا

فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ. فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ.

(بخاری:7046، مسلم:5928)

کہ ایک بدلی ہے اور اس میں سے گھی اور شہد قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے۔ لوگ اس کو اپنے چلوؤں میں بھر رہے ہیں، کچھ لوگوں نے زیادہ لیا اور کچھ نے کم۔ پھر میں نے دیکھا کہ زمین سے آسمان تک ایک رسی لٹک رہی ہے، پھر میں دیکھتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس رسی کو پکڑا اور اس کے ذریعے سے آسمان پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص نے اس رسی کو پکڑا اور وہ بھی اس کی مدد سے آسمان پر پہنچ گیا، پھر ایک اور شخص نے وہ رسی تھامی اور وہ بھی اوپر پہنچ گیا۔ پھر ایک اور شخص نے پکڑی تو وہ رسی کٹ گئی لیکن پھر جڑ گئی۔ یہ خواب سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! مجھے اجازت دیجیے کہ اس خواب کی تعبیر میں بیان کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیان کرو۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ بدلی جو اس شخص نے خواب میں دیکھی اس سے مراد دین اسلام ہے اور اس بدلی میں سے جو گھی اور شہد ٹپک رہا ہے وہ قرآن ہے گویا قرآن کی شیرینی ٹپک رہی ہے۔ اب کچھ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن زیادہ سیکھا اور کچھ نے کم حاصل کیا، اور یہ جو رسی آسمان سے زمین تک ٹپک رہی ہے یہ وہ سچائی ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں، اور اسی کو مضبوط تھام لینے سے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو بلندیوں تک پہنچائے گا۔ آپ ﷺ کے بعد ایک اور شخص اس رسی کو تھامے گا اور وہ بھی اس کی مدد سے بلندیوں تک پہنچ جائے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رسی کو پکڑے گا اور وہ بھی بلندیوں پر پہنچ جائے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رسی کو پکڑے گا لیکن اس کے ہاتھوں میں رسی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ بھی بلندی پر پہنچ جائے گا۔ یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! مجھے بتائیے کہ میں نے تعبیر درست بیان کی ہے یا اس خواب کی تعبیر میں غلطی کی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کچھ درست ہے اور کچھ میں تم سے غلطی ہوئی ہے۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ﷺ کو اللہ کی قسم! آپ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں نے کیا کیا غلط تعبیر کی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم نہ دلاؤ۔

1463. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا. فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا (بخاری:246، مسلم:5933)

1463۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو شخص آئے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا: بڑے کو دیجیے۔ چنانچہ میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

1464. عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ. وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى ، فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

1464۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکے سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کررہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں ۔ مجھے خیال گزرا کہ وہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا لیکن وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔ مجھے اپنے اسی خواب میں نظر آیا کہ میں نے تلوار ہلائی اور وہ درمیان میں سے ٹوٹ گئی ، یہ دراصل وہ مصیبت تھی جو اُحد کے دن مسلمانوں پر آئی ۔ پھر میں نے وہی تلوار دوبارہ ہلائی تو وہ پہلے سے زیادہ بہتر حالت میں ہوگئی ۔ اور یہ وہ فتح تھی جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی اور مسلمان متحد ہوگئے ۔ اور میں نے خواب میں گائیں دیکھیں اور اللّٰهُ خَيْرٌ (سنا) یہ گائیں تو مسلمانوں میں سے وہ لوگ تھے جو اُحد کے دن شہید ہوئے اور ''خیر'' سے وہ خیر مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم کو بدر کے بعد سے اب تک عطا فرمایا۔ (بخاری:3622، مسلم:5934)

1465. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا ، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ .
(بخاری:4373، مسلم:5935)

1465۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں مُسیلمہ کذاب (مدینے میں) آیا اور اس نے کہنا شروع کردیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کردیں تو میں آپ ﷺ کی اطاعت کرنے کو تیار ہوں ۔ مسیلمہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے بہت سے افراد لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے ۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہمراہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ بھی تھے اور نبی ﷺ کے دست مبارک میں لکڑی کا ایک ٹکڑا تھا۔ آپ ﷺ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے پاس آکر کھڑے ہوئے ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے مسیلمہ تو اگر مجھ سے لکڑی کا یہ ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھ کو نہ دوں گا ۔ تیرے بارے میں جو اللہ کا حکم ہے معاملہ اس سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اگر تو نے میری نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کردے گا اور میں تو تجھے ویسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسا تو مجھے خواب میں دکھایا گیا۔ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ تجھے میرے طرف سے جواب دے گا۔ یہ فرما کر آپ ﷺ واپس تشریف لے گئے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی ﷺ کے اس ارشاد کا کیا مفہوم تھا کہ ''میں تجھے ویسا ہی دیکھ رہا ہوں جیسا تو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔''

1466. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ

1466۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن ہیں ، انہیں دیکھ کر مجھے رنج ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے

انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ (بخاری:4374، مسلم:5936)

1466. عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا. قَالَ: فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِي انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِصَخْرَةٍ وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَأْسِهِ فَيَثْلَغُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدْهَدُ الْحَجَرُ هَا هُنَا فَيَتْبَعُ الْحَجَرَ فَيَأْخُذُهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِحَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى قَالَ قُلْتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَإِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِنْ حَدِيدٍ وَإِذَا هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَّيْ وَجْهِهِ فَيُشَرْشِرُ شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرَهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاهُ قَالَ وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو رَجَاءٍ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى. قَالَ قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا هَذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنُّورِ قَالَ فَأَحْسِبُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فَإِذَا فِيهِ لَغَطٌ وَأَصْوَاتٌ قَالَ فَاطَّلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ

مجھے وحی کے ذریعے ان پر پھونکنے کا حکم دیا۔ میں نے ان پر پھونکا تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ان سے مراد دو جھوٹے (نبی) ہیں جو میرے بعد بغاوت کریں گے ایک ابوالاسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ کذاب۔

1467۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اکثر فرماتے تھے: کیا کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، جس کے بارے میں اللہ نے چاہا ہوتا وہ اپنا خواب آپ ﷺ سے بیان کرتا۔ پھر ایک دن صبح کے وقت آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انہوں نے مجھے نیند سے بیدار کر کے کھڑا کیا اور کہا: چلئے۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا۔ دوسرا شخص اس کے قریب پتھر اٹھائے کھڑا تھا۔ اچانک میں دیکھتا ہوں کہ اس شخص نے وہ پتھر اس کے سر پر دے مارا، جس سے اس کا سر پھٹ جاتا ہے۔ جب وہ پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا ہے۔ وہ شخص اس کے پیچھے جاتا اور اسے اٹھالیتا ہے لیکن وہ ابھی واپس نہ آتا کہ اس کا سر پھر پہلے کی مانند صحیح وسالم ہو جاتا۔ وہ شخص پھر دوبارہ وہی پتھر اس کے سر پر دے مارتا جیسے پہلے مارا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر تعجب سے ان سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دو شخص کون ہیں اور ان کا معاملہ کیا ہے؟
ان دونوں (فرشتوں) نے مجھ سے کہا: آگے چلئے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ہم پھر آگے چل پڑتے ہیں اور ایک شخص کے پاس پہنچتے ہیں جو گدی کے بل چت لیٹا ہوا ہے اور ایک دوسرا شخص لوہے کا ایک آنکڑا لے کر اس کے سر پر کھڑا ہے اور وہ آنکڑا اس شخص کے چہرے کے ایک جانب میں گاڑ کر اس کے ایک گال ایک نتھنے اور ایک آنکھ کو گدی تک چیر ڈالتا ہے، پھر وہ اس شخص کے چہرے کی دوسری جانب کی طرف مڑتا ہے اور اس حصے کو بھی اسی طرح چیر دیتا ہے۔ ابھی وہ چہرے کی اس جانب سے فارغ بھی نہیں ہو پاتا کہ دوسری جانب پھر پہلے کی مانند صحیح وسالم ہو جاتی ہے اور وہ شخص اس کے ساتھ پھر وہی عمل دہراتا ہے جو پہلے کیا تھا۔ یہ دیکھ کر میں نے حیرت سے پوچھا: سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں اور ان کا معاملہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلئے۔ ہم چل پڑے اور ایک تنور نما چیز پر پہنچے تو وہاں کچھ شور اور مختلف آوازیں سنائی دیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں ہم نے جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ مرد اور کچھ عورتیں برہنہ نظر آئے جن کے نیچے کی جانب سے ان کے پاس آگ کی ایک لپٹ آتی تھی۔ جب یہ لپٹ آتی تو یہ لوگ چیخنے چلانے لگتے۔ میں نے پوچھا:

أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا. قَالَ: قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرَ مِثْلِ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ وَإِذَا عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً كَثِيرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ مَا يَسْبَحُ ثُمَّ يَأْتِي ذٰلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ كَرِيهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ لَوْنِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا: مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ. قَالَ قَالَا لِي انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِي ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ: قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ. قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ

یہ کون ہیں اور ان کا کیا معاملہ ہے؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلئے آگے چلئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ پھر ہم اور آگے چل پڑے اور ایک نہر پر پہنچے جو بالکل خون کی طرح سُرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک شخص تیر رہا ہے اور اس نہر کے کنارے پر ایک شخص کھڑا ہے جس کے پاس بہت سے پتھر جمع ہیں۔ جب وہ تیرنے والا شخص تیر کر اس شخص کے پاس پہنچتا ہے۔ جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو اس کے آگے اپنا منہ کھول دیتا اور وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا اور وہ تیرتا ہوا چلا جاتا۔ پھر دوبارہ لوٹ کر واپس آتا جیسے پہلے آیا تھا اور اس کے آگے اپنا منہ کھولتا اور وہ اس کے منہ میں پھر ایک پتھر ڈال دیتا۔ میں نے ان دونوں سے پوچھا: یہ دونوں کون ہیں اور ان کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا: چلو آگے چلو۔ ہم پھر چل پڑے تو ایک شخص کے پاس پہنچے تو اتنا بدشکل تھا جتنا زیادہ بدشکل کوئی تم دیکھ سکتے ہو اور اس کے قریب آگ تھی جسے وہ دہکا رہا تھا اور اس کے گرد طواف کر رہا تھا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا: یہ کون ہے اور کیا کر رہا ہے؟ انہوں نے کہا: آگے چلئے اور آگے چلئے! ہم اور آگے بڑھے اور ایک باغ میں پہنچے جس میں گھنا سبزہ تھا۔ اس میں موسمِ بہار کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک شخص تھا جس کا قد اس قدر طویل تھا کہ میں اس کے سر کو جو آسمان تک چلا گیا تھا دیکھنے سے قاصر تھا اور اس کے اردگرد اتنے بچے موجود تھے کہ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھے۔ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے پوچھا: یہ کون ہے اور یہ بچے کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: آگے اور آگے چلئے۔ ہم آگے بڑھے تو ایک باغ میں پہنچے جس سے بڑا باغ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا: اُوپر تشریف لے جائیے۔ نبی کریم ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ہم اس باغ میں چڑھتے گئے اور ایک شہر میں جا پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا، ہم اس شہر کے دروازے پر پہنچے۔ دروازہ کھولنے کے لیے کہا جو کھول دیا گیا۔ ہم اندر گئے تو وہاں ہمیں ایسے لوگ نظر آئے جن کا آدھا جسم تو اس قدر خوبصورت تھا جتنا زیادہ سے زیادہ خوبصورت ہونا ممکن ہے اور آدھا بدن اتنا بدصورت تھا جس قدر زیادہ سے زیادہ بدصورت ہوسکتا ہے۔

ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا: جاؤ اس نہر میں اتر جاؤ۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اور ہمارے سامنے چوڑائی میں ایک نہر بہہ رہی تھی جس کا پانی خالص دُودھ کی مانند سفید تھا۔ یہ لوگ جا کر اس نہر میں اُتر گئے۔ پھر نکل کر ہمارے

فَصَارُوا فِيْ أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ قَالَا لِي هٰذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ وَهٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ فَسَمَا بَصَرِي صُعُدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَ قَالَا لِيْ هٰذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمَا ذَرَانِي فَأَدْخُلَهُ قَالَا أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ قَالَ قُلْتُ لَهُمَا فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هٰذَا الَّذِي رَأَيْتُ قَالَ قَالَا لِي أَمَا إِنَّا سَنُخْبِرُكَ أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشَرْشَرُ شِدْقُهُ إِلَى قَفَاهُ وَمَنْخِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْآفَاقَ وَأَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِينَ فِيْ مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَإِنَّهُمُ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِي وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهَرِ وَيُلْقَمُ الْحَجَرَ فَإِنَّهُ آكِلُ الرِّبَا وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكَرِيهُ الْمَرْآةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَإِنَّهُ مَالِكٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَأَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ. فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ قَبِيحًا فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. (بخاری:4047، مسلم:؟؟)

پاس لوٹ آئے۔ان کی ساری بدصورتی جاتی رہی اور وہ بہت خوبصورت شکل والے ہو گئے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کی قیام گاہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر میں نے اُوپر کی جانب نگاہ اٹھائی۔ مجھے ایک محل نظر آیا جو ابر کی مانند بالکل سفید تھا۔انہوں نے کہا: یہ آپ ﷺ کا محل ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان دونوں سے کہا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت عطا فرمائے۔ مجھے اس محل کے اندر جانے کی اجازت دو۔وہ کہنے لگے: ابھی نہیں،البتہ آپ ﷺ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ آج رات بھر میں نے جو عجیب وغریب چیزیں دیکھیں ہیں ان کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کیا تھیں؟ وہ کہنے لگے لیجیے ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔وہ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے تھے جس کا سر پتھر سے پھوڑا جا رہا تھا،وہ ایسا شخص تھا جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اس پر عمل نہیں کیا اور فرض نمازوں سے لاپرواہی برتتا تھا،اور وہ شخص جس کے پاس آپ ﷺ گئے تھے جس کا جبڑا گدی تک چیر جا رہا تھا اور اس کا نتھنا بھی اور آنکھ بھی گدی تک چیری جا رہی تھی یہ ایسا شخص تھا جو صبح اپنے گھر سے نکل کر ایسی جھوٹی افواہیں گھڑتا تھا جو پوری دنیا میں پھیل جاتی تھیں۔ اور وہ برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور میں دیکھی تھیں وہ زنا کار مرد اور زانی عورتیں تھیں، اور وہ شخص جو نہر میں تیر رہا تھا اور پتھر کا لقمہ کھا رہا تھا وہ سود خور تھا۔اور وہ بد صورت شخص جو آپ ﷺ کو آگ کے قریب نظر آیا جو آگ دہکا رہا تھا اور اس کے اردگرد چکر کاٹ رہا تھا وہ دوزخ کا داروغہ مالک تھا۔اور وہ طویل القامت شخص جو آپ ﷺ کو باغ میں نظر آئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ بچے جو آپ ﷺ نے ان کے اردگرد دیکھے وہ ایسے بچے تھے جو دینِ فطرت (اسلام) پر مرے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مُشرکوں کے بچے کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکوں کے بچے بھی وہیں ہوں گے۔اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا، یہ وہ لوگ تھا جنہوں نے کچھ نیک اعمال کیے اور ان کے ساتھ بُرے اعمال گڈمڈ کر دیے لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما دیا۔

43 ...... کتاب الفضائل

فضائل کے بارے میں

1468. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

1468۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اس حالت میں خود دیکھا ہے کہ عصر کی نماز کا وقت ہوگیا۔ لوگ وضو کے لیے پانی کی تلاش میں تھے۔ انہیں پانی نہیں مل رہا تھا۔ پھر نبی ﷺ کے وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے اول سے لے کر آخر تک اس پانی سے وضو کرلیا۔ (بخاری:169، مسلم:5942)

1469. عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِيْ حَدِيقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوا وَخَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّيْ مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ هٰذِهِ

1469۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ تبوک میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب آپ ﷺ وادی قریٰ میں پہنچے تو ایک باغ میں عورت نظر آئی۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کے پھل کا اندازہ لگاؤ۔ اور خود آپ ﷺ نے اس کے پھل کا اندازہ دس (10) وسق لگایا اور اس عورت سے فرمایا: اس باغ کا جو پھل اترے اس کا حساب رکھنا۔ جب ہم تبوک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج کی رات سخت آندھی چلے گی تو تم میں سے کوئی شخص اٹھ کر کھڑا نہ ہو۔ جس کے ساتھ اونٹ ہو وہ اسے باندھ کر رکھے۔ ہم نے اپنے اونٹوں کو باندھ دیا۔ اس قدر شدید آندھی آئی کہ ایک شخص اٹھا تو اسے آندھی اٹھا کر طی پہاڑ پر پھینک دیا۔ اور اسی موقع پر ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کو تحفہ میں ایک سفید خچر بھیجا اور آپ ﷺ نے اسے چادر عطا فرمائی اور اس کے ملک کی حکومت کا پروانہ اسے عطا فرمادیا۔

پھر جب وادی قریٰ میں واپس پہنچے تو آپ ﷺ نے اس عورت سے پوچھا: تیرے باغ کا پھل کتنا ہوا تھا اس نے بتایا کہ دس وسق پیداوار اتری تھی۔ یعنی نبی ﷺ نے جو اندازہ لگایا تھا اسی کے مطابق۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میں مدینے جلدی پہنچنا چاہتا ہوں تم میں سے جس کا ارادہ جلدی جانے کا ہو وہ فوراً میرے ساتھ چل پڑے۔

جب مدینہ منورہ نظر آنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ "طابہ" ہے آپ ﷺ

طَابَةُ. فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا ، قَالَ: هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ. قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: دُوْرُ بَنِي النَّجَّارِ ، ثُمَّ دُوْرُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ. ثُمَّ دُوْرُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُوْرُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا

(بخاری:1481، مسلم:5948، 5949)

نے کوہ احد کو دیکھا تو فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم کو انصار کے سب سے بہتر گھروں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر گھر بنی نجار کے ہیں، پھر بنی عبدالاشہل کے، پھر بنی ساعدہ کے یا آپ ﷺ نے فرمایا: بنی حارث بن خزرج کے اور انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے آکر ملے تو حضرت ابو اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی۔ ہم کو سب سے آخر میں رکھا۔ یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! انصار کے گھروں کی فضیلت بیان کی گئی تو ہم کو سب سے آخر میں رکھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں کہ تم بھی بہترین لوگوں میں شامل ہو۔

1470. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ نَجْدٍ ، فَلَمَّا أَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ وَهُوَ فِي وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهِ. فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَاسْتَظَلَّ بِهَا وَعَلَّقَ سَيْفَهُ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الشَّجَرِ يَسْتَظِلُّوْنَ وَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجِئْنَا فَإِذَا أَعْرَابِيٌّ قَاعِدٌ بَيْنَ يَدَيْهِ. فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَتَانِيْ وَأَنَا نَائِمٌ فَاخْتَرَطَ سَيْفِيْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِيْ مُخْتَرِطٌ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ فَشَامَهُ ثُمَّ قَعَدَ فَهُوَ هٰذَا. قَالَ: وَلَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (بخاری:3791، مسلم:5950)

1470۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ نجد میں شرکت کی۔ جب سخت گرمی کا وقت ہوا تو آپ ﷺ ایک ایسی وادی میں اترے جس میں عضاء (ایک کانٹے دار بڑا درخت) کے درخت بہت تھے تو آپ ﷺ نے ایک درخت کے نیچے پڑاؤ کیا اور اس کے سائے میں آرام فرمانے لگے۔ ہم اسی حال میں تھے کہ ہمیں نبی ﷺ نے آواز دی، ہم نبی ﷺ کے پاس پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رُو برو ایک بدوی بیٹھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ یہ شخص آیا اور اس نے میرے تلوار سونت لی، جب میں بیدار ہوا تو یہ شخص میرے سر پر ننگی تلوار سونتے کھڑا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا: تم کو مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ۔ یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کرلی۔ پھر بیٹھ گیا اور وہ شخص یہ ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی۔

1471. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ

1471۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے دے کر بھیجا ہے اس کی مثال گھنی بارش کی سی ہے جو زمین پر برستی ہے تو کوئی زمین تو اعلیٰ درجے کی ہوتی ہے جو پانی کو جذب کرلیتی ہے اور اس میں چارہ اور سبزہ اگتا ہے۔ کوئی زمین سخت ہوتی ہے جو پانی کو روک لیتی ہے۔ اللہ اس پانی سے لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے کہ وہ پیتے ہیں

بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ .

(بخاری:79، مسلم:5953)

اور کھیتی باڑی کے کام میں لاتے ہیں۔ یہی بارش ایسی زمین پر بھی برستی ہے جو سپاٹ اور چکنی ہوتی ہے۔ نہ پانی کو روک کر جمع کرتی ہے اور نہ اس میں چارہ اگتا ہے۔ وہ (پہلی دو) مثالیں تو اس شخص کی ہیں جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس کو اس علم نے جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے نفع پہنچایا، اس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو علم سکھایا اور یہ (تیسری) مثال اس کی ہے جس نے اپنے غرور وتکبر کی وجہ سے اس طرف توجہ ہی نہیں دی اور اللہ کی اس ہدایت کو جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ہے قبول نہیں کیا۔

1472. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَ تْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيْهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُوْنَ فِيْهَا . (بخاری:6483، مسلم:5957)

1472۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میری اور (میری امت کے) لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص آگ روشن کرتا ہے اور جب اس کے چاروں طرف روشنی پھیل جاتی ہے تو پتنگے پروانے جو آگ میں گرا کرتے ہیں آ آ کر اس آگ میں گرنے لگتے ہیں۔ وہ شخص ان کو ہٹاتا اور روکتا ہے لیکن وہ نہیں رکتے اور آگ میں گر جاتے ہیں۔ میں بھی تم کو تمہاری کمر پکڑ کر دوزخ کی آگ میں گرنے سے روکتا ہوں، لیکن لوگوں کا حال یہ ہے کہ وہ دوزخ میں گرے جاتے ہیں۔

1473. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهِ وَيَعْجَبُوْنَ لَهُ وَيَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ .

1473۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے مکان بنایا جسے بہترین صورت میں تعمیر کیا۔ لیکن ایک پہلو ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے اردگرد پھرتے ہیں۔ اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ اینٹ کیوں نہیں لگائی گئی! تو میں وہ اینٹ ہوں اور اسی لحاظ سے خاتم النبیین ہوں۔ (بخاری:3535، مسلم:5960)

1474. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ.

1474۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے گویا ایک شخص نے ایک گھر بنایا، اسے مکمل کیا اور بہت خوبصورت تعمیر کیا لیکن ایک اینٹ کی جگہ باقی رہنے دی۔ اب لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں اور حیران ہو کر کہتے ہیں اگر یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی تو مکان مکمل ہو جاتا۔ (بخاری:3534، مسلم:5963)

1475. عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ.

(بخاری:6589، مسلم:5966)

1475۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میں حوض (کوثر) پر تم سب سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا۔

1476. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

1476۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں حوض

ﷺ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ، مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا. لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ.
(بخاری:6583، مسلم:5968)

(کوثر) پر تم سب سے پہلے پہنچ کر وہاں تمہارا استقبال کروں گا اور جو شخص میرے پاس آئے گا وہ اس میں سے پیئے گا اور جو پی لے گا اسے پھر کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ کچھ لوگ میرے سامنے وارد ہونگے جنھیں میں پہچانتا ہوں گا۔ وہ مجھے پہچانتے ہوں گے اس کے باوجود انھیں میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔

1477. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَزِيدُ فِيهِ فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي. فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ ، فَأَقُولُ سُحْقًا! سُحْقًا لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي . (بخاری:6584، مسلم:5969)

1477۔ مذکورہ بالا حدیث حضرت ابوسعید نے بھی روایت کی ہے، اس میں یہ اضافہ ہے: انھیں دیکھ کر میں کہوں گا: یہ لوگ میرے (امتی) ہیں۔ تو مجھے بتایا جائے گا: آپ ﷺ کو نہیں معلوم، ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا کچھ کیا تو میں کہوں گا: دفع کرو۔! وہ جنھوں نے میرے بعد ردوبدل کیا۔

1478. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا .
(بخاری:5679، مسلم:5971)

1478۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی راہ کے برابر طویل ہوگا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہوگا۔ اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشگوار ہوگی۔ اس پر جو پیالے رکھے ہوں گے وہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہوں گے۔ جو اس حوض سے ایک مرتبہ پانی پی لے گا وہ کبھی پیاس محسوس نہیں کریگا۔

1479. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي. فَأَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي. فَيُقَالُ هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ. وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا .
(بخاری:6593، مسلم:5972)

1479 حضرت اسماء رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں حوض پر موجود ہوں گا۔ تم میں سے ہر آنے والے کو دیکھوں گا۔ کچھ لوگوں کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے لوگ ہیں، میرے امتی ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا آپ ﷺ کو معلوم ہے ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا کیا تھا؟ یہ لوگ آپ ﷺ کے بعد ہمیشہ جاہلیت کی طرف واپس لوٹنے کی کوشش کرتے رہے یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوملیکہ رحمہ اللہ (جو حضرت اسماء سے اس حدیث کے راوی ہیں) کہا کرتے تھے۔ اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم پھر اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھر جائیں اور اپنے دین کے معاملے میں فتنے میں مبتلا ہوں۔

1480. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِي سِنِينَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ. فَقَالَ إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ

1480۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے احد کے شہداء پر آٹھ سال بعد اس انداز سے نماز (جنازہ) پڑھی جیسے آپ ﷺ زندہ لوگوں کو اور جن کا انتقال ہو چکا ہے سب کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں آگے آگے جا رہا ہوں۔ میں تم پر گواہ اور نگران ہوں۔ اب تم سے میری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ میں یہاں کھڑا ہوا بھی اسے

مَقَامِيْ هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا. (بخاری:6590، مسلم:5977)

(حوض کو) دیکھ رہا ہوں۔ مجھے تم سے اب اس بات کا خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے لیکن مجھے تمھارے بارے میں اس دنیا سے خطرہ ہے کہ کہیں تم اس کی محبت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔

1481. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ مَعِيْ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُوْنِيْ فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أَصْحَابِيْ فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ.

(بخاری:6576، مسلم:5978)

1481۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حوض کوثر پر میں تم سے پہلے پہنچا ہوا ہوں گا۔ وہاں تمھارا استقبال کروں گا۔ تم میں سے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ پھر ان کو میرے پاس آنے سے روک دیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ تو کہا جائے گا: آپ ﷺ کو نہیں معلوم ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد دین میں کیا کیا نئی نئی باتیں پیدا کیں۔

1482. عَنْ حَارِثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِيْنَةِ.

(بخاری:6591، مسلم:5982)

1482۔حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو حوض کوثر کا ذکر فرماتے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حوض کوثر کا طول اس قدر ہوگا جتنا فاصلہ مدینے اور صنعا (یمن) کے درمیان ہے۔

1483. فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْأَوَانِيُّ قَالَ: لَا. قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: تُرٰى فِيْهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ.

(بخاری:6592، مسلم:5982)

1483۔تو حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے نبی ﷺ کو برتنوں کا ذکر فرماتے نہیں سنا؟ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے کہا: (آپ ﷺ نے فرمایا تھا) تم کو حوض پر برتن ستاروں کی طرح نظر آئیں گے

1484. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ. (بخاری:6577، مسلم:5984)

1484۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کا فاصلہ اتنا ہوگا جتنا جربا اور اذرح کے درمیان ہے۔

1485. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَأَذُوْدَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِيْ كَمَا تُذَادُ الْغَرِيْبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ. (بخاری:2367، مسلم:5993)

1485۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں اپنے حوض سے لوگوں کو اس طرح دور ہٹاؤں گا جس طرح اجنبی اونٹ کو حوض سے دور ہٹایا جاتا ہے۔

1486. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيْهِ مِنَ الْأَبَارِيْقِ كَعَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ.

1486۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا فاصلہ ایلہ سے صنعاء (یمن) کا ہے اور اس پر اتنے برتن ہوں گے جتنے آسمان پر ستارے۔

(بخاری:6580، مسلم:5995)

1487. عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتّٰى عَرَفْتُهُمْ

1487۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے۔ میں انھیں پہچان بھی لوں

اخْتَلَجُوْا دُوْنِيْ ، فَأَقُوْلُ أَصْحَابِيْ. فَيَقُوْلُ : لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ .
(بخاری:6582، مسلم:5996)

گا۔ پھر انھیں مجھ سے دور ہٹا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ کہا جائے گا: آپ ﷺ کو نہیں معلوم کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا بدعتیں پیدا کیں۔

1488. عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ .
(بخاری:4054، مسلم:6004،6005)

1488۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ اُحد کے دن دیکھا کہ نبی ﷺ کے ساتھ دو شخص ہیں جو آپ ﷺ کی مدافعت میں کافروں سے جنگ کررہے ہیں۔ انھوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے۔ وہ بڑی شدّت سے لڑائی میں مصروف تھے۔ ان دونوں کو میں نے نہ پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔

1489. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوْا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لِأَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِيْ عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ .
(بخاری:2908، مسلم:6006)

1489۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ شجاع تھے۔ ایک رات اہل مدینہ ڈر گئے اور اس آواز کی طرف جانے کے لیے نکلے (جس سے ڈرے تھے) لیکن ان کا استقبال نبی ﷺ نے کیا۔ آپ ﷺ اس وقت تک پوری بات کا پتہ لگا چکے تھے۔ آپ ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار تھے جس پر کاٹھی نہ تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے کندھے سے تلوار لٹکا رکھی تھی اور فرمارہے تھے: نہ ڈرو، خوف کی کوئی بات نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس گھوڑے کو میں نے تیز رفتاری میں سمندر کی طرح پایا۔ یا یہ گھوڑا تو تیز رفتاری میں سمندر ہے۔

1490. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ .
(بخاری:6، مسلم:6009)

1490۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ آپ ﷺ کی سخاوت کا مظاہرہ سب سے زیادہ ماہِ رمضان میں ہوتا۔ جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آتے۔ اور رمضان کے مہینے میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ ﷺ کے پاس آیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ نبی ﷺ سخاوت میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی تھے۔

1491. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ ﷺ ، عَشْرَ سِنِيْنَ، فَمَا قَالَ لِيْ أُفٍّ. وَلَا: لِمَ صَنَعْتَ؟ وَلَا: أَلَّا صَنَعْتَ.
(بخاری:6038، مسلم:6017)

1491۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی دس سال تک خدمت کی۔ اس تمام مدت میں آپ ﷺ نے مجھے نہ تو کوئی سخت بات کہی، نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ یا ایسا کیوں نہ کیا۔

1492. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1492۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینے تشریف لائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے خاوند اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سوتیلے والد) نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ. قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا، وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا.

(بخاری:6911، مسلم:6013)

حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! انس رضی اللہ عنہ ایک عقل مند لڑکا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی خدمت کرے گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کی سفر وحضر میں خدمت کی لیکن آپ ﷺ نے کبھی کسی کام کے بارے میں جو میں نے کیا ہو، مجھ سے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا، اور نہ کبھی کسی کام کے متعلق جو میں نے نہ کیا ہو یہ فرمایا کہ تم نے ایسا کیوں نہیں کیا۔

1493. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ، فَقَالَ: لَا.

(بخاری:6034، مسلم:6018)

1493۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نبی ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ ﷺ نے "نہیں" فرمایا ہو۔

1494. عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَى لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ، وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا.

(بخاری:2296، مسلم:6023)

1494۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین سے مال آجائے تو میں تم کو اتنا اور اتنا اور اتنا دیتا، لیکن بحرین سے مال نہ آیا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ رحلت فرما گئے۔ پھر بحرین سے مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منادی کرنے کا حکم دیا کہ جس کسی سے نبی ﷺ نے وعدہ فرمایا ہو، یا آپ ﷺ پر کسی کا قرض ہو وہ میرے پاس آئے میں اسے ادائیگی کروں گا۔ میں نے کہا: مجھ سے حضور ﷺ نے یوں فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے دونوں ہاتھ بھر کر کے عطا فرمائے۔ میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو تھے۔ آپ نے فرمایا: اس سے دُگنے اور لے لو۔

1495. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ. ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى. فَقَالَ ﷺ: إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ.

1495۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے گھر گئے۔ یہ شخص حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ (نبی کریم ﷺ کے بیٹے) کو دودھ پلانے والی دایہ کے خاوند تھے۔ نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا، اسے پیار کیا اور چوما۔ ایک مرتبہ پھر ہم ابو سیف کے گھر آئے۔ اس وقت حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے آخری دموں پر تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر نبی ﷺ کے آنسو بہہ نکلے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عوف رضی اللہ عنہ! یہ رحمت وشفقت کے آنسو ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے وضاحت فرمائی: آنکھ یقیناً آنسو بہاتی ہے اور دل ضرور غم سے متاثر ہوتا ہے لیکن ہماری زبان سے وہی کلمات نکلیں گے جن سے ہمارا رب راضی ہو، اور اے ابراہیم رضی اللہ عنہ! ہم تمہاری جدائی میں غمگین ہیں۔

(بخاری:1303، مسلم:6025)

1496. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ. فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : أَوَأَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ .

(بخاری:5998، مسلم:6027)

1496۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک دیہاتی حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں لیکن ہم بچوں کو نہیں چومتے ۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالی نے تمہارے دل سے رحم وشفقت چھین لی ہے تو میں کیا کرسکتا ہوں؟۔

1497. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ ، وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيْمِيُّ جَالِسًا ، فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثُمَّ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ . (بخاری:5997، مسلم:6028)

1497۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا، اس وقت آپ ﷺ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے ۔ وہ بولے: میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کا کبھی بوسہ نہیں لیا ۔ یہ سن کر نبی ﷺ نے ان کی طرف دیکھا پھر فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

1498. عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ .

1498۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (بخاری:6013، مسلم:6030)

1499. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِيْ خِدْرِهَا . (بخاری:3562، مسلم:6032)

1499۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کنواری لڑکی سے بھی جو پردے میں رہتی ہو، زیادہ حیادار تھے۔

1500. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَكَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا.

(بخاری:3550، مسلم:6033)

1500۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نہ فحش گو تھے اور نہ فحش گوئی کرتے تھے ۔ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: تم میں سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

1501. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ ، يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ ، يَحْدُوْ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَيْحَكَ، يَاأَنْجَشَةُ، رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيْرِ.

1501۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک حبشی غلام تھا جسے انجشہ کہا جاتا تھا ۔ یہ غلام حُدی گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا تھا ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری خرابی اے انجشہ! ذرا آہستہ چل، آبگینوں کا خیال رکھ ۔ (بخاری:6161، مسلم:6036)

1502. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا. فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ

1502۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو جب دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ آسان بات کا انتخاب فرماتے بشرطیکہ وہ بات گناہ نہ ہو ۔ اور اگر وہ آسان گناہ ہوتو پھر آپ ﷺ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہنے والے ہوتے تھے۔

إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا.
(بخاری:3560، مسلم:6048)

اور نبی ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا مگر اس وقت ضرور انتقام لیتے جب اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوئی ہوتی۔

1503. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ.

1503۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے کبھی کوئی ریشم یا مخمل بھی نبی ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ کبھی کوئی مہک یا بو نبی ﷺ کی مہک اور خوشبو سے بہتر سونگھی۔
(بخاری:؟؟، مسلم:؟؟)

1504. عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ.
(بخاری:6281، مسلم:6057)

1504۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے لیے کھال کا بستر بچھا دیتی اور آپ ﷺ ان کے ہاں اس بستر پر قیلولہ کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ سو جاتے تو حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے مُوئے مبارک اور آپ ﷺ کا پسینہ ایک شیشی میں جمع کر لیتیں۔ پھر اسے ایک خاص خوشبو "سک" کے ساتھ ملا کر رکھ لیتیں۔

1505. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ يَأْتِيْكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ. وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَأَعِي مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ، وَإِنَّ جَبِيْنَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

1505۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کبھی مجھ پر وحی آتی ہے کہ اس کی آواز گھنٹی کی آواز جیسی ہوتی ہے اور وحی کی یہ قسم میرے لیے سخت ہوتی ہے، پھر یہ کیفیت دُور ہو جاتی ہے اور جو کچھ کہا جاتا ہے وہ مجھے حفظ ہو جاتا ہے۔ کبھی فرشتہ میرے پاس انسانی صورت میں آتا ہے اور مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے جو کچھ وہ کہتا ہے، میں یاد کر لیتا ہوں۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے سخت سرد دن میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے اور جب وحی نازل ہونے کی یہ کیفیت ختم ہوتی تو آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔ (بخاری:2، مسلم:6058، 6059)

1506. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.
(بخاری:3551، مسلم:6064)

1506۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا قد درمیانہ اور سینہ چوڑا تھا اور آپ ﷺ کے بال کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو سُرخ جوڑا پہنے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ اس قدر حسین تھے کہ میں نے آپ ﷺ سے خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔

1507. عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ

1507۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا چہرہ مبارک سب لوگوں سے زیادہ حسین تھا اور آپ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب انسانوں

بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.
(بخاری:3549، مسلم:6065)

میں بہتر تھے، آپ ﷺ کا قد مبارک نہ زیادہ لمبا تھا نہ چھوٹا۔

1508. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِلًا لَيْسَ بِالسَّبِطِ وَلَا الْجَعْدِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.
(بخاری:5905، مسلم:6067)

1508۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے موئے مبارک نہ بہت زیادہ گھونگریالے تھے نہ بالکل سیدھے بلکہ درمیانی کیفیت کے تھے جو آپ ﷺ کے دونوں کانوں کے درمیان کندھوں تک تھے۔

1509. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ.

1509۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بال آپ ﷺ کے کندھوں کو چھوتے تھے۔ (بخاری:5904، مسلم:6068)

1510. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا أَخَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ إِلَّا قَلِيلًا. (بخاری:5894، مسلم:6075)

1510۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی ﷺ نے بالوں میں خضاب استعمال کیا؟ انہوں نے کہا: آپ پر بڑھاپے کے آثار بہت کم ظاہر ہوئے تھے۔

1511. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ.

1511۔ حضرت ابو جحیفہ سوائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے اور میں نے آپ ﷺ کے بالوں کے اس حصہ میں سفیدی دیکھی جو نچلے ہونٹ کے نیچے ہے۔ (بخاری:3545، مسلم:6080)

1512. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ.

1512۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے شکل و صورت میں مشابہ تھے۔
(بخاری:3544، مسلم:6081)

1513. عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ.
(بخاری:190، مسلم:6087)

1513۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں لے گئیں اور آپ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پیا۔ پھر میں آپ ﷺ کی پیٹھ کی جانب کھڑا ہو گیا اور میں نے آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مُہر نبوت دیکھی جو چھپر کھٹ کی گھنڈی سے مشابہ تھی۔

1514. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، يَصِفُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ

1514۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا حلیہ مبارک بیان کرتے ہیں کہ میانہ قامت تھے، نہ لمبے اور نہ کوتاہ۔ رنگ سُرخی مائل سفید تھا۔ جو نہ بے حد سفید اور نہ گندمی، بال نہ بہت زیادہ گھونگریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپ ﷺ چالیس سال کے تھے جب آپ ﷺ پر وحی کی ابتدا ہوئی اور مکہ مکرمہ میں دس سال تک آپ پر قرآن نازل ہوتا رہا اور مدینہ منورہ میں بھی دس

عَلَيْهِ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

سال قرآن نازل ہوتا رہا اور آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں کوئی بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ (بخاری:3547، مسلم:6089)

1515. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

1515۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی عمر وفات کے وقت تریسٹھ (63) سال تھی۔ (بخاری:3536، مسلم:6092)

1516. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. (بخاری:3903، مسلم:6097)

1516۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ سال قیام فرمایا اور وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ (63) سال تھی۔

1517. عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيْ خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ، أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ، وَأَنَا الْعَاقِبُ. (بخاری:3532، مسلم:6105)

1517۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں: میرا نام محمد ﷺ ہے اور احمد بھی، میرا نام ماحی بھی ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے کفر کو مٹا دیا اور میرا نام حاشر بھی ہے جس کے معنیٰ یہ ہیں کہ حشر کے دن لوگ میرے نقش قدم (دین) پر اٹھائے جائیں گے اور میرا نام عاقب بھی ہے۔ (یعنی سب کے بعد آنے والا)۔

1518. عَنْ عَائِشَةَ، صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً. (بخاری:6101، مسلم:6109)

1518۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے کوئی کام کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے کرنے یا نہ کرنے کی رخصت دے دی تو بعض لوگوں نے رخصت پر عمل کرنے سے پرہیز کیا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ ایسے کام سے پرہیز کرتے ہیں جس کو میں خود کرتا ہوں۔

اللہ کی قسم! میں اللہ تعالیٰ کے متعلق سب لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا بھی سب لوگوں سے زیادہ میں ہوں۔

1519. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ أَسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ

1519۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے نبی ﷺ کے زمانہ میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ کی نہر کے بارے میں جس سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا جاتا تھا جھگڑا کیا۔ انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ پانی کو بہنے دو لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر یہ دونوں اپنا مقدمہ لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! پہلے تم اپنے درختوں کو پانی پلا لو۔ پھر پانی اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دو۔ یہ فیصلہ سن کر وہ انصاری ناراض ہو گیا اور کہنے لگا: یہ فیصلہ آپ ﷺ نے اس لیے فرمایا ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ. (بخاری:2359، مسلم:6112)

آپ ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: زبیر رضی اللہ عنہ! اپنے درختوں کو سیراب کرو پھر پانی کو اس وقت تک روکے رکھو کہ وہ باغ کی منڈیروں تک پہنچ جائے۔

1520. فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾.
(بخاری:2360، مسلم:6112)

1520۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں سمجھتا ہوں کہ یہ آیت اسی واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ [النساء:65] ''نہیں، تمہارے رب کی قسم! یہ مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں، پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس پر اپنے دلوں میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں بلکہ دل سے تسلیم کر لیں۔''

1521. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ.
(بخاری:7289، مسلم:6116)

1521۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس شخص کا ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہ تھی اور اس کے سوال کرنے پر حرام کر دی گئی۔

1522. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ قَالَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا. قَالَ: فَغَطّٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهَهُمْ لَهُمْ خَنِيْنٌ. فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة:110).
(بخاری:4621، مسلم:6119)

1522۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا کہ اس سے پہلے میں نے اس انداز کا خطبہ نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے اور ان کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''فلاں'' اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَآءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدہ:101] ''اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔''

1523. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ، فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ لَا تَسْأَلُوْنِيْ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ. فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِيْ ثَوْبِهِ يَبْكِيْ فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعٰى لِغَيْرِ أَبِيْهِ.

1523۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) لوگوں نے نبی ﷺ سے زیادہ سوالات پوچھ کر آپ ﷺ کو پریشان کر دیا، تو نبی ﷺ غضبناک ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا: آج تم لوگ مجھ سے جو بات بھی پوچھو گے میں تم سے بیان کر دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جبکہ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر طرف لوگ اپنا منہ کپڑے میں لپیٹ کر رو رہے تھے۔ اسی وقت ایک شخص اٹھا۔ یہ شخص جب

فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ حُذَافَةُ. ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ.
(بخاری:6362،مسلم:6123)

لوگوں سے جھگڑتا تو لوگ اسے یہ طعنہ دیتے تھے کہ تو کسی اور کا بیٹا ہے (یعنی حرام زادہ ہے)۔ اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''حذافہ''۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جرأت کی اور عرض کیا: راضی ہیں ہم اللہ کو رب ماننے، اسلام کو بطور دین اختیار کرنے اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ کا رسول تسلیم کرنے پر اور اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں فتنوں سے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خیر اور شر آج کی طرح پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ میرے سامنے جنت اور جہنم کی اس طرح منظر کشی کی گئی کہ میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پچھلی جانب ہو بہو دیکھ لیا۔

1524. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا، فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُوْنِيْ عَمَّا شِئْتُمْ. قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِيْ؟ قَالَ: أَبُوْكَ حُذَافَةُ، فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: أَبُوْكَ سَالِمٌ مَوْلٰى شَيْبَةَ. فَلَمَّا رَأٰى عُمَرُ مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: إِنَّا نَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.
(بخاری:92،مسلم:6125)

1524۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوالات کئے گئے جنہیں آپ ﷺ نے ناپسند فرمایا اور جب سوالات کی کثرت ہوگئی تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور لوگوں سے فرمایا: پوچھو جو تم پوچھنا چاہتے ہو! اس پر ایک شخص نے پوچھا: میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ ''حذافہ'' تھا۔ پھر ایک اور شخص اٹھا اور اس نے بھی پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ ''سالم'' تھا جو شیبہ کا غلام تھا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم توبہ کرتے ہیں۔

1525. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَأَنْ يَرَانِيْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ. (بخاری:3590،مسلم:6129)

1525۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ اس وقت تمہارا مجھے دیکھ لینا تمہیں اپنے گھر والوں اور مال ودولت سے کہیں زیادہ محبوب ہوگا۔

1526. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ نَبِيٌّ. (بخاری:3442،مسلم:6130)

1526۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام سے سب لوگوں کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوں اور تمام انبیاء ایک باپ کی اولاد کی طرح ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔

1527. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ إِلَّا وَالشَّيْطَانُ يَمَسُّهٗ حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ إِيَّاهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ

1527۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: بنی آدم میں سے کوئی بچہ ایسا نہیں جسے پیدائش کے وقت شیطان نہ چھوتا ہو، اور وہ شیطان کے چھونے کی وجہ ہی سے چیختا ہے۔ سوائے حضرت مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کے۔ یہ حدیث بیان

هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾.
(بخاری: 3431، مسلم: 6133)

کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت فرمایا کرتے تھے ﴿ وَإِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ﴾ [آل عمران: 36] ''اور میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔''

1528. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ. فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِيْ.
(بخاری: 3444، مسلم: 6137)

1528۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا، آپ نے اس سے پوچھا کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا: ہرگز نہیں! اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کا یہ جواب سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں نے جھوٹ بولا۔

1529. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ.

1529۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس وقت ختنہ کیا آپ کی عمر اسی (80) سال تھی اور آپ نے بسولے سے ختنہ کیا تھا۔ (بخاری: 3356، مسلم: 6141)

1530. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيْمَ إِذْ قَالَ ﴿ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ﴾ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِيْ إِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.
(بخاری: 3372، مسلم: 6142)

1530۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو یہ کہا: ﴿ رَبِّ أَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ﴾ [البقرة: 260] ''اے میرے رب! مجھے دکھا تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے؟ پوچھا گیا: کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا: کیوں نہیں! لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو اطمینان حاصل ہو۔'' یہ اگر شک کرنا تھا تو ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت شک کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ ایک مضبوط سہارے (اللہ تعالیٰ) کی پناہ چاہتے تھے۔ اور اگر مجھے اتنی مدّت قید خانہ میں رہنا پڑتا جتنی مدّت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تھے تو میں قید خانہ سے باہر آنے کی دعوت فوراً قبول کر لیتا۔

1531. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامِ، إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ ﴿ إِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا ﴾ وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتٰى عَلٰى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. فَقِيْلَ لَهُ إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ قَالَ أُخْتِيْ فَأَتٰى سَارَةَ قَالَ يَا

1531۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین جھوٹ جن میں سے دو اللہ تعالیٰ کے لیے تھے مثلاً آپ علیہ السلام کا یہ کہنا: ﴿إِنِّيْ سَقِيْمٌ﴾ [الصافات: 89] ''میری طبیعت خراب ہے۔'' اور آپ کا یہ کہنا: ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ ﴾ [الانبیاء: 63] ''نہیں بلکہ یہ کام تو ان کے اس بڑے نے کیا ہے۔'' حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ (آپ کی زوجہ) ایک دن ایک جابر بادشاہ کے علاقے میں پہنچے۔ اس کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایک شخص ہے جس کے ساتھ ایک سب سے زیادہ حسین خاتون ہے۔ اس ظالم بادشاہ نے آدمی بھیج کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کرایا

سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هٰذَا سَأَلَنِيْ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِيْ فَلَا تُكَذِّبِيْنِيْ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللّٰهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللّٰهَ لِيْ وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُوْنِيْ بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُوْنِيْ بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللّٰهُ كَيْدَ الْكَافِرِ أَوِ الْفَاجِرِ فِيْ نَحْرِهِ وَأَخْدَمَ هَاجَرَ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَاءِ السَّمَاءِ.

(بخاری:3358، مسلم:6145)

کہ یہ عورت کون ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: میری بہن ہے۔ پھر آپ علیہ السلام حضرت سارہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے سارہ! روئے زمین پر اس وقت میرے اور تمہارے سوا کوئی اور مومن موجود نہیں ہے اور اس (بادشاہ) نے مجھ سے (تمہارے بارے میں) پوچھا تھا تو میں نے اسے بتایا کہ تم میری بہن ہو، تو تم مجھے نہ جھٹلانا۔ پھر آپ علیہ السلام نے حضرت سارہ کو اس بادشاہ کے پاس بھیج دیا اور جب حضرت سارہ اس کے پاس پہنچیں تو اس نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پکڑنا چاہا لیکن اس کا ہاتھ جکڑا گیا تو اس نے حضرت سارہ سے درخواست کی میرے لیے اللہ سے دعا کرو، اور میں تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ حضرت سارہ نے دعا کی اور اس کا ہاتھ کھل گیا، اس نے دوبارہ حضرت سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا ہاتھ پہلے کی طرح یا پہلے سے بھی زیادہ شدت کے ساتھ جکڑا گیا۔ اس نے پھر کہا: میرے لیے اللہ سے دعا کیجیے۔ اور میں آپ کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت سارہ نے پھر دعا کی۔ پھر وہ اس مصیبت سے خلاصی پا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے دربان کو بلایا اور کہا: تم میرے پاس کسی انسان کو نہیں بلکہ شیطان کو لائے ہو، اور حضرت سارہ کی خدمت کے لیے اس نے انہیں ہاجرہ بخش دی، حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں تو آپ علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے اشارے سے پوچھا: کیا ہوا؟ سارہ نے کہا: اللہ نے اس کافر یا فاجر کی چالیں اسی کی گردن پر لوٹا دیں اور ہمیں خدمت کے لیے ہاجرہ مل گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد کہا کرتے تھے: اے آسمانی پانی کے بیٹو! یہ ہیں تمہاری ماں! (یعنی حضرت ہاجرہ)۔

1532. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ يَغْتَسِلُوْنَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوْسٰى عليه السلام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوْسٰى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَخَرَجَ مُوْسٰى فِيْ إِثْرِهِ يَقُوْلُ ثَوْبِيْ يَا حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ إِلٰى مُوْسٰى، فَقَالُوْا: وَاللّٰهِ مَا بِمُوْسٰى مِنْ بَأْسٍ. وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا.

1532۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے۔ بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ علیہ السلام جو ہمارے ساتھ مل کر غسل نہیں کرتے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں فتق کا مرض ہے۔ پھر ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام غسل کر رہے تھے اور آپ علیہ السلام نے اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے۔ وہ پتھر آپ علیہ السلام کے کپڑے لے کر بھاگا۔ موسیٰ علیہ السلام پانی میں سے باہر نکل کر اس کے پیچھے بھاگے اور کہتے جاتے تھے: اے پتھر میرے کپڑے مجھے دو! اسی حالت میں آپ علیہ السلام کو بنی اسرائیل نے دیکھا اور کہنے لگے: موسیٰ علیہ السلام کو تو کوئی بیماری نہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے اپنے کپڑے

فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْسَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ. (بخاری:278، مسلم:6146)

حاصل کر لیے اور انہیں مارنے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس پتھر پر موسیٰ علیہ السلام کی ضرب کے چھ یا سات نشان پڑ گئے تھے۔

1533. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِيْ إِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ. فَرَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ ، وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللّٰهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلٰى جَانِبِ الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْأَحْمَرِ.

(بخاری:1339، مسلم:6148)

1533۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ملک الموت کو بھیجا گیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کی آنکھ پر تھپڑ مارا (جس سے آنکھ نکل گئی)۔ ملک الموت لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گیا اور عرض کیا: تو نے مجھے ایسے بندے کی جان قبض کرنے کے لیے بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو آنکھ دوبارہ عطا فرما دی اور حکم دیا کہ ان کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں جتنے بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض انہیں زندگی کا ایک سال مل جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے رب! اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا: پھر موت۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے تو پھر ابھی آ جائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ مجھے مقدس سرزمین سے اتنے فاصلے پر موت آئے کہ اگر اس مقام سے پتھر پھینکا جائے تو وہ مقدس سرزمین تک پہنچ جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا جو سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس راستے کے ایک جانب بنی ہوئی ہے۔

1534. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ. قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِيْنَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِيْ اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعَالَمِيْنَ. فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُوْدِيِّ. فَذَهَبَ الْيَهُوْدِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ فَإِذَا مُوْسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ

1534۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخص یعنی ایک مسلمان اور ایک یہودی آپس میں لڑ پڑے۔ مسلمان نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو پورے جہاں پر منتخب فرمایا۔ اور یہودی نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پورے عالم میں سے انتخاب فرمایا۔ یہ سن کر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ دے مارا۔ وہ یہودی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سارا ماجرا جو اس کے اور مسلمان کے درمیان پیش آیا تھا، بیان کیا۔ نبی ﷺ نے اس مسلمان کو بلایا اور اس سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بھی آپ ﷺ کو سارا واقعہ بتایا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت نہ دیا کرو۔ قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہوں گے اور میں بھی بیہوش ہونے والوں میں شامل ہوں گا۔ پھر میں پہلا شخص ہوں گا جو ہوش میں آئے گا۔ اس وقت میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرشِ الٰہی کے ایک کونے کو مضبوطی سے تھامے کھڑے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بے ہوش ہونے

صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْكَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ .
(بخاری:2411، مسلم:6151)

والوں میں شامل تھے اور مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آ گئے یا ان کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے بچالیا۔

1535. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ. فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ. فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِيْ اصْطَفَى مُوْسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيْثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِيْ غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوْسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُوْلَى .
(بخاری:2412، مسلم:6152)

1535۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک یہودی آیا اور کہنے لگا: اے ابو القاسم! آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس نے؟ اس نے کہا: ایک انصاری نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے بلاؤ! آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے اسے مارا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اسے بازار میں اس طرح قسم کھاتے سنا تھا "قسم اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سب انسانوں پر منتخب فرمایا" یہ سن کر میں نے کہا: اے خبیث! کیا حضرت محمد ﷺ پر بھی؟ اور مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ انبیاء کو ایک دوسرے پر ترجیح نہ دیا کرو! قیامت کے دن جب سب لوگ بیہوش ہو کر گر جائیں گے۔ تو میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لیے زمین شق ہوگی۔ اور باہر نکلوں گا اس موقع پر میں دیکھوں گا کہ میرے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السلام جو عرش کا پایہ تھامے کھڑے ہیں، اب میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں شامل تھے یا ان کی وہ بے ہوشی جو ان پر کوہ طور پر طاری ہوئی تھی وہی ان کے لیے کافی ہے۔

1536. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى . (بخاری:3416، مسلم:6159)

1536۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی اللہ کے بندے کو یہ نہیں کہنا چاہیے کہ میں حضرت یونس بن متی سے بہتر ہوں۔

1537. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ: إِنِّيْ خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيْهِ. (بخاری:3395، مسلم:6160)

1537۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی اللہ کے بندے کو یہ نہ کہنا چاہیے کہ وہ (حضرت محمد ﷺ) حضرت یونس بن متی سے بہتر ہے۔ متی حضرت یونس علیہ السلام کے باپ کا نام تھا۔

1538. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ أَتْقَاهُمْ. فَقَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ. قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

1538۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! انسانوں میں سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا اور اس کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ پوچھنے والوں نے عرض کیا: ہم نے اس پہلو سے سوال نہیں کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: پھر حضرت یوسف علیہ السلام جو خود بھی اللہ کے نبی تھے اور اللہ کے ایک نبی کے بیٹے تھے۔ پوچھنے والوں نے کہا: ہمارا سوال اس پہلو سے بھی نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے

خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوْا.
(بخاری:3353، مسلم:6161)

فرمایا: کیا تم عرب کے قبائل اور ان کی شاخوں کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ مسلمان ہونے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کر لیں۔

1539. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَامَ مُوْسَى النَّبِيُّ خَطِيْبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِيْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ! وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيْلَ لَهُ احْمِلْ حُوْتًا مِكْتَلٍ فَاِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ وَحَمَلَا حُوْتًا فِيْ مِكْتَلٍ حَتّٰى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُؤُوْسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوْتُ مِنَ الْمِكْتَلِ ﴿ فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴾ وَكَانَ لِمُوْسٰى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوْسٰى لِفَتَاهُ ﴿ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوْسٰى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ ﴿ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ ﴾ قَالَ مُوْسٰى ﴿ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰى آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴾ فَلَمَّا انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ اِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجّٰى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوْسٰى. فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنّٰى بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ أَنَا مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ ﴿ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلٰى أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا؟ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ ﴾ يَا مُوْسٰى! اِنِّيْ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهُ اَنْتَ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا اَعْلَمُهُ قَالَ ﴿ سَتَجِدُنِيْ اِنْ

1539۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے کہ کسی نے پوچھا: سب سے بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں۔ آپ علیہ السلام کی اس بات پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا کہ انہوں نے یہ کیوں نہیں کہا: اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی نازل فرمائی کہ مجمع البحرین (دو دریاؤں کے سنگم) پر میرا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ کہا گیا: اپنے ساتھ زنبیل میں ایک مچھلی لے جاؤ، جس جگہ تم مچھلی کو نہ پاؤ وہی وہ مقام ہوگا جہاں تم اس شخص کو پا سکتے ہو۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ آپ کے خادم یوشع بن نون بھی تھے اور انہوں نے اپنے ساتھ زنبیل میں مچھلی اٹھالی۔ حتیٰ کہ جب یہ دونوں چٹان کے پاس پہنچے تو دونوں اس چٹان پر اپنا سر رکھ کر سو گئے اور وہ مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور اس نے سمندر میں جانے کا راستہ اس طرح بنالیا جیسے کوئی سرنگ لگی ہوئی ہو۔ یہ چیز حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کے لیے بڑی عجیب تھی لیکن وہ چلتے رہے اور رات کا باقی ماندہ حصہ اور پورا دن چلے پھر جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ، اس سفر میں ہم تھک گئے لیکن موسیٰ علیہ السلام تھکے اس وقت جب اس مقام سے آگے گزر گئے جہاں جانے کا انہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا۔ اس وقت ان کے خادم نے کہا: دیکھیے جب ہم نے اس چٹان پر قیام کیا تھا اس وقت مجھے مچھلی کا بالکل خیال نہ رہا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اسی کی تو ہمیں تلاش تھی۔ پھر وہ دونوں الٹے پاؤں واپس پہنچے اور جب اس چٹان کے پاس پہنچے تو انہیں ایک شخص ملا جو پوری طرح کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کیا۔ اس نے کہا: تمہاری سرزمین میں سلام کہاں؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے پوچھا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ہاں! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں تاکہ جو علم و ہدایت آپ کو حاصل ہے وہ مجھے بھی سکھا ئیں؟ حضرت خضر نے کہا: اے موسیٰ! تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکو گے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے

شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أُعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴾ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِيْنَةٌ. فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ. فَكَلَّمُوْهُمْ أَنْ يَحْمِلُوْهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ. فَجَاءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ. فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوْسٰى! مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ إِلَّا كَنَقْرَةِ هٰذَا الْعُصْفُوْرِ فِي الْبَحْرِ ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلٰى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِيْنَةِ فَنَزَعَهُ ، فَقَالَ مُوْسٰى قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا. قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ ﴾ فَكَانَتِ الْأُوْلٰى مِنْ مُوْسٰى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلَاهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوْسٰى ﴿ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ﴾ قَالَ ﴿ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ٥ فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ﴾ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى ﴿ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَا تَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ﴾ قَالَ ﴿ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى! لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا.

(بخاری:122، مسلم:6163،6165)

علم میں سے ایسا علم حاصل ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور جو آپ کو حاصل نہیں۔ اور آپ کو بھی ایسا علم حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے اور جو مجھے حاصل نہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے ان شاء اللہ صابر پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم سے انکار نہ کروں گا۔ اس گفتگو کے بعد یہ دونوں دریا کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ ان کے پاس کشتی نہ تھی پھر ان کے سامنے ایک کشتی گزری۔ کشتی والوں سے انہوں نے کہا ہمیں سوار کرلو۔ انہوں نے حضرت خضر کو پہچان لیا اور ان دونوں کو بغیر کرایہ کے سوار کرلیا۔ پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے دریا میں سے ایک یا دو چونچ پانی لیا۔ حضرت خضر نے کہا: اے موسیٰ علیہ السلام! مجھے اور آپ کو جو علم حاصل ہوا ہے یہ اللہ کے علم کے مقابلے میں اتنا بھی نہیں جتنا اس چڑیا نے دریا میں سے اپنی چونچ میں پانی بھرا ہے۔ پھر حضرت خضر نے اس کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ اکھاڑ دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں بغیر کرایہ کے اپنی کشتی میں سوار کیا اور آپ نے قصداً ان کی کشتی کو پھاڑ ڈالا تاکہ کشتی اور سوار سب ڈوب جائیں۔ حضرت خضر نے کہا: کیا میں نے پہلے ہی آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہتے ہوئے صبر نہ کرسکیں گے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: مجھ سے بھول ہوگئی، اس پر گرفت نہ فرمائیں اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی بھول تھی۔ لہٰذا یہ پھر آگے چل پڑے اور انہیں ایک بچہ نظر آیا جو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں سے گردن سے جدا کردیا۔ یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ نے ایک بے گناہ کو ناحق قتل کردیا؟ خضر نے کہا: کیا میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہتے ہوئے صبر نہ کرسکیں گے۔ اس کے بعد پھر دونوں آگے چل پڑے اور ایک بستی میں پہنچے۔ انہوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا مگر انہوں نے ان کو مہمان بنانے سے انکار کردیا۔ پھر ان کو ایک دیوار نظر آئی جو جھک گئی تھی اور گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر نے ہاتھ کے اشارے سے اسے سیدھا کردیا تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کام کا معاوضہ لے سکتے تھے۔ حضرت خضر نے کہا: یہ آخری موقع تھا اب آپ کے اور میرے درمیان جدائی کا ہونا لازم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے! اگر وہ صبر کرتے تو کتنا اچھا ہوتا اور ہمیں ان واقعات کے بارے میں تفصیل معلوم ہو جاتی۔

44...... کتاب فضائل صحابہ رضی اللہ عنہم

فضائل صحابہ کرام کے بارے میں

1540. عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَا فِي الْغَارِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا.
(بخاری:3653، مسلم:6169)

1540۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت ہم غار (ثور) میں تھے میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اگر ان (کافروں) میں سے کوئی شخص اپنے پیروں سے نیچے کی جانب دیکھ لے تو ہم اسے نظر آ جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! تمہارا کیا خیال ہے ان دو شخصوں کے متعلق جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے؟

1541. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ. فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. فَعَجِبْنَا لَهُ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ وَهُوَ يَقُولُ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ. وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ. لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ.
(بخاری:3904، مسلم:6170)

1541۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دو چیزوں میں سے ایک چیز کا اختیار دیا ہے۔ وہ چاہے تو اسے دنیا کا مال جس قدر چاہے دے دیا جائے۔ اور اگر چاہے تو وہ چیز لے لے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے تو اس بندے نے وہ چیز منتخب کی جو اللہ کے پاس ہے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر رونے لگے اور انھوں نے نبی ﷺ سے مخاطب ہو کر عرض کیا: ہم اور ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! یہ دیکھ کر ہم سب حیران ہوئے اور لوگوں نے کہا: اس بڈھے کو دیکھو! نبی ﷺ ایک بندے کے بارے میں اطلاع دے رہے ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے وہ دنیا کا عیش و آرام لے لے اور چاہے تو وہ چیز انتخاب کر لے جو اللہ کے پاس ہے اور یہ بزرگ کہہ رہے ہیں کہ ہم اور ہمارے ماں باپ سب آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔ بات یہ تھی کہ جس بندے کو اختیار دیا گیا تھا وہ خود نبی ﷺ تھے اور بات کو ہم میں سے صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سمجھا تھا۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''اپنی رفاقت اور اپنے مال سے لوگوں میں سب سے زیادہ میری خدمت کرنے والے اور ساتھ دینے والے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر مجھے امت میں سے کسی کو دوست (خلیل) بنانا ہوتا تو میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا دوست بناتا لیکن اب ہم میں اسلامی بھائی چارے کا رشتہ ہے اور مسجد (نبوی) میں کسی شخص کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کے۔''

1542. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

1542۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے اس

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا. قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَعَدَّ رِجَالًا.
(بخاری:3662، مسلم:6177)

لشکر پر مقرر کیا جو ذات السلاسل (مدینہ سے جانب شام قبیلہء بنی جذام کے ایک چشمہ کا نام ہے) کی جانب بھیجا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا: آپ ﷺ کو سب سے زیادہ کون شخص محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ عنہا۔ میں نے عرض کیا: مردوں میں سے کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے والد۔ میں نے عرض کیا: ان کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے بعد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ ان کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے کئی اور افراد کے نام لیے۔

1543. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ. قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ: الْمَوْتَ. قَالَ ﷺ إِنْ لَمْ تَجِدِينِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ.
(بخاری: 3959، مسلم: 6179)

1543۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ پھر آئے۔ اس نے عرض کیا کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو کیا کروں؟ اس کا مطلب تھا کہ اگر آپ ﷺ رحلت فرما جائیں تو؟۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔

1544. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا. فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ. فَقَالَ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِيْ غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ، فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هٰذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّيْ فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ. فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ: فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهٰذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ.
(بخاری:3471، مسلم:6183)

1544۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز فجر پڑھائی، اس کے بعد آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ایک شخص ایک بیل ہانک رہا تھا پھر وہ اس پر سوار ہو گیا اور اسے مارا تو بیل کہنے لگا: ہم سواری کے لیے نہیں کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ یہ سن کر لوگ کہنے لگے: سبحان اللہ! کیا بیل بھی بات کر سکتا ہے؟ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں، میں بھی اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی۔
ایک شخص اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ ایک بھیڑیے نے جست لگائی اور ان بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا وہ شخص اس کی تلاش میں گیا اور اسے چھڑا لایا۔ بھیڑیا کہنے لگا: اے شخص! تو نے یہ بکری مجھ سے چھین لی اس دن ان کی حفاظت کون کرے گا جس دن درندے تجھے بھگا دیں گے اور ان بکریوں کا نگران میرے سوا کوئی نہ ہوگا؟ یہ سن کر لوگ کہنے لگے: سبحان اللہ! کیا بھیڑیا بھی بول سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں۔ میں بھی اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی جب کہ یہ دونوں اس وقت وہاں موجود بھی نہ تھے۔

1545. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيْهِمْ. فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِيْ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، فَتَرَحَّمَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ کو جنازہ اٹھنے سے پہلے تابوت پر لٹایا گیا تو آپ کو لوگوں نے چاروں طرف سے گھیر لیا جو آپ کے لیے دعا اور نماز جنازہ کی غرض سے جمع ہوئے تھے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ اس وقت اچانک ایک شخص نے میرا کندھا پکڑا جس کی وجہ سے میں

عُمرَ وَقَالَ مَا خَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ. وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّيْ كُنْتُ كَثِيْرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ.
(بخاری:3685، مسلم:6187)

گھبرا گیا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے رضی اللہ عنہ انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا: اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ نے اپنے پیچھے ایک شخص بھی ایسا نہیں چھوڑا کہ مجھے آپ کے مقابلے میں اس کے عملوں جیسے عمل لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے جانا پسند ہو۔ اور قسم اللہ کی! مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ اور یہ خیال مجھے اس بنا پر تھا کہ میں اکثر سنتا تھا کہ نبی ﷺ اس انداز سے فرمایا کرتے تھے: میں ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما گئے۔ میں ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے۔ میں ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہما باہر نکلے۔

1546. عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ. قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.
(بخاری:23، مسلم:6189)

1546۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں سو رہا تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا: میرے سامنے لوگ لائے جا رہے ہیں اور انھوں نے قمیصیں پہن رکھی ہیں۔ بعض کی قمیص سینے تک ہے اور بعض کی اس سے کم۔ پھر میرے سامنے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ پیش کیے گئے انھوں نے ایسی قمیص پہن رکھی تھی جو زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ فرمایا: دین (یعنی قمیص سے مراد دین ہے اور جس کی قمیص جتنی بڑی یا چھوٹی تھی اس کا دین اتنا زیادہ یا کم تھا)۔

1547. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرٰى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ أَظْفَارِيْ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ. قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ؟ قَالَ الْعِلْمَ. (بخاری:82، مسلم:6190)

1547۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میں سو رہا تھا۔ میں نے خواب دیکھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا جسے میں نے خوب سیر ہو کر پیا حتی کہ سیرابی میرے ناخنوں سے باہر نکلتی محسوس ہوئی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا: علم۔

1548. عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ عَلٰى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِيْ قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

1548۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میں نے سوتے میں خواب دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر کھڑا ہوں جس میں ڈول پڑا ہوا ہے۔ میں نے اس کنوئیں میں سے پانی کھینچا جس قدر کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر وہ ڈول حضرت ابوبکر صدیق نے لے لیا اور ایک یا دو بھرے ہوئے ڈول نکالے لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے کھینچنے کے انداز میں کمزوری جھلک رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ ڈول معمولی ڈول سے ایک بڑے ڈول کی شکل اختیار کر گیا اور اسے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور میں نے کسی پہلوان کو اس انداز سے ڈول نکالتے

(بخاری:3664، مسلم:6192)

نہیں دیکھا جیسے عمر رضی اللہ عنہ نے اس ڈول کو کھینچا۔ حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر کے آرام کی جگہ بٹھا دیا۔

1549. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي ، فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ.

(بخاری:3676، مسلم:6196)

1549۔ حضرت عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ایک ایسا ڈول کھینچ رہا ہوں جس سے ایک اونٹنی سیراب ہو سکتی ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے بھی ایک یا دو ڈول کھینچے لیکن ناتوانی کے ساتھ۔ اللہ انھیں معاف فرمائے۔ پھر حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ آئے تو وہ ڈول بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کوئی بڑے سے بڑا شخص ان کی طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے اور انھوں نے اپنے اونٹوں کو بھی خوب سیراب کر کے آرام کی جگہ پہنچا دیا۔

1550. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ. قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ؟.

1550۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا یا آپ ﷺ نے یہ الفاظ فرمائے: میں جنت میں گیا تو میں نے ایک محل دیکھا۔ پوچھا یہ کس کا محل ہے کہا: عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا۔ پھر میں نے چاہا کہ میں اس میں داخل ہوں لیکن اے عمر رضی اللہ عنہ! میں اس وجہ سے رک گیا کہ مجھے تمہاری غیرت کا پتہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! کیا میں آپ ﷺ پر غیرت کھاؤں گا۔ (بخاری:5226، مسلم:6198)

1551. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ. فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

(بخاری:5227، مسلم:6200)

1551۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور ایک عورت ایک محل کے پہلو میں وضو کر رہی ہے میں نے دریافت کیا کہ یہ محل کس کا ہے؟ بتایا گیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا، مجھے عمر رضی اللہ عنہ کی غیرت کا خیال آ گیا اور میں الٹے پاؤں واپس لوٹ آیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ ﷺ پر بھی غیرت کھا سکتا ہوں؟

1552. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ. فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

1552۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، اس وقت آپ ﷺ کے قریش کی کچھ عورتیں بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور بڑھ چڑھ کر بول رہی تھیں اور ان کی آوازیں بلند تھیں لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو وہ عورتیں اٹھ کر پردے میں جانے کے لیے لپکیں اور نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اندر

وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّا تِيكُنَّ عِنْدِيْ ، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ. قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَىْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ. (بخاری:3294، مسلم:6202)

آنے کی اجازت دی تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو سدا مسکراتا رکھے! نبی ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہو رہا ہوں جو یہاں موجود تھیں کہ جونہی انھوں نے تمہاری آواز سنی پردے کی طرف بھاگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں کہ یہ عورتیں آپ ﷺ سے ڈریں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں۔ انھوں نے کہا: ہاں، اس لیے کہ آپ نبی ﷺ سے زیادہ غصیلے اور سخت مزاج ہیں۔ پھر نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر شیطان کبھی کسی راستہ پر تم کو آتا دیکھ لے تو وہ اس راہ کو چھوڑ کر جس پر کہ تم چل رہے ہو گے دوسری راہ اختیار کر لے گا۔

1553. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ جَاءَ ابْنُهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلَهٗ أَنْ يُعْطِيَهٗ قَمِيصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ أَبَاهُ ، فَأَعْطَاهُ، ثُمَّ سَأَلَهٗ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ رَبُّكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللّٰهُ فَقَالَ ﴿ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً ﴾ وَسَأَزِيْدُهٗ عَلَى السَّبْعِيْنَ. قَالَ إِنَّهٗ مُنَافِقٌ. قَالَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ﴾.
(بخاری:4670، مسلم:6207)

1553۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی مرا تو اس کے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ ﷺ اپنی قمیص مبارک اسے عطا فرمادیں تاکہ وہ اپنے باپ کو اس میں کفنائیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اپنی قمیص عطاء فرمادی۔ پھر انھوں نے درخواست کی کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ نبی ﷺ اٹھ کر تشریف لے جانے لگے تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر نبی ﷺ کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کی نماز جنازہ پڑھیں گے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے چاہوں تو ان کے لیے طلب مغفرت کروں اور چاہوں نہ کروں، اور اگر تم ان کے لیے ستر بار بھی مغفرت کی دعا کرو گے۔ میں نے فیصلہ کیا کہ میں ستر مرتبہ سے بھی زیادہ طلب مغفرت کروں گا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو یقیناً منافق تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ [التوبہ:84] ''اور ان میں سے جو کوئی مرے ان کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں اور نہ کبھی ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔''

1554. عَنْ أَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِيْنَةِ. فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰی بَلْوٰی تُصِيْبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ.

(بخاری:3693، مسلم:6212)

1554حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کے ایک باغ میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا۔ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔تو نبی ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے تھے۔ میں نے انھیں نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق جنت کی بشارت دے دی۔ انھوں نے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔پھر ایک اور شخص آیا۔اس نے بھی دروازہ کھولنے کی درخواست کی۔نبی ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے،میں نے انھیں بھی نبی ﷺ کے ارشاد سے مطلع کیا۔انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا۔آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان کے لیے بھی دروازہ کھول دو اور انھیں بھی بشارت دے دو کہ تم کو ایک مصیبت میں سے گزرنا ہوگا اور جنت میں جاؤ گے۔تو یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو وہ سب کچھ بتا دیا جو نبی ﷺ نے فرمایا تھا۔اور انھوں نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مدد فرمانے والا ہے۔

1555. عَنْ أَبِیْ مُوسَى الْأَشْعَرِیِّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِیْ بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَكُوْنَنَّ مَعَهُ يَوْمِیْ هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰی إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتّٰی دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَ بَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتّٰی قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰی بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِی الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰی رِسْلِكَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ.

1555۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور دل میں سوچا کہ آج میں نبی ﷺ بیان کی خدمت میں رہوں گا اور سارا دن آپ ﷺ کے پاس گزاروں گا۔ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سوچ کر میں مسجد میں آیا اور نبی ﷺ کے متعلق پوچھا۔لوگوں نے بتایا کہ باہر تشریف لے گئے ہیں،اور یہ کہ آپ ﷺ کا رخ اس طرف تھا۔ میں آپ ﷺ کے نقش پا کو دیکھتا اور آپ ﷺ کے متعلق پوچھتا اسی طرف چل پڑا حتی کہ بیئر اریس پر پہنچ کر دروازہ کے قریب بیٹھ گیا۔اس کا دروازہ لکڑی کا بنا ہوا تھا،یہاں تک کہ نبی ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ نے وضو کیا تو میں اٹھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وقت آپ ﷺ اریس کے کنوئیں کی مینڈھ پر درمیان میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا رکھی تھیں۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا اور واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔دل میں سوچا کہ آج نبی ﷺ کا دربان میں ہوں گا۔پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا: کون صاحب ہیں؟ کہا: ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: ذرا ٹھہریے! پھر میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول

فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يُرِيدُ أَخَاهُ يَأْتِ بِهِ. فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. قَالَ: شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ.

(بخاری:3674، مسلم:6214)

اللہ! ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دے دو۔ میں واپس آ گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: تشریف لائیے اور نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور نبی ﷺ کے دائیں جانب کنوئیں کی مینڈھ پر بیٹھ گئے اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ کی طرح اپنی پنڈلیاں کھول کر دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے۔ میں لوٹ کر پھر دروازے پر آ بیٹھا۔ میں (جب گھر سے چلا تھا تو) اپنے بھائی کو وہیں چھوڑ آیا تھا کہ وہ بھی وضو کر کے میرے پاس آ جائے گا۔ اور میں نے دل میں سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو اس کی بھلائی منظور ہوئی تو آج اسے میرے پاس بھیج دے گا۔ اسی وقت ایک شخص نے دروازہ بجایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا ٹھہریے! پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کرنے کے بعد عرض کیا: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہونے کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں اجازت دے دو اور ساتھ ہی جنت کی بشارت دو۔ میں واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تشریف لائیے۔ اور نبی ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی ﷺ کی بائیں جانب کنوئیں کی مینڈھ پر بیٹھ گئے اور آپ نے بھی اپنے دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیے۔ میں لوٹ کر دروازے پر آ بیٹھا اور سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کو فلاں شخص (میرے بھائی) بھائی کی بھلائی منظور ہوئی تو آج اسے یہاں بھیج دے گا۔ پھر ایک اور شخص نے آ کر دروازہ بجایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگے: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: ٹھہریے۔ پھر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو (ان کے آنے کی) اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں آنے کی اجازت دو اور بشارت دو کہ ان پر ایک مصیبت پڑے گی جس کے نتیجے میں وہ جنت میں جائیں گے۔ میں ان کے پاس واپس آیا اور ان سے کہا کہ تشریف لائیے اور آپ کو نبی ﷺ نے بشارت دی ہے کہ ایک مصیبت میں سے گزر کر آپ جنت میں جائیں گے۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے لیکن دیکھا کہ کنوئیں کی مینڈھ پر ہو چکی ہے۔ آپ نبی ﷺ کے سامنے کی جانب کنوئیں کے دوسرے حصہ پر بیٹھ گئے۔

حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ جنھوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری سے اس

حدیث کو روایت کیا ہے، کہتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کی تاویل یہ ہے کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح بنی ہیں۔

1556. عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَجَ اِلٰی تَبُوْكَ وَاسْتَخْلَفَ عَلِیًّا فَقَالَ أَتُخَلِّفُنِیْ فِی الصِّبْیَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ اَلَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّهُ لَیْسَ نَبِیٌّ بَعْدِیْ .

(بخاری:4416، مسلم:6218)

1556۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو حضرت علی کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری حیثیت میری نسبت سے وہی ہو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کی تھی، فرق صرف اتنا ہے کہ (وہ دونوں نبی تھے اور) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

1557. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (اَنَّهُ) سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: یَوْمَ خَیْبَرَ لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ رَجُلًا یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰی یَدَیْهِ فَقَامُوْا یَرْجُوْنَ لِذٰلِكَ أَیُّهُمْ یُعْطٰی ، فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ یَرْجُوْ أَنْ یُعْطٰی. فَقَالَ أَیْنَ عَلِیٌّ؟ فَقِیْلَ یَشْتَكِیْ عَیْنَیْهِ. فَأَمَرَ ، فَدُعِیَ لَهُ ، فَبَصَقَ فِیْ عَیْنَیْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتّٰی كَأَنَّهُ لَمْ یَكُنْ بِهِ شَیْءٌ. فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتّٰی یَكُوْنُوْا مِثْلَنَا. فَقَالَ عَلٰی رِسْلِكَ حَتّٰی تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَی الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ ، فَوَاللّٰهِ لَأَنْ یُهْدٰی بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَیْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ.

(بخاری:2942، مسلم:6223)

1557۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ خیبر کے دن نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح کرائے گا۔ لوگ اس آرزو میں ٹھہرے رہے اور سوچتے رہے کہ دیکھیں کس کو ملتا ہے۔ پھر صبح ہوئی تو کیفیت یہ تھی کہ ہر شخص یہ آس لگائے ہوئے تھا کہ جھنڈا اسے مل جائے گا لیکن آپ ﷺ نے پوچھا: علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا: ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی وقت ایسے تندرست ہو گئے گویا آپ کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہم ان سے اس وقت تک جنگ کریں جب تک وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم آہستگی اور وقار کے ساتھ چلو حتیٰ کہ تم ان کے میدان میں جا اترو، پہلے انھیں اسلام کی دعوت دو، اور ان کو بتاؤ کہ ان کے کیا فرائض ہیں۔ اس لیے کہ اگر تمہارے ذریعے سے ایک شخص بھی مسلمان ہو جائے تو یہ بات تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

1558. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خَیْبَرَ وَكَانَ بِهٖ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِیٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّیْلَةِ الَّتِیْ فَتَحَهَا فِیْ صَبَاحِهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَأُعْطِیَنَّ الرَّایَةَ اَوْ

1558۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ آپ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دل میں خیال کیا کہ کیا میں نبی ﷺ کا ساتھ نہ دے سکوں گا۔ یہ خیال آتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ چل پڑے اور نبی ﷺ سے جا ملے۔ پھر جب اس رات کی شام آئی جس کی اگلی صبح کو خیبر فتح ہوا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں جھنڈا اسے دوں گا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کل جھنڈا وہ شخص لے گا جسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ دوست رکھتے ہیں

قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ. فَاِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوْهُ. فَقَالُوْا هٰذَا عَلِيٌّ ، فَأَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

یا آپ ﷺ نے فرمایا تھا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں (خیبر) فتح کرائے گا۔ پھر ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر آئے تو لوگوں نے کہا: لیجیے! علی رضی اللہ عنہ آ گئے۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں جھنڈا عطا فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں خیبر فتح کرایا۔

(بخاری:2975، مسلم:6224)

1559. عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ. فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ. فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ؟ فَجَاءَ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ. فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَأَصَابَهُ تُرَابٌ. فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: قُمْ أَبَا تُرَابٍ ، قُمْ أَبَا تُرَابٍ.

1559۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھر تشریف لے گئے ، اور وہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: تمہارے چچا زاد کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ نے عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ رنجش تھی۔ وہ مجھ سے ناراض ہوکر باہر چلے گئے۔ یہاں میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے ایک شخص سے کہا: ذرا دیکھو حضرت علی رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ اس نے واپس آ کر بتایا: یا رسول اللہ! وہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کے پہلو سے چادر اتر چکی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی تو نبی ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جسم سے مٹی پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے: اے ابو تراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو!۔ (بخاری:441، مسلم:6229)

1560. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ ، قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ ، فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(بخاری:2885، مسلم:6230)

1560۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (کسی سفر میں) نبی ﷺ جاگتے رہے۔ پھر جب مدینے تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک شخص آج رات میرے گھر پر پہرہ دے، آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے کہ ہمیں ہتھیاروں کے بجنے کی آواز سنائی دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کون ہے؟ میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آپ ﷺ کے گھر پر پہرہ دینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ یہ سننے کے بعد نبی ﷺ سو گئے۔

1561. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ.

(بخاری:2905، مسلم:6233)

1561۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے سوا کسی شخص کو نہیں دیکھا جس کو حضور ﷺ نے ''میرے ماں باپ قربان'' فرمایا ہو۔ صرف سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: خوب تیر چلاؤ! تم پر میرے ماں باپ قربان۔

1562. عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ: جَمَعَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. (بخاری:3725، مسلم:6235)

1562۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے والد اور والدہ دونوں کا اکٹھا ذکر فرمایا۔

1563. عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ ، قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ

1563۔ ابو عثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے کافروں کے

النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ، عَنْ حَدِيثِهِمَا. (بخاری:3722،3723، مسلم:6245)

ساتھ جنگ کی تو بعض دن ایسے آئے کہ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور نہ رہا۔ یہ بات مجھے (ابوعثمان رحمہ اللہ) کو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خود بتائی۔

1564. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا. ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.
(بخاری:2846، مسلم:6243)

1564۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ احزاب (خندق) کے موقع پر فرمایا: کوئی ہے جو جا کر دشمنوں کے حالات معلوم کرے اور واپس آ کر مجھے مطلع کرے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کوئی ہے جو دشمنوں کے بارے میں معلومات حاصل کرے اور مجھے آ کر اطلاع دے؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں جاتا ہوں۔ اس وقت نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حواری (مددگار اور جانثار) ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ہیں۔

1565. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ! قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. (بخاری:3744، مسلم:6252)

1565۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ احزاب (خندق) میں موجود تھا لیکن (بچہ ہونے کی وجہ سے) مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کو عورتوں کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ وہاں سے میں نے دیکھا کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بنی قریظہ کی طرف تین مرتبہ گئے اور آئے۔ پھر جب ہم لوٹ کر گھر آئے تو میں نے کہا: اباجان! میں نے دیکھا تھا کہ آپ آ اور جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا: اے بیٹے! کیا تم نے بھی مجھے دیکھا تھا۔ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کوئی شخص ہے جو بنی قریظہ میں جا کر وہاں کے حالات معلوم کر کے آئے۔ میں چلا گیا۔ پھر جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ نے اپنے ماں اور باپ دونوں کو یکجا کر کے مجھے فرمایا: میرے ماں باپ تم (زبیر رضی اللہ عنہ) پر قربان ہوں۔

1566. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

1566۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنی اس امت کے امین ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ (بخاری:3744، مسلم:6252)

1567. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

1567۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا تھا: میں تمہارے پاس ایسا امین بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی خدمت میں آنے لگے لیکن آپ ﷺ نے ان کی طرف ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ (بخاری:3745، مسلم:6254)

1568. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

1568۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دن کے ایک حصہ میں باہر تشریف لائے میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا۔ ہم دونوں بالکل خاموش

طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتّٰى أَتٰى سُوْقَ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ. فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ. فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتّٰى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ.

(بخاری:2122، مسلم:6256)

تھے، نہ آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں کچھ بولنے کی جرأت کر سکا، یہاں تک کہ آپ ﷺ بازار بنی قینقاع تک آئے۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے صحن میں آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ بچہ کہاں ہے؟ لیکن انہیں (حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کچھ دیر کے لیے روک لیا۔ تو میں سمجھ گیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا انہیں خوشبو کا ہار پہنا رہی ہیں یا نہلا دُھلا رہی ہیں۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بڑی تیزی سے آئے اور آتے ہی نبی ﷺ کے سینے سے لگ گئے اور آپ ﷺ نے انہیں پیار کیا اور فرمایا: اے اللہ! انہیں لوگوں کا محبوب بنا اور جو ان سے محبت رکھے تو بھی ان سے محبت کر۔

1569. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهِ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ.

(بخاری:3749، مسلم:6258)

1569۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے کندھے پر بیٹھے ہیں اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھیو۔

1570. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاكُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ ﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ط ﴾.

(بخاری:4782، مسلم:6262)

1570۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ پہلے صرف زید بن محمد کہہ کر پکارا کرتے تھے حتی کہ قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ [الاحزاب:5] ''جنہیں تم نے منہ بولا بیٹا بنایا ہے ان کو ان کے حقیقی باپوں کی نسبت سے پکارو۔ یہ چیز اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ منصفانہ ہے۔''

1571. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَطْعُنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ. وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ.

(بخاری:3730، مسلم:6264)

1571۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دستہ روانہ فرمایا اور اس کا امیر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بنایا تو ان کے امیر بننے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم کو ان کی امارت پر اعتراض ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تم لوگوں نے ان کے باپ (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کی امارت پر بھی اعتراض کیا تھا۔ حالانکہ اللہ کی قسم! وہ درحقیقت نہ صرف سرداری کے قابل تھے بلکہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد ان کے بیٹے میرے سب سے زیادہ محبوب لوگوں میں ہیں۔

1572. قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ قَالَ نَعَمْ!

1572۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ کو یاد ہے جب ہم یعنی میں، آپ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کو راستہ میں جا کر ملے تھے۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے

فَحَمَلَنَا وَتَرَكَ.
(بخاری:3082، مسلم:6266)

کہا: ہاں یاد ہے۔ پھر آپ نے ہم دونوں (عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) کو تو سوار کرلیا اور آپ کو چھوڑ دیا تھا۔

1573. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ.
(بخاری:3432، مسلم:6271)

1573۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: دُنیا کی عورتوں میں سے سب سے بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران تھیں اور دنیا کی عورتوں میں سب سے بہترین عورت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

1574. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا آسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَإِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ.

1574۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں میں اہلِ کمال افراد بہت ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں صاحبِ کمال صرف فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور حضرت مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو فضیلت حاصل ہے اس کی مثال وہ برتری ہے جو ثریدکو تمام کھانوں پر حاصل ہے۔ (بخاری:3411، مسلم:6272)

1575. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتٰى جِبْرِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهِ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ.
(بخاری:3820، مسلم:6273)

1575۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! خدیجہ رضی اللہ عنہا آرہی ہیں۔ان کے پاس ایک برتن میں شوربا یا کھانا یا پانی ہے (مراد یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے تین چیزوں میں سے کسی ایک کا نام لیا اور مغالطہ راوی کو ہے) جب وہ آپ ﷺ کے پاس آئیں تو انہیں ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہیے گا اور جنت میں جوف دار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دیجیے گا جس میں نہ شوروغل ہوگا اور نہ کسی قسم کی تکلیف۔

1576. عَنْ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ ﷺ خَدِيْجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ. (بخاری:3819، مسلم:6274)

1576۔ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو خوشخبری دی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں جنت میں جوف دار موتیوں سے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دی تھی، جس میں نہ شوروغل ہوگا اور نہ کسی طرح کی تکلیف۔

1577. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلٰى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ. وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيْجَةُ. فَيَقُوْلُ: إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ

1577۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کی ازواجِ مطہرات میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہ تھا لیکن نبی ﷺ ان کا بہت ذکر فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ بکری ذبح فرماتے اور اس کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجوا دیتے تو بعض مرتبہ میں کہتی: آپ ﷺ کی نظر میں تو دنیا کی عورتوں میں جیسے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سوا کوئی اور عورت جچتی ہی نہیں۔ آپ ﷺ فرماتے: ان میں یہ یہ خوبیاں

مِنْهَا وَلَدٌ. (بخاری:3818، مسلم:6277)

تھیں اور ان سے تو میری اولاد ہوئی تھی۔

1578. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ. فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهَا. (بخاری:3821، مسلم:6282)

1578۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اجازت طلب کرنے کا جانا پہچانا انداز یاد آ گیا اور آپ ﷺ غمگین ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یااللہ! ہالہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا آئی ہیں! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ کیفیت دیکھ کر مجھے رشک آیا اور میں نے کہا: اب آپ ﷺ قریش کی بوڑھی عورتوں میں سے ایک بڑھیا کو کیا یاد کرتے ہیں جس کے منہ میں ایک دانت باقی نہ رہا تھا محض سرخی ہی سرخی تھی اور جو انتقال فرما چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس سے بہتر زوجہ عطا فرما دی۔

1579. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا، أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرٰى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ ، وَيَقُولُ: هٰذِهِ امْرَأَتُكَ ، فَاكْشِفُ عَنْهَا ، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ. فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.

1579۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم دو مرتبہ مجھے خواب میں دکھائی گئیں۔ میں نے دیکھا تم ایک سفید ریشم کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی زوجہ ہیں۔ میں اسے کھول کر دیکھتا ہوں تو اس میں تم تھیں۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو پورا ہوگا۔ (بخاری: 3895، مسلم:6283)

1580. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّيْ رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى. قَالَتْ: فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِيْنَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ ، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبٰى ، قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: قُلْتُ أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ. (بخاری:5228، مسلم:6285)

1580۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کس وقت مجھ سے خوش ہوتی ہو اور کب ناراض۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کو کیسے پتہ چل جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو ''نہیں! حضرت محمد ﷺ کے رب کی قسم''۔ اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو ''نہیں! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے رب کی قسم''۔ میں نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! بات تو یہی ہے میں محض آپ ﷺ کا نام لینا چھوڑتی ہوں۔

1581. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي. فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي.

1581۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی موجودگی میں لڑکیوں کے ساتھ کھیلتی تھی۔ میری کچھ سہیلیاں میرے ساتھ کھیلا کرتی تھیں، لیکن جب نبی ﷺ تشریف لاتے اور وہ چھپ جاتیں تو آپ ﷺ ان کو پھر میرے پاس بھیج دیتے اور میں ان کے ساتھ کھیلنے لگ جاتی۔ (بخاری:6130، مسلم:6287)

1582. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ

1582۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگو(نبی کریم

كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.
(بخاری:2574، مسلم:6289)

ﷺ کی خدمت میں) اپنے ہدیے بھیجنے کی خاطر اس دن کو زیادہ بہتر خیال کرتے تھے جس دن آپ ﷺ میرے گھر ہوتے تھے اور وہ میرے ذریعے سے یا اس دن ہدیہ بھیجنے سے نبی ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

1583. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يَقُوْلُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ. فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ. فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا. قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ كَانَ يَدُوْرُ عَلَيَّ فِيْهِ فِيْ بَيْتِيْ، فَقَبَضَهُ اللّٰهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِيْ وَسَحْرِيْ.
(بخاری:4450، مسلم:6292)

1583۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنی اس بیماری کے دنوں میں جس میں آپ ﷺ نے رحلت فرمائی مسلسل دریافت فرماتے رہتے تھے کہ میں کل کس کے گھر میں ہوں گا؟ گویا آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا دن معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اس کیفیت کے پیش نظر آپ ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے اجازت دے دی تھی کہ آپ ﷺ جہاں چاہیں رہیں۔ پھر آپ ﷺ اپنے وقتِ وصال تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہی قیام فرما رہے اور آپ ﷺ نے اسی دن وفات پائی جو دن آپ ﷺ کے میرے ہاں تشریف لانے کا تھا اور آپ ﷺ کا وصال اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ کا سر مبارک میرے سینے اور گردن کے درمیان تھا۔

1574. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوْتُ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُوْلُ ﴿ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾ الْآيَةَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خُيِّرَ.

1584۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کی وفات کے وقت انتقال سے پہلے جب کہ آپ ﷺ میرے ساتھ اپنی پیٹھ لگائے بیٹھے تھا میں نے اپنا کان قریب لے جا کر سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:
''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، اور مجھے میرے رفیق اعلیٰ سے ملا دے۔'' (بخاری: 4440، مسلم:6293)

1585. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ: إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، ثُمَّ يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى. فَقُلْتُ إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيْثُهُ الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ.

1585۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی اس وقت تک دنیا سے رحلت نہیں فرماتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو انتخاب کرنے کا اختیار نہیں دیا جاتا۔ چنانچہ جب میں نے نبی ﷺ کو مرض الموت کے دنوں میں جب کہ آپ ﷺ کی آواز بیٹھ چکی تھی، یہ فرماتے سنا: ﴿ مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ﴾[النساء:69] ''ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے۔'' تو میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا ہے۔
(بخاری:4435، مسلم:6295)

1586. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ: إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ

1586۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ صحت مند تھے تو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کسی نبی کی رُوح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک اسے جنت میں اس کی قیام گاہ نہ دکھا دی

يُحَيَّا أَوْ يُخَيَّرَ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَأْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ. فَلَمَّا أَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلٰى. فَقُلْتُ: إِذًا لَا يُجَاوِرُنَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

(بخاری:4437، مسلم:6297)

جائے ،اس کے بعد اس کو اختیار دے دیا جاتا ہے (کہ وہ چاہے دنیا میں رہے یا آخرت کو پسند کرے) پھر جب آپ ﷺ بیمار ہوئے اور رحلت کا وقت قریب آ گیا تو آپ ﷺ کا سر مبارک میرے گھٹنے پر تھا اور آپ ﷺ بے ہوش تھے۔ پھر آپ ﷺ کی اس کیفیت میں افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نظریں گھر کی چھت پر گاڑ دیں اور فرمایا: اے اللہ! مجھے میرے رفیقِ اعلیٰ سے ملا۔ لہٰذا میں سمجھ گئی کہ اب آپ ﷺ مزید ہمارے پاس قیام نہ فرمائیں گے۔ اور مجھے معلوم ہوگیا کہ یہ دراصل آپ ﷺ کے اس ارشاد کی تفسیر ہے جو آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے اور اب ظاہر ہو رہی ہے۔

1587. عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ ، فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ. فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلٰى. فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ سَارَ حَتّٰى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ ، وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

(بخاری:5211، مسلم:6298)

1587۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو اپنی ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی کرتے۔ ایک موقع پر قرعہ میرے اور اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا۔ جب آپ ﷺ رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے چلا کرتے تھے۔ (اس مرتبہ) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا: ایسا کیوں نہ کریں کہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاؤں؟ اور جو کچھ ہوگا تم بھی دیکھنا اور میں بھی دیکھوں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اچھا۔ اور وہ (حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر) سوار ہو گئیں۔ اور نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی جانب تشریف لائے لیکن اس پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، آپ نے انہیں سلام کیا پھر روانہ ہو گئے حتیٰ کہ پھر جب سب لوگ ایک جگہ پڑاؤ کرنے کے لیے اترے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو احساس ہوا کہ نبی ﷺ ان کے ساتھ نہیں ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اترنے کے بعد اپنے پاؤں اذخر گھاس میں ڈالتی جاتی تھیں اور کہتی جاتی تھیں: اے اللہ! کوئی بچھو یا سانپ بھیج جو مجھے ڈس لے۔ اب میں نبی ﷺ کے متعلق تو کچھ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔

1588. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ. (بخاری:3770، مسلم:6299)

1588۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: عورتوں پر اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو فضیلت حاصل ہے وہ اس فضیلت کی طرح ہے جو ثرید کو تمام قسم کے کھانوں پر حاصل ہے۔

1589. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: يَا عَائِشَةُ هٰذَا

1589۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھ سے نبی ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! حضرت جبریل علیہ السلام آئے ہیں اور تمہیں سلام کہتے

جِبْرِيلُ ، يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، تَرٰى مَا لَا أَرٰى ، تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ. (بخاری:3217،مسلم:6301)

ہیں۔ میں نے کہا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔ آپ ﷺ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ میں نہیں دیکھ سکتی ۔یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے مخاطب ہوکر عرض کی۔

1590. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولٰى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقٰى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ. قَالَتِ الثَّانِيَةُ: زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ. قَالَتِ الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ. قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ. قَالَتِ السَّابِعَةُ: زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ. قَالَتِ الثَّامِنَةُ: زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ. قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ. قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ. قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ

1590۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اورانہوں نے آپس میں وعدہ کیا کہ اپنے خاوندوں کے بارے میں ایک دوسرے سے کوئی بات نہ چھپائیں گی۔ پہلی عورت نے کہا: میرے خاوند کی مثال دُبلے اونٹ کے ایسے گوشت کی سی ہے جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو۔ نہ تو اس تک پہنچنے کا راستہ آسان ہے اور نہ وہ گوشت موٹا تازہ ہے کہ کوئی اسے وہاں سے اٹھا کر لائے۔ دوسری عورت نے کہا: میرا خاوند ایسا ہے کہ میں اس کے متعلق خبر نہیں پھیلا سکتی کیونکہ ڈرتی ہوں کہیں اس کو چھوڑنا نہ پڑ جائے۔ اگر میں اس کے بارے میں کچھ بیان کروں گی تو وہ اس کے ظاہری اور باطنی عیوب ہوں گے۔ تیسری عورت نے کہا: میرا خاوند لمبا بے ڈھب، احمق اور نامعقول ہے اگر میں اس کے بارے میں باتیں کرتی ہوں تو مجھے طلاق مل جائے گی اور اگر چپ رہتی ہوں تو لٹکی رہتی ہوں۔ چوتھی عورت نے کہا: میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تہامہ (حجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد، نہ اس سے کسی طرح کا خوف ہے نہ رنج۔ پانچویں نے کہا: میرا خاوند جب گھر میں ہوتا ہے تو چیتے کی مانند اور جب باہر جاتا ہے تو شیر ہوتا ہے اور جو مال واسباب گھر میں چھوڑ جاتا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں پوچھتا۔ چھٹی عورت نے کہا: میرا خاوند جب کھانے پر آتا ہے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا، لیٹتا ہے تو بدن لپیٹ کر لیٹتا ہے اور مجھ پر ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دُکھ درد پہچانے۔ ساتویں عورت نے کہا: میرا خاوند نامرد ہے یا شریر ہے۔ ایسا احمق ہے کہ بات کرنا نہیں جانتا۔ دنیا بھر کی بیماریاں اس میں ہیں۔ ظالم ایسا کہ یا تو تیرا سر پھوڑے گا یا ہاتھ توڑے گا یا سر اور ہاتھ دونوں مروڑے گا۔ آٹھویں عورت نے کہا: میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم اور اس کی خوشبو زرنب کی خوشبو کی طرح ہے۔ نویں عورت نے کہا: میرا خاوند اونچے ستونوں (محلات) والا، لمبے پرتلے والا (بہت بہادر)، بہت زیادہ راکھ والا (سخی)، اس کا گھر چوپال سے قریب ہے لوگ آتے اور کھاتے پیتے رہتے ہیں۔ سردار بہادر اور سخی ہے۔ دسویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام مالک ہے۔ کیسا مالک! ایسا کہ وہ میری اس تعریف سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بہت سے

وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا. قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ.

(بخاری:5189، مسلم:6305)

شتر خانے ہیں لیکن چراگاہیں کم ہیں۔ (دعوتوں میں اونٹ ذبح زیادہ ہوتے ہیں اور چراگاہوں میں چرنے کم جاتے ہیں) اس کے اونٹ جب باجے کی آواز سنتے ہیں، یقین کر لیتے ہیں کہ اب ان کے ہلاک ہونے کا وقت قریب آ گیا ہے۔ گیارہویں عورت نے کہا: میرے خاوند کا نام ابوزرع ہے اور ابو زرع کے کیا کہنے! اس نے میرے دونوں کانوں کو زیور سے بوجھل کر دیا۔ میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا۔ (خوب زیور پہنایا اور کھلا پلا کر خوب موٹا تازہ کر دیا)۔ اس نے مجھے اتنا خوش کیا کہ میں خود پر ناز کرنے لگی۔ اس نے مجھے پر مشقت زندگی بسر کرنے والے چرواہوں کے خاندان میں پایا تھا لیکن اس نے مجھے گھوڑوں، اونٹوں، کھیت اور کھلیانوں کا مالک بنا دیا۔ میں اس کے سامنے بات کرتی ہوں مجھے بُرا نہیں کہتا۔ سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں۔ پیتی ہوں تو سیراب ہو جاتی ہوں۔ اور ابوزرع کی ماں بھی کیا خوب ماں ہے! جس کی گٹھڑیاں بڑی بڑی اور گھر کشادہ۔ ابوزرع کا بیٹا بھی کیا بیٹا ہے! جس کا بستر گویا تلوار کی میان (نازنین بدن) اور شکم سیر ہو جاتا ہے۔ بکری کا ایک بازو کھا کر (کم کھاتا ہے) اور ابوزرع کی بیٹی بھی کیا بیٹی ہے! اپنے ماں باپ کی فرماں بردار۔ اپنے لباس کو پورا بھر دینے والی (موٹی) اپنی سوکن کے لیے باعث رنج وحسد: خاوند کی پیاری) اور ابوزرع کی لونڈی بھی کیا لونڈی ہے! جو نہ ہماری بات اِدھر اُدھر پھیلاتی نہ ہمارے ذخیرۂ خوراک کو کم کرتی اور نہ گھر کو کوڑے کرکٹ سے گندا کرتی ہے۔

اُم زرع نے بیان کیا: کہ ایک دن ابوزرع گھر سے ایسے وقت نکلا جب مشکوں میں دودھ بلویا جا رہا تھا (گھی نکالا جا رہا تھا) اس کی ملاقات ایک ایسی عورت سے ہوئی جس کے دو لڑکے تھے ایسے گویا چیتے کے دو بچے جو اس کی گود میں بیٹھے اس کے انار جیسے پستانوں سے کھیل رہے تھے۔ اس عورت کی وجہ سے ابو زرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد میں بھی ایک ایسے شخص سے نکاح کر لیا جو ایک منتخب انسان ہے، شہسوار اور نیزہ باز ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مویشی اور اونٹ دیے۔ ہر جانور کا جوڑا دیا۔ اس نے مجھ سے کہا: اے اُم زرع! خود کھا اور اپنے عزیز واقارب کو کھلا۔

اُم زرع بیان کرتی ہے کہ اس خاوند نے جو کچھ مجھے دیا وہ تمام کا تمام ابوزرع کے ایک چھوٹے برتن کے برابر بھی نہیں تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میں

تمہارے لیے ویسا ہوں جیسا کہ ابوزرع اُم زرع کے لیے تھا۔

1591. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ ، مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِيْ بِهَا. فَقُلْتُ لَهُ: لَا. فَقَالَ لَهُ: فَهَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِنِّيْ أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ ، وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيْهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِيْ إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِيْ جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّيْ وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِيْ دِيْنِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ. قَالَ حَدَّثَنِيْ فَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ وَإِنِّيْ لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا.
(بخاری:، مسلم:)

1591۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ (حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوکر مدینے آئے۔ آپ سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے ملاقات کی اور کہا: کیا میرے لائق کوئی خدمت ہے جو میں بجالاؤں؟ حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نہیں! پھر حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نبی ﷺ کی تلوار میرے سپرد کرنے کو تیار ہیں ، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ یہ لوگ وہ تلوار آپ سے زبردستی نہ چھین لیں؟ اور اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے دے دیں تو جب تک میں زندہ ہوں وہ ہرگز ان لوگوں کے ہاتھ میں نہ جائے گی۔ (اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ابوجہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔ تو میں نے نبی ﷺ کو اس موقع پر اپنے اسی منبر پر خطبہ فرماتے سنا ، میں ان دنوں بالغ جوان تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور (اگر ان پر سوکن آ گئی تو) مجھے ڈر ہے کہ وہ اپنے دین کے معاملے میں فتنہ میں پڑ جائیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ایک داماد کا ذکر فرمایا جو بنی عبد شمس میں سے تھا۔ اس کے رویے کی تعریف کی جو اس نے بطور داماد آپ ﷺ سے روا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور جو وعدہ کیا پورا کیا۔ اور میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال قرار نہیں دے رہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی بیٹی اور دشمن خدا (ابوجہل) کی بیٹی دونوں ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں۔

1592. عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ. فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ. وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِيْ جَهْلٍ. فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِيْنَ تَشَهَّدَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيْعِ فَحَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّيْ وَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَسُوْءَهَا. وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ

1592۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا۔ اس بات کی اطلاع حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ہوئی تو آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص آپ کی بیٹیوں کو تکلیف دے تو بھی آپ ﷺ غصے میں نہیں آتے۔ یہی وجہ ہے کہ (حضرت) علی رضی اللہ عنہ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے پر آمادہ ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ کھڑے ہوئے۔ میں نے سنا کہ پہلے آپ نے حمد وثنا کی ، اس کے بعد ارشاد فرمایا: میں نے ابوالعاص بن الربیع کا (اپنی بیٹی حضرت زینب سے) نکاح کیا تو اس نے مجھ سے جو بات کی سچی کی اور یقیناً فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے اور ہر وہ بات جو اسے تکلیف دے

اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ.

(بخاری:3729، مسلم:6310)

مجھے ناپسند ہے۔اور اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں۔آپ ﷺ کا ارشاد سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (بنت ابو جہل سے) منگنی کا ارادہ ترک کر دیا۔

1593. عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام تَمْشِي لَا وَاللّٰهِ، مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ، قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا. فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ. فَقُلْتُ لَهَا أَنَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ تَبْكِينَ. فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ؟ قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ. فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ فَأَخْبَرَتْنِي قَالَتْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

(بخاری:6285، 6286، مسلم:6313)

1593۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم سب ازواج النبی ﷺ نبی ﷺ کے پاس جمع تھیں۔کوئی ایسی نہ تھی جو موجود نہ ہو اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔قسم اللہ کی! آپ نبی ﷺ کے چلنے کے انداز سے چلتی تھیں۔جب نبی ﷺ نے آپ کو آتے دیکھا تو خوش آمدید کہا، اور فرمایا: میری بیٹی کو مرحبا۔پھر انہیں دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھالیا۔اور آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چپکے چپکے کچھ ارشاد فرمایا، جسے سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت روئیں۔جب نبی ﷺ نے انہیں غمگین دیکھا تو دوبارہ آپ سے راز دارانہ انداز میں کچھ فرمایا، جسے سن کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنسنے لگیں۔تمام ازواجِ مطہرات میں سے صرف میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر کہا کہ نبی ﷺ نے ہم سب میں سے صرف آپ کو راز دارانہ انداز میں بات کرنے کا اعزاز بخشا۔پھر بھی آپ روئیں؟ جب نبی ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: وہ کیا بات تھی جو چپکے سے نبی ﷺ نے آپ سے کی تھی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں۔میں ہرگز وہ راز جو نبی ﷺ نے مجھے بتایا ہے افشا نہیں کر سکتی۔پھر جب نبی ﷺ رحلت فرما گئے تو میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اس حق کی قسم جو میرا تم پر ہے، مجھے وہ بات ضرور بتاؤ۔حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اب میں بتاتی ہوں۔انہوں نے مجھے بتایا۔کہنے لگیں: پہلی دفعہ جو بات آپ ﷺ نے چپکے سے مجھے بتائی، یہ تھی کہ ہر سال جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے لیکن اس سال دو مرتبہ قرآن کا دور کیا۔میرا خیال ہے اب وقت قریب آ گیا ہے۔تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا کیوں کہ تمہارے لیے بہترین پیش رو میں ہی ہوں۔یہ سن کر میں روئی تھی جو آپ نے دیکھا تھا۔پھر جب نبی ﷺ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم اس بات پر خوش نہیں کہ تم تمام مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس اُمت کی عورتوں کی سردار ہو۔

1594. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ

1594۔حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں

السَّلام أتَى النَّبِيَّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ. فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ. قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ . (بخاری:3633، مسلم:6515)

حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نبی ﷺ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے تو نبی ﷺ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: یہ کون تھے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضرت دحیہ رضی اللہ عنہ تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں ان کو دحیہ رضی اللہ عنہ ہی سمجھتی رہی، پھر میں نے نبی ﷺ کا خطبہ سنا جس میں آپ نے یہ اطلاع دی کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔

1595. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَدًا. فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا. فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا. فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.
(بخاری:1420، مسلم:6316)

1595۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے بعض ازواجِ مطہرات نے پوچھا ہم میں سے سب سے پہلے آپ ﷺ سے کون آکر ملے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے۔ یہ سن کر ازواجِ مطہرات ایک لکڑی کے ٹکڑے سے اپنے ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے مُراد زیادہ صدقہ دینا تھا۔ ہم میں سب سے پہلے نبی ﷺ سے ملنے والی حضرت (زینب رضی اللہ عنہا) تھیں کیونکہ وہ صدقہ دینا محبوب رکھتی تھیں۔

1596. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِ. فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي.
(بخاری:2844، مسلم:6319)

1596۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات کے گھروں کے علاوہ مدینے کے کسی گھر میں تشریف نہیں لے جاتے تھے سوائے حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر کے۔ آپ ﷺ سے ان کے گھر جانے کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے کیونکہ ان کا بھائی میری حمایت میں (لڑتا ہوا) شہید ہوا۔

1597. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرٰى إِلَّا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

1597۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے بھائی یمن سے (مدینہ) آئے تو ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نبی ﷺ کے اہلِ بیت میں سے ہیں کیونکہ ان کو اور ان کی والدہ کو نبی ﷺ کے گھر میں اکثر جاتے دیکھا کرتے تھے۔
(بخاری:3763، مسلم:6326)

1598. خَطَبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً. وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي مِنْ أَعْلَمِهِمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَمَا أَنَا بِخَيْرِهِمْ. قَالَ

1598۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ستر (70) سے زیادہ سورتیں خود نبی ﷺ کی زبان مبارک سے سیکھی ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جانتے ہیں کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو اصحاب النبی ﷺ میں کتاب اللہ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں اس کے باوجود میں ان سے بہتر نہیں ہوں۔

شَقِيقٌ: فَجَلَسْتُ فِي الْحِلَقِ أَسْمَعُ مَا يَقُولُونَ ، فَمَا سَمِعْتُ رَادًّا يَقُولُ غَيْرَ ذٰلِكَ .
(بخاری:5000، مسلم:6332)

اس حدیث کے ایک راوی شقیق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں (کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے یہ بات کہنے کے بعد) میں لوگوں کے مختلف حلقوں میں بیٹھا تا کہ دیکھوں وہ اس بارے میں کیا کہتے ہیں لیکن میں نے کسی کو ردِعمل کے طور پر کوئی ایسی بات کہتے نہیں سنا جو آپ کی بات سے مختلف ہو۔

1599. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَاللّٰهِ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ ، وَلَا أُنْزِلَتْ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَ أُنْزِلَتْ ،وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّیْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تُبَلِّغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ .
(بخاری:5002، مسلم:6333)

1599۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! کتاب اللہ میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے کوئی سورت ایسی نہیں جس کے متعلق میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی۔ اسی طرح قرآنِ مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں جس کے متعلق میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو کہ کوئی شخص کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور اس تک اونٹ جا سکتا ہو تو میں ضرور اس کے پاس جاؤں۔

1600. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اسْتَقْرِءُوْا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ : مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ. فَبَدَأَ بِهِ ، وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ.

1600۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کہا: یہ ایسا شخص ہے کہ میں اس سے اس وقت کے بعد سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ قرآن کا پڑھنا چار شخصوں سے سیکھو۔ (1) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، آپ نے سب سے پہلے ان کا نام لیا۔ (2) حضرت سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ (3) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ (4) اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ۔
(بخاری:3758، مسلم:6334)

1601. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ ، أُبَيٌّ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأَبُو زَيْدٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُوْمَتِي.

1601۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چار شخصوں نے قرآن جمع کیا تھا۔ یہ سب کے سب انصار میں سے تھے۔ (1) حضرت ابی بن کعب۔ (2) حضرت معاذ بن جبل۔ (3) حضرت ابوزید۔ (4) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (بخاری:3810، مسلم:6340)

1602. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾قَالَ وَسَمَّانِيْ. قَالَ: نَعَمْ فَبَكٰى.
(بخاری:3809، مسلم:6342)

1602۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ﴾ یعنی سورۃ البینۃ پڑھ کر تم کو سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں یہ سن کر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

1603. عَنْ جَابِرٍ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: اهْتَزَّ عَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

1603۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت سے عرشِ الٰہی تھرا گیا۔

(بخاری:3803، مسلم:6345)

1604. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ. فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا. فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا أَوْ أَلْيَنُ. (بخاری:3802، مسلم:6348)

1604۔حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو ریشم کا ایک جوڑا تحفے میں آیا۔صحابہ کرام اسے چھو چھو کر دیکھتے۔اس کی نرمی دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔یہ کیفیت دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس جوڑے کی نرمی سے حیران ہو رہے ہو؟ حالانکہ (جنت میں) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے کہیں زیادہ عمدہ اور نرم و نازک ہوں گے۔

1605. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ. فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا. فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ: لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا. (بخاری:2615، مسلم:6351)

1605۔حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو سندس (ریشم) کا ایک جبہ تحفے میں آیا،آپ ﷺ ریشم پہننے سے منع فرماتے تھے،لوگ اس جبہ (کی نرمی اور لطافت) دیکھ کر حیران ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے کہیں بہتر ہوں گے۔

1606. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جِيْءَ بِأَبِيْ يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا. فَذَهَبْتُ أُرِيْدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِيْ قَوْمِيْ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ. فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالُوْا ابْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو. قَالَ فَلِمَ تَبْكِيْ أَوْ لَا تَبْكِيْ فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهٗ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ.

(بخاری:1293، مسلم:6354)

1606۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کرتے ہیں کہ اُحد کے دن میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے جسم) کو لا کر نبی ﷺ کے آگے رکھا گیا اور ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔کافروں نے آپ کے جسمانی اعضاء مثلاً کان ناک وغیرہ کاٹ کر مثلہ کیا تھا۔میں نے آگے بڑھ کر ان پر سے کپڑا اٹھانا چاہا تو میرے قبیلے کے لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔اس کے بعد میں پھر اٹھا اور ان پر سے کپڑا اٹھانا چاہا تو پھر مجھے قبیلہ والوں نے منع کر دیا۔پھر نبی ﷺ نے حکم دیا اور ان کا جسم اٹھالیا گیا۔پھر نبی ﷺ نے کسی کے چیخنے کی آواز سنی تو پوچھا: یہ کون رو رہی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عمرو کی بیٹی یا عمرو کی بہن (حضرت عبداللہ کی بہن یا پھوپھی)،آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیوں روتی ہے؟ یا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ نہ روئے! کیوں کہ فرشتے مسلسل ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے حتیٰ کہ انہیں اٹھایا گیا۔

1607. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ لِأَخِيْهِ ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ، فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ. وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهٗ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَأَيْتُهٗ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا

1607۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے مبعوث ہونے کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا: اٹھو اور سوار ہو کر وادیٔ مکہ تک جاؤ۔ مجھے اس شخص کے بارے میں مکمل اطلاع لا کر دو، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کے پاس آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے۔اس کا کلام بھی سنو اور سن کر میرے پاس لاؤ۔چنانچہ ان کے بھائی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے کچھ باتیں سنیں۔پھر لوٹ کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے

هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ ، فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ. حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ. فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا رُشْدَنِّي فَعَلْتُ فَفَعَلَ. فَأَخْبَرَهُ قَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ

اور انہیں بتایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ﷺ اچھے اخلاق اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے آپ ﷺ کا کلام بھی سنا ہے لیکن وہ شعر نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے متعلق میں جو چاہتا تھا اس میں تم نے میری پوری تسلی نہیں کی۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے خود زادِ راہ اور ایک مشک میں اپنے ساتھ پانی لیا اور مکے پہنچ گئے۔ مسجد حرام میں نبی ﷺ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو پہچانتے تھے اور نہ کسی سے آپ ﷺ کے متعلق پوچھنا پسند کرتے تھے۔ اسی تلاش میں رات ہوگئی۔ اس وقت انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا اور جان لیا کہ مسافر ہیں اور ان کے پیچھے چلنے لگے لیکن دونوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں پوچھی اور صبح ہوگئی۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنی مشک اور کھانے پینے کا سامان اٹھا کر مسجد الحرام میں لے آئے۔ سارا دن گزر گیا لیکن وہ نبی ﷺ کو نہ دیکھ پائے۔ شام ہوئی تو اسی جگہ واپس لوٹ آئے جہاں گزشتہ رات لیٹے تھے۔ اس وقت پھر آپ کے پاس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ گزرے اور کہا: کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو؟ تو ان کو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کھڑا کر لیا اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے لیکن دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں پوچھی۔ جب تیسرا دن ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ پھر ان کے پاس پہلے کی طرح آئے۔ ان کے پاس ٹھہر کر پوچھا: کیا آپ مجھے اپنے آنے کا مقصد نہ بتائیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ مجھ سے پکا وعدہ کریں کہ مجھے میری منزل تک پہنچا دیں گے تو میں آپ کو سب کچھ بتا دوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ کر لیا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے آنے کا مقصد بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ (حضرت محمد ﷺ) برحق ہیں اور اللہ کے سچے رسول ہیں، کل صبح آپ میرے پیچھے چلیں جب میں کوئی ایسی بات دیکھوں گا جس سے مجھے آپ کے لیے خطرہ محسوس ہوگا تو میں اس طرح ٹھہر جاؤں گا جیسے پانی بہا رہا ہوں۔ پھر جب میں چل پڑوں تو آپ میرے پیچھے چلتے رہیے گا۔ جہاں میں داخل ہوں گا آپ بھی وہیں داخل ہو جائیں، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ ان کے پیچھے چلتے رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کی خدمت میں آ گئے۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی گفتگو سنی اور اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ آپ کو

فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوْهُ وَثَارُوْا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ.
(بخاری:3861، مسلم:6362)

نبی ﷺ نے حکم دیا: تم واپس اپنے قبیلے میں جاؤ۔ انہیں میرے متعلق بتاؤ۔ وہیں ٹھہرو جب تک میرا حکم پہنچے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! میں تو ان (مکے والوں) کے سامنے کلمۂ شہادت بلند آواز سے سناؤں گا۔ یہ کہہ کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ باہر آ گئے اور مسجد الحرام میں پہنچ کر اپنی بلند ترین آواز میں اعلان کیا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. (میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔) پھر یہ ہوا کہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہیں مارنے لگے اور مارتے مارتے انہیں زمین پر گرا دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آئے اور ان کے اوپر جھک گئے اور لوگوں سے کہا: تمہارا برا ہو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ قبیلہ غفار کا آدمی ہے۔ جب تم تجارت کے لیے شام کی طرف جاتے ہو تو اسی قبیلے کے پاس سے گزر کر جاتے ہو۔ یہ کہہ کر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے چھڑایا، لیکن حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے دوسرے دن پھر وہی کیا یعنی بلند آواز سے کلمے لا الٰہ کا اعلان کیا اور ان لوگوں نے پھر آپ کو مارا اور آپ پر حملہ آور ہوئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پھر ان کے اوپر جھک کر انہیں بچایا۔

1608. عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ فِيْ وَجْهِيْ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّيْ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا.
(بخاری:3035، 3036، مسلم:6364)

1608۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں نبی ﷺ نے مجھے کبھی اندر آنے سے نہیں روکا۔ جب بھی آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا آپ ﷺ کا چہرہ مسکراتا نظر آیا۔ میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ! اس کو جمادے اور اسے راہ دکھانے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔

1609. عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيْ خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ. قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوْا أَصْحَابَ خَيْلٍ. قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ. فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ حَتّٰى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِيْ صَدْرِيْ، وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا، فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا.

1609۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم مجھے ذوالخلصہ کی طرف سے بے فکر نہیں کر سکتے؟ ذوالخلصہ قبیلہ خثعم کا ایک بُت خانہ تھا جسے کعبۃ الیمانیہ کہا جاتا تھا۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر چل پڑا۔ وہ سب شہسوار تھے اور میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر اپنا دستِ مبارک مارا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے نشان اپنے سینے پر میں نے خود دیکھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے جمادے اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ اس بُت خانہ کی طرف گئے، اسے

ثُمَّ بَعَثَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِيْرٍ: وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْوَفُ ، أَوْ أَجْرَبُ قَالَ: فَبَارَكَ فِيْ خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا ، خَمْسَ مَرَّاتٍ.
(بخاری:3020، مسلم:6366)

توڑا اور جلا دیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر آپ ﷺ کو اطلاع کرائی، اس وقت جریر رضی اللہ عنہ کے قاصد نے آپ ﷺ سے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت چلا ہوں جب وہ گھر خالی پیٹ اونٹ یا خارشی اونٹ کی طرح ہو چکا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے احمس کے گھوڑسواروں اور پیدل سپاہیوں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دُعا فرمائی۔

1610. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهٗ وَضُوْءًا، قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ. (بخاری:143، مسلم:6368)

1610۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت الخلاء میں تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ (باہر آکر) آپ ﷺ نے پوچھا: یہ پانی کس نے رکھا ہے؟ بتایا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اسے دین کا فہم وشعور عطا فرما۔

1611. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرٰى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي ، فَذَهَبَا بِيْ إِلَى النَّارِ ، فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَإِذَا فِيْهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِيْ لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ. فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيْلًا.
(بخاری:1121، مسلم:6370)

1611۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو اسے آپ ﷺ کے سامنے بیان کرتا۔ مجھے بھی آرزو پیدا ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ ﷺ سے بیان کروں، میں اس وقت جوان تھا اور نبی ﷺ کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا جیسے دو فرشتے نے مجھ کو پکڑ لیا ہے اور دوزخ کی طرف لے جارہے ہیں۔ میں جھک کر اسے دیکھتا ہوں تو وہ کنوئیں کی طرح پیچ در پیچ بنا ہوا ہے۔ اس پر دو لکڑیاں لگی ہوئی ہیں جیسے کنوئیں پر لگی ہوتی ہیں۔ اس کے اندر کچھ لوگ ہیں جنہیں میں پہچان لیتا ہوں تو میں کہنا شروع کر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں دوزخ سے۔ پھر ایک اور فرشتہ ہمارے پاس آتا ہے اور مجھ سے کہتا ہے: تم کو نہیں ڈرنا چاہیے۔ یہ خواب میں نے (اپنی بہن) اُم المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے یہ خواب نبی ﷺ سے بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے کاش یہ رات کو نماز (تہجد) پڑھتا۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ رات کو بہت کم سویا کرتے تھے۔

1612. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ ، قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَسٌ خَادِمُكَ، اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتَهٗ. (بخاری:6379،6378، مسلم:6372)

1612۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! انس رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا خدمت گزار ہے اس کے لیے دُعا کیجیے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! انس رضی اللہ عنہ کا مال بھی زیادہ کر اور اولاد بھی۔ جو کچھ تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت عطا فرما۔

1613. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَسَرَّ إِلَيَّ

1613۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک راز کی

النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا ،فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِيْ أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ.
(بخاری:6289، مسلم:6379)

بات بتائی جس کے متعلق میں نے آپ ﷺ کے بعد کسی کو کچھ نہیں بتایا بلکہ مجھ سے اس کے بارے میں (میری والدہ) حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا میں نے ان کو بھی نہیں بتایا۔

1614. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِأَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ " إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ " إِلَّا لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ. قَالَ وَفِيْهِ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ ﴾.
(بخاری:3812، مسلم:6380)

1614۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سوائے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے کسی زمین پر چلنے والے شخص کے لیے یہ کہتے ہوئے نہیں سنا کہ یہ اہل جنت میں سے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آیت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے: ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ﴾ [الاحقاف:10] ''اور اس کلام پر بنی اسرائیل کا ایک گواہ شہادت دے چکا ہے۔ وہ ایمان لے آیا اور تم اپنے گھمنڈ میں رہے۔''

1615. عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ ، قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ. فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوْعِ. فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ إِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ. قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ كَأَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِنْ حَدِيْدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِيْ أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ. فَقِيْلَ لِيَ ارْقَ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ فَأَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ أَعْلَاهَا فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ. فَقِيْلَ لَهُ اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذٰلِكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى ، فَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ

1615۔ قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کی مسجد میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر خوفِ خدا کے آثار نظر آرہے تھے۔ لوگوں نے اس کے متعلق کہا کہ یہ شخص اہلِ جنت میں سے ہے۔ اس شخص نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں اور باہر چلا گیا۔ میں ان کے پیچھے ہولیا۔ میں نے ان سے کہا جب آپ مسجد میں آئے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ شخص اہلِ جنت میں سے ہے۔ وہ کہنے لگے کسی کو کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو۔ لیکن میں تم کو بتاتا ہوں کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کہا، میں نے کہا۔ میں نے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک خواب دیکھا جس کا ذکر میں نے نبی ﷺ سے کیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں جس کے درمیان میں لوہے کا ایک ستون ہے۔ اس کا نیچے کا حصہ زمین میں ہے اور اُوپر کا حصہ آسمان تک چلا گیا ہے۔ اوپر کے حصے میں ایک دستہ یا کنڈا لگا ہوا ہے۔ مجھ سے کہا جاتا ہے: اس پر چڑھ جاؤ۔ میں کہتا ہوں: میں نہیں چڑھ سکتا۔ پھر ایک خادم میرے پاس آتا ہے۔ پچھلی طرف سے میرے کپڑے اٹھالیتا ہے۔ میں اس ستون پر چڑھ جاتا ہوں اور سب سے اوپر کے حصے میں پہنچ کر اس کنڈے کو پکڑ لیتا ہوں۔ مجھ سے کہا جاتا ہے کہ خوب مضبوطی سے تھامے رہو۔ جاگتے وقت تک وہ کنڈا میرے ہاتھ میں رہتا ہے۔ یہ خواب میں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ باغ اسلام ہے اور ستون سے مُراد ارکانِ اسلام ہیں اور وہ کنڈا عروۃ الوثقی ہے (اللہ کا مضبوط کنڈا) اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم مرتے دم تک

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ.
(بخاری:3813، مسلم:6381)

اسلام پر قائم رہو گے۔
راوی کہتا ہے: یہ شخص حضرت عبداللہ بن سلام تھے۔

1616. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ ، مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَىٰ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ أَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ، قَالَ: نَعَمْ.
(بخاری:3212، مسلم:6384)

1616۔ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں سے گزرے، اس وقت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شعر پڑھ رہے تھے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ٹوکا) تو انہوں نے کہا: میں مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھا کرتا تھا جب اس مسجد میں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے بہتر تھی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے منع نہیں فرمایا)۔ پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دلاتا ہوں کہ آپ بتائیں کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے؟ (اے حسان) میری طرف سے (کافروں کو) جواب دو۔ اے اللہ! ان کی روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) سے مدد فرما۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے۔

1617. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ: اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ . (بخاری:3213، مسلم:6387)

1617۔ حضرت براء بن العازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ان کافروں کی ہجو (مذمت) کرو حضرت جبرئیل علیہ السلام تمہارا مددگار ہے۔

1618. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَكَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ أَبِيْهِ. قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ. فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

1618۔ حضرت عروۃ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کچھ سخت سست کہنا چاہا تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے منع فرما دیا کہ انہیں کچھ نہ کہو کیونکہ یہ (حضرت حسان رضی اللہ عنہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کافروں کو جواب دیتے تھے۔
(بخاری:3531، مسلم:6389)

1619. عَنْ مَسْرُوْقٍ ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَىٰ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ، يُنْشِدُهَا شِعْرًا ، يُشَبِّبُ بِأَبْيَاتٍ لَهُ وَقَالَ: حَصَانٌ:

رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيْبَةٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثَىٰ مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ. قَالَ مَسْرُوْقٌ: فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذَنِيْنَ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ﴿ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾. فَقَالَتْ وَأَيُّ

1619۔ مسروق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ کے پاس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ بیٹھے اپنا ایک شعر سنا رہے تھے اور وہ یہ تھا: ترجمہ: ''پاک دامن اور نہایت عقل مند ہیں۔ آپ پر کسی قسم کا الزام نہیں۔ جب صبح کے وقت اٹھتی ہیں تو غافل عورتوں کے گوشت سے ان کا پیٹ خالی ہوتا ہے۔''
یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں۔
مسروق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام المومنین سے عرض کیا: آپ انہیں اپنے پاس آنے کی اجازت کیوں دیتی ہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ نے انہی کے بارے میں فرمایا ہے۔ ﴿ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾

عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى؟ قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ أَوْ يُهَاجِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
(بخاری:4146، مسلم:6391)

[النور:11] ''اور جس شخص نے اس (تہمت) کا بڑا حصہ اپنے اوپر لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نابینا ہو جانے سے بڑھ کر اور کیا سزا ہوگی (حضرت حسان رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تھے) پھر آپ نے ان کے بارے میں فرمایا: یہ شخص نبی ﷺ کی طرف سے کافروں کو جواب دیا کرتا تھا یا ان کی ہجو کیا کرتا تھا۔

1620. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِيْ فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ.
(بخاری:3531، مسلم:6393، 6395)

1620۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے مشرکوں کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی ہجو کرو گے تو میرے نسب اور قبیلے کو کیسے بچاؤ گے؟ (جب کہ وہ نسب اور قبیلے میں میرے ساتھ شریک ہیں) حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے خمیر میں سے بال۔

1621. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا، أَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى أَمْوَالِهِمْ.
فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَقَالَ مَنْ يَبْسُطْ رِدَائَهُ حَتّٰى أَقْضِيَ مَقَالَتِيْ، ثُمَّ يَقْبِضْهُ فَلَنْ يَنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّيْ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيَّ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ. (بخاری:7354، مسلم:6397)

1621۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی حدیثیں زیادہ بیان کرتا ہے۔ حالانکہ اللہ کے حضور پیش ہو کر حساب دینے کا دن مقرر ہے۔ بات یہ ہے کہ میں غریب تھا۔ میں نے صرف پیٹ بھرنے پر قناعت کر کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنا خود پر لازم کر لیا تھا جب کہ مہاجرین کو کاروبار بازاروں میں مصروف رکھتا تھا اور انصار اپنے مال کی حفاظت میں مشغول رہتے تھے۔ میں ایک دن جب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: کون اپنی چادر پھیلاتا ہے تاکہ جب میں اپنی گفتگو مکمل کرلوں تو وہ سمیٹ لے۔ جو ایسا کرے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی بات کبھی نہ بھولے گا۔ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ اور قسم اس ذات کی جس نے نبی ﷺ کو حق دے کر بھیجا! کوئی بات جو میں نے نبی ﷺ سے سنی کبھی نہیں بھولا۔

1622. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ، قَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَأْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ، فَإِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا. فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ. فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ. فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ. فَقَالَتْ: مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ. فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ

1622۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے، حضرت زبیر اور حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہم کو حکم دیا تھا: فوراً روانہ ہو جاؤ۔ مقام روضہ خاخ پر جا پہنچو وہاں اونٹ پر سوار عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے آؤ۔ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے چل پڑے اور مقام روضہ خاخ پر پہنچ گئے۔ وہاں ہمیں ہودج سوار عورت نظر آئی۔ ہم نے اس سے کہا: خط نکال کر ہمیں دے دو۔ کہنے لگی: میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا: یا تو خط دے دو ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار کر تلاشی لیں گے۔ اس نے اپنے جوڑے سے خط

لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ ، فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا. فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا فِيْهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِيْ بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا؟ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ ، إِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ صَدَقَكُمْ. قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دَعْنِيْ أَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ ، فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ، فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

نکالا۔ ہم اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس خط میں لکھا تھا: حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے مشرکوں کے نام۔ اور اس میں ان کو نبی ﷺ کے بعض معاملات کی اطلاع مہیا کی گئی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: حاطب رضی اللہ عنہ! یہ کیا؟ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے معاملے میں جلد بازی سے کوئی فیصلہ نہ فرمایئے گا۔ میں ایسا شخص ہوں جو قریش میں سے نہیں تھا بلکہ ان کے زیر سایہ رہتا تھا۔ آپ ﷺ کے ساتھ جو دوسرے مہاجرین ہیں ان سب کی مکہ میں رشتہ داریاں ہیں جس کی وجہ سے ان کے مال اور اہل وعیال محفوظ ہیں۔ میں نے چاہا تھا چونکہ مجھے نسب کی بنا پر تحفظ حاصل نہیں ہے اس لیے ان پر میرا کوئی احسان ہو جائے جس کے نتیجے میں میرے رشتہ داروں کو تحفظ حاصل ہو جائے۔ میں نے نہ کفر کا ارتکاب کیا اور نہ مرتد ہوا۔ اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد کفر کو پسند کرتا ہوں۔ ان کی یہ گفتگو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کو قتل کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص غزوۂ بدر میں شریک ہو چکا ہے۔ تم کو کیا معلوم اللہ تعالیٰ اہل بدر کی کارکردگی کا خود جائزہ لے رہا ہو۔ اس نے ان سے فرما دیا اب جو جی چاہے کرو میں نے تم کو بخش دیا۔ (بخاری: 3007، مسلم: 6401)

1623. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَا تُنْجِزُ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ. فَقَالَ لَهُ أَبْشِرْ. فَقَالَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرْ. فَأَقْبَلَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ الْغَضْبَانِ. فَقَالَ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا أَنْتُمَا. قَالَا: قَبِلْنَا. ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيْهِ وَمَجَّ فِيْهِ. ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلٰى وُجُوْهِكُمَا وَنُحُوْرِكُمَا وَأَبْشِرَا. فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا فَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ أَنْ أَفْضِلَا لِأُمِّكُمَا فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

1623۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ مقام جعرانہ میں تشریف فرما تھے۔ یہ جگہ مکے اور مدینے کے درمیان واقع ہے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ ﷺ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے خوشخبری ہے۔ وہ دیہاتی کہنے لگا: آپ ﷺ مجھے بہت خوشخبریاں دے چکے ہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ غصے کی حالت میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس آدمی نے خوشخبری لوٹا دی ہے، تم دونوں قبول کرلو۔ دونوں نے عرض کیا: ہم نے قبول کی۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اس میں اپنے ہاتھ اور چہرہ مبارک دھوئے اور اس کے اندر ہی کلی کی، پھر فرمایا: اس میں سے پی لو اور اپنے چہروں اور سینوں پر ڈال لو۔ تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ دونوں نے وہ پیالہ لیا اور آپ ﷺ کے حکم پر

(بخاری:4328، مسلم:6405)

عمل کیا۔ اسی وقت حضرت اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردے کے پیچھے سے آواز دی کہ اپنی ماں (اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا) کے لیے بھی بچا لینا۔ چنانچہ ان دونوں نے اُم المومنین رضی اللہ عنہا کے لیے بھی اس میں سے کچھ حصہ بچا دیا۔

1624. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ. فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ جُشَمِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي مُوسَى. فَقَالَ ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي فَقَصَدْتُ لَهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلَّى فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ فَاخْتَلَفْنَا ضَرْبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَقْرِئِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ. فَمَكُثَ يَسِيرًا. ثُمَّ مَاتَ. فَرَجَعْتُ ، فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ. فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي عَامِرٍ وَقَالَ قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ، فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ ، فَقُلْتُ وَلِي فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِاللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ أَبُو

1624۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر اوطاس کی طرف بھیجا اور ان کا مقابلہ درید بن الصمۃ سے ہوا جس میں درید مارا گیا۔ اللہ نے اس کے ساتھیوں کو پسپا کر دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں تیر آ کر لگا۔ یہ تیر بنی جشم کے کسی شخص نے چلایا تھا جو ان کے گھٹنے میں آ کر گڑ گیا تھا، میں حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور پوچھا: اے چچا جان! آپ کو کس نے تیر مارا؟ انہوں نے ایک شخص کی طرف اشارہ کر کے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو بتایا کہ وہ یہ ہے جس نے مجھ پر تیر چلایا اور مجھے قتل کیا ہے۔ میں اس کی تاک میں چلا اور اسے جالیا، اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ موڑ کر بھاگ اٹھا لیکن میں اس کے پیچھے لگ گیا اور کہتا جاتا تھا۔ اور بے غیرت! تجھے شرم نہیں آتی؟ ٹھہرتا کیوں نہیں؟ یہ سن کر وہ رُک گیا اور ہم نے ایک دوسرے پر تلوار سے وار کیے اور میں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر جا کر حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بتایا: اللہ نے آپ کے قاتل کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: اچھا! یہ تیر نکال دو۔ میں نے وہ تیر کھینچا تو اس کے نکلتے ہی خون بہہ نکلا۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام عرض کرنا اور درخواست کرنا کہ میرے لیے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ انہوں نے اس لشکر پر مجھے اپنا نائب مقرر کر دیا۔ اس کے بعد وہ تھوڑی دیر زندہ رہے پھر ان کا انتقال ہوگیا۔ میں جب واپس پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بان سے بنی ہوئی چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے جس پر فرش نہ تھا۔ چارپائی کے بان کے نشانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو اور پشت پر پڑ گئے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام حالات بیان کیے۔ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بھی عرض کیا۔ ان کی دعائے مغفرت کی درخواست بھی پہنچائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب کیا، وضو فرمایا۔ پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی: اے اللہ! عبید یعنی ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بخش دے! (دعا مانگتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اتنے بلند کیے کہ) میں نے

بُرْدَةَ: إِحْدَاهُمَا لِأَبِيْ عَامِرٍ وَالْأُخْرٰى لِأَبِيْ مُوسٰى.
(بخاری:4323، مسلم:6406)

آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی، پھر فرمایا: اے اللہ! اسے (حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو) قیامت کے دن انسانوں میں سے اکثر پر فضیلت عطا کرنا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے بھی دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا نام) کے گناہ بخش دے اور قیامت کے دن انہیں عزت کا مقام عطا فرما۔ ابو بردہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ان دو دعاؤں میں سے ایک حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لیے تھی اور دوسری حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے لیے۔

1625. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْأَشْعَرِيِّيْنَ بِالْقُرْآنِ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِيْنَ نَزَلُوْا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَصْحَابِيْ يَأْمُرُوْنَكُمْ أَنْ تَنْظُرُوْهُمْ. (بخاری:4232، مسلم:6407)

1625۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں اشعریوں کو ان کے قرآن پڑھنے کی آواز سے پہچان لیتا ہوں۔ جب وہ رات کو آتے ہیں تو ان کے ٹھہرنے کی جگہ کو بھی ان کے رات کو قرآن پڑھنے کی آواز سے جان لیتا ہوں۔ اگرچہ میں نے دن کے وقت وہ جگہ نہ دیکھی ہو جہاں وہ اترے ہوں۔ اشعریوں میں ایک شخص حکیم ہے جو سواروں سے مقابلہ کے وقت یا آپ ﷺ نے فرمایا: دشمن سے مقابلہ کے وقت ان سے کہتا ہے: میرے ساتھی تم کو حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو۔

1626. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوْا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِيْنَةِ، جَمَعُوْا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوْهُ بَيْنَهُمْ فِيْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ. (بخاری:2486، مسلم:6408)

1626۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اشعری لوگ جب جنگ میں ہوں اور ان کا کھانے پینے کا سامان کم ہو جائے یا شہر میں رہتے ہوئے بھی ان کو بال بچوں کے لیے کھانے پینے کے سامان کی قلت محسوس ہو تو یہ لوگ سب مل کر جو کچھ ان کے پاس موجود ہو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر ایک برتن سے اسے آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں، چنانچہ (اس خوبی کی وجہ سے) وہ مجھ میں سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔

1627. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِيْنَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِيْ أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُوْ بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُوْ رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعٌ وَإِمَّا قَالَ فِيْ ثَلَاثَةٍ وَخَمْسِيْنَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِيْ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِيْنَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ. فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتّٰى قَدِمْنَا

1627۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ یمن میں تھے۔ جب ہمیں نبی ﷺ کے ہجرت کر کے مکے سے نکلنے کی اطلاع ملی۔ ہم بھی یعنی میں اور میرے بھائی، جن میں سب سے چھوٹا میں تھا، ہجرت کر کے آپ ﷺ کی طرف چل پڑے، میرے ایک بھائی کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا ابو رہم اور ہمارے ساتھ میرے قبیلے کے باون (52) یا ترپن (53) فراد تھے۔ ہم سب کشتی میں سوار ہو کر چل پڑے تو ہماری کشتی نے ہمیں نجاشی کی سرزمین (حبشہ) میں جا اتارا۔ وہاں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابی طالب سے ہوئی۔ ہم ان کے پاس ٹھہرے رہے۔ پھر ہم سب کے سب

جَمِيْعًا ، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ ، وَكَانَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُوْلُوْنَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ، وَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا. فَقَالَ عُمَرُ حِيْنَ رَأٰى أَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ. قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ. قَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ. قَالَ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلَّا وَاللّٰهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِيْ دَارٍ أَوْ فِيْ أَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ بِالْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللّٰهِ وَفِيْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى أَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَأَذْكُرُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُهُ وَاللّٰهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيْغُ وَلَا أَزِيْدُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَمَا قُلْتِ لَهُ قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَيْسَ بِأَحَقَّ بِيْ مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلَ السَّفِيْنَةِ هِجْرَتَانِ. قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوْسٰى وَأَصْحَابَ السَّفِيْنَةِ يَأْتُوْنِيْ أَرْسَالًا يَسْأَلُوْنِيْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِيْ أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ

اکٹھے (مدینے) پہنچے اور نبی ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ ﷺ خیبر فتح کر چکے۔ ہم سے (ان لوگوں سے جو کشتی کے ذریعے پہنچے تھے) کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم ہجرت کے اعتبار سے تم پر سبقت رکھتے ہیں۔ تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ان لوگوں میں شامل تھیں جو ہمارے ساتھ (حبشہ) سے آئے تھے ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس ملاقات کے لیے گئیں اور جس وقت حضرت اسماء رضی اللہ عنہا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھیں اس وقت وہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ وہی حبشہ سے ہجرت کر کے آنے والی؟ سمندری راہ سے آنے والی؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت اسماء رضی اللہ عنہا غصے میں آ گئیں اور کہنے لگیں: ہرگز نہیں! تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، تم میں سے اگر کوئی بھوکا ہوتا تو آپ ﷺ اسے کھانا کھلاتے اور کوئی کسی مسئلے سے لاعلم ہوتا تو آپ ﷺ اسے نصیحت فرماتے۔ ہم ایسے ملک میں یا آپ نے فرمایا: ہم سرزمین حبشہ میں ایسے علاقے میں تھے جو نہ صرف دور تھا بلکہ دین اسلام سے نفرت رکھتا تھا۔ یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی خاطر برداشت کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کھانا نہ کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی جب تک نبی ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کر لوں جو آپ ﷺ نے کہی ہیں۔ ہم کو وہاں تکلیفیں پہنچیں۔ ہم وہاں ہر وقت خوف میں مبتلا رہتے تھے۔ میں یہ سب کچھ نبی ﷺ سے بیان کروں گی اور آپ ﷺ سے دریافت کروں گی (کہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے۔ وہ درست ہے؟) میں نہ جھوٹ بولوں گی نہ گفتگو میں کجی اختیار کروں گی اور نہ جو صحیح واقعہ ہے اس میں کوئی اضافہ کروں گی۔ چنانچہ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا نبی اللہ! (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں کہی ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے ان کو کیا جواب دیا؟ انھوں نے عرض کیا: میں نے یہ اور یہ کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ میرے ساتھ حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور تم اہل سفینہ کی دو ہجرتیں ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور کشتی والے لوگ میرے پاس آتے تھے اور اس حدیث

أَبُو بُرْدَةَ: قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي.
(بخاری:4230،4231، مسلم:6410،6411)

کے بارے میں پوچھتے تھے۔ ان لوگوں کے لیے دنیا میں نبی ﷺ کے اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور کوئی اور چیز نہ تھی۔ ابو بردہ رحمہ اللہ جو اس حدیث کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا ان سے یہ بھی کہا کہ حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ یہ حدیث مجھ سے بار بار دہرا کر سنتے تھے۔

1628. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا ﴿ إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا ﴾ بَنِيْ سَلِمَةَ وَبَنِيْ حَارِثَةَ وَمَا أُحِبُّ أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ وَاللّٰهُ يَقُولُ ﴿ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ﴾.
(بخاری:4051، مسلم:6413)

1628۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت ﴿ إِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ أَن تَفْشَلَا ۙ وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ ﴾ ''یاد کرو جب تم میں سے دو گروہ بزدلی دکھانے پر آمادہ ہو گئے تھے۔'' ہمارے بارے میں (بنی سلمہ اور بنی حارثہ کے بارے میں) نازل ہوئی تھی اور ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ یہ آیت نہ اتری ہوتی کیونکہ اس میں فرمایا گیا ہے:

1629. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ حَزِنْتُ عَلٰى مَنْ أُصِيبَ بِالْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَبَلَغَهُ شِدَّةُ حُزْنِي، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ.

1629۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ واقعہ حرہ میں جو لوگ شہید ہوئے تھے ان کی وجہ سے مجھے بہت رنج پہنچا۔ میرے رنج و غم کی شدت کی اطلاع جب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے مجھے خط لکھا جس میں انھوں نے ذکر کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اے اللہ! انصار اور انصار کی اولاد کو بخش دے۔ (بخاری:4906، مسلم:6414)

1630. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ، قَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ.

1630۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو کسی شادی سے آتے دیکھا۔ آپ ﷺ اُٹھ کر سامنے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اللہ! اللہ! تم لوگ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین بار فرمائی۔ (بخاری:3785، مسلم:6417)

1631. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا. فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ.

1631۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، اس کے ساتھ اس کا چھوٹا بچہ تھا۔ اس عورت سے نبی ﷺ نے باتیں کیں اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! تم لوگ مجھے سب انسانوں سے زیادہ محبوب ہو۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (بخاری:3786، مسلم:6418)

1632. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ.
(بخاری:3801، مسلم:6420)

1632۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انصار میری جماعت ہے اور میرے معتمد لوگ ہیں۔ عنقریب دوسرے لوگ تعداد میں زیادہ ہو جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے لہٰذا ان میں سے جو لوگ نیک ہیں ان کی اچھی باتوں کو قبول کرو، اور جو غلط ہیں ان سے درگزر کرو۔

1633. عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِالْأَشْهَلِ ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ ، وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. فَقَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى النَّبِيَّ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا. فَقِيْلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ.

(بخاری:3789، مسلم:6421)

1633۔ حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انصار کے گھروں میں سب سے اچھا گھر بنی نجار کا ہے، پھر بنی عبدالاشہل کا، اس کے بعد بنی الحارث بن الخزرج کا، پھر بنی ساعدہ کا۔ اور انصار کے سب گھروں میں بھلائی اور بہتری ہے۔

یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نبی ﷺ نے دوسرے لوگوں کو ہم پر فضیلت دی ہے۔ جواب میں ان سے کہا گیا: تم کو بھی حضور ﷺ نے دوسرے بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

1634. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: صَحِبْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ، فَكَانَ يَخْدُمُنِيْ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ. قَالَ جَرِيْرٌ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُوْنَ شَيْئًا ، لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ.

(بخاری:2888، مسلم:6428)

1634۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہ میری خدمت کرتے تھے حالانکہ وہ مجھ (انس رضی اللہ عنہ) سے عمر میں بڑے تھے۔ اس کی وجہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کی کہ میں نے انصار کو ایسا کام کرتے دیکھا ہے۔ (نبی ﷺ کی خدمت اور مدد کرتے دیکھا ہے) کہ مجھے جو بھی انصار ملتا ہے میں اس کا احترام اور خدمت کرتا ہوں۔

1635. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا.

1635۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قبیلۂ اسلم! اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے۔ اور قبیلۂ غفار! اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف فرمائے۔ (بخاری:3514، مسلم:6433)

1636. عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ.

1636۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منبر پر فرمایا: قبیلۂ غفار کی اللہ مغفرت فرمائے۔ اور قبیلۂ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ اور قبیلۂ عصیہ نے اللہ اور رسول اللہ کی نافرمانی کی۔ (بخاری:3513، مسلم:6435)

1637. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَأَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ.

1637۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریش وانصار اور قبائل جہینہ ومزینہ واسلم وغفار سب میرے دوست اور مددگار ہیں اور ان کے آقا وسرپرست اللہ اور رسول اللہ کے سوا اور کوئی نہیں۔

(بخاری:3512، مسلم:6439)

1638. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيْمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ.

638۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قبائل اسلم وغفار (تمام) اور قبائل مزینہ وجہینہ میں سے کچھ لوگ (یا آپ ﷺ نے فرمایا:) جہینہ ومزینہ میں سے کچھ لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہیں (یا آپ ﷺ نے فرمایا:) قیامت کے دن بہتر ہوں گے قبائل اسد تمیم، ہوازن اور غطفان سے۔ (بخاری:3516، مسلم:6441)

1639. عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ

1639۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ

قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ ابْنُ أَبِيْ يَعْقُوبَ شَكَّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِيْ تَمِيمٍ وَبَنِيْ عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ. (بخاری:3516، مسلم:6444)

نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ قبائل اسلم وغفار ومزینہ و جہینہ میں سے آپ ﷺ کی بیعت ان لوگوں نے کی ہے جو (زمانہء جاہلیت میں) حاجیوں کی چوری کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ اگر قبائل اسلم وغفار اور مزینہ و جہینہ بہتر ہوں بنی تمیم، بنی عامر، بنی اسد اور بنی غطفان سے تو یہ لوگ (بنی تمیم وغیرہ) تو تباہ و برباد ہوگئے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ (یعنی اسلم وغفار وغیرہ) یقیناً ان سے (یعنی بنی تمیم سے) بہتر ہیں۔

1640. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا. فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ. قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ.

(بخاری:2937، مسلم:6450)

1640۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے نافرمانی کی ہے اور مسلمان ہونے سے انکار کردیا ہے۔ آپ ﷺ ان کے لیے بد دعا کیجیے۔کسی نے کہا: قبیلہ دوس ہلاک ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس والوں کو ہدایت دے اور انھیں مسلمان کردے۔

1641. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِيْ تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ. فَقَالَ: أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ.

(بخاری:2543، مسلم:6451)

1641۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی تمیم سے اس وقت سے محبت رکھتا ہوں جب سے یہ تین باتیں نبی ﷺ سے سنی ہیں:

۱۔میں نے آپ ﷺ فرماتے سنا ہے کہ بنی تمیم دجال کے لیے میری امت میں سے سب سے زیادہ سخت ثابت ہوں گے۔

۲۔جب بنی تمیم کے صدقات آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔

۳۔بنی تمیم کی ایک قیدی عورت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی۔ نبی ﷺ نے حضرت عائشہ سے فرمایا: اسے آزاد کردو۔یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

1642. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقِهُوْا، وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِيْ هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

1642۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو تم کانوں کی طرح پاؤ گے۔جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین کا شعور اور فہم حاصل کریں۔''
اور تم حکمران لوگوں میں سے سب سے اچھا اسے پاؤ گے جو اقتدار کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے۔اور سب سے برا انسان دو چہروں والے شخص کو پاؤ گے جو کچھ لوگوں سے ایک چہرے سے ملتا ہو اور دوسرے لوگوں کے لیے اس کا چہرہ دوسرا ہو۔(بخاری:3493، مسلم:6454)

1643. أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَى إِثْرِ ذٰلِكَ: وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.
(بخاری:3434، مسلم:6456)

1643۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: قریش کی عورتیں ان سب عورتوں سے بہتر ہیں جو اونٹ کی سواری کرتی ہیں یہ اپنے بچے پر زیادہ شفقت کرنے والی اور اپنے خاوند کے مال کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں۔ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے: حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہیں ہوئیں۔

1644. عَنْ عَاصِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.
(بخاری:2294، مسلم:6463)

1644۔ عاصم احول رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ کو یہ اطلاع ملی ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اسلام میں معاہدۂ حلف نہیں ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی ﷺ ''محالفت'' یعنی انصار اور مہاجرین کے درمیان معاہدۂ مواخات میرے گھر بیٹھ کر خود کرایا تھا۔

1645. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ ، فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ. ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيُقَالُ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ. ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ.
(بخاری:2897، مسلم:6467)

1645۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک زمانہ آئے گا جب لوگوں کے گروہ جہاد کے لیے جائیں گے تو پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی شخص نبی ﷺ کا صحابی ہے؟ جواب ملے گا: ہاں ہے۔ پھر اس کی برکت سے اس جنگ میں برکت حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا جس میں پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے صحابہ کرام سے ملاقات کی ہو۔ کہا جائے گا: ہاں ہے۔ اور پھر اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔ اس کے بعد ایک وقت آئے گا جب پوچھا جائے گا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے تابعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا ہو؟ کہا جائے گا: ہاں ہے۔ اور پھر اس کی برکت سے فتح حاصل ہو جائے گی۔

1646. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ.
(بخاری:2652، مسلم:6469)

1646۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے دور میں ہیں، پھر وہ جن کا زمانہ میرے زمانہ کے لوگوں کے بعد ہوگا۔ پھر وہ جن کا زمانہ ان لوگوں کے بعد ہوگا۔ ان کے بعد ایسے لوگ ہوں گے جن کی گواہی ان کی قسم پر اور قسم گواہی پر سبقت لے جایا کرے گی۔

1646. عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُوْنَهُمْ. قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ

1647۔ حضرت عمران روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے دور میں موجود ہیں۔ پھر وہ جو میرے دور کے بعد ہوں گے، پھر وہ جو ان لوگوں کے بعد ہوں گے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے صحیح طور پر معلوم نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو زمانوں

قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ.

کا ذکر فرمایا تھا یا تین زمانوں کا۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے۔ ان کے پاس امانت نہیں رکھی جائے گی۔ یہ لوگ طلب کیے بغیر شہادت دیں گے، اگر نذر مانیں گے تو پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہوگا۔ (بخاری: 2651، مسلم: 6475)

1648. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ؟ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ. (بخاری: 116، مسلم: 6479)

1648 حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اپنی حیات طیبہ کے آخری دنوں میں نبی ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھائی، پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر فرمایا: کیا تم لوگوں نے آج کی یہ رات دیکھی ہے؟ یاد رکھو آج سے ایک سو سال بعد ان لوگوں میں سے ایک شخص بھی زندہ نہ ہوگا جو آج زمین پر موجود ہیں۔

1649. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

1649۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ تم سے کوئی شخص اگر کوہِ احد کے برابر سونا بھی خرچ کردے جب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک مُد بلکہ نصف مُد غلہ خرچ کرنے کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔ (بخاری: 3673، مسلم: 6487)

1650. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ ﴿ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ قَالَ قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثًا. وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ. وَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ. (بخاری: 4897، مسلم: 6498)

1650۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ پر سورۂ جمعہ نازل ہوئی جس میں یہ آیت ہے: ﴿ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ﴾ [الجمعۃ: 3] ''اور (اس رسول کی بعثت) ان دوسرے لوگوں کے لیے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ملے۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ لوگ کون ہیں؟ لیکن نبی ﷺ نے اس بات کا جواب نہیں دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہی بات تین بار پوچھی۔ اس وقت وہاں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: ایمان اگر ثریا ستارے پر بھی ہوگا تو ان لوگوں میں سے (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارسی کے لوگوں میں سے) کچھ لوگ اسے ضرور حاصل کرلیں گے یا آپ ﷺ نے فرمایا: (ان لوگوں میں سے) ایک شخص اسے ضرور حاصل کرلے گا۔

1651. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْمِائَةِ، لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً. (بخاری: 6498، مسلم: 6499)

1651۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: لوگوں کی مثال اونٹوں کی سی ہے۔ سو (100) ہوں تو ان میں سے کوئی ایک آدھ ہی سواری کے قابل نکلتا ہے۔

45...... ﴿ كتاب البر والصلة والآداب ﴾

حُسنِ سلوک، صلۂ رحمی اور آدابِ معاشرت کے بارے میں

1652. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: أُمُّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ أَبُوْكَ. (بخاری: 5971، مسلم: 6500)

1652۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسنِ سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون؟ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تیری ماں۔ اس نے پھر پوچھا: اس کے بعد کون زیادہ حق دار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ۔

1653. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ. فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ. (بخاری: 3004، مسلم: 6504)

1653۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ ﷺ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کی خدمت میں رہو۔

1654. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيْسٰى. وَكَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ ، كَانَ يُصَلِّي ، جَائَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ ، فَقَالَ: أُجِيْبُهَا أَوْ أُصَلِّيْ. فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ! لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوْهَ الْمُوْمِسَاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِيْ صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى ، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا. فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوْا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوْهُ وَسَبُّوْهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ، ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوْكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ الرَّاعِيْ. قَالُوْا نَبْنِيْ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ: لَا ، إِلَّا مِنْ طِيْنٍ. وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُوْ شَارَةٍ، فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ

1654۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جھولے میں صرف تین آدمیوں نے باتیں کی ہیں۔ (1) حضرت عیسٰی علیہ السلام نے اور (2) بنی اسرائیل کا ایک شخص جریج نامی نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے اسے آواز دی۔ جریج سوچتا رہ گیا کہ اسے جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں۔ اس کی ماں نے اسے بددعا دی کہ اے اللہ! اسے موت نہ آئے جب تک اسے زانیہ عورتوں سے واسطہ نہ پڑے۔ (پھر ایسا ہوا کہ) جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا کہ ایک عورت نے خود کو اس کے آگے پیش کیا (اور بدکاری کی) خواہش کا اظہار کیا۔ جریج نے انکار کر دیا۔ پھر وہ عورت ایک چرواہے کے پاس گئی اور چرواہے کو اپنے ساتھ زنا کرنے دیا۔ پھر اس نے ایک بچے کو جنم دیا اور الزام لگایا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ یہ سن کر لوگ اس پر چڑھ دوڑے اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا، اسے نیچے اتار لائے اور برا بھلا کہا۔ جریج نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اس بچے کے پاس گیا اور پوچھا: اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ بچے نے کہا: وہ چرواہا۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا: ہم تیرا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا: نہیں صرف مٹی کا بنا دو۔

اجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَهُ ، فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ. ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ. فَقَالَتِ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِيْ مِثْلَ هٰذِهِ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِثْلَهَا ، فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُوْلُوْنَ: سَرَقْتِ زَنَيْتِ ، وَلَمْ تَفْعَلْ .

(بخاری:3436، مسلم:6509)

(3) ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی تو اس کے قریب سے ایک سوار گزرا جس نے بہت اچھی پوشاک پہن رکھی تھی۔ اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس شخص جیسا کر دے تو بچہ ماں کی چھاتی چھوڑ کر اس سوار کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ! تو مجھے اس جیسا نہ بنانا! پھر مڑ کر ماں کی چھاتی سے دودھ پینے لگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری نظروں میں اس وقت بھی وہ منظر پھر رہا ہے کہ کس طرح نبی ﷺ نے اپنی انگلی چوس کر دکھائی تھی۔

اس کے بعد اس کے پاس لوگ ایک لونڈی کو لے کر گزرے تو اس عورت نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس لونڈی جیسا نہ بنانا۔ یہ سن کر پھر بچے نے اپنی ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور کہنے لگا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے۔ اس کی ماں نے پوچھا: کیوں، تو ایسا کیوں بننا چاہتا ہے؟ بچہ کہنے لگا کہ وہ سوار ایک ظالم شخص تھا جب کہ اس لونڈی کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس نے چوری کی ہے، زنا کیا ہے حالانکہ اس نے ایسا نہیں کیا۔

1655. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ. فَقَالَ لَهُ مَهْ. قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ. قَالَ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ. قَالَ فَذَاكِ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ﴾.

(بخاری:4830، مسلم:6518)

1655۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات پیدا فرمائی، پھر جب سب کچھ پیدا فرما چکا تو رحم اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے رحمٰن کا دامن تھام لیا۔ پوچھا: کیا بات ہے؟ کہنے لگا: قطع رحمی یعنی رشتہ داری کا ناتا توڑنے سے میں تیری پناہ طلب کرنے کے لیے کھڑا ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو صلہ رحمی کرے میں بھی اس کے ساتھ اچھا سلوک کروں اور مہربانی سے پیش آؤں۔ اور جو قطع رحمی کرے میں بھی اس پر رحم نہ کروں۔ رحم نے کہا: کیوں نہیں۔ اے میرے رب۔ فرمایا: تو یہ حق تجھے مل گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم کو ثبوت چاہیے تو یہ آیت پڑھ لو۔ ﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ ﴾ [محمد:22] ''اگر تم الٹے پھر گئے تو ہوسکتا ہے تم زمین میں فساد مچاؤ اور ایک دوسرے سے قطع رحمی کرو۔''

1656. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

(بخاری:5984، مسلم:6520)

1656۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

1657. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه ، قَالَ:

1657۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ رِزْقُهُ ، أَوْ يُنْسَأَلَهُ فِي أَثَرِهِ ،فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (بخاری:2067، مسلم:6524)

سنا: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو اور اس کی عمر دراز ہو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔

1658. عَنْ أَنَسِ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . (بخاری:6065، مسلم:6526)

1658۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، نہ آپس میں بول چال بند کرو اور سب اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلقات ختم کرے۔

1659. عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .

1659۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ تین رات سے زیادہ اپنے بھائی سے تعلقات ختم کرے۔ اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (بخاری:6077، مسلم:6532)

1660. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ ، عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ، وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا ، وَلَا تَنَاجَشُوْا ، وَلَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا .
(بخاری:6066، مسلم:6536)

1660۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بد گمانی سے بچو! بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، اور نہ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنو، نہ ٹوہ لگاؤ، نہ دوسرے کے سودے پر محض دھوکہ دینے کے لیے بڑھا کر قیمت لگاؤ، نہ حسد کرو، نہ بغض رکھو، اور نہ آپس میں بول چال بند کرو۔ سب اللہ کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

1661. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (بخاری:5646، مسلم:6557)

1661۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر بیماری کی شدت نہیں دیکھی۔

1662. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا. قَالَ: أَجَلْ إِنِّيْ أُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ. قُلْتُ ذٰلِكَ أَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ. قَالَ: أَجَلْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا .
(بخاری:3648، مسلم:6559)

1662۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ بخار کی تکلیف میں مبتلا تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو سخت بخار ہے۔ فرمایا: ہاں۔ مجھے جو بخار چڑھتا ہے وہ تم لوگوں کے دو آدمیوں کے بخار کے برابر ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے لیے اجر بھی دوگنا ہے۔ فرمایا: ہاں۔ بات یہی ہے۔ (ویسے بھی) کسی مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے خواہ کانٹا چبھنے کی ہو یا اس سے بڑی، اللہ اس کے بدلے میں اس مسلمان کے گناہ معاف فرماتا ہے اور گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑا کرتے ہیں۔

1663. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا . (بخاری:5640، مسلم:6565)

1663۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے یہاں تک کہ اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

1664. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ ، وَلَا وَصَبٍ ، وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ ، وَلَا أَذًى ، وَلَا غَمٍّ ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ .

1664۔ حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو جو پریشانی، درد، غم، رنج، تکلیف اور دکھ پہنچتا ہے بلکہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ (بخاری:5641،5642، مسلم:6568)

1665. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، قَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيْكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ إِنِّيْ أُصْرَعُ ، وَإِنِّيْ أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ لِيْ. قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ ، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ. فَقَالَتْ إِنِّيْ أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا .
(بخاری:5652، مسلم:6571)

1665۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ کیا میں تم کو ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا: ضرور کہنے لگے: یہ کالی عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی۔ اس نے عرض کیا تھا: مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور اس حالت میں میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ ﷺ اللہ سے میرے لیے دعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم چاہو تو صبر کرو اس کے بدلے میں تم کو جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس تکلیف سے نجات دے۔ وہ کہنے لگی: میں صبر کروں گی۔ پھر کہنے لگی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے اس کے لیے اللہ سے دعا کیجیے کہ یہ نہ کھلا کرے۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔

1666. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری:2447، مسلم:6577)

1666۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن اندھیروں کی شکل میں ظاہر ہوگا۔

1667. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ ، وَلَا يُسْلِمُهُ ، وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهِ. وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری:2442، مسلم:6578)

1667۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظلم یا تکلیف میں دیکھ سکتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک تکلیف دور کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی ایک تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

1668. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ:

1668۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتّٰى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ. قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ ﴿ وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ط إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾ .

(بخاری:4686، مسلم:6581)

فرمایا: اللہ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے۔ پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو اس کو نہیں چھوڑتا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌo ﴾ ''اور تیرا رب جب کسی ظالم بستی کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ ایسی ہی ہوتی ہے اس کی پکڑ بڑی سخت اور دردناک ہے۔''

1669. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ جَيْشٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِيْنَ. فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ،كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ. فَقَالَ دَعُوْهَا فَإِنَّهَا مُنْتِنَةٌ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ، فَقَالَ فَعَلُوْهَا، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَامَ عُمَرُ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. دَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ .

1669۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں شریک تھے۔ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے سرین پر ہاتھ سے یا تلوار سے ضرب لگائی تو انصاری نے انصار کو پکارا: کہاں ہیں انصار، مدد کو آئیں! اور مہاجرین نے مہاجروں کو پکارا: کہاں ہیں مہاجرین، مدد کو پہنچیں! یہ ہنگامہ نبی ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا ہے، یہ تو زمانہء جاہلیت کا نعرہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مہاجرین میں سے ایک شخص نے انصار کے ایک آدمی کے سرین پر ضرب لگائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پکار کو چھوڑ دو، یہ سخت گندی اور بدبودار ہے۔ اس بات کی اطلاع جب عبداللہ بن ابی (منافق) کو ہوئی تو اس نے کہا: اچھا ان لوگوں نے ایسا کیا ہے! ذرا ہمیں مدینے پہنچ لینے دو، وہاں جا کر عزت والے ذلیل لوگوں کو نکال باہر کریں گے۔ اس (منافق) کی یہ بات جب نبی ﷺ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے! میں منافق کو قتل کر دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو، کہیں لوگ یہ نہ کہنے لگیں کہ (حضرت) محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں۔ (بخاری:4907، مسلم:6483)

1670. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ، وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

(بخاری:481، مسلم:6585)

1670۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن ایک دوسرے کے لیے ایسے ہیں جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا۔

1671. عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا، تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى .

(بخاری:6011، مسلم:6586)

1671۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی، محبت اور شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو میں درد ہو تو سارا جسم اس کی تکلیف میں شریک ہو کر بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

1672. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ:

1672۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے ایک

اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيْرَةِ ، أَوِ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ ، أَ لَانَ لَهُ الْكَلَامَ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قُلْتَ الَّذِيْ قُلْتَ ، ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ. قَالَ: أَيْ عَائِشَةُ! إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ.

(بخاری:6054،مسلم:6596)

شخص نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اجازت دے دو اس شخص کو جو خاندان کا بدترین بھائی ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹا ہے۔ جب وہ اندر آ گیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ بڑی نرمی سے گفتگو کی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اس کے بارے میں یہ کچھ فرمایا۔ لیکن پھر آپ ﷺ نے اس سے بڑی نرم گفتگو کی۔ فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! بدترین انسان وہ ہے جس کی بدکلامی سے بچنے کے لیے لوگ اس سے تعلقات توڑ لیں۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اسے چھوڑ دیں۔

1673. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

(بخاری:6361،مسلم:6616)

1673۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اے اللہ! میں نے اگر کبھی کسی مومن کو سخت سست کہا ہو تو یہ چیز اس کے لیے قیامت کے دن اپنے (اللہ کے) قرب کا ذریعہ بنا دے۔

1674. عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْمِيْ خَيْرًا أَوْ يَقُوْلُ خَيْرًا.

(بخاری:2692،مسلم:6633)

1674۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے۔ جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے ایک کی بھلائی دوسرے کے سامنے بیان کرتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اچھی بات کہتا ہے۔

1675. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ إِلَى الْبِرِّ ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يَكُوْنَ صِدِّيْقًا. وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلَى الْفُجُوْرِ ، وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلَى النَّارِ. وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا.

1675۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سچ نیکی کی طرف راہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ کسی شخص کا سچ بولتے رہنا اسے ایک دن صدیق بنا دیتا ہے اور جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ دوزخ میں پہنچاتا ہے۔ کسی شخص کے جھوٹ بولتے رہنے سے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ ایک دن وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (بخاری:6094،مسلم:6637)

1676. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

(بخاری:6114،مسلم:6643)

1676۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بہادر وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھے۔

1677. عَنْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوْسٌ ، وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ

1677۔ حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے قریب دو شخص باہم جھگڑ پڑے، ہم بھی اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ان میں سے ایک دوسرے کو غصے میں گالیاں دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ یہ کیفیت دیکھ کر نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے کہ اگر یہ شخص

مَا يَجِدُ. لَوْ قَالَ" أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" فَقَالُوا لِلرَّجُلِ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ ﷺ ؟قَالَ: إِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ.
(بخاری:6115،مسلم:6646)

پڑھ لے (أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھ لے) تو اس کی یہ کیفیت دور ہوجائے۔ یہ سن کر لوگوں نے اس شخص سے کہا: کیا تم نے نبی ﷺ کا ارشاد نہیں سنا؟ کہنے لگا: میں دیوانہ نہیں ہوں۔

1678. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ. (بخاری:2559،مسلم:6651)

1678۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص کسی سے لڑائی کرے تو اسے چاہیے کہ منہ پر نہ مارے۔

1679. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ سِهَامٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا.

1679۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں سے گزرا تو نبی ﷺ نے اسے حکم دیا: ان تیروں کے سروں کو سنبھال کر چلو۔
(بخاری:451،مسلم:6661)

1680. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا أَوْ فِيْ سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيْبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا شَيْءٌ.
(بخاری:7075،مسلم:6664)

1680۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص مسجد یا بازار میں سے تیر لے کر گزرے تو اسے چاہیے کہ ان کے پھلوں کو مضبوطی سے تھام کر اور محفوظ طریقہ سے سنبھال کر لے جائے۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: تیروں کے پھل کو ہاتھ سے پکڑ کر گزرے کہ کہیں کسی مسلمان کو نہ لگے۔

1681. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يُشِيْرُ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهِ، فَيَقَعُ فِيْ حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ. (بخاری:7072،مسلم:6668)

1681۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو ہتھیار دکھا کر نہ ڈرائے۔ ہوسکتا ہے شیطان اس کا ہاتھ ڈگمگا دے اور یہ حرکت کرنے والا دوزخ میں جا گرے۔

1982. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِيْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ، فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ. (بخاری:652،مسلم:6669)

1682۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص چلا جا رہا تھا۔ اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی دیکھی اور اسے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی اس نیکی کو قبول فرمالیا اور اسے بخش دیا۔

1683. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ. لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.

1683۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس عورت نے بلی کو قید میں رکھا اور وہ مرگئی اور جب سے قید کیا نہ اسے کچھ کھلایا نہ پلایا، نہ اسے کہیں جانے دیا کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا سکتی اور وہ عورت اس گناہ کی وجہ سے دوزخ میں گئی۔ (بخاری:3482،مسلم:6675)

1684. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

1684۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے

مَا زَالَ يُوصِيْنِي جِبْرِيْلُ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ . (بخاری:6014، مسلم:6685)

فرمایا: جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے بارے میں اس قدر تاکید کرتے رہے کہ مجھے گمان گزرا وہ اسے میراث میں سے حصہ دلوائیں گے۔

1685. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ .
(بخاری:6015، مسلم:6687)

1685۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمسایہ کے بارے میں تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہونے لگا کہ عنقریب وہ اسے میراث میں حصہ دلوائیں گے۔

1686. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ ، أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا ، وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ .
(بخاری:1432، مسلم:6691)

1686۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا ، یا آپ ﷺ سے کوئی ضرورت پوری کرنے کو کہا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: سفارش کرو تم کو اجر ملے گا اور اپنے نبی ﷺ کی زبان سے تو اللہ تعالیٰ وہی فیصلہ کرائے گا جو وہ چاہے گا۔

1687. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ . فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً ، وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً .

1687۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نیک اور برے ساتھی کی مثال مُشک بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی سی ہے ۔ مشک بیچنے والا یا تجھے تحفۃً مشک دے گا یا تو اس سے خرید ے گا ورنہ تجھے کم از کم اس سے اچھی خوشبو پہنچے گی ۔ بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے اس سے بدبو آئے گی۔
(بخاری:5534، مسلم:6692)

1688. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا . ثُمَّ قَامَتْ ، فَخَرَجَتْ . فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا . فَأَخْبَرْتُهُ . فَقَالَ: مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ .
(بخاری:1418، مسلم:6693)

1688۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی جس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں ۔ اس نے مجھ سے سوال کیا۔ اس وقت مجھے ایک کھجور کے سوا کچھ نہ ملا ، میں نے کھجور اسے دے دی تو اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی ۔ خود کچھ نہ کھایا اور اٹھ کر چلی گئی ۔ پھر نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے ۔ میں نے آپ ﷺ سے اس کا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر میں بیٹیاں ہوں جن کو عام طور پر مصیبت سمجھا جاتا ہے اس کے لیے یہ بیٹیاں قیامت کے دن آگ کے آگے پردہ بن جائیں گی۔

1689. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ .
(بخاری:1251، مسلم:6696)

1689۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں (اور وہ ان کی موت پر صبر کرے) تو وہ دوزخ میں نہیں جائے گا مگر اتنا جس سے قسم پوری ہو جائے۔

1690. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ، فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ. فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا. فَاجْتَمَعْنَ ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ. ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ. فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوِ اثْنَيْنِ. قَالَ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ.

(بخاری: 7310، مسلم: 6699)

1690۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مرد تو آپ ﷺ سے مستفید ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر فرما دیجیے۔ تاکہ ہم عورتیں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ ہم کو وہ باتیں تلقین فرمائیں جو آپ ﷺ کو اللہ نے تعلیم فرمائی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں فلاں دن فلاں مکان میں جمع ہو جایا کرو۔ چنانچہ وہ سب جمع ہو گئیں اور نبی ﷺ وہاں تشریف لائے۔ ان کو دین کی وہ باتیں تعلیم فرمائیں جو آپ ﷺ کو اللہ نے تعلیم فرمائی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ عورت جس کے تین بچے وفات پا جائیں (اور وہ اس پر صابر رہے) یہ بچے اس کے لیے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے۔ یہ سن کر ایک عورت نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر دو ہوں تو؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس عورت نے یہ بات دو مرتبہ دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ دو بھی، دو بھی، دو بھی (تین بار)۔

1691. عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا ، وَعَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ.

(بخاری: 102، مسلم: 6700)

1691۔ عبدالرحمٰن اصفہانی رحمہ اللہ نے ذکوان رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ حدیث، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور عبدالرحمٰن اصفہانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوحازم رحمہ اللہ کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کرتے سنا (جس میں یہ وضاحت بھی ہے) کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں (اگر کسی عورت کے وفات پا جائیں تو وہ اس کے لیے دوزخ سے پردہ بن جائیں گے)۔

1692. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلُ فِي السَّمَاءِ ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَبَّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَيُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ. (بخاری: 7485، مسلم: 6705)

1692۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ جب اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بتاتا ہے: کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے، تم بھی اسے محبوب رکھو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے۔ تم سب بھی اس سے محبت کرو۔ پھر اہلِ آسمان اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں میں بھی اس کے لیے مقبولیت پیدا کر دی جاتی ہے۔

1693. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ كَثِيرِ صَلَاةٍ

1693۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی؟ کہنے لگا: میں نے اس کی تیاری میں نہ تو زیادہ

وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ .
(بخاری:6171، مسلم:6710)

نمازیں پڑھیں ہیں نہ بہت روزے رکھے ہیں نہ بہت زیادہ صدقہ دیا ہے البتہ میں اللہ اوراس کے رسول سے محبت کرتا ہوں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرتا ہے۔

1694. أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ: قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ. قَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ .
(بخاری:6170، مسلم:6720)

1694۔حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن اعمال میں ان کی برابری نہیں کرپاتا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان اُن کے ساتھ ہوگا جن سے محبت کرتا ہے۔

46...... ﴿كتاب القدر﴾

تقدیر کے بارے میں

1695. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا ، فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيْدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوحُ. فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ .
(بخاری:3208، مسلم:6723)

1695۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سے نبی ﷺ نے حدیث بیان فرمائی ۔ آپ ﷺ صادق ہیں اور آپ ﷺ کا صادق ہونا مسلّم ہے ۔ فرمایا: تم میں سے ہر شخص کی پیدائش ماں کے پیٹ میں اس طرح ہوتی ہے کہ پہلے چالیس دن تک (بصورت نطفہ) رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دن جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے ۔ پھر اتنے ہی دن گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے ۔ اس کے بعد اللہ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے ، اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کے اعمال ، اس کا رزق اور اس کی عمر لکھو اور یہ بھی لکھو کہ یہ بد بخت ہوگا یا خوش بخت ۔ پھر اس کی رُوح پھونکی جاتی ہے ۔ پھر ہوتا یہ ہے کہ تم میں سے ایک شخص (نیک) کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ جب اس کے اور جنت کے درمیان ایک گز کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس کا نوشتۂ تقدیر غالب آ جاتا ہے اور وہ کوئی کام دوزخیوں کا سا کر گزرتا ہے ۔ اسی طرح ایک شخص (برے) کام کرتا رہتا ہے اتنے زیادہ کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر اس کا نوشتۂ تقدیر غالب آ جاتا ہے اور کوئی کام جنتیوں کا سا کر گزرتا ہے ۔

1696. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا ، يَقُوْلُ: يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ ، يَا رَبِّ مُضْغَةٌ. فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهُ ، قَالَ أَذَكَرٌ أَمْ أُنْثٰى شَقِيٌّ أَمْ سَعِيْدٌ ، فَمَا الرِّزْقُ وَالْأَجَلُ فَيُكْتَبُ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ . (بخاری:318، مسلم:6730)

1696۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جو کہتا ہے: یا رب! ابھی نطفہ ہے ۔ یا رب! اب خون کی پھٹکی ہے ۔ یا رب! اب گوشت کا لوتھڑا ہے ۔ پھر اگر اللہ اس کی تخلیق کا فیصلہ کرتا ہے تو وہ فرشتہ پوچھتا ہے: یہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ بد بخت ہے یا نیک بخت؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کی عمر کتنی ہے؟ پھر یہ سب باتیں ماں کے پیٹ میں لکھ دی جاتی ہیں ۔

1697. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِيْ جَنَازَةٍ فِيْ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ ، فَنَكَّسَ ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا

1697۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد (مدینے کا قبرستان) میں تھے کہ نبی ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے ۔ ہم سب بھی آپ ﷺ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی تھی ، آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین

مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيْدَةً. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ ، فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ ، فَسَيَصِيْرُ إِلٰى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ. قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُوْنَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ﴾ الْآيَةَ.

(بخاری:1362، مسلم:6731)

کرید نے لگے۔ پھر فرمایا: تم میں سے ایک بھی (ایک بھی ذی روح) ایسا نہیں کہ جنت میں یا دوزخ میں اس کا مقام لکھا ہوا نہ ہو۔ گویا یہ بات پہلے سے تحریر شدہ ہے کہ یہ روح بد بخت ہے یا خوش بخت۔ ایک شخص نے عرض کیا: اگر یہ بات ہے، یا رسول اللہ ﷺ! تو پھر ہم نوشتۂ تقدیر پر بھروسہ کر کے کیوں نہ بیٹھے رہیں اور عمل کیوں نہ چھوڑ دیں؟ کیونکہ ہم میں سے جو شخص خوش نصیبوں میں سے ہوگا۔ وہ خود خوش بختوں کے سے عمل کرے گا اور جو بد بختوں میں سے ہوگا وہ خود بد بختوں کے سے عمل کرے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اہل سعادت کو اچھے اور نیک کام کرنے کی توفیق میسر آتی ہے اور بد نصیبوں کو بُرے کاموں کی توفیق ملتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ○ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى ○ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ○ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ○ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى ○ ﴾ [الليل:5 تا 10] ”تو جس نے مال دیا اور (نافرمانی سے) پرہیز کیا اور بھلائی کو سچ مانا اس کو ہم آسان راستے کی سہولت دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور بے نیازی برتی اور بھلائی کو جھٹلایا اس کو ہم سخت راستے کے لیے سہولت دیں گے۔“

1698. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُوْنَ؟ قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ.

(بخاری:6596، مسلم:6737)

1698۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا اہل جنت اور اہل دوزخ (پہلے سے) ایک دوسرے سے واضح اور الگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کیا: اگر یہ بات ہے تو پھر لوگ عمل کیوں کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے، یا آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی اسے توفیق دی گئی۔

1699. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُوْ لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

1699۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص لوگوں کے دیکھنے میں اہل جنت کے سے عمل کرتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص لوگوں کے دیکھنے میں دوزخیوں کے سے عمل کرتا ہے لیکن وہ جنتی ہوتا ہے۔

(بخاری:2898، مسلم:6741)

1700. أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى، فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُوْنَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوْسٰى!

1700۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک دوسرے سے مناظرہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم علیہ السلام! آپ ہمارے باپ ہیں لیکن آپ نے ہمیں

اِصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ، وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ، أَتَلُومُنِىْ عَلٰى أَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِىْ بِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً .فَحَجَّ آدَمُ مُوسٰى .
(بخاری:6614، مسلم:6742)

نامراد کیا! ہمیں جنت سے نکلوا دیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے موسیٰ علیہ السلام! اللہ نے تم کو اپنی ہم کلامی سے نوازا اور تم کو اپنے ہاتھ سے (الواح تورات) لکھ کر دیں۔ کیا تم مجھے ایک ایسی بات پر ملامت کرنا چاہتے ہو جو خود اللہ نے میری تخلیق سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دی تھی؟ اس دلیل کے زور سے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے، یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔

1701. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا. أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ. فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ.

1701۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے ابن آدم کی تقدیر میں (کم وبیش) زنا کا حصہ لکھ دیا ہے جو بہر حال اسے ملتا ہے۔ لہٰذا آنکھوں کا زنا ہے۔ زبان کا زنا ہے اور نفسِ انسانی آرزو کرتا ہے لیکن شرمگاہ اس عمل کو سچا ثابت کر دیتی یا جھوٹا کر دیتی ہے۔
(بخاری:6243، مسلم:6753)

1702. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ إِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ. ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ﴿ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ﴾ .
(بخاری:1359، مسلم:6755)

1702۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ دینِ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے چوپایہ جانور ہمیشہ سالم الاعضاء بچہ جنتا ہے۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی جانور کا بچہ کان کٹا پیدا ہوا ہو؟ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے: ﴿ فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ﴾ [الروم:30] "اللہ کی بنائی ہوئی فطرت جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا، اللہ کی بنائی ہوئی ساخت بدل نہیں سکتی۔ یہی صحیح دین ہے۔"

1703. عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ .
(بخاری:1384، مسلم:6762)

1703۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مشرکین کی نابالغ اولاد کے بارے میں پوچھا گیا (کہ وہ جنت میں جائے گی یا دوزخ میں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے کہ بڑے ہو کر وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

1704. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِيْنَ: فَقَالَ اللّٰهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ.
(بخاری:1383، مسلم:6765)

1704۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مشرکوں کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا (کہ وہ جنت میں جائے گی یا دوزخ میں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں اللہ نے پیدا فرمایا ہے اس لیے وہی بہتر جانتا ہے کہ وہ بڑے ہو کر کیا کرنے والی تھی۔

47...... ﴿كتاب العلم﴾

علم کے بارے میں

1705. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿ هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهٖ ج وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهٖ ط كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ﴾ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّى اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ .
(بخاری:4547، مسلم:6775)

1705۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَ مَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ؔ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ مَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝ ﴾[آل عمران:7] ''اسی خدا نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے۔ اس کتاب میں دوطرح کی آیات ہیں۔ ایک محکمات جو کتاب کے اصل بنیاد ہیں اور دوسری متشابہات۔ جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ فتنے کی تلاش میں ہمیشہ متشابہات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کو معنی پہنانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا حقیقی مفہوم اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا، بخلاف اس کے جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمارا ان پر ایمان ہے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور سچ یہ ہے کہ کسی چیز سے صحیح سبق صرف دانش مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔''
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو قرآن مجید کی متشابہ آیتوں کا کھوج لگانے کی کوشش کرتے ہیں تو سمجھ لو یہی لوگ ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے ٹیڑھے اور فتنے والے رکھا ہے ایسے لوگوں سے بچ کر رہو۔

1706. عَنْ جُنْدَبٍ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ، اِقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوْبُكُمْ ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ . (بخاری:5061، مسلم:6777)

1706۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید پڑھو جب تک تمہارا دل اور زبان ایک دوسرے کے مطابق ہوں جب دل اور زبان میں اختلاف ہو پڑھنا چھوڑ دو۔

1707. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ . (بخاری:2457، مسلم:6780)

1707۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت شخص ہو ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

1708. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

1708۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم لوگ

قَالَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ. قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: فَمَنْ.

اپنے سے پہلے لوگوں کے طور طریقوں کی بالشت بہ بالشت اور گز بہ گز پیروی کرو گے حتی کہ اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہود یوں اور عیسائیوں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کس کی؟ (بخاری: 7320، مسلم: 6781)

1709. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَظْهَرَ الزِّنَا. (بخاری: 80، مسلم: 6785)

1709۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت کا دور دورہ ہوگا، شراب کثرت سے پی جائے گی اور زنا عام ہوگا۔

1710. عَنْ أَبِي مُوسٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ، وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ، وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ، وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ. (بخاری: 7064، مسلم: 6788)

1710۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت عام ہوگی، اور ہرج کی کثرت ہوگی۔ (ہرج سے مراد قتل ہے۔)

1711. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّمَ هُوَ؟ قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. (بخاری: 7061، مسلم: 6792)

1711۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ قریب ہوتا جائے گا، (نیک) عمل گھٹ جائیں گے، دلوں میں بخل اور لالچ اور ہر طرف فتنہ وفساد ہو جائے گا۔ ہرج کی کثرت ہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل۔ (آپ ﷺ نے یہ لفظ دو مرتبہ فرمایا)۔

1712. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا. (بخاری: 100، مسلم: 6796)

1712۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ لوگوں کے دلوں سے مٹا دے گا بلکہ علم اس طرح ختم ہوگا کہ علماء ختم ہو جائیں گے۔ جب ایک بھی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسائل پوچھیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

48...... کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار

ذکر، دعا، توبہ اور استغفار کے بارے میں

1713. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِیْ فَإِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِیْ نَفْسِیْ ، وَإِنْ ذَكَرَنِیْ فِیْ مَلَإٍ ، ذَكَرْتُهُ فِیْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِیْ يَمْشِیْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .
(بخاری:7405، مسلم:6805)

1713۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔ جب بندہ میرا ذکر کرتا ہے اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ بندہ اگر میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

1714. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا، مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا ، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ . (بخاری:6410، مسلم:6810)

1714۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ننانوے (99) نام ہیں، ایک کم سو۔ جو ان ناموں کو یاد کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ ایک اور روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وتر ہے۔ وہ عملوں میں وتر (طاق) پسند فرماتا ہے۔

1715. عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُوْلَنَّ" اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِیْ" فَإِنَّهٗ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهٗ . (بخاری:6338، مسلم:6811)

1715۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب دعا مانگے تو بڑے عزم و اعتماد سے مانگے۔ یہ ہرگز نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے دے دے اس لیے کہ اللہ وہ ذات ہے جسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

1716. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَقُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ إِنْ شِئْتَ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ إِنْ شِئْتَ" لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ .

1716۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو دعا میں یہ نہیں کہنا چاہیے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ بلکہ پورے یقین کے ساتھ سوال کرے۔ اس لیے کہ اللہ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ (بخاری:6339، مسلم:6812)

1717. عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهٖ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ

1717۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص تکلیف یا مصیبت میں موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر موت کی تمنا کرنا ضروری ہو تو پھر اس طرح دعا مانگے: اے اللہ! مجھے زندہ رکھ اس وقت تک جب تک

فَلْيَقُلِ "اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَاكَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَاكَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي".

زندہ رہنا میرے لیے بہتر ہو اور اگر موت میرے لیے بہتر ہے تو مجھے موت دے دے۔ (بخاری:6351، مسلم:6814)

1718. عَنْ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فِيْ بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.
(بخاری:6350، مسلم:6817)

1718۔قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے۔اس حالت میں میں نے ان کو کہتے سنا: اگر نبی ﷺ نے موت کی دعا مانگنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں اس وقت موت کی دعا مانگتا۔

1719. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ .
(بخاری:6508، مسلم:6828)

1719۔حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کا خواہشمند ہو، اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

1720. عَنْ أَبِيْ مُوسٰى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَائَهُ .
(بخاری:6508، مسلم:6828)

1720۔حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

1721. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ، ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.
(بخاری:7405، مسلم:6832)

1721۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے۔ جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے دل میں یاد کرتا ہوں۔اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے ت میں اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ بندہ اگر میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں۔اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھاتا ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھاتا ہوں۔اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی جانب دوڑ کر آتا ہوں۔

1722. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلٰى حَاجَتِكُمْ. قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا. قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُوْلُ عِبَادِيْ؟

1722۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے اور اہل ذکر کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ انہیں کہیں کچھ لوگ اللہ کا ذکر کرتے مل جاتے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہیں کہ آجاؤ! جس چیز کی تمہیں تلاش تھی مل گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے اہل ذکر کو اپنے پروں سے آسمان تک ڈھانپ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے۔حالانکہ وہ خود ان سے

قَالُوْا: يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ هَلْ رَأَوْنِيْ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ مَا رَأَوْكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِيْ؟ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَتَحْمِيْدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا. قَالَ يَقُوْلُ فَمَا يَسْأَلُوْنِيْ؟ قَالَ: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ. قَالَ يَقُوْلُ وَهَلْ رَأَوْهَا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا. قَالَ : يَقُوْلُ:فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا. قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً. قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ. قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً. قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. قَالَ: يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

(بخاری:6408، مسلم:6839)

زیادہ جانتا ہے۔ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ تیری پاکی اور بڑائی بیان کرتے ہیں۔ تیری حمد اور تیری بزرگی بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب فرماتا ہے: اگر انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا تو پھر ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے تجھے دیکھ لیا ہوتا تو تیری عبادت کرنے میں اور تیری بزرگی بیان کرنے میں اور زیادہ شدت اختیار کرتے اور تیری تسبیح اور زیادہ کرتے۔ اللہ پوچھتا ہے: یہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں! اے رب! انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ رب فرماتا ہے: اگر ان لوگوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو ان کی کیفیت کیا ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں انہوں نے جنت کو دیکھ لیا ہوتا تو انہیں اس کی خواہش کہیں زیادہ ہوتی، زیادہ شدت سے اس کے طلب گار ہوتے اور ان کو اس کی رغبت اور زیادہ ہوتی۔ رب پوچھتا ہے: اچھا یہ لوگ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ رب پوچھتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں نہیں! انہوں نے جہنم کو نہیں دیکھا۔ رب پوچھتا ہے: اگر انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہوتا تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اگر کہیں انہوں نے اسے دیکھ لیا ہوتا تو اس سے زیادہ دور بھاگتے اور زیادہ ڈرتے۔ رب فرماتا ہے؟ تم گواہ رہنا میں نے ان کو بخش دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت ایک فرشتہ عرض کرے گا: ان میں فلاں شخص بھی تھا جو ان میں شامل نہیں تھا۔ بلکہ اپنے کسی کام سے وہاں آ گیا تھا۔ رب فرمائے گا۔ یہ سب ساتھی تھے اور ان کے ساتھ اس مجلس میں بیٹھنے والا کوئی بھی محروم نہ رہے گا۔

1723. عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ " اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ".

(بخاری:6389، مسلم:6840)

1723۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دعا اکثر یہ ہوتی: ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ ''ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

1724. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

1724۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: ((لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ. كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ.

(بخاری:3293، مسلم:6842)

شَرِيْكَ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے۔ ہر طرح کی حمد وثنا اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس کے نامۂ اعمال میں سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے۔ یہ کلمات اس دن صبح سے شام تک کے لیے شیطان سے اس کی حفاظت کے ضامن ہوں گے۔ اور اس دن اس سے بہتر عمل کسی اور کا نہ ہوگا سوائے اس کے جس نے یہ کلمات سو مرتبہ سے بھی زیادہ پڑھے ہوں گے۔

1725. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

(بخاری:6405، مسلم:6842)

1725۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ "پاک ہے اللہ ہر نقص وعیب سے اور میں اس کی حمد وثنا کرتا ہوں" اس کے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

1726. عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ قَالَ عَشْرًا "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ" كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ.

(بخاری:6404، مسلم:6844)

1726۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دس بار یہ کلمات پڑھے: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) "نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ بادشاہی اسی کی ہے۔ ہر طرح کی حمد وثنا بھی اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" اسے اتنا ثواب ملے گا گویا اس نے اولادِ اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کیا۔

1727. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ، ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ ، حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ.

(بخاری:6406، مسلم:6846)

1727۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن حساب کے میزان میں بھاری اور رحمان کو بہت پسند ہیں۔ (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ "پاک ہے اللہ جو بہت عظمت والا ہے، اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور میں اس کی حمد وثنا بیان کرتا ہوں۔

1728. عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْقَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْقَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

1728۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیبر پر حملہ کیا۔ یا آپ نے کہا تھا کہ جب نبی ﷺ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔ تو لوگ بلندی سے ایک وادی کو دیکھ کر بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے: "اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ." تو نبی ﷺ نے فرمایا: نرمی کرو۔ اس طرح نہ چیخو! تم کسی

صَلَّي اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰي وَادٍ فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيْرِ اَللّٰهِ اَكْبَرُ! اَللّٰهُ اَكْبَرُ! لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْبَعُوْا عَلٰي اَنْفُسِكُمْ ، اِنَّكُمْ لاَ تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلاَ غَائِبًا ، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَسَمِعَنِي وَاَنَا اَقُوْلُ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِي يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنِ قَيْسَ! قُلْتُ لَبَّيْكَ! رَسُوْلُ اللّٰهِ! قَالَ أَلاَ اَدُلُّكَ عَلٰي كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلٰى! رَسُوْلُ اللّٰهِ! فِدَاكَ أَبِىْ وَاُمِّىْ قَالَ: لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ.

بہرے یا غیر حاضر خدا کو نہیں پکار رہے۔ تم اس کو پکار رہے ہو جو ہر وقت سنتا ہے، تم سے قریب ہے بلکہ وہ تو تمہارے ساتھ ہے (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں): میں اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہتے سنا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ''نہ قوت ہے اور نہ طاقت مگر اللہ کے حکم سے'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! میں نے عرض کیا: لبیک! یارسول اللہ! (یارسول اللہ! میں حاضر ہوں) فرمایا: کیا میں تم کو ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور بتائیے۔ فرمایا: (وہ کلمہ ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

(بخاری:4202، مسلم:6862)

1729. عَنْ أَبِىْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِىْ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِىْ صَلَاتِى قَالَ: قُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّى ظَلَمْتُ نَفْسِى ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِى مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِى إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(بخاری:834، مسلم:6869)

1729۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی دعا تلقین کیجیے جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا پڑھا کرو: ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. ﴾ ''اے اللہ میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا اور گناہ تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔ لہٰذا تو مجھے بخش دے۔ مجھ پر رحم فرما۔ تو بہت ہی زیادہ معاف فرمانے والا اور بہت ہی رحم فرمانے والا ہے۔''

1730. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِىْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِىْ صَلَاتِى؟ قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِى ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِى مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيْمُ.

(بخاری:7387، 7388، مسلم:6870)

1730۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جو میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو ﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. ﴾ ''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا، لہٰذا تو مجھے بخش دے۔ تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔''

1731. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ

1731۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ ، وَعَذَابِ النَّارِ ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ ، وَعَذَابَ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ.

الْقَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِی بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِی مِنَ الْخَطَايَاكَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِی وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ .
(بخاری:6377،مسلم:6871)

اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ. اَللّٰهُمَّ! اغْسِلْ قَلْبِي بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا ، كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. اَللّٰهُمَّ! اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسْلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ.)) ''اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور دولت مندی کے فتنے کی برائی سے اور محتاجی کے فتنے کی برائی سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میرے دل کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو دے۔ میرے دل کو غلطیوں اور گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کردے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے جتنا فاصلہ تو نے مشرق ومغرب کے درمیان رکھا ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کاہلی سے اور ایسے اسباب و ذرائع سے جو گناہ اور قرض میں مبتلا کریں۔

1732. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ .
(بخاری:6367،مسلم:6873)

1732۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے :((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.)) ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے سستی سے، بزدلی سے، ایسے بڑھاپے سے جو ناکارہ کردے۔ میں تیری پناہ چاہتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔''

1733. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ ، وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

1733۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بلا کی شدت، بدبختی میں مبتلا ہونے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ (بخاری:6347،مسلم:6877)

1734. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ :اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّا وَضُوءَ كَ لِلصَّلَاةِ ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَي شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَنِي اَسْلَمْتُ وَجْهِی اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ وَالْجَاْتُ ظَهْرِیْ

1734۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو پہلے وضو کرو جیسے نماز کے لیے کرتے ہو، پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ کر یہ دعا پڑھو:((اَللّٰهُمَّ! اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّ رَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ. اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ

اِلَیْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْكَ ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ ، اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ، فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَیْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَی الْفِطْرَةِ ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ. قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا بَلَغْتُ: اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ ، قَالَ لَا وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ .

(بخاری:247، مسلم:6882)

بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ .)) ''اے اللہ! میں نے اپنا آپ جھکا دیا تیرے آگے اور اپنے تمام معاملات تیرے سپرد کر دیے۔ تجھ پر بھروسہ کر لیا۔ میں تیرے ثواب کے شوق میں اور تیرے عذاب کے ڈر سے تیرے حضور حاضر ہوں، تیرے سوا میرا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ نہ کوئی پناہ گاہ ہے۔ اگر ہے تو وہ خود تیری ذات ہے اے اللہ! میں ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی پر جو تو نے مبعوث فرمایا۔''
یہ دعا پڑھنے کے بعد اگر تم اسی رات مر گئے تو تم دینِ اسلام پر مرو گے اور یہ دعا تمہارا آخری کلام ہونا چاہیے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو نبی ﷺ کے سامنے دہرایا اور جب میں ان کلمات پر پہنچا: اللّٰھم اٰمنت بکتابك الَّذی انزلت ..... الخ تو میں نے کہا: وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ :تو آپ ﷺ نے کہا: نہیں کہو: وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

1735. عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِذَا أَوَی أَحَدُكُمْ إِلَی فِرَاشِهٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهٖ فَإِنَّهُ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهُ عَلَیْهِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ .

(بخاری:6320، مسلم:6892)

1735۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کوئی اپنے بستر پر جائے تو اسے چاہیے کہ پہلے بستر کو اپنے تہ بند سے جھاڑ لے کیونکہ اسے نہیں معلوم اس کے پیچھے اس پر کیا چیز آئی پھر کہے: ((بِاسْمِكَ رَبِّ! وَضَعْتُ جَنْبِیْ ، وَبِكَ اَرْفَعُهٗ ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحِمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفِظْهَا بِمَا تَحْفِظُ بِهِ الصَّالِحِیْنَ)) ''اے میرے مالک! میں تیرے ہی نام سے اپنا پہلو بستر پر رکھ رہا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر اسے بستر سے اٹھاؤں گا، اگر (آج) تو میری روح قبض کر لے تو اس پر رحم فرمانا اور اگر تو اسے آزاد کر دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

1736. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ: أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ .

(بخاری:7383، مسلم:6899)

1736۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ.)) ''میں پناہ طلب کرتا ہوں تیرے عزت وجلال کی (اے میرے معبود) کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت سوائے تیرے، تو جو کبھی نہیں مرے گا جب کہ جن وانس سب کو موت آئے گی۔''

1737. عَنْ أَبِیْ مُوْسَی ،عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، أَنَّهُ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَهْلِیْ وَ إِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ كُلِّهٖ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطَایَایَ وَعَمْدِیْ

1737۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((رَبِّ اغْفِرْ لِی خَطِیْئَتِی وَجَهْلِی وَإِسْرَافِی فِی أَمْرِیْ كُلِّهٖ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّی اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی خَطَایَایَ وَعَمْدِی وَجَهْلِی وَهَزْلِی وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِی اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی مَا قَدَّمْتُ وَمَا

وَجَهْلِيْ وَهَزْلِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .
(بخاری:6398، مسلم:6901)

أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .)) ''اے میرے مالک! بخش دے میری چوک، میری نادانی اور میری وہ زیادتی جو میں نے خود اپنے تمام معاملات میں کی ہے جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ اے اللہ! میری غلطیاں میرے گناہ اور میری نادانی اور میری حماقت سب معاف فرما دے، یہ سب باتیں مجھ میں ہیں۔ اے اللہ! میرے تمام اگلے اور پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے۔ تو ہی آگے کرنے والا ہے اور پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

1738. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ .
(بخاری:4114، مسلم:6910)

1738۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ)) ''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو عزت دی، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس نے اکیلے ہی (دشمن کے) لشکروں کو مغلوب کر دیا۔ اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔''

1739. عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيْءِ فَاطِمَةَ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُوْمَ فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِيْ وَقَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِيْ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ .
(بخاری:3705، مسلم:6915)

1739۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چکی کی مشقت کی وجہ سے بیمار ہو گئیں اور جب نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پاس گئیں۔ لیکن آپ ﷺ کو موجود نہ پایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ لہٰذا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اُم المومنین رضی اللہ عنہا سے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے آنے کا ذکر کیا۔ پھر نبی ﷺ ہمارے ہاں ایسے وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا لیٹے رہو! پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان اس طرح بیٹھ گئے کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی اور آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو اس سے بہتر چیز نہ سکھا دوں جو تم نے مجھ سے مانگی ہے؟ جب تم سونے کے لیے لیٹو تو چونتیس (34) بار اَللّٰهُ أَكْبَرُ تینتیس (33) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس (33) بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کرو۔ یہ تسبیح و تکبیر تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے (جو تم نے مانگا تھا)۔

1740. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ

1740۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم مُرغ کی آواز (اذان) سنو تو اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ (پھر چیختا ہے) اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ

نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأٰى شَيْطَانًا . (بخاری:3303، مسلم:6920)

الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو (میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے) کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر چیختا ہے۔

1741. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (بخاری:6346، مسلم:6921)

1741۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پریشانی اور بے چینی کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے :((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ)) ''کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو عظمت والا بُرد بار ہے۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے۔کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو مالک ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے عرش کریم کا۔''

1742. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِيْ . (بخاری:6340، مسلم:6934)

1742۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے مگر اس شخص کی جو جلد باز اور بے صبرا ہو کر یہ کہے ''میں نے دعا مانگی تھی لیکن میری دعا قبول نہیں ہوئی۔''

1743. عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: قُمْتُ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِيْنُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ . (بخاری:5096، مسلم:6937)

1743۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) جنت میں جانے والے اکثر وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) مسکین اور غریب تھے اور دولت و مرتبے والے لوگ روک لیے گئے (حساب کتاب کے لیے دروازے پر روک لیے گئے)۔ دوزخیوں کو دوزخ میں لے جانے کا حکم دیا گیا اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا (تو میں نے دیکھا کہ) دوزخ میں عام طور پر عورتیں داخل ہو رہی ہیں۔

1744. عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ .

1744۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری بعثت کے بعد دنیا میں جو فتنے باقی رہ گئے ہیں اس میں مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ فتنہ اور کوئی نہیں ۔(بخاری:5096، مسلم:6945)

1745. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُوْنَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوْا فِيْ غَارٍ فِيْ جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ. قَالَ: فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ادْعُوا اللّٰهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوْهُ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ كَانَ لِيْ أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى ثُمَّ أَجِيْءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيْءُ بِالْحِلَابِ فَآتِيْ بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ ثُمَّ

1745۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیان فرمایا: تین آدمی گھر سے نکل کر چلے ، راستے میں انہیں بارش نے آلیا تو وہ پہاڑ کے ایک غار میں داخل ہو گئے ۔ غار پر ایک پتھر آگرا (جس سے غار بند ہو گیا) انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا: زندگی میں جو بہترین عمل تم نے کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو۔ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے۔ میں بھیڑ بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں واپس آتا تو دودھ دوہتا اور دودھ کا پیالہ لے کر اپنے ماں باپ کے پاس جاتا اور جب وہ دونوں پی لیتے تو اس کے بعد میں اپنے بچوں کو، گھر

أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ قَالَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ قَالَ فَفَرِجَ عَنْهُمْ

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ فَقَالَتْ لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا ، قَالَتِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ. فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً قَالَ فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ.

وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبَى ذَاكَ أَنْ يَأْخُذَ فَعَمَدْتُ إِلَى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا عَبْدَاللّٰهِ أَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ انْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ فَقَالَ أَتَسْتَهْزِءُ بِي؟ قَالَ فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِءُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ ، اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَكُشِفَ عَنْهُمْ.

(بخاری:2215، مسلم:6949)

والوں اور بیوی کو پلاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہوگئی۔ جب (دودھ لے کر) میں اپنے والدین کے پاس پہنچا تو وہ سو چکے تھے۔ میں نے ان کو جگانا پسند نہ کیا جب کہ بچے میرے قدموں میں بلک بلک کر شور مچا رہے تھے۔ پھر ہوا یہ کہ وہ سوتے رہے اور میں اسی حالت میں کھڑا رہا حتیٰ کہ سورج طلوع ہوگیا۔ اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کی خاطر کیا تھا تو ہمارے غار میں اتنا راستہ بنا دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دعا کے اثر سے ان کے غار میں راستہ بن گیا۔

پھر دوسرے شخص نے دعا مانگی: اے اللہ! تجھے معلوم ہے کہ میں اپنی چچا زاد بہنوں میں سے ایک لڑکی سے شدید محبت کرتا تھا۔ اتنی شدید محبت جتنی مرد عورت سے کرسکتا ہے۔ اس لڑکی نے کہا: تو مجھے اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتا جب تک سو(100) دینار ادا نہ کرے۔ میں نے سو دینار حاصل کرنے کے لیے کوشش کی اور جمع کر لیے لیکن جب میں اس کی ٹانگوں کے درمیان بیٹھا (زنا کا ارادہ کیا) تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقے سے مہر نہ توڑ۔ یہ سن کر میں اٹھ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے یہ کام میں نے تیری رضا کی خاطر کیا تو ہمارا راستہ کھول دے۔ چنانچہ ان کو دو تہائی راستہ کھل گیا۔

تیسرے نے کہا: اے اللہ! جیسا کہ تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک فرق جوار کے عوض ملازم رکھا تھا اور جب (کام کے بعد) اسے اُجرت دی تو اس نے لینے سے انکار کردیا اور میں نے وہ جوار زمین میں بودی اور (اس کی آمدنی اتنی ہوئی کہ) میں نے اس سے گائیں اور چرواہا خرید لیا۔ وہ مزدور آیا اور کہنے لگا۔ اے اللہ کے بندے مجھے میرا حق ادا کردے۔ میں نے اس سے کہا: جاؤ وہ گائیں اور چرواہے لے لو، وہ سب تمہارا ہے۔ وہ کہنے لگا: کیا تم مجھ سے مذاق کررہے ہو؟ میں نے کہا: میں تم سے مذاق نہیں کررہا بلکہ وہ سب ہے ہی تمہارا۔ اے اللہ جیسا کہ تو جانتا ہے، اگر یہ سب میں نے تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو ہمارا راستہ کھول دے اور ہماری مشکل آسان کردے۔ چنانچہ ان کا راستہ کھل گیا اور ان کی مصیبت ٹل گئی۔

49...... کتاب التوبہ

توبہ کے بارے میں

1746. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ :يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِيْ فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا،وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا ، وَإِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً .
(بخاری:7405،مسلم:6952)

1746۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے لیے ویسا ہوں جیسا وہ میرے بارے میں گمان رکھتا ہے جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں ۔اگر وہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں ۔اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں یاد کرتا ہوں ۔بندہ اگر میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب ہاتھ بھر بڑھتا ہوں ۔ وہ اگر ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کی جانب دو ہاتھ آتا ہوں اور اگر بندہ چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

1747. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهٖ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتّٰى إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلىٰ مَكَانِيْ فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ.
(بخاری:6308،مسلم:6955)

1747۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ایسے مقام پر آ کر اترے جہاں جان کا خطرہ ہو اور اس کے پاس اپنی سواری ہو جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو اور وہ اس مقام پر اتر کر تھوڑی دیر کے لیے سو جائے لیکن جب بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری کہیں چلی گئی ہے (وہ تلاش کرے لیکن نہ ملے) یہاں تک کہ گرمی اپنی انتہا کو پہنچ جائے ، پیاس کے مارے برا حال ہو اور ہر وہ کیفیت جو ایسی حالت میں طاری ہوا کرتی ہے، سب اس پر طاری ہو۔(تھک ہار کر) وہ دل میں فیصلہ کرے کہ مجھے اپنی قیام گاہ پر واپس جانا چاہیے ،وہ واپس اپنی قیام گاہ پر پہنچے ۔تھوڑی دیر کے لیے سو جائے ۔ بیدار ہونے کے بعد جب سر اٹھا کر دیکھے تو اس کی سواری اس کے پاس موجود ہو (ظاہر ہے اس وقت اسے کتنی خوشی ہوگی اللہ کو اپنے بندے کی توبہ سے)اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

1748. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهٖ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلىٰ بَعِيْرِهٖ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِيْ أَرْضِ فَلَاةٍ . (بخاری:6309،مسلم:6960)

1748۔حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے، جس کو اچانک اس کا وہ اونٹ مل جائے جسے وہ کسی چٹیل اور دشوار گزار صحرا میں گم کر چکا ہو۔

1749. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي.

1749۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جب اس کائنات کو پیدا فرمایا تو اپنی اس کتاب میں جو اس کے پاس اور عرش کے اوپر ہے، یہ تحریر فرمایا: ''میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔'' (بخاری: 3194، مسلم: 6971)

1750. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ.

(بخاری: 6000، مسلم: 6972)

1750۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کیے۔ جس میں سے ننانوے حصے اپنے پاس روک لیے۔ زمین پر صرف ایک حصہ نازل فرمایا: اسی ایک حصہ کی وجہ سے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت وشفقت سے پیش آتے ہیں۔ یہاں تک کہ گھوڑا جو اپنے بچے کے اوپر سے اپنا کھر اٹھا لیتا ہے اس ڈر سے کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچ جائے (یہ رحمت کے اسی ایک حصے کا اثر ہے)

1751. عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ، فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَتَرَوْنَ هٰذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ لَلّٰهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا.

(بخاری: 5999، مسلم: 6978)

1751۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ اُبل رہا تھا اور جب اسے کوئی بچہ مل جاتا تو وہ اسے پکڑ کر اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹا لیتی اور دودھ پلاتی۔ اس کو دیکھ کر نبی ﷺ نے ہم سے مخاطب ہو کر پوچھا: تم لوگوں کا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک سکتی ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اگر وہ اس بات پر قادر ہو کہ نہ پھینکے تو کبھی آگ میں نہ پھینکے گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ اپنے بندوں پر اس سے کہیں زیادہ مہربان ورحیم ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے کے لیے مہربان ہے۔

1752. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ وَاذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ. فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ. فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ وَأَنْتَ أَعْلَمُ، فَغَفَرَ لَهُ.

(بخاری: 7506، مسلم: 6980)

1752۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک شخص نے جس نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی مرتے وقت کہا: جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ آدھی خشکی میں بکھیر دینا اور آدھی سمندر میں ڈال دینا، اس لیے کہ اگر میں کہیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ آ گیا تو وہ مجھے ایسی سزا دے گا جو اس نے دنیا والوں میں سے کسی کو نہ دی ہوگی (اس کے وارثوں نے اس کی وصیت پر عمل کیا)۔ پھر اللہ نے سمندر کو حکم دیا اور اس نے اس کی تمام راکھ یکجا کر دی، اسی طرح خشکی کو حکم دیا، اس نے بھی جو راکھ اس پر بکھری ہوئی تھی جمع کر دی اور (اسے زندہ فرما کر) اس سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا: تیرے ڈر سے۔ اور تو یہ بات اچھی طرح جانتا ہے۔ یہ جواب سن کر اللہ نے اسے بخش دیا۔

1753. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

1753۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم

ﷺ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا ، فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ، أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ. قَالُوْا: خَيْرَ أَبٍ. قَالَ: فَإِنِّيْ لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ ، فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُوْنِيْ ، ثُمَّ اسْحَقُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ. فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ: مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ.
(بخاری:3478، مسلم:6984)

سے پہلے ایک شخص تھا جسے اللہ نے خوب مال و دولت سے نوازا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بچوں سے پوچھا: میں تمہارے لیے کیسا باپ تھا؟ انہوں نے کہا: بہترین باپ۔ کہنے لگا: لیکن میں نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا اور پیس کر جس دن تیز ہوا چل رہی ہو مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے اجزا جمع کیے اور (دوبارہ زندہ کر کے) اس سے پوچھا: تم نے کیوں یہ حرکت کی؟ کہنے لگا: میں نے تیرے خوف سے ایسا کیا تھا۔ یہ جواب سن کر اللہ نے اسے اپنی رحمت سے نوازا۔

1754. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِيْ فَقَالَ رَبُّهُ أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ أَوْ أَصَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ ، فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ أَصَابَ ذَنْبًا قَالَ: قَالَ رَبِّ! أَصَبْتُ أَوْ قَالَ أَذْنَبْتُ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِيْ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ ثَلَاثًا فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.
(بخاری:7507، مسلم:6986)

1754۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جب بندے سے گناہ ہو جاتا ہے یا شاید آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے گناہ کیا ہے (یا شاید آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر کہتا ہے: اے میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا ہے مجھے معاف فرما دے تو اللہ فرماتا ہے: کیا میرے بندے کو یہ معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر پکڑتا بھی ہے؟ اچھا اسی بات پر میں نے اسے معاف کیا۔ پھر کچھ مدت جتنی اللہ چاہتا ہے وہ رکا رہتا ہے اور پھر اس سے گناہ ہو جاتا ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا گناہ کر بیٹھتا ہے۔ پھر کہتا ہے: اے میرے رب! میں نے پھر گناہ کر لیا یا مجھ سے پھر گناہ ہو گیا تو مجھے پھر معاف فرما دے۔ اللہ فرماتا ہے: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف فرماتا ہے اور اس پر پکڑتا بھی ہے؟ میں نے اس کو معاف کیا۔ پھر وہ بندہ کچھ مدت جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتی ہے رُکا رہتا ہے اور اس کے بعد پھر گناہ کر گزرتا ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے گناہ ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر وہ کہتا ہے: اے میرے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا کہتا ہے کہ میں نے ایک اور گناہ کر لیا تو مجھے بخش دے۔ تو اللہ فرماتا ہے: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف فرماتا اور گناہوں پر پکڑتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا۔ (یہ کلمات اللہ تین بار فرماتا ہے) اب وہ جو چاہے کرے۔

1755. عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

1755۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ سے زیادہ غیرت والا اور کوئی نہیں، یہی وجہ ہے کہ اس نے تمام بے حیائیاں کھلی ہوں یا چھپی حرام کر دی ہیں اور اللہ کو حمد و ثنا سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں، یہی وجہ

مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ .

ہے کہ اس نے خود اپنی حمد فرمائی ہے۔
(بخاری:4634، مسلم:6992)

1756. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ .

1756۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ غیرت کرتا ہے اور اللہ کی غیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ مومن ایسے کام کرے جو اللہ نے حرام کیے ہیں۔ (بخاری:5223، مسلم:6995)

1757. عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ .

1757۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں۔ (بخاری:5222، مسلم:6998)

1758. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِيَ هَذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ .
(بخاری:526، مسلم:7001)

1758۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اپنے گناہ کا ذکر کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ [ہود:114]
''نماز قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور کچھ رات گزرنے پر۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں۔''
تو اس شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم کیا صرف میرے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے تمام اُمتیوں کے لیے ہے۔''

1759. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ . قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ . فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللَّهِ. قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ .
(بخاری:6823، مسلم:7006)

1759۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا گناہ کر بیٹھا ہوں جس پر حد لازم آتی ہے۔ آپ ﷺ مجھ پر حد نافذ کیجیے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس سے اس کے بارے میں کوئی سوال نہ کیا۔ پھر نماز کا وقت ہوگیا اور اس شخص نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی ﷺ نماز پڑھا چکے تو وہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ایسا گناہ کیا ہے جس پر حد لازم آتی ہے تو آپ ﷺ مجھ پر حکم خدا کے مطابق حد جاری کیجیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی؟ اس نے عرض کیا: ہاں، پڑھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ معاف فرما دیا۔ (یا آپ ﷺ نے فرمایا) تیری حد معاف فرما دی۔

1760. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى

1760۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے (99) انسانوں کو قتل کیا تھا۔ وہ پوچھتے پوچھتے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: کیا میری توبہ قبول

رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ نِ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا ، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا. فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَى هٰذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هٰذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ .
(بخاری:3470، مسلم:7008)

ہوسکتی ہے؟ راہب نے جواب دیا نہیں! اس شخص نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے پھر پوچھنا شروع کر دیا تو ایک شخص نے اس سے کہا: کہ فلاں بستی میں جاؤ۔ لیکن اسے راستے ہی میں موت نے آلیا تو اس نے مرتے وقت اپنے سینے کو اس بستی کے رُخ کر دیا۔ اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آپس میں جھگڑنے لگے۔ اللہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ تو اس کے قریب ہو جا اور اس بستی کو (جہاں سے وہ چلا تھا) حکم دیا کہ تو اس سے دور ہو جا اور فرشتوں کو حکم دیا کہ دونوں بستیوں سے اس کا فاصلہ ناپو، چنانچہ جب پیمائش کی گئی تو وہ شخص (دوسری بستی کے مقابلے میں) توبہ والی بستی سے ایک بالشت قریب تھا۔ اس لیے اس کی بخشش ہوگئی۔

1761. عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوَى. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ ﴿ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ﴾. (بخاری:2441، مسلم:7015)

1761۔ صفوان بن محرز مازنی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑے چلا جا رہا تھا۔ راستے میں ایک شخص ملا۔ اس نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ نے نبی ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کے قریب ہو کر اس پر اپنی رحمت کا دامن ڈالے گا۔ اور اس میں اسے چھپا لے گا پھر اس سے پوچھے گا: کیا تو اپنے فلاں گناہ کا اعتراف کرتا ہے؟ بندہ کہے گا: ہاں اے میرے رب! جب اس سے اس کے تمام گناہوں کا اقرار کرالے گا اور بندہ اپنے دل میں یہ سمجھ رہا ہوگا کہ بس میں تو اب ہلاک ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تیرے گناہوں کو دنیا میں پوشیدہ رہنے دیا۔ آج بھی تیرے گناہوں کو بخش رہا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ تھما دیا جائے گا۔ لیکن کافروں اور منافقوں سے معاملہ مختلف ہوگا۔ اور گواہ کہیں گے: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھوٹ بولا۔ لہٰذا ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

1762. عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيدُ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ

1762۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک کے سوا کسی ایسے غزوے میں شرکت سے محروم نہیں رہا جس میں خود نبی ﷺ شریک ہوئے ہوں البتہ میں غزوہ بدر میں شریک نہیں تھا لیکن آپ ﷺ کسی ایسے شخص پر ناراض نہیں ہوئے جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوسکا تھا۔ دراصل بدر کے موقعہ پر نبی ﷺ قریش کے قافلہ پر حملہ کرنے نکلے تھے کہ اللہ نے اتفاق سے مسلمانوں کا سامنا دشمن سے کرا دیا تھا۔ میں عقبہ کے موقع پر بھی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا (جب ہم نے مسلمان ہونے کا عہد کیا تھا) میں یہ

تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِيْ بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا كَانَ مِنْ خَبَرِيْ أَنِّيْ.

لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْغَزَاةِ. وَاللّٰهِ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِيْ قَبْلَهُ رَاحِلَتَانِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِيْ تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرِيْدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرّٰى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَرٍّ شَدِيْدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيْدًا وَمَفَازًا وَعَدُوًّا كَثِيْرًا فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوْا أُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِيْ يُرِيْدُ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَثِيْرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيْدُ الدِّيْوَانَ.

قَالَ كَعْبٌ فَمَا رَجُلٌ يُرِيْدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ وَحْيُ اللّٰهِ وَغَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِيْنَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلَالُ وَتَجَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ فَطَفِقْتُ أَغْدُوْ لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ أَنَا قَادِرٌ عَلَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَمَادٰى بِيْ حَتّٰى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِيْ شَيْئًا فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوْا لِأَتَجَهَّزَ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ بِيْ حَتّٰى أَسْرَعُوْا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ وَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ وَلَيْتَنِيْ فَعَلْتُ فَلَمْ يُقَدَّرْ لِيْ ذٰلِكَ فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَطُفْتُ فِيْهِمْ

پسند نہیں کرتا کہ مجھے بیعت عقبہ کے بدلے میں غزوہ بدر میں شرکت کا موقع ملتا۔ اگرچہ بدر لوگوں میں عقبہ سے زیادہ مشہور ہے۔

(میں غزوہ تبوک میں شریک نہیں ہو سکا تھا۔) میں جس زمانے میں تبوک سے پیچھے رہا اتنا صحت مند اور خوش حال تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی جمع نہ ہوئی تھیں۔ اس موقع پر میرے پاس دو اونٹنیاں موجود تھیں ۔ نبی ﷺ جب بھی کسی جنگ کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ توریہ سے کام لیتے ہوئے کسی اور مقام کا نام لیا کرتے تھے لیکن غزوہ تبوک کی تیاری نبی ﷺ نے سخت گرمی کے موسم میں کی تھی۔ دور کا سفر تھا۔ راستہ ایسا بے آب و گیاہ اور سنگلاخ تھا جس میں ہلاکت کا خوف تھا، دشمن زیادہ تعداد میں تھے۔ اس لیے آپ ﷺ نے مسلمانوں کو کھول کر ہر بات بتا دی تا کہ جنگ کی تیاری پورے اہتمام سے کر لیں اور انھیں وہ سمت بھی بتا دی جدھر جانا تھا۔ نبی ﷺ کے ساتھ مسلمانوں کی تعداد بھی اتنی کثیر تھی جس کو کسی رجسٹر میں درج نہیں کیا جا سکتا تھا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صورت حال ایسی تھی کہ جو شخص لشکر سے غائب ہونا چاہتا وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ نہ چلے گا۔ نبی ﷺ نے اس غزوے کا ارادہ ایسے وقت کیا جب پھل پک چکے تھے۔ اور ہر طرف سایہ عام تھا، آپ ﷺ نے جہاد کی تیاری کی ۔ مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ خوب تیاری کی۔ اور میری یہ کیفیت تھی کہ میں صبح کے وقت اس ارادے سے نکلتا کہ میں بھی باقی مسلمانوں کے ساتھ مل کر تیاری کروں گا لیکن جب شام کو واپس آتا تو کوئی فیصلہ نہ کر سکتا۔ پھر میں اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا کہ میں تیاری مکمل کرنے پر پوری طرح قادر ہوں، اسی طرح وقت گزرتا رہا۔ لوگوں نے زور شور سے تیاری کر لی۔ ایک صبح کو نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھ مسلمان روانہ ہو گئے ۔ میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آپ ﷺ کی روانگی کے ایک یا دو دن بعد تیاری مکمل کر لوں گا اور ان سے جا ملوں گا۔ لیکن ان کے روانہ ہو جانے کے بعد بھی کیفیت یہی رہی کہ میں صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلتا لیکن جب گھر لوٹتا تو وہی کیفیت ہوتی (کچھ بھی نہ کر سکا ہوتا) پھر دوسری صبح کے وقت تیاری کے خیال سے نکلتا لیکن جب واپس آتا تو کچھ نہ کیا ہوتا۔ میری حالت یہی رہی حتیٰ کہ مسلمان تیز

أَحْزَنَنِي أَنِّي لَا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ النِّفَاقُ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ مَا فَعَلَ كَعْبٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَنَظَرُهُ فِي عِطْفِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِّي وَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعَنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَيَرْكَعُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ! فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ بَلَى إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنْ سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي

تیز چل کر آگے بڑھ گئے۔ میں نے پھر ارادہ کیا کہ میں بھی چل پڑوں اور ان سے جاملوں۔ کاش میں نے ایسا کر لیا ہوتا لیکن یہ سعادت میرے مقدر میں نہ تھی۔ نبی ﷺ کے چلے جانے کے بعد حالت یہ تھی کہ باہر لوگوں کے پاس جاتا اور ان میں چل پھر کر دیکھتا تو جو بات مجھے غمگین کرتی وہ یہ تھی کہ جو شخص نظر آتا وہ صرف ایسا ہوتا جس پر نفاق کا الزام تھا۔ یا پھر وہ ضعیف اور کمزور لوگ ہوتے جن کو اللہ نے معذور قرار دیا تھا۔

نبی ﷺ کو میرا خیال نہ آیا۔ حتی کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ پھر ایک موقع پر آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟ بنی سلمہ کے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اسے صحت وخوش حالی کی دو چادروں نے روک رکھا ہے۔ وہ اپنی ان چادروں کے کناروں کو دیکھنے میں مشغول ہوگا۔ یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل نے اس سے کہا: تم نے بہت بری بات کہی۔ یارسول اللہ! ہم نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ یہ گفتگو سنکر نبی ﷺ خاموش ہو گئے۔

کعب رضی اللہ عنہ بن مالک بیان کرتے ہیں۔ جب مجھے اطلاع ملی کہ رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں تو مجھے پریشانی نے آگھیرا۔ میں طرح طرح کے جھوٹے بہانے سوچنے اور یاد کرنے لگا۔ میں دل میں کہتا کہ ایسا کون سا حیلہ ہو جس سے میں نبی ﷺ کی ناراضی سے بچ سکوں۔ میں نے اپنے خاندان کے ہر سمجھ دار شخص سے بھی مدد مانگی۔ پھر جب یہ سننے میں آیا کہ نبی ﷺ بس تشریف لایا ہی چاہتے ہیں تو میرے سامنے سے ہر قسم کا جھوٹ پھٹ گیا اور میں نے جان لیا کہ میں آپ ﷺ کی ناراضگی سے کسی ایسی بات سے کبھی چھٹکارا نہیں پا سکوں گا جس میں جھوٹ کی آمیزش ہوگی بالآخر میں نے سچ بات بتانے کا فیصلہ کر لیا۔

نبی ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے۔ آپ ﷺ کا دستور تھا جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں سے ملاقات کرتے۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر ملاقات کے لیے بیٹھے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں کھا کھا کر آپ ﷺ کے سامنے عذر پیش کرنے لگے۔ ان لوگوں کی تعداد اسی (80) سے کچھ زیادہ تھی۔ نبی ﷺ نے ان کے عذروں کو قبول کر لیا، ان سے بیعت کی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی، اور ان کی نیتوں کو اللہ کے سپرد کر دیا، میں بھی

لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيْثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيْهِ إِنِّي لَأَرْجُوْ فِيْهِ عَفْوَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَاكَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ وَاللّٰهِ مَاكُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّيْ حِيْنَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُوْنِي فَقَالُوْا لِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُوْنَ اعْتَذَرْتَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُوْنَ قَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَكَ فَوَاللّٰهِ مَا زَالُوْا يُؤَنِّبُوْنِي حَتّٰى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبَ نَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي أَحَدٌ قَالُوْا نَعَمْ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيْلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيْلَ لَكَ فَقُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوْا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْعَمْرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ فَذَكَرُوْا لِيْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيْهِمَا أُسْوَةٌ فَمَضَيْتُ حِيْنَ ذَكَرُوْهُمَا لِيْ.

وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَتَغَيَّرُوْا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ فِيْ نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً.

فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِيْ بُيُوْتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَطُوْفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْ مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُوْلُ فِيْ نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ

آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے جب آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ مسکرائے لیکن ایسی مسکراہٹ جس میں غصے کی آمیزش تھی۔ پھر فرمایا: ادھر آؤ۔ میں آگے بڑھا اور آپ ﷺ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا: اگر آپ ﷺ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو میں ضرور یہ خیال کرتا کہ میں کسی عذر بہانے سے اس کے غضب سے نجات پا سکتا ہوں کیونکہ میں بولنا اور دلیل دینا جانتا ہوں، لیکن مجھے یقین ہے آج میں آپ ﷺ کے سامنے جھوٹ بول کر آپ ﷺ کو راضی بھی کرلوں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اصل حقیقت بتا دے گا۔ آپ ﷺ مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گے۔ اگر میں آپ ﷺ سے ساری بات سچ سچ بیان کر دوں تو آپ ﷺ مجھ سے ناراض تو ہوں گے مجھے امید ہے اس صورت میں اللہ مجھے معاف فرما دے گا۔ مجھے کوئی معذوری نہ تھی میں اتنا طاقت ور اور خوش کبھی نہ تھا جتنا اس وقت تھا جس میں آپ ﷺ کے ساتھ جانے سے رہ گیا۔ میری گفتگو سن کر نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص ہے جس نے صحیح بات بتائی۔ پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اچھا جاؤ اور انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تمہارے بارے میں کوئی فیصلہ فرمائے۔ میں اٹھ گیا۔ جب جانے لگا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ بھی میرے ساتھ چلنے لگے۔ انھوں نے کہا: ہمارے علم میں نہیں کہ تم آج سے پہلے کبھی کوئی گناہ کیا ہو۔ تم نبی ﷺ کی خدمت میں عذر پیش کیوں نہیں کرتے جیسا کہ دوسرے پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کیے۔ تم نے جو گناہ کیا اس کی تلافی کے لیے تو نبی ﷺ کی استغفار تمہارے لیے کافی تھی۔ ان لوگوں نے مجھے اتنی ملامت کی کہ ایک دفعہ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں واپس جاؤں اور جو کچھ میں نے آپ ﷺ سے کہا تھا اس کے بارے میں کہوں کہ وہ جھوٹ تھا (اور کوئی عذر پیش کروں)۔ پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا یہ معاملہ جو میرے ساتھ پیش آیا ہے میرے علاوہ کسی اور کے ساتھ بھی ہوا ہے؟ وہ کہنے لگے ہاں! دو اور آدمیوں نے بھی وہی کچھ کہا جو تم نے کہا۔ اور ان کو بھی وہی جواب ملا جو تم کو ملا۔ میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے بتایا: ایک مرارۃ بن الربیع العمری رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ۔ انھوں نے میرے سامنے دو ایسے نیک آدمیوں کے نام لیے جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکے تھے۔ ان کا طرز عمل میرے لیے قابل تقلید مثال تھا۔ ان دونوں کا ذکر سن

بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ لَا ثُمَّ أُصَلِّيْ قَرِيْبًا مِنْهُ فَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلٰى صَلَاتِيْ أَقْبَلَ إِلَيَّ وَإِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ أَعْرَضَ عَنِّيْ

حَتّٰى إِذَا طَالَ عَلَيَّ ذٰلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِيْ قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ. فَقُلْتُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِيْ أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَسَكَتَ. فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ.

قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ بِسُوْقِ الْمَدِيْنَةِ إِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيْعُهُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ مَنْ يَدُلُّ عَلٰى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيْرُوْنَ لَهُ حَتّٰى إِذَا جَاءَنِيْ دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ فَإِذَا فِيْهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ.

بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا وَهٰذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّوْرَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا حَتّٰى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُوْنَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِيْنَ إِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِيْنِيْ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلٰى صَاحِبَيَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِيْ بِأَهْلِكِ فَتَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ.

قَالَ كَعْبٌ فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُوْلَ

کر میں آگے چل پڑا۔ اور نبی ﷺ نے باقی تمام پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تینوں کے ساتھ بات چیت کرنے سے لوگوں کو منع فرما دیا۔ لوگ ہم سے دور رہنے لگے۔ ہمارے لیے اس حد تک بدل گئے کہ میں محسوس کرنے لگا یہ کوئی اجنبی سرزمین ہے۔ ہم پچاس دن تک اسی حال میں رہے۔

میرے دونوں ساتھی تھک ہار کر گھر میں بیٹھ گئے اور روتے رہے۔ میں چونکہ سب سے جوان اور طاقت ور تھا میں باہر نکلا کرتا تھا، مسلمان کے ساتھ نماز شریک ہوتا۔ بازاروں میں پھرتا لیکن مجھ سے کوئی شخص بات نہ کرتا تھا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا اس وقت جب آپ ﷺ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف فرما ہوتے۔ میں جب آپ ﷺ کو سلام کرتا تو اپنے دل میں یہی سوچتا میرے سلام کے جواب میں نبی ﷺ کے لب مبارک ہلے تھے یا نہیں؟ میں آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا۔ نظروں سے آپ ﷺ کی طرف دیکھتا رہتا۔ جس وقت میں نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف دیکھتا تو آپ ﷺ دوسری طرف دیکھنے لگتے۔

جب لوگوں کی یہ بے رخی بہت طویل اور ناقابل برداشت ہوگئی تو ایک دن میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے گھر کی دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا، وہ میرے چچازاد بھائی اور میرے گہرے دوست تھے۔ میں نے انہیں سلام کیا لیکن انھوں نے میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ! میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم میرے بارے میں نہیں جانتے کہ میں اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں؟ لیکن وہ خاموش رہے۔ میں نے ان سے دوبارہ یہی سوال کیا۔ وہ پھر خاموش رہے۔ میں نے بات دہرائی تو کہنے لگے: اللہ اور رسول اللہ ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور منہ موڑ کر واپس چل پڑا اور دیوار پھلانگ کر باہر آ گیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک دن مدینے کے بازار میں سے گزر رہا تھا، میں نے دیکھا کہ علاقہ شام کا ایک نبطی جو مدینہ میں غلہ فروخت کرنے آیا تھا لوگوں سے پوچھ رہا ہے: کوئی ہے جو مجھے کعب رضی اللہ عنہ بن مالک کا گھر بتا سکے؟ لوگ میری طرف اشارہ کر کے اسے بتانے لگے (کہ وہ ہے) جب وہ میرے پاس آیا تو اس نے مجھے غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا جس میں لکھا ہوا تھا: امابعد! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے صاحب نے تم پر زیادتی کی

اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا يَقْرَبْكِ قَالَتْ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلٰى شَيْءٍ وَاللّٰهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلٰى يَوْمِهِ هٰذَا فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ كَمَا أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَمَا يُدْرِينِي مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ حَتّٰى كَمَلَتْ لَنَا خَمْسُوْنَ لَيْلَةً مِنْ حِيْنَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِيْنَ لَيْلَةً وَأَنَا عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللّٰهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفٰى عَلٰى جَبَلِ سَلْعٍ بِأَعْلٰى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ وَآذَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِيْنَ صَلّٰى صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُوْنَنَا وَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُوْنَ وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا وَسَعٰى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفٰى عَلَى الْجَبَلِ وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاهُ وَاللّٰهِ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَانْطَلَقْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنُّوْنِي بِالتَّوْبَةِ يَقُوْلُوْنَ لِتَهْنِكَ تَوْبَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ قَالَ كَعْبٌ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

ہے حالانکہ تم کو اللہ نے اس لیے نہیں بنایا کہ تم ذلیل وخوار اور برباد ہو۔ تم ہمارے پاس آ جاؤ ہم تم کو تمہاری حیثیت کے مطابق عزت ومرتبہ دیں گے۔ میں نے یہ خط پڑھا تو دل میں کہا: یہ بھی ایک امتحان ہے وہ خط میں نے تنور میں جلا دیا۔

جب پچاس دنوں میں سے چالیس راتیں گزر گئیں تو میرے پاس نبی ﷺ کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ اس نے کہا: نبی ﷺ نے تم کو حکم دیا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ۔ میں نے پوچھا: اسے طلاق دے دوں؟ یا کیا کروں؟ کہنے لگا: نہیں طلاق نہیں، بلکہ اس سے علیحدہ ہو جاؤ اور اس کے قریب نہ جاؤ۔ میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی قسم کا حکم دیا گیا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: تم اپنے میکے چلی جاؤ اور جب تک اللہ اس معاملے کا فیصلہ نہ کرے تم وہیں رہو۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ ایک بوڑھا ہے۔ اس کے پاس کوئی خادم نہیں۔ کیا آپ ﷺ نا پسند فرمائیں گے کہ میں اس کی خدمت کرتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن تم اس کے قریب نہ جانا۔ اس نے عرض کیا: انھیں تو کسی بات کا ہوش نہیں۔ اللہ کی قسم! جس دن یہ معاملہ پیش آیا ہے وہ رو رہے ہیں۔ یہ سن کر میرے خاندان کے لوگوں نے مجھے مشورہ دیا کہ اگر تم بھی نبی ﷺ سے اپنی بیوی کے سلسلے میں اجازت لے لو تو کیا حرج ہے۔ جیسے آپ ﷺ نے ہلال ابن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت دے دی ہے میں نے کہا: میں اس سلسلے میں نبی ﷺ سے ہرگز اجازت نہ لوں گا۔ میرے اجازت طلب کرنے پر آپ ﷺ کیا جواب دیں؟ کیونکہ میں ایک جوان شخص ہوں۔ اس کے بعد دس ان اور گزر گئے۔ جس دن سے نبی ﷺ نے لوگوں کو ہمارے ساتھ بول چال بند کرنے کا حکم دیا اس دن سے پچاس دن پورے ہو گئے، پچاسویں رات کی صبح کو میں اپنے ایک گھر کی چھت پر صبح کی نماز سے فارغ ہو کر بیٹھا تھا۔ میری حالت وہی تھی جس کا ذکر اللہ نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین پر اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چلی تھی۔ اچانک میں نے کسی پکارنے والے کی آواز سنی جو کوہ سلع پر چڑھ کر اپنی بلند ترین آواز میں پکار رہا تھا: اے کعب رضی اللہ عنہ بن مالک! خوش ہو جاؤ۔ یہ سنتے

فَإِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِاللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللهِ مَا قَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ وَلَا أَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ.

قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ أَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ إِنَّمَا نَجَّانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ فَوَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هٰذَا كَذِبًا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيتُ.

وَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ ﴿ لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴾

فَوَاللهِ مَا أَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذَبْتُهُ فَأَهْلِكَ

ہی میں سجدے میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ مصیبت کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ نبی ﷺ نے نمازِ فجر کے بعد اعلان فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی ہے۔ لوگ ہمیں خوشخبری دینے چل پڑے۔ کچھ لوگ خوشخبری دینے میرے دوسرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے۔ ایک شخص گھوڑا دوڑا کر میری طرف چلا اور ایک دوڑنے والا جو قبیلہ اسلم کا فرد تھا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور اس کی آواز گھوڑے سے تیز نکلی۔ جب وہ شخص جس کی آواز سے میں نے خوشخبری سنی تھی میرے پاس پہنچا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر خوشخبری دینے کے انعام میں اسے پہنا دیے۔ میرے پاس ان دن کپڑوں کے علاوہ اور کوئی جوڑا نہ تھا۔ اس لیے میں نے دو کپڑے ادھار مانگ کر پہنے اور نبی ﷺ کی خدمت میں جانے کے لیے چل پڑا۔ راستے میں لوگ مجھ سے ملتے اور توبہ قبول ہونے کی مبارک باد کہتے: تم کو مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول کی معاف کر دیا۔

حضرت کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو نبی ﷺ تشریف فرما تھے۔ لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ دوڑتے ہوئے آئے۔ انھوں نے مجھے مبارک باد دی۔ مہاجرین میں سے ان کے سوا اور کوئی شخص میری طرف اٹھ کر نہیں آیا۔ میں حضرت طلحہ ؓ کے اس سلوک کو کبھی نہیں بھولا۔

حضرت کعب ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے خوشی سے دمکتے چہرے کے ساتھ فرمایا: تم کو آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں میں سے بہتر ہے تو تمہاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ معافی آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ فرمایا: نہیں! یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ نبی ﷺ جس وقت خوش ہوتے تھے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک اس طرح دمک اٹھتا تھا جیسے وہ چاند کا ٹکڑا ہو۔ ہم اسی چیز کو دیکھ کر جان لیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ خوش ہیں۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ اس توبہ کی خوشی میں میں چاہتا ہوں کہ اپنا مال اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے صدقہ دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: سب نہیں! کچھ مال اپنے پاس بھی رکھو، ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: اچھا میں اپنا وہ حصہ جو خیبر میں ہے روکے لیتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ﷺ چونکہ اللہ نے مجھے سچ کی

كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ ﴾

قَالَ كَعْبٌ وَكُنَّا تَخَلَّفْنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتّٰى قَضَى اللّٰهُ فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ ﴿ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ﴾ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

(بخاری:4418، مسلم:7016)

برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں اپنی اس توبہ کی خوشی میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ کہوں گا۔ اللہ کی قسم! میرے علم میں کوئی یا ایسا مسلمان نہیں جس کا سچ بولنے کے سلسلے میں اللہ نے اتنا عمدہ امتحان لیا جو جتنا میرا اس دن لیا ہے۔ جس دن میں نے نبی ﷺ کے روبرو یہ عہد کیا تھا۔ میں نے جس دن نبی ﷺ سے یہ بات کہی اس دن سے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے توقع ہے کہ اللہ باقی ماندہ زندگی میں بھی مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا۔

اس موقع پر اللہ نے نبی ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾[التوبہ آیت 117 تا 119] ''اللہ نے نبی ﷺ پر اور ان انصار و مہاجرین پر توجہ فرمائی جنہوں نے تنگی کے وقت نبی ﷺ کا ساتھ دیا اگرچہ ان میں سے کچھ لوگوں کے دل ڈگمگانے لگے تھے۔ لیکن پھر اللہ نے ان پر توجہ فرمائی۔ بے شک اللہ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ اور اسی طرح ان تین آدمیوں پر بھی اللہ نے توجہ فرمائی، جن کا معاملہ اٹھا رکھا گیا تھا۔ یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے بچنے کے لیے خود اللہ کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ تو پھر اللہ نے ان پر رحمت کی نظر کی تاکہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو۔''

اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ نے دین اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اس کے بعد سے اللہ نے مجھے جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے سب بڑی نعمت یہ ہے کہ مجھے نبی ﷺ سے سچ بولنے کی توفیق عطا ہوئی۔ میں جھوٹ بول کر ہلاک نہ ہوا جیسے دوسرے وہ لوگ ہلاک ہو گئے جنھوں نے جھوٹ بولا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نزولِ وحی کے وقت ان لوگوں کے بارے میں ایسے الفاظ

استعمال فرمائے جس سے زیادہ بُرے الفاظ کسی اور کے لیے نہیں فرمائے:
﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ رِجْسٌ ۫ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ﴾[التوبۃ:95۔96] ''یہ لوگ تمہاری واپسی پر تمہارے سامنے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔ لہٰذا تم ان سے درگزر کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے جو ان کے کرتوتوں کا بدلہ ہے۔ یہ تمہارے سامنے قسمیں کھائیں گے تا کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ لیکن اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو اللہ ہرگز ایسے نافرمانوں سے راضی نہیں ہوگا۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تینوں کا معاملہ ان لوگوں کے معاملے سے ملتوی کر دیا گیا جب کے عذر نبی ﷺ نے ان کی قسموں کی بنا پر قبول کر لیے اور ان سے بیعت کی اور ان کے گناہ معاف ہونے کی دعا فرمائی تھی۔ ہمارے مقدمے کا فیصلہ معلق کر دیا تھا حتی کہ اس فیصلہ اللہ نے فرمایا۔ اسی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: ﴿ وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ﴾ اور وہ تینوں جب کا فیصلہ ملتوی کر دیا گیا تھا، ان کی توبہ قبول کی گئی۔ اس آیت میں ﴿ خُلِّفُوْا ﴾ سے مراد یہ نہیں ہے کہ انھیں جہاد سے پیچھے چھوڑ دیا گیا تھا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان کو معلق چھوڑ دیا گیا تھا ان کے مقدمے کا فیصلہ موخر کر دیا گیا تھا جب کے ان لوگوں کے عذر قبول کر لیے گئے تھے جنھوں نے قسم کھا کھا کر عذر پیش کیے تھے۔

1763. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا. قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ أَزْوَاجِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ.

قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيْهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ فَكُنْتُ أُحْمَلُ فِيْ هَوْدَجِي وَأُنْزَلُ فِيْهِ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ

1763۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں نے جو کچھ کہا تھا اس کے بارے میں ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے اور جس کا نام قرعہ میں نکلتا اسے اپنے ساتھ سفر میں لے جاتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر نبی ﷺ نے جب ہمارے درمیان قرعہ اندازی کی تو میرا نام نکلا۔ میں آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی۔ یہ واقعہ حکم حجاب نازل ہونے کے بعد کا ہے۔ اس لیے مجھے کجاوے میں سوار کر دیا جاتا اور اسی میں بیٹھے بیٹھے اتار لیا جاتا۔ ہم سفر پر روانہ ہو گئے۔ جب نبی کریم ﷺ اس غزوے سے فارغ ہو گئے اور واپسی کا سفر

اللّٰه ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَافِلِينَ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّٰى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلٰى رَحْلِي فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ. قَالَتْ: وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يُرَحِّلُونِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلٰى بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ عَلَيْهِ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَهْبُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ خِفَّةَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَفَعُوهُ وَحَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ فَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا مِنْهُمْ دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأٰى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَكَانَ رَآنِي قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللّٰهِ مَا تَكَلَّمْنَا بِكَلِمَةٍ وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ وَهَوٰى حَتّٰى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلٰى يَدِهَا فَقُمْتُ إِلَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَهُمْ نُزُولٌ. قَالَتْ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَ الْإِفْكِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ

شروع ہوا اور ہم لوگ مدینے سے دو پڑاؤ کے فاصلے پر پہنچ گئے تو ایک رات کوچ کا اعلان کر دیا گیا۔ میں کوچ کا اعلان سن کر اٹھی اور لشکر سے دور جا کر رفع حاجت سے فارغ ہوئی، جب لوٹ کر اپنے کجاوے کے قریب پہنچی اور میں نے اپنے سینے کو چھو کر دیکھا تو میرا ظفار کے نگینوں کا ہار ٹوٹ کر کہیں گر چکا تھا۔ میں واپس جا کر ہار ڈھونڈنے لگی۔ اس کی تلاش میں دیر ہوگئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں وہ لوگ جو میرا ہودج اٹھایا کرتے تھے، آئے اور انھوں نے میرا ہودج اٹھا کر میری اونٹنی پر جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی، رکھ دیا، وہ یہی خیال کرتے رہے تھے کہ میں ہودج کے اندر ہوں۔ اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں موٹی تازی نہ تھیں اور نہ ان پر گوشت کی تہیں چڑھی ہوتی تھیں کیونکہ کھانا تھوڑا کھاتی تھیں۔ جب ان لوگوں نے میرا ہودج اٹھایا تو اس کا ہلکا پن ان کو کچھ خلاف معمول محسوس نہ ہوا کیونکہ میں ویسے بھی ایک نوعمر لڑکی تھی۔ پھر انہوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیے۔ جب لشکر روانہ ہو گیا تو مجھے میرا ہار مل گیا اور میں لشکر کے پڑاؤ کی جگہ واپس آئی۔ اس وقت وہاں نہ کوئی پکارنے والا موجود تھا اور نہ جواب دینے والا۔ میں اس مقام کی طرف روانہ ہوئی جہاں میرا قیام تھا اور مجھے یقین تھا کہ جب وہ لوگ مجھے نہ پائیں گے تو میری طرف واپس آئیں گے۔ میں اس جگہ بیٹھی جہاں ہم نے قیام کیا تھا۔ مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا۔ میں سوگئی۔ حضرت صفوان بن معطل سلمی ثم ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے چل رہے تھے، وہ صبح کے وقت میرے پڑاؤ کی جگہ پہنچے تو انھیں کوئی سویا ہوا شخص نظر آیا۔ جب انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا، کیونکہ پردے کا حکم آنے سے پہلے انھوں نے مجھے دیکھا تھا، مجھے پہچان کر جب انھوں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ؕ پڑھا تو میں بیدار ہوگئی۔ میں نے اپنی چادر سے اپنا چہرہ ڈھک لیا۔ ہم نے آپس میں ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ نہ میں نے ان کو سوائے اِنَّا لِلّٰهِ کے کچھ اور کہتے سنا۔ پھر انھوں نے اپنے اونٹ کو بٹھانے کے لیے اس کے اگلے پاؤں زمین پر بچھا دیے۔ میں اس پر سوار ہوگئی۔ وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کر آگے آگے چلنے لگے۔ چلچلاتی دوپہر کے وقت لشکر ایک جگہ پڑاؤ کیے ہوئے تھا ہم بھی اس کے ساتھ جا ملے۔

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (بس واقعہ اتنا ہے جس کی وجہ سے جس جس نے جھوٹا الزام لگایا) وہ تباہ و برباد ہوا۔ اور اس تہمت کی سب سے زیادہ ذمہ داری جس نے اپنے سر لی وہ شخص عبداللہ بن ابی کعب سلولی (منافق) تھا۔

قَالَ عُرْوَةُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ كَانَ يُشَاعُ وَيُتَحَدَّثُ بِهِ عِنْدَهُ فَيُقِرُّهُ وَيَسْتَمِعُهُ وَيَسْتَوْشِيهِ وَقَالَ عُرْوَةُ أَيْضًا لَمْ يُسَمَّ مِنْ أَهْلِ الْإِفْكِ أَيْضًا إِلَّا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَمِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ وَحَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ فِي نَاسٍ آخَرِينَ لَا عِلْمَ لِي بِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ عُصْبَةٌ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِنَّ كِبْرَ ذَلِكَ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ إِنَّهُ الَّذِي قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْتُ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَذَلِكَ يَرِيبُنِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى خَرَجْتُ حِينَ نَقَهْتُ فَخَرَجْتُ مَعَ أُمِّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَكَانَ مُتَبَرَّزَنَا وَكُنَّا لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا قَالَتْ وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ قِبَلَ الْغَائِطِ وَكُنَّا نَتَأَذَّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ ابْنَةُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا

(اس حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی) عروہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس شخص (عبداللہ بن ابی) کی مجلس میں اس تہمت کے موضوع پر کھل کر گفتگو ہوتی۔طرح طرح کی باتیں بنائی جاتیں۔ یہ ان کی تائید کرتا، ہر بات غور سے سنتا اور اس انداز سے اس پر گفتگو کرتا جس سے بات مزید بڑھتی اور پھیلتی۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ وہ کہتے ہیں کہ ان تہمت لگانے والوں میں سے صرف چند نام معلوم ہیں۔ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا، ان کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے جب کے بارے میں مجھے علم نہیں۔ البتہ اتنا معلوم ہے کہ یہ لوگ عصبہ (گروہ) تھے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے کہ:
﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ﴾ [النور آیت:11] ''جو لوگ بہتان گھڑ لائے وہ تمہارے ہی ایک ٹولہ ہیں۔'' اور اس میں سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ عبداللہ بن ابی سلولی نے لیا تھا۔

عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کو ناپسند فرماتی تھیں کہ کوئی شخص ان کے سامنے حضرت حسان بن ثابت کو برا بھلا کہے۔ حضرت عائشہ کہا کرتی تھیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ہی نے یہ شعر کہا ہے:

فَاِنَّ اَبِيْ وَ وَالِدَتِيْ وَعِرْضِيْ
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءٌ

'' میرے باپ اور ماں اور میری آبرو تمہارے مقابلے میں حضرت محمد ﷺ کی عزت وآبرو کی حفاظت کے لیے ہیں۔''

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس کے بعد ہم مدینے میں آ گئے ۔ مدینے آنے کے بعد میں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ لوگ تہمت لگانے والوں کی باتوں پر خوب تبصرے کرتے۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں کچھ پتہ نہ تھا۔ جس بات سے مجھے کچھ شک پڑتا، یہ تھی کہ بیماری کے دنوں میں میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے وہ شفقت نہیں دیکھی جو آپ ﷺ اس سے پہلے جب میں بیمار ہوتی مجھ پر فرمایا کرتے۔ اس بیماری کے دوران آپ ﷺ میرے پاس تشریف لاتے، سلام کرتے اور (دوسروں سے) دریافت فرماتے: تمہاری اس عورت کا کیا حال ہے؟ بس یہی ایک بات تھی جس سے مجھے شک ہوتا تھا لیکن مجھے اصل شرارت کا پتہ نہ تھا۔ جب میرے مرض میں قدرے افاقہ ہوا تو میں ام مسطح رضی اللہ عنہا کے ساتھ مناصع کی طرف گئی، یہ مقام ہمارے بول و براز کی جگہ تھی اور ہم عورتیں قضائے حاجت کے لیے ایک رات کے بعد پھر اگلی رات کو جایا کرتی

شَهِدَ بَدْرًا. فَقَالَتْ: أَيْ هَنْتَاهْ وَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَتْ وَقُلْتُ مَا قَالَ فَأَخْبَرَتْنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ قَالَتْ فَازْدَدْتُ مَرَضًا عَلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ فَقُلْتُ لَهُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ أَبَوَيَّ قَالَتْ: وَأُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا قَالَتْ فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَاذَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ قَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللّٰهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَوَلَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهٰذَا قَالَتْ: فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتّٰى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَيَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ لَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلَكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ: لَمْ يُضَيِّقِ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْمِصُهُ غَيْرَ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ.

قَالَتْ: فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا

تھیں۔ یہ اس زمانے کا ذکر ہے جب ابھی ہمارے گھروں میں بیت الخلاء نہیں بنے تھے۔ ہم قدیم عربوں کی عادت کے مطابق قضائے حاجت کے لیے باہر جایا کرتے تھے۔ گھروں کے قریب لوگ بیت الخلاء بنانے سے نفرت کرتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں اور اُم مسطح رضی اللہ عنہ جو ابورہم بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں، ان کی والدہ بنت صخر بن عامر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں اور ان کا بیٹا مسطح رضی اللہ عنہ بن اثاثہ عباد بن مطلب کا بیٹا تھا۔

اپنے گھر کی طرف واپس آرہی تھی۔ ام مسطح رضی اللہ عنہ کا پاؤں اپنی چادر میں الجھ گیا اور وہ بولیں: ہلاک ہو مسطح رضی اللہ عنہ۔ میں نے کہا: تم نے بہت بُری بات کہی، کیا تم ایسے شخص کو بُرا کہنا چاہتی ہو جو غزوہ بدر میں شریک ہو چکا ہے؟ وہ کہنے لگیں: بھولی لڑکی! تم نے سنا نہیں اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے پوچھا: آخر اس نے کیا کہا؟ اس نے مجھے بتایا کہ تہمت لگانے والوں نے کیا کیا باتیں بنائی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں پہلے ہی بیمار تھی، اس کی باتیں سن کر میری بیماری میں مزید اضافہ ہوگیا۔ جب میں اپنے گھر پہنچی تو نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے سلام کیا، پھر فرمایا: اب اس عورت کا کیا حال ہے؟ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے اپنے ماں باپ کے گھر جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میرا مقصد یہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے گھر جا کر اس خبر کی تحقیق کروں۔ آپ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں نے اپنی ماں سے پوچھا: امی جان! لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ انھوں نے کہا: بیٹی اس بات کو دل پر نہ لگاؤ! ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کسی شخص کی خوبصورت بیوی ہو، وہ اسے چاہتا بھی ہو، اور اس کی سوکنیں اس میں عیب نہ نکالیں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! (تعجب ہے) کیا اب اور لوگوں نے بھی یہ باتیں بنانا شروع کر دیں؟ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس رات میں روتی رہی حتیٰ کہ صبح ہوگئی، نہ تو میرے آنسو تھمے اور نہ آنکھ لگی۔ صبح ہوئی تو اس وقت بھی میں رو رہی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب وحی آنے میں دیر ہوگئی تو نبی ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ ان دونوں سے آپ ﷺ نے اپنی زوجہ مطہرہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے علیحدگی اختیار کرلینے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اسی کے مطابق مشورہ دیا جو وہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ کی نیکی اور پاکبازی کے بارے میں

مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِي عَنْهُ أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ أَخُو بَنِي عَبْدِالْأَشْهَلِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَعْذِرُكَ فَإِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ ضَرَبْتُ عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتَ عَمِّهِ مِنْ فَخِذِهِ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ قَالَتْ وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلٰكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ وَلَوْ كَانَ مِنْ رَهْطِكَ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ قَالَتْ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَتْ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ فَبَكَيْتُ يَوْمِي ذٰلِكَ كُلَّهُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبَوَايَ عِنْدِي وَقَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ حَتَّى إِنِّي لَأَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَا أَبَوَايَ جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْنَا فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ مَا قِيلَ قَبْلَهَا وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي

جانتے تھے اور جو ان کو ازواج مطہرات کے متعلق معلوم تھا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اپنی زوجہ محترمہ کو خود سے جدا نہ کیجیے۔ ہم ان کے متعلق سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتے، لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی تنگی نہیں رکھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا اور عورتیں بہت ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی لونڈی (حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا) سے پوچھیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچ بتا دیں گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے پوچھا: اے بریرہ رضی اللہ عنہا! کیا تم نے کبھی ایسی بات دیکھی جس سے تم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر کسی قسم کا شک ہوا ہو؟ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر مبعوث فرمایا میں نے حضرت عائشہ میں کبھی کوئی ایسی بات نہیں دیکھی۔ کہ میں ان پر کسی قسم کا عیب لگاؤں، سوائے اس کے کہ وہ ایک نوعمر لڑکی ہیں جو اپنے گھر والوں کا گندھا ہوا آٹا کھلا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر کھا لیتی ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اس گفتگو کے بعد اسی دن منبر پر تشریف لائے۔ اور آپ نے عبداللہ بن ابی (منافق) کو سزا دینے کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے مسلمانو! کوئی ہے جو میرا انتقام لے اس شخص سے جس سے ایذا اور تکلیف مجھے میرے اہل بیت کے سلسلے میں پہنچی ہے؟ میں اپنے اہل بیت کے متعلق سوائے خیر کے کچھ نہیں جانتا۔ اور ان لوگوں نے اس سلسلے میں جس شخص کا نام لیا ہے میں اس کے متعلق بھی سوائے خیر کے اور کچھ نہیں جانتا۔ یہ شخص جب کبھی میرے گھر آیا میرے ساتھ آیا اور میری عدم موجودگی میں کبھی نہیں آیا۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو قبیلہ بنی عبدالاشہل میں سے تھے اُٹھے، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدلہ لوں گا اگر وہ شخص قبیلہ اوس میں سے ہوگا تو میں خود اس کو قتل کر دوں گا اگر وہ ہمارے برادر قبیلے خزرج میں سے ہوگا تو اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ بات سن کر قبیلہ خزرج میں سے ایک شخص جو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی والدہ کے چچا زاد بھائی تھے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کا نام سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھا اور یہ قبیلہ خزرج کے سردار

شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيْئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتّٰى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِّي فِيمَا قَالَ فَقَالَ أَبِي وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي أَجِيبِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا قَالَ قَالَتْ أُمِّي وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مَا أَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيْرًا إِنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَقَدْ سَمِعْتُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيْئَةٌ لَا تُصَدِّقُوْنِي وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي مِنْهُ بَرِيْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّي فَوَاللّٰهِ لَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوْسُفَ حِيْنَ قَالَ ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ ﴾ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ وَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي حِيْنَئِذٍ بَرِيْئَةٌ وَأَنَّ اللّٰهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ مُنْزِلٌ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى لَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللّٰهُ فِيَّ بِأَمْرٍ وَلٰكِنْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ بِهَا فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ مِثْلُ الْجُمَانِ وَهُوَ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي

تھے۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ نیک انسان تھے لیکن اس واقعہ پر ان کو زمانہ جاہلیت کے تعصب نے اُبھارا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے: حیات باری تعالیٰ کی قسم! تم نے جھوٹ کہا! تم اسے قتل نہیں کرو گے اور نہ تم اس کو قتل کرنے پر قادر ہو۔ اگر وہ تمہارے قبیلہ کا فرد ہوگا تو تم یہ بات پسند نہ کرو گے کہ وہ قتل کر دیا جائے۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر جو حضرت سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے اٹھے اور انھوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا قسم حیات باری تعالیٰ کی! تم نے جھوٹ کہا۔ ہم اسے ضرور قتل کریں گے اور تم منافق ہو اور منافقوں کے دفاع میں لڑ رہے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس گفتگو سے دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے اور لڑائی پر آمادہ ہو گئے۔ یہ جھگڑا ایسی حالت میں ہوا جب کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے تھے اور مسلسل دونوں قبیلوں کے لوگوں کو جھگڑے سے باز رہنے کے لیے کہہ رہے تھے حتی کہ سب لوگ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اس روز سارا دن روتی رہی، نہ میرے آنسو تھمتے تھے اور نہ مجھے نیند آتی تھی۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے والدین میرے پاس ہی تھے۔ مجھے روتے ہوئے دو راتیں اور ایک دن گزر چکا تھا، نہ آنسو رکتے تھے اور نہ نیند آتی تھی۔ حالت یہ ہوگئی کہ میں محسوس کر رہی تھی کہ رونے کی وجہ سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا۔ اسی وقت جب کہ میرے والدین میرے پاس بیٹھے تھے اور میں روئے جا رہی تھی ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اسے آنے کی اجازت دے دی۔ وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ ام المومنین بیان کرتی ہیں کہ اس تمام عرصہ میں جب سے یہ بہتان تراشی شروع ہوئی تھی، آپ ﷺ اس سے پہلے میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ اور ایک مہینہ گزر گیا تھا لیکن میرے اس معاملے کے بارے میں آپ ﷺ پر کوئی وحی نہیں اتری تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ تشریف فرما ہونے کے بعد پہلے آپ ﷺ نے تشہد پڑھا، پھر فرمایا: اما بعد! اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ اگر تم بے گناہ ہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بے گناہی ظاہر کر دے گا۔ اگر تم سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا ہے تو اللہ سے اپنے گناہ پر توبہ

أُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَسُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَتْ أَوَّلَكَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ بَرَّأَكِ قَالَتْ فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ فَإِنِّي لَا أَحْمَدُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ ﴾ الْعَشْرَ الْآيَاتِ ثُمَّ أَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَائَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أُثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللّٰهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ مَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ بَلَى وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَنْزِعُهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي. فَقَالَ لِزَيْنَبَ مَاذَا عَلِمْتِ أَوْ رَأَيْتِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِيكَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَتْ وَطَفِقَتْ أُخْتُهَا حَمْنَةُ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ ثُمَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَاكَشَفْتُ مِنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.

(بخاری:4141، مسلم:7020)

استغفار کرو۔ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جونہی نبی ﷺ نے اپنی بات ختم کی میرے آنسو اس طرح تھم گئے کہ اس کے بعد میں نے اپنے چہرے پر آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ کیا اور میں نے اپنے والد سے کہا: جو کچھ نبی ﷺ نے فرمایا ہے میری طرف سے اس کا جواب آپ دیجیے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا کہ میں اس سلسلے میں نبی ﷺ سے کیا عرض کروں۔ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا: آپ نبی ﷺ کی بات کا جواب دیجیے۔ میری والدہ نے بھی یہی کہا کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں آپ ﷺ سے کیا عرض کروں۔ اس کے بعد میں نے بات شروع کی۔ میں ایک نوعمر لڑکی تھی۔ قرآن بھی زیادہ پڑھی ہوئی نہ تھی۔ میں نے کہا: مجھے معلوم ہے آپ لوگوں نے یہ بات سنی اور وہ سب لوگوں میں بیٹھ گئی اور سب نے اس کو سچ مان لیا۔ اب اگر میں کہتی ہوں کہ میں بے گناہ ہوں تو آپ لوگوں کو میری بات کا یقین نہیں آئے گا۔ اگر میں کسی ایسے گناہ کا اعتراف کرلوں جس کے متعلق اللہ جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا اور میں بے گناہ ہوں تو آپ لوگ میرا یقین کرلیں گے۔ لوگوں کی اس حالت کے لیے سوائے حضرت یعقوب رضی اللہ عنہ کی مثال کے اور کوئی مثال نہیں پاتی اور اس موقع پر جو کچھ انھوں نے کہا تھا وہی میں کہتی ہوں کہ: ﴿ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ﴾ [سورۃ یوسف آیت 18] ''اچھا صبر کردوں گا اور عمدہ کروں گا، جو بات تم بنا رہے ہو اس پر اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے''

اس گفتگو کے بعد میں اپنا پہلو بدل کر بستر پر لیٹ گئی، میرا یقین تھا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں اور وہ میری بے گناہی ظاہر کردے گا۔ لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اللہ میرے اس معاملے میں ایسی وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت ہوتی رہے گی۔ میرے خیال میں میرا مقام و مرتبہ اس سے کہیں کمتر تھا کہ اللہ میرے بارے میں بطور خاص کلام فرمائے، البتہ مجھے یہ توقع ضرور تھی کہ نبی ﷺ کو خواب میں کوئی ایسی بات نظر آجائے گی جس سے اللہ میری بے گناہی ثابت کردے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ نہ تو نبی ﷺ اپنی جگہ سے اٹھے اور نہ گھر والوں میں سے کوئی اور شخص گھر سے باہر گیا۔ آپ ﷺ پر وحی نازل ہوگئی۔ آپ پر شدید تکلیف کی وہی کیفیت طاری ہوئی جو

نزول وحی کے وقت طاری ہوا کرتی تھی حتیٰ کہ سرد موسم میں بھی اس کلام کے بوجھ کی وجہ سے جو آپ ﷺ پر نازل ہوتا تھا، آپ کے جسمِ اطہر سے موتیوں کی مانند پسینے کے قطرے ٹپکنے لگتے تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آپ ﷺ پر سے یہ کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ مسجد میں تھے اور پہلی بات جو آپ ﷺ نے فرمائی یہ تھی: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے تم کو بے گناہ قرار دے دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: یہ بات سن کر میری والدہ نے کہا: اٹھو آپ ﷺ کا شکریہ ادا کرو! میں نے کہا! میں نہیں اٹھوں گی اور سوائے اللہ عز وجل کے کسی کا شکریہ ادا نہ کروں گی۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اس موقعہ پر اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُ وا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ لَوْلَا جَآءُوْا عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ○ وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ○ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ

غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ o اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ o يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ o يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ o اَلْخَبِيْثَاتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَاتِ اُوْلٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ o

﴾ [سورۃ النور آیات 11 تا 26] ''جن لوگوں نے جھوٹی تہمت پھیلائی وہ تمہارے ہی اندر کی ایک جماعت ہے۔ لیکن اس واقعے کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمہارے آزمائش لیے بہتر ہوا۔ تم میں سے جس نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی سزا بھگتے گا۔ اور جس نے اسے پھیلانے میں بڑا حصہ لیا اس کے لیے بڑا عذاب ہے۔ جب تم لوگوں نے یہ تہمت سنی تو مسلمان مردوں اور عورتوں نے اپنے ہی بہن بھائیوں کے بارے میں نیک گمان کیوں نہ کیا؟ اور کیوں نہ کہا کہ ''یہ تو صریح بہتان ہے'' اور الزام لگانے والے کیوں چار گواہ نہ لائے۔ جب وہ گواہ نہیں لائے تو اللہ کے نزدیک وہ جھوٹے ہیں۔ اور اگر تم پر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ چکے تھے اس کے باعث تم پر کوئی بڑی آفت آ جاتی۔ جب تم اپنی زبانوں سے جھوٹی تہمت نقل کر رہے تھے اور اپنے منہ سے ایسی بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا۔ تم اسے معمولی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات تھی۔ کیوں نہ اسے سنتے ہی تم نے کہہ دیا کہ ''ہمیں زیبا نہیں کہ ہم ایسی بات منہ سے نکالیں۔ معاذ اللہ، یہ بہت بڑا بہتان ہے۔'' اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا اور اگر تم مومن ہو۔ اللہ اپنے احکام تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ بے شک جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ نرمی کرنے والا اور مہربان ہے تو تم پر کوئی آفت نازل ہو جاتی۔ اے ایمان والو، شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ جو شیطان کے نقش قدم پر چلے گا اسے وہ ہمیشہ بے حیائی اور بدی کا کام کرنے کو کہے گا۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی کبھی پاک نہ ہو سکتا۔ لیکن اللہ جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے۔ اور

اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔تم میں سے جولوگ فضل والے اور وسعت والے ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں ،مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مالی امداد نہ کریں گے بلکہ انہیں چاہیے کہ بیچاروں کو معاف کر دیں اور درگزر کریں ۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟ اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے ۔ بے شک جو لوگ پاک دامن ، بے خبر اور ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ اس دن جب کہ ان کے خلاف خود ان کی اپنی زبانیں، اپنے ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے کہ وہ یہ کام کرتے تھے۔اس دن اللہ ان کے کاموں کا انہیں پورا پورا بدلہ دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی حق ہے اور سب کچھ واضح کرنے والا ہے ۔ بُری عورتیں برے مردوں سے اور برے مرد بری عورتوں سے لگاؤ رکھتے ہیں ۔ اسی طرح نیک عورتیں ،نیک مردوں سے اور نیک مرد نیک عورتوں سے لگاؤ رکھتے ہیں ۔ نیک لوگ ان باتوں سے بری ہیں جو ان کے بارے میں پھیلائی گئی ہیں ۔ان کے لیے آخرت میں بخشش ہے اور عزت کی روزی ۔''

یہ آیات اس وقت اللہ نے میری بے گناہی کے سلسلے میں نازل فرمائی تھیں ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مسطح بن اثاثہ کی مالی امداد کرتے تھے لیکن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: مسطح رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں جو کچھ کہا ہے اس کے بعد میں ان پر کوئی رقم خرچ نہ کروں گا۔اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ ﴾ اس آیت کے نازل ہونے پر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں اللہ کی قسم ! میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت فرما دے۔انھوں نے مسطح رضی اللہ عنہ کا خرچہ جو انہیں پہلے دیا کرتے تھے پھر سے جاری کر دیا اور کہا: اب میں یہ خرچ کبھی بند نہ کروں گا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس معاملے کے متعلق ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی پوچھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم کیا جانتی ہو؟ یا تم نے کیا دیکھا ہے؟ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا تھا: یا رسول اللہ! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کے معاملے میں احتیاط برتتی ہوں اللہ کی قسم! میں سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں جانتی ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش ہی تھیں جو میرے ہم پلہ ہونے کا دعویٰ کرتی

تھیں لیکن ان کی پرہیز گاری نے ان کو بچا لیا جب کہ ان کی بہن حمنہ رضی اللہ عنہا جو ان کی حمایت میں ہمیشہ لڑتی رہتی تھیں۔ دوسرے تہمت لگانے والوں کے ساتھ شریک ہو کر برباد ہو گئیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ شخص جس کو میرے ساتھ تہمت میں ملوث کیا گیا کہتا تھا: پاک صرف اللہ کی ذات ہے، لیکن قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے آج تک کبھی کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بعد میں وہ آدمی اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے۔

1764. عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَانِي الَّذِىْ ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللّٰهُ وَأَثْنَي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِي اُنَاسٍ ابَنُوْا اَهْلِيْ وَاَيْمُ اللّٰهُ مَا عَلِمْتُ عَلَي اَهْلِي مِنْ سُوْءٍ وَاَبَنُوْهُمْ بِمَنْ وَاللّٰهُ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ قَطُّ ، وَلاَ يَدْخُلُ بَيْتِي قَطُّ اِلَّا وَاَنَا حَاضِرٌ وَلاَ غِبْتُ فِي سَفَرٍ اِلَّا غَابَ مَعِيْ قَالَتْ: وَلَقَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ بَيْتِىْ فَسَاَلَ عَنِّيْ خَادِمَتِيْ. فَقَالَتْ لا وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا اِلَّا اَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتّي تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَاْكُلَ خَمِيْرَهَا اَوْ عَجِيْنَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّي اَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ! وَاللّٰهُ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَي تِبْرِ الذَّهَبِ الْاَحْمَرِ وَبَلَغَ الْاَمْرُ اِلَي ذٰلِكَ الرَّجُلِ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ! مَا كَشَفْتُ كَنَفَ اُنْثٰي قَطُّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُتِلَ شَهِيْدًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

(بخاری: 4757، مسلم: 7022)

1764۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب میرے متعلق الزام تراشی کی گئی حالانکہ میں اس کے بارے میں قطعاً بے خبر تھی تو نبی ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، پہلے آپ ﷺ نے کلمۂ شہادت پڑھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جو اس کے شایان شان ہے۔ اس کے بعد فرمایا: تم لوگ مجھے مشورہ دو، ان اشخاص کے بارے میں جنہوں نے میرے اہل بیت پر تہمت لگائی ہے۔ اللہ کی قسم! اپنے اہل و عیال کے متعلق میرے علم میں کبھی کوئی بری بات نہیں آئی۔ اور جس کو میرے اہل بیت کے ساتھ اس الزام میں ملوث کیا گیا ہے میں اس کے متعلق بھی کسی قسم کی کوئی بُری بات نہیں جانتا۔ وہ شخص کبھی میرے گھر میں میری غیر حاضری میں نہیں آیا اور جب کبھی میں سفر کی وجہ سے خود غیر حاضر ہوا ہوں وہ بھی میرے ساتھ گیا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے میری خادمہ سے میرے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ہرگز نہیں! اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کبھی کسی قسم کا عیب نہیں پایا سوائے اس کے کہ وہ (کبھی کبھی) سو جایا کرتی ہیں اور بکری آ کر ان کا آٹا کھا جاتی ہے۔ اس خادمہ کو نبی ﷺ کے بعض اصحاب نے جھڑکا بھی، بلکہ سخت سست کہا، لیکن اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں اسی طرح جانتی ہوں جیسے ایک صراف خالص سونے کے ٹکڑے کے بارے میں جانتا ہے۔ جب اس تہمت کی اطلاع اس شخص کو پہنچی جس کے ساتھ مجھے اس الزام میں ملوث کیا گیا تھا تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے آج تک کبھی کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا! ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ آدمی بعد میں شہادت کے مرتبے پر فائز ہوا۔

50...... کتاب صفات المنافقین و احکامھم

منافقوں کے بارے میں

1765۔ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيْهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ لِأَصْحَابِهِ: لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَرْسَلَ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَسَأَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِيْنَهُ مَا فَعَلَ قَالُوْا كَذَبَ زَيْدٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِمَّا قَالُوْا شِدَّةٌ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيْقِيْ فِيْ ﴿ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ ﴾ فَدَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَقَوْلُهُ ﴿ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ﴾ قَالَ كَانُوْا رِجَالًا أَجْمَلَ شَيْءٍ.
(بخاری:4902، مسلم:7024)

1765۔حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر پر گئے جس میں لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی ۔عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کے قریب ہیں کچھ نہ دو تا کہ وہ آپ ﷺ کو چھوڑ جائیں اور اس نے بھی یہ کہا کہ ہم ذرا مدینے واپس پہنچ لیں تو جو عزت والا ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال باہر کرے گا۔ یہ سن کر میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا۔ میں نے آپ ﷺ کو سب باتیں بتا دیں، آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کے پاس وہ آدمی بھیج کر اس سے پچھوایا۔ اس نے قسم کھا کر مجھے جھٹلانے کی کوشش کی اور کہا میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی ۔لوگ کہنے لگے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ کہا ہے۔ ان لوگوں کی اس بات سے مجھے شدید رنج ہوا۔ اللہ نے سورۃ منافقون نازل فرما کر مجھے سچا ثابت کر دیا۔ پھر نبی ﷺ نے انھیں بلوایا تا کہ ان کے لیے دعا کریں کہ اللہ ان کا قصور معاف فرما دے مگر انھوں نے اپنے سر موڑ لیا(نہ آئے)اللہ نے جو فرمایا ہے: ﴿ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ ﴾ ''یہ دیکھنے میں ایسے نظر آتے ہیں گویا ٹیک لگائی ہوئی لکڑیاں ہیں۔'' تو اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ بظاہر بہت اچھے اور خوبصورت تھے۔

1766۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِيْقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ .

1766۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب عبداللہ بن ابی کو قبر میں اتارا جا چکا تو نبی ﷺ تشریف لائے ،اسے نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالا اور اپنی قمیص مبارک اسے پہنائی۔ (بخاری:1270، مسلم:7025)

1767۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ قَمِيْصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيْهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ. فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيْصَهُ. فَقَالَ آذِنِّيْ أُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ

1767۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو اس کا بیٹا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی قمیص مبارک مجھے عطا فرما دیجیے تا کہ میں اسے (عبداللہ بن ابی کو) آپ ﷺ کی قمیص کا کفن دوں اور آپ اس کے لیے دعائے رحمت و مغفرت کیجیے۔ چنانچہ نبی رحمت نے اپنی قمیص اسے عطا فرما دی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں اس کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔لہٰذا ان لوگوں نے

عَنْهُ. فَقَالَ: أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ، قَالَ ﴿ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ ، فَنَزَلَتْ ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ﴾

(بخاری:1269، مسلم:7027)

آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ پھر جب نبی ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا دامن پکڑ کر عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اللہ نے آپ کو منافقوں کی نماز جنازہ پڑھانے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے

﴿ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ۗ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴾ [التوبہ:80] "اے نبی آپ خواہ ایسے لوگوں کے لیے بخشش کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کے لیے استغفار کریں گے تو اللہ انہیں ہرگز معاف نہ کرے گا۔" لہٰذا آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی اس پر آیت نازل ہوئی: ﴿ وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِ ﴾ [التوبہ:84] "آئندہ ان میں سے جو کوئی مرے اس کی نماز جنازہ بھی آپ ﷺ نہ پڑھنا اور نہ کبھی اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔"

1768. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ ﴾ الْآيَةَ قَالَ كَانَ رَجُلَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ ثَقِيفَ أَوْ رَجُلَانِ مِنْ ثَقِيفَ وَخَتَنٌ لَهُمَا مِنْ قُرَيْشٍ فِي بَيْتٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَتَرَوْنَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ حَدِيثَنَا قَالَ بَعْضُهُمْ يَسْمَعُ بَعْضَهُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ يَسْمَعُ بَعْضَهُ لَقَدْ يَسْمَعُ كُلَّهُ فَأُنْزِلَتْ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ ﴾ الْآيَةَ.

(بخاری:4817، مسلم:7029)

1768۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کے قریب (تین شخص) جن میں سے دو قرشی تھے اور ایک ثقفی، یا دو ثقفی تھے اور ایک قرشی جمع ہوئے۔ ان کے پیٹوں کی چربی زیادہ اور عقل وشعور کم تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا اللہ ہماری باتیں سنتا ہے؟ دوسرا کہنے لگا: سنتا ہے اگر ہم بلند آواز سے بولیں اور اگر چپکے چپکے باتیں کریں تو نہیں سنتا۔ تیسرا کہنے لگا: اگر وہ بلند آواز میں کی گئی باتیں سنتا ہے تو آہستہ آہستہ میں کی گئی باتیں بھی سنتا ہوگا۔ اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ ﴾ [حم السجدہ آیت:22] "تم اپنے آپ کو اس بات سے چھپا نہیں سکتے تھے کہ تمہارے خلاف تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہارے جسم کی کھالیں تم پر گواہی دیں گی۔ بلکہ تم نے یہ سمجھا تھا کہ تمہارے بہت سے اعمال کی اللہ کو خبر نہیں۔"

1769. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ لَا نَقْتُلُهُمْ فَنَزَلَتْ ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ ﴾.

(بخاری:1884، مسلم:7031)

1769۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ غزوہ احد کے لیے نکلے تو آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ واپس لوٹ گئے۔ مسلمانوں میں سے ایک گروہ نے کہا: ہم ان کو قتل کر دیں گے اور دوسرا کہنے لگا: ہم ان کو قتل نہیں کریں گے۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ أَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا ﴾ [النسا آیت:88] "پھر تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ منافقوں کے بارے میں تم دو گروہ ہو رہے ہو حالانکہ

1770. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوْا عَنْهُ وَفَرِحُوْا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوْا وَأَحَبُّوْا أَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا ﴾ الْآيَةَ .
(بخاری:4567، مسلم:7033)

انھوں نے جو بُرائیاں کمائی ہیں ان کی وجہ سے اللہ انہیں الٹا پھیر چکا ہے۔"

1770۔حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں منافقوں میں سے کچھ لوگ ایسا کیا کرتے تھے کہ جب نبی ﷺ کسی غزوے کے لیے نکلتے تو وہ آپ ﷺ کے ساتھ نہ جاتے اور رسول اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کرکے گھر بیٹھے رہنے پر خوش ہوتے ، پھر جب نبی واپس تشریف لے آتے تو آپ ﷺ کے سامنے قسمیں کھا کر عذر پیش کرتے اور چاہتے کہ ان کے ایسے کارناموں پر ان کی تعریف کی جائے جو انھوں نے انجام نہیں دیے۔لہٰذا یہ نازل ہوئی: ﴿ لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا ﴾[آل عمران:188]''جو لوگ آج ان کے ایسے کاموں کی تعریف کی جائے تو انہوں نے کیے ہی نہیں۔آپ ﷺ ان کو عذاب سے بری نہ سمجھیں۔''

1771. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ لِبَوَّابِهِ اذْهَبْ يَا رَافِعُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِءٍ فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ أَجْمَعُونَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ إِنَّمَا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُوْدَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ إِيَّاهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَأَرَوْهُ أَنْ قَدِ اسْتَحْمَدُوا إِلَيْهِ بِمَا أَخْبَرُوْهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ وَفَرِحُوْا بِمَا أُوتُوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ ﴾ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَوْلِهِ ﴿ يَفْرَحُوْنَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ أَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا ﴾ .
(بخاری:4568، مسلم:7034)

1771۔علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں کہ مروان نے اپنے دربان رافع سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر ہر وہ شخص عذاب کا مستحق ہے جو اپنے کیے ہوئے کاموں پر خوش ہوتا ہو، اور چاہتا ہو کہ ایسے کاموں پر بھی اس کی تعریف کی جائے جو اس نے نہیں کیے تو ہم میں سے ہر شخص کو عذاب ہوگا۔حضرت ابن عباد رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارا اس آیت سے کیا واسطہ؟ یہ آیت تو اس موقع پر نازل ہوئی تھی جب نبی نے یہود کو بلوا کر ان سے کسی بات کے بارے میں دریافت فرمایا تھا تو انہوں نے اصل بات چھپائی اور آپ ﷺ کو اس کی بجائے کچھ اور بات بتائی۔آپ ﷺ پر یہ ظاہر کیا کہ چونکہ انھوں نے آپ ﷺ کو وہ بات صحیح بتادی ہے جو آپ ﷺ نے پوچھی تھی اس لیے وہ تعریف کے مستحق ہیں۔جب وہ اصل بات چھپانے پر خوش بھی تھے۔یہ بیان کرکے حضرت ابن عباس نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَ لَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَo لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ج وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌo ﴾[آل عمران آیت 188)''یاد کرو جب اللہ نے اہل کتاب سے عہد لیا تھا کہ تمیں کتاب کو لوگوں کے سامنے ٹھیک ٹھیک بیان کرنا۔ اسے پوشیدہ نہیں رکھنا مگر انہوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا،تھوڑی قیمت

پراسے بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔ جو لوگ آج جو اپنے کرتوتوں پر خوش ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کے ایسے کاموں کی تعریف کی جائے جو انہوں نے کیے ہی نہیں تو آپ ﷺ ان کو عذاب سے بری نہ سمجھیں۔ انہیں دردناک عذاب ہوگا۔"

1772. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوْا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ. (بخاری:3617، مسلم:7040)

1772۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جو پہلے عیسائی تھا مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھ لیں اور نبی ﷺ کا کاتب بن گیا۔ پھر وہ عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد صرف اتنا ہی جانتے ہیں کہ جو میں نے ان کو لکھ کر دیا ہے۔ پھر اس کو اللہ نے ہلاک کر دیا۔ اور لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن صبح کے وقت جب انھوں نے دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے تو کہنے لگے کہ یہ نبی اور آپ کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ ہمارا ساتھی ان سے بھاگ کر آیا تھا اس لیے انہوں نے اس کی قبر کھود ڈالی۔ انھوں نے اس کے لیے پھر گڑھا کھودا اور جتنا زیادہ سے زیادہ گہرا کھود سکتے تھے کھود کر اسے اس گڑھے میں ڈال دیا، لیکن صبح کے وقت انھوں نے دیکھا کہ زمین نے پھر اس (لاش) کو باہر پھینک دیا ہے۔ ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔ لہٰذا انھوں نے اسے پڑا رہنے دیا۔

1773. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيْمُ السَّمِيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِنُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوْا ﴿ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴾. (بخاری:4729، مسلم:7045)

1773۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: قیامت کے دن (اللہ تعالیٰ کے حضور) ایک بڑا اور موٹا آدمی پیش ہوگا لیکن اللہ کے نزدیک وہ مچھر کے ایک پر کے برابر بھی وقعت نہ رکھتا ہوگا۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا): یہ آیت پڑھ لو: ﴿ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ﴾ [الکہف آیت 105] "قیامت کے دن ہم انھیں کوئی وزن نہ دیں گے۔"

1774. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللّٰهَ يَجْعَلُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلٰى إِصْبَعٍ، فَيَقُوْلُ: أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيْقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

1774۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے محمدؐ! ہمیں ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ملتا ہے کہ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ ساتوں آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھائے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی تمام مخلوقات کو ایک انگلی پر اور فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں" یہ بات سن کر نبی اس حد تک مسکرائے کہ آپ کی کچلیاں نظر آنے لگیں، گویا آپ نے اس عالم کی تصدیق فرمائی۔ یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَمَا قَدَرُ اللّٰهَ حَقَّ ﴾ [سورۃ الزمر آیت 76] "ان لوگوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس

﴿ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴾

کی قدر کرنے کا حق ہے۔ قیامت کے روز ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے۔ پاک اور بالاتر ہے وہ اس شرک سے جو لوگ کرتے ہیں۔'' (بخاری:4811، مسلم:7046)

1775. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِيْنِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ، أَيْنَ مُلُوْكُ الْأَرْضِ؟ (بخاری:6519، مسلم:7052)

1775۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ (قیامت کے دن) زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا: بادشاہ تو میں ہوں، کہاں ہیں جو زمین میں بادشاہی کے دعوے دار تھے۔؟

1776. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَرْضَ وَتَكُوْنُ السَّمٰوَاتُ بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ. (بخاری:7412، مسلم:7052)

1776۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں ہوں گے۔ فرمائے گا: بادشاہ میں ہوں۔

1777. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ لَيْسَ فِيْهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ. (بخاری:6521، مسلم:7055)

1777۔ حضرت سہل روایت کرتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے: قیامت کے دن انسانوں کو ایسی زمین پر جمع کیا جائے گا جو سفید سرخی مائل ہوگی جیسے میدے کی روٹی۔ اس وقت اس پر کسی عمارت، مکان، مینار وغیرہ کا نام ونشان نہ ہوگا۔

1778. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَكُوْنُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ. فَأَتٰى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ؟ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: تَكُوْنُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ قَالَ إِدَامُهُمْ بَالَامٌ وَنُوْنٌ قَالُوْا وَمَا هٰذَا؟ قَالَ: ثَوْرٌ وَنُوْنٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُوْنَ أَلْفًا.
(بخاری:6520، مسلم:7057)

1778۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی مانند ہوگی جسے اللہ اپنے ہاتھ سے اسی طرح الٹ پلٹ کرے گا جیسے تم لوگ سفر میں اپنی روٹی (پکاتے وقت) الٹتے پلٹتے ہوا اور یہ (روٹی) اہل جنت کی ضیافت کے لیے ہوگی۔ اسی وقت ایک یہودی آیا اور اس نے کہا: اے ابوالقاسم رضی اللہ عنہ! رحمٰن آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائے۔ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ قیامت کے دن اہل جنت کی ضیافت کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بتاؤ۔ اس نے کہا: زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی۔ یعنی وہی بات جو نبی ﷺ نے فرمائی تھی اس نے بھی کہی۔ تو آپ نے ہماری طرف دیکھا، پھر آپ ﷺ مسکرائے حتی کہ آپ ﷺ کی کچلیاں نظر آنے لگیں۔ پھر اس یہودی نے کہا! کیا میں اہل جنت کے سالن کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کہنے لگا: ان کا سالن ''بالام'' اور نون'' ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: بالام اور نون کیا ہے؟ وہ کہنے لگا: بیل اور مچھلی جن کی کلیجی کے ایک ٹکڑے سے ستر ہزار افراد سیر ہوں گے۔

1779. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

1779۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر

لَوْ آمَنَ بِيْ عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لآمَنَ بِي الْيَهُوْدُ .
(بخاری:3941، مسلم:7058)

یہودیوں میں سے دس شخص ان کے دس بڑے) مجھ پر ایمان لے آتے تو تمام یہودی مسلمان ہو جاتے ۔

1780. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ خَرِبِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيْبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوْهُ لَا يَجِيْءُ فِيْهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُوْنَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوْحُ؟ فَسَكَتَ. فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوْحٰى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلٰى عَنْهُ قَالَ ﴿ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ ﴾ وَمَا أُوْتُوْا مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًا.
(بخاری:125، مسلم:7059)

1780۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینے کے کھیتوں میں چلا جا رہا تھا اور آپ ﷺ کھجور کی لکڑی سے بنے ہوئے ایک عصا پر ٹیک دیتے ہوئے چل رہے تھے۔ اسی حالت میں ہم یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے تو ان میں سے بعض نے ایک دوسرے سے کہا: آپ سے روح کے بارے میں سوال کرو۔ بعض نے کہا: نہ پوچھو، کہیں آپ کوئی ایسی بات نہ فرما دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ پھر ان میں سے کچھ نے فیصلہ کرلیا کہ وہ آپ سے ضرور سوال کریں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا: اے ابوالقاسم! روح کیا ہے؟ یہ سوال سن کر آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ میں کھڑا ہو گیا۔ پھر جب آپ ﷺ سے بوقت نزول وحی طاری ہونے والی حالت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّيْ . وَمَآ أُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيْلًاo ﴾ [سورۃ بنی اسرائیل آیت 85] وہ آپ سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں آپ کہیں کہ روح میرے رب کے حکم سے آتی ہے مگر تم لوگوں کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔)"

1781. عَنْ خَبَّابٍ ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِيْ عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيْتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِيْ حَتّٰى أَمُوْتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوْتٰى مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ ﴿ أَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴾ .
(بخاری:2091، مسلم:7062)

1781۔ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا، اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے گیا تو وہ کہنے لگا کہ میں تم کو اس وقت تک کچھ نہیں دوں گا جب تک تم نبی ﷺ کی نبوت کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا: میں تو آپ ﷺ کی نبوت کا انکار ہرگز نہیں کروں گا خواہ تم مر جاؤ اور پھر زندہ کیے جاؤ۔ وہ کہنے لگا: اچھا تم اب مجھ سے تقاضا نہ کرو حتیٰ کہ میں مر کر دوبارہ زندہ نہ ہو جاؤں، جب میں دوبارہ زندہ ہو کر اٹھوں گا تو مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی، اور میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اَفَرَأَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَأُوْتَيَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًاo اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًاo ﴾ [سورۃ مریم آیت 77، 78] "کیا تم نے دیکھا اس شخص کو جو ہماری آیات کو ماننے سے انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تو مال اور اولاد سے نوازا جاتا رہوں گا؟ کیا اسے غیب کا

پتہ چل گیا ہے یا اس نے رحمٰن سے کوئی عہد لے رکھا ہے۔''

1782. عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ جَهْلٍ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ ﴿ وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ٥ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ﴾ الْآيَةَ.

(بخاری:4649، مسلم:7064)

1782۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو جہل نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہ دین سچا اور تیری طرف سے آیا ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسا، یا ہمیں دردناک عذاب دے اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَمَاكَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَمَاكَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاءَهٗ ط اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ٥ ﴾ [سورۃ انفال آیت 34] ''اللہ ان پر عذاب کرنے والا نہیں جب کہ آپؐ ان کے درمیان موجود ہیں اور نہ اللہ ایسا ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب دے۔ لیکن اب کیوں نہ اللہ ان پر عذاب نازل کرے جب کہ وہ مسجد حرام سے روکتے ہیں۔ اور وہ اس کعبے کے متولی نہیں ہیں۔ اس کے متولی تو صرف اللہ سے ڈرنے والے ہیں مگر اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔''

1783. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ إِنَّمَاكَانَ هٰذَا لِأَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِيْنَكَسِنِي يُوْسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتّٰى أَكَلُوا الْعِظَامَ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرٰى مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَاكَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِيْنٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ ﴾ قَالَ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهَا قَدْ هَلَكَتْ. قَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ فَاسْتَسْقٰى لَهُمْ فَسُقُوْا فَنَزَلَتْ ﴿ إِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ ﴾ فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ عَادُوْا إِلٰى حَالِهِمْ حِيْنَ أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى إِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ﴾ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ بَدْرٍ.

(بخاری:4821، مسلم:7067)

1783۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کہ (دھوئیں کا) واقعہ اس طرح پیش آیا جب قریش نے نبی ﷺ کے خلاف سرکشی اختیار کی تو آپ ﷺ نے انہیں بددعا دی کہ اے اللہ! ان پر قحط سالی بھیج جیسی قحط سالی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑی تھی۔ چنانچہ ان میں کال پڑ گیا۔ اس قدر تنگی ہوئی کہ لوگوں نے ہڈیاں تک کھا لیں اور حالت یہ ہوگئی کہ کوئی شخص جب آسمان کی طرف دیکھتا تو اسے اپنے اور آسمان کے درمیان دھواں سا نظر آتا تھا اور یہ کیفیت بھوک کی شدت سے پیدا ہوتی تھی۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ٥يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ٥ ﴾ [سورۃ الدخان آیت 10۔11] ''اچھا انتظار کرو اس دن کا جب آسمان کھلا دھواں لیے ہوئے آئے گا جو سب لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں کی طرف سے نبی ﷺ کی خدمت میں درخواست پیش کی گئی کہ یا رسول اللہ! قبیلہ مضر کے لیے اللہ سے بارش کی دعا کیجیے وہ تباہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مضر کے لیے تم بڑی جرأت سے کام لے رہے ہو! آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور ان پر بارش ہوئی، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيْلًا اِنَّكُمْ عَائِدُوْنَ٥ ﴾ [سورۃ الدخان آیت 15] ''ہم ذرا عذاب ہٹا دیں تو تم

لوگ پھر وہی کرو گے جو پہلے کر رہے تھے۔''

چنانچہ جب ان پر خوش حالی کا دور آیا تو وہ پھر پہلے کی طرح سرکشی کرنے لگے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ﴾ [سورة الدخان ۔ آیت 16] ''جس دن ہم بڑی سخت پکڑ پکڑیں گے اس دن ہم پورا بدلہ لیں گے۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس سے مراد غزوۂ بدر ہے۔

1784. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اشْهَدُوْا.

1784۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا: گواہ رہو۔ (بخاری:3636، مسلم:7071)

1785. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

1785۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مکہ نے نبی ﷺ سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ ﷺ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں۔ آپ ﷺ نے ان کو چاند دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔ (بخاری:3637، مسلم:7076)

1786. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ.
(بخاری:3638، مسلم:7079)

1786۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔

1787. عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلٰى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ لَيَدْعُوْنَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ.
(بخاری:6099، مسلم:7082)

1787۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایذا دینے والی باتیں سن کر صبر و برداشت سے کام لینے والا اللہ سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں نے تو اس حد تک کہہ دیا کہ اللہ کی اولاد ہے اور وہ ان کو پھر بھی فوراً سزا نہیں دیتا بلکہ ان کو رزق بھی دیتا ہے۔

1788. عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ، إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهِ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَأَنْتَ فِيْ صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِيْ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ.
(بخاری:3334، مسلم:7083)

1788۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ اس دوزخی سے جس کو سب سے کم عذاب دیے جانے کا فیصلہ ہوگا فرمائے گا: اگر تجھے تمام دنیا کی چیزیں مل جائیں تو کیا تو وہ سب کچھ بطور فدیہ دے گا؟ وہ کہے گا: ہاں۔ اللہ فرمائے گا: جب تو حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے بہت کم چیز کا مطالبہ کیا تھا اور وہ یہ کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنانا لیکن تو نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا اور شرک کرتا رہا۔

1789. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ أَلَيْسَ الَّذِيْ أَمْشَاهُ عَلٰى

1789۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ درست ہے کہ کافر قیامت کے دن منہ کے بل اٹھائے جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وہ ذات جس نے ان کو دنیا میں دونوں

الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰي اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰي وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ قَتَادَةُ رَاوِي الْحَدِيْثِ ، عَنْ اَنَسٍ بَلٰی! وَعِزَّةِ رَبِّنَا .
(بخاری:4760، مسلم:7087)

پاؤں پر چلایا، اس پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن منہ کے بل چلائے؟ (یہ حدیث بیان کرنے کے بعد راویٔ حدیث) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے رب کی عزت کی قسم! ضرور قادر ہے۔

1790. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأُ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأَرْزَةِ صَمَّاءَ مُعْتَدِلَةً حَتّٰى يَقْصِمَهَا اللّٰهُ إِذَا شَاءَ .
(بخاری:5644، مسلم:7092)

1790۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیت کے نرم و نازک پودوں کی سی ہے کہ ہوا چلتی ہے تو وہ جھک جاتے ہیں، اسی طرح مومن جب ذرا سیدھا ہوتا ہے تو مصیبت اسے جھکا دیتی ہے۔ کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو سخت ہوتا ہے اور سیدھا رہتا ہے لیکن جب اللہ چاہتا ہے اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

1791. عَنْ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَالْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيْحُ مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا مَرَّةً وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالْأَرْزَةِ لَا تَزَالُ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً .
(بخاری:5643، مسلم:7094)

1791۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودے کی سی ہے جسے ہوا کبھی جھکاتی ہے اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو ہمیشہ ایک حالت میں رہتا ہے۔ جب اکھڑتا ہے تو یک دم اکھڑ کر گر پڑتا ہے۔

1792. عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُوْنِیْ مَا هِیَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِیْ شَجَرِ الْبَوَادِی(قَالَ عَبْدُ اللّٰه) وَوَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ أَنَّهَا النَّخْلَةُ . فَاسْتَحْيَيْتُ ، ثُمَّ قَالُوْا: حَدِّثْنَا ، مَا هِیَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ هِیَ النَّخْلَةُ.
(بخاری:61، مسلم:7098)

1792۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک درخت ہے جس کے پتے نہیں جھڑتے اور مسلمان کی مثال اس درخت کی سی ہے۔ تم لوگ بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ یہ سن کر جنگلی درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مجھے خیال آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں شرما گیا۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ فرمائیے! وہ کون سا درخت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

1793. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُنَجِّیَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالُوْا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ: وَلَا أَنَا ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوْا .
(بخاری:6463، مسلم:7111)

1793۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال نجات نہیں دلائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں، مجھے بھی اعمال نجات نہ دیں گے۔ نجات کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ اللہ اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔ تم بس سیدھے اور درست راستے پر چلتے رہو۔

1794. عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ: سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا ، فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا

1794۔ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم سیدھے اور درست چلتے رہو اور کوشش کرتے رہو۔ اپنے عملوں پر خود کو

الْجَنَّةَ عَمَلُهُ. قَالُوْا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ.
(بخاری:6467، مسلم:7122)

ثواب کی بشارت دیتے رہو۔ اس لیے کہ کسی شخص کو اس کیا عمال جنت میں نہیں لے جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: میں بھی عمل کی وجہ سے جنت میں نہیں جاؤں گا۔ جنت میں جانے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ مجھے اللہ اپنی رحمت کے دامن میں ڈھانپ لے۔

1795. عَنِ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُوْمُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمُ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ، فَيَقُوْلُ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا. (بخاری:1130، مسلم:7124)

1795۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاؤں یا پنڈلیوں پر ورم آ جاتا تھا۔ آپ ﷺ سے اس سلسلے میں عرض کیا گیا: تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

1796. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ كَانَ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ! لَوَدِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ أَنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُمِلَّكُمْ، وَإِنِّيْ أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا، مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا.
(بخاری:70، مسلم:7129)

1796۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ہر جمعرات کے دن لوگوں میں وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے آپ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اچھا ہوتا اگر آپ ہمیں روزانہ وعظ کرتے۔ آپ نے کہا: اس بات سے مجھے صرف یہ خیال روکتا ہے کہ کہیں تم میرے وعظ سے بیزار نہ ہو جاؤ۔ میں تمہارے لیے وعظ کا اسی طرح دن مقرر کر لیتا ہوں جیسے نبی ﷺ ہمارے لیے دن مقرر فرما لیا کرتے تھے، اس خیال سے کہ کہیں ہم پر گراں نہ گزرے۔

51...... کتاب الجنة و صفة نعيمها واهلها

جنت اوراس کی نعمتوں کے بارے میں

1797. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ . (بخاری:6487، مسلم:7131)

1797۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھانپی گئی ہے اور جنت تکالیف اور مشقتوں سے ڈھانپی گئی ہے۔

1798. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :قَالَ اللّٰهُ أَعْدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ، فَاقْرَءُ وْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ﴾ (بخاری:3244، مسلم:7132)

1798۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز (جنت) تیار کررکھی ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے خیال وتصور کی اس تک رسائی ہوئی۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) تم اس کا ثبوت چاہتے ہوتو قرآن مجید کی یہ آیت پڑھ لو: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ﴾[السجدۃ:17] ''پھر جیسا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کے اعمال کی جزا میں ان کے لیے چھپا کر رکھا گیا ہے اس کی کسی کو خبر نہیں ہے۔''

1799. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا.
(بخاری:3244، مسلم:7132)

1799۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور اس کو نبی ﷺ سے منسوب کرتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں ایک سوار سو (100) سال تک چلتا رہے پھر بھی اس کے سائے کی انتہا تک نہ پہنچ سکے۔

1800. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا أَبُو سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا .

1800۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سائے میں اگر ایک سوار سو سال تک چلتا رہے پھر بھی اس کے سائے کی انتہا تک نہ پہنچ سکے۔
(بخاری:6552، مسلم:7138)

1801. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا .
(بخاری:6553، مسلم:7139)

1801۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ اگر تیز رفتار گھوڑے کا سوار اس کے نیچے سو سال تک چلے پھر بھی وہ اس کی انتہا کو نہ پہنچ پائے۔

1802. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ. فَيَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ. فَيَقُوْلُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضٰى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ. فَيَقُوْلُ: أَنَا أُعْطِيْكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالُوْا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ. فَيَقُوْلُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِيْ فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

1802۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ اہلِ جنت سے فرمائے گا: اے اہلِ جنت! وہ کہیں گے: ہم حاضر ہیں تیرے حضور اے ہمارے رب۔ اللہ فرمائے گا: کیا تم خوش ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم خوش کیوں نہ ہوں تو نے ہم کو وہ کچھ عطا فرمادیا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں کیا؟ اللہ فرمائے گا: میں تم کو اس سے بھی بہتر چیز عطا کروں گا۔ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! اس سے بہتر اور چیز کیا ہوگی؟ اللہ فرمائے گا میں تم کو اپنی رضا سے نوازوں گا اور آج کے بعد تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا۔
(بخاری:6549، مسلم:7140)

1803. عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ أَبِيْ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِيْ عَيَّاشٍ فَقَالَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيْدُ فِيْهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ.
(بخاری:6555، مسلم:7141)

1803۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت، جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان پر ستاروں کو دیکھتے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن عیاش رحمہ اللہ سے بیان کی تو انھوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے خود سنا ہے۔ اس میں وہ یہ اضافہ کرتے تھے کہ جیسے تم مشرقی اور مغربی افق پر ڈوبتے ہوئے ستارے کو دیکھتے ہو۔

1804. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ. قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: بَلٰى وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِيْنَ. (بخاری:3256، مسلم:7144)

1804۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اہلِ جنت اپنے اوپر بالا خانے والوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم مشرقی یا مغربی افق پر پیچھے رہ جانے والے چمکدار ستارے کو دیکھتے ہو، یہ اس وجہ سے ہوگا کہ ان کے درجوں میں فرق ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ بالا خانے انبیاء کے گھر ہوں گے جہاں ان کے سوا کوئی دوسرا نہ پہنچ سکے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔

1805. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفِلُوْنَ وَلَا

1805۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔ ان کے بعد جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کے چہرے اس چمکدار موتی نما ستارے کی طرح ہوں گے جو آسمان پر سب سے زیادہ روشن نظر آتا ہے۔ جنتی نہ پیشاب پاخانہ کریں گے، نہ تھوکیں گے، نہ

يَمْتَخِطُوْنَ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ الْأَنْجُوجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلٰى صُورَةِ أَبِيْهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ. (بخاری:3327، مسلم:7149)

ناک سکیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کے پسینے میں سے مُشک کی خوشبو آئے گی۔ ان کی انگیٹھیوں میں خوشبودار عود سلگ رہا ہوگا اور ان کی بیویاں بڑی بڑی سیاہ آنکھوں والی عورتیں ہوں گی۔ سب کی صورتیں ایک جیسی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح اور قد کی بلندی ساٹھ (60) ہاتھ ہوگی۔

1806. عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ أَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْآخَرُوْنَ.
(بخاری:3243، مسلم:7159، 7160)

1806۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (جنتیوں کا) خیمہ ایک موتی ہوگا جسے اندر سے تراشا گیا ہوگا جس کی اونچائی تیس (30) میل ہوگی اور اس کے ہر کونے میں مومنوں کے لیے بیویاں ہوں گی لیکن انہیں دوسرے نہ دیکھ سکیں گے۔

1807. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا. ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى أُولٰئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ. فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ.

1807۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اس وقت ان کے قد کی لمبائی ساٹھ (60) ہاتھ تھی۔ اور کہا: جاؤ فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہارے سلام کے جواب میں کیا کہتے ہیں، جو وہ کہیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر انہیں السلام علیکم کہا۔ انہوں نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ۔ گویا انہوں نے ''ورحمۃ اللہ'' زیادہ کہا۔ جنت میں جو بھی جائے گا اس کی صورت آدم علیہ السلام کی طرح ہوگی۔ اس کے بعد سے اب تک لوگوں کا قد مسلسل کم ہو رہا ہے۔
(بخاری:3326، مسلم:7163)

1808. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ: فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا. (بخاری:3265، مسلم:7165)

1808۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری آگ کے مقابلے میں دوزخ کی آگ ستر (70) گنا تیز ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! (جلانے کے لیے) یہ آگ بھی کافی تھی۔ فرمایا: دوزخ کی آگ کو تمہاری آگ پر اُنہتر (69) گنا برتری حاصل ہے اور اس کے ستر (70) حصوں میں سے ہر حصہ تیزی میں تمہاری آگ کے برابر ہے۔

1809. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِيْنَ وَالْمُتَجَبِّرِيْنَ. وَقَالَتِ الْجَنَّةُ مَا لِيْ لَا يَدْخُلُنِيْ إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِيْ أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ، وَقَالَ لِلنَّارِ

1809۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ نے آپس میں مناظرہ کیا، دوزخ نے کہا: مجھے اس لحاظ سے برتری حاصل ہے کہ مجھ میں متکبر اور زورآور لوگ داخل ہوں گے۔ جنت نے کہا: مجھ میں تو صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو کمزور، عاجز اور گرے پڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت سے کہا: تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا۔ اور دوزخ سے کہا: تو

إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِيْ أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِيْ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا. فَأَمَّا النَّارُ فَلا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ رِجْلَهُ ، فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ. فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِىءُ لَهَا خَلْقًا.
(بخاری:4850، مسلم:7175)

میرا عذاب ہے تیرے ذریعے سے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا۔ دونوں سے وعدہ ہے کہ ان کو بھرا جائے گا۔ لیکن دوزخ تو اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک اس پر اللہ اپنا پاؤں نہ رکھے گا۔ دوزخ کہے گی بس،بس،بس گویا وہ اس وقت بھر جائے گی۔ اپنے آپ میں سکڑ سمٹ جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ رہی جنت تو اسے بھرنے کے لیے اللہ کچھ اور مخلوق پیدا فرمائے گا۔

1810. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ ﴿ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَزِيْدٍ ﴾ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيْهَا قَدَمَهُ ، فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ.

1810۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ کہتی رہے گی: کچھ اور ہے تو لاؤ، پھر رب العزت اپنا پاؤں اس پر رکھے گا تو وہ کہے گی: تیری عزت کی قسم! بس،بس اور وہ سکڑ سمٹ جائے گی۔
(بخاری:6661، مسلم:7179)

1811. عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبْشٍ أَمْلَحَ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ. ثُمَّ يُنَادِيْ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ فَيَقُوْلُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ. نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ وَكُلُّهُمْ قَدْ رَآهُ فَيُذْبَحُ. ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُوْدٌ فَلا مَوْتَ ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ فَلا مَوْتَ ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿ وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ ﴾ وَهٰؤُلَاءِ فِيْ غَفْلَةٍ أَهْلُ الدُّنْيَا ﴿ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴾.
(بخاری:4730، مسلم:7181)

1811۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (قیامت کے دن) موت کو ایک سفید مینڈھے کی صورت میں لایا جائے گا۔ ایک منادی کرنے والا آواز دے گا: اے اہلِ جنت! جنتی اپنی گردن اٹھا کر اسے دیکھیں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ چونکہ انہوں نے اسے پہلے بھی دیکھا تھا اس لیے کہیں گے: ہاں یہ موت ہے۔ پھر وہ منادی کرنے والا دوزخیوں کو آواز دے گا۔ وہ بھی گردنیں اٹھا کر دیکھیں گے۔ ان سے پوچھے گا: کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ بھی چونکہ اسے پہلے دیکھ چکے ہوں گے اس لیے کہیں گے: ہاں یہ موت ہے۔ پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور منادی کرنے والا کہے گا: اے اہل جنت! اب زندگی ہمیشہ کے لیے ہے، اب موت نہ آئے گی۔ اور اے اہل دوزخ! اب زندگی ہمیشہ ہے، اب موت نہ آئے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ م وَ هُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّ هُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ ﴾ [مریم:39] ”اس حالت میں جب کہ یہ لوگ غافل ہیں اور ایمان نہیں لا رہے ہیں انہیں اس دن سے ڈراؤ جب کہ فیصلہ کر دیا جائے گا اور پچھتاوے کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ غفلت میں یہ اہلِ دنیا ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔“

1812. عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ

1812۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں پہنچ جائیں گے تو موت کو لا کر جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا کر کے اسے ذبح کر دیا جائے گا،

وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ. ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ. فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ. (بخاری:6548، مسلم:7184)

پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔ اے جنت والو! آج کے بعد موت نہیں، اور اے دوزخ والو! آج کے بعد موت نہیں۔ اس اعلان سے اہلِ جنت کی خوشی میں اضافہ ہوگا۔ اور اہلِ دوزخ کے غم میں۔

1813. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكِبَي الْكَافِرِ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ. (بخاری:6551، مسلم:7186)

1813۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا کہ ایک تیز رفتار سوار ان پر تین دن تک چل سکے۔

1814. عَنْ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ.
(بخاری:4918، مسلم:7189)

1814۔ حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: کیا میں تم کو اہلِ جنت کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر وہ شخص جو کمزور، عاجزی والا ہو جسے لوگ بھی حقیر اور ذلیل سمجھیں لیکن وہ اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھالے تو اللہ اس کو سچا ثابت کردے۔ کیا میں تم کو دوزخیوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر جھگڑالو، کنجوس (یا موٹا اور مٹک کر چلنے والا یا ٹھگنا اور بڑے پیٹ والا) مغرور ومتکبر شخص۔

1815. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ زَمْعَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَذَكَرَ النَّاقَةَ وَالَّذِيْ عَقَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ﴿ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴾ انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيْعٌ فِيْ رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِيْ زَمْعَةَ ، وَذَكَرَ النِّسَاءَ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ. ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ لِمَ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ.
(بخاری:4942، مسلم:7191)

1815۔ حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ آپ ﷺ نے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس شخص کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿ إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا ﴾ [الشمس:12] ''جب اس قوم کا سب سے زیادہ بد بخت آدمی اٹھا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے ہلاک کرنے اٹھا تھا، وہ بڑا طاقت ور، شریر، فسادی اور اپنے قبیلے میں بڑا منہ زور تھا جیسا کہ ابو زمعہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کو غلام کی طرح مارتے ہیں۔ پھر شاید اسی دن کے آخری حصے میں وہ اسے اپنے ساتھ لٹاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو نصیحت فرمائی کہ کسی کی ہوا خارج ہونے پر ہنسنا بُری بات ہے۔ کوئی شخص دوسرے کی ایسی بات پر کیوں ہنسے جو وہ خود بھی کرتا ہے؟

1816. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ.
(بخاری:3521، مسلم:7193)

1816۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزاعی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے۔ یہی وہ شخص ہے جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام کی منت مان کر اونٹنی کو کھلا چھوڑنے کی مشرکانہ رسم شروع کی تھی۔

1817. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُحْشَرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا . قَالَتْ عَائِشَةُ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ . فَقَالَ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ .
(بخاری:6527، مسلم:7193)

1817۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگ جب اٹھائے جائیں گے تو سب ننگے پاؤں اور ننگے بدن ہوں گے۔ کسی کا ختنہ نہیں ہوا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ اتنی سخت مصیبت میں مبتلا ہوں گے کہ کسی کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کا خیال نہ آئے گا۔

1818. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ ﴾ الْآيَةَ وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيْمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ ، فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِيْ . فَيَقُوْلُ : إِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثُوْا بَعْدَكَ . فَأَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ الْحَكِيْمُ ﴾ قَالَ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ .
(بخاری:6526، مسلم:7201)

1818۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم قیامت کے روز اٹھو گے اور ننگے پاؤں ننگے ،بدن اور بغیر ختنہ کیے ہوئے ہوگے جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے: ﴿ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ ﴾ ''ہم نے شروع میں جیسے پیدا کیا تھا پھر ویسا کردیں گے۔'' قیامت کے دن سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس دن میری امت کے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا۔ پھر انہیں بائیں بازو والے لوگوں میں شامل کردیا جائے گا۔ میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ تو میرے ساتھی ہیں۔ رب فرمائے گا: تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے بعد کیا نئی باتیں پیدا کرلی تھیں۔ پھر میں وہی بات کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے کہی: ﴿ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ ﴾ [المائدۃ:117، 118] پھر مجھ سے کہا جائے گا: یہ لوگ (آپ ﷺ کے بعد) مرتد ہوگئے اور ہمیشہ اسی حالت میں رہے۔

1819. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ : يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِيْنَ رَاهِبِيْنَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ ، وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيْرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا ، وَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا ، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوْا وَتُمْسِيْ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا .

1819۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حشر کے دن لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ تو زیادہ نیکوں کا ہوگا۔ (دوسرے گروہ میں) کسی اونٹ پر دو سوار ہوں گے۔ کسی اونٹ پر تین، کسی اونٹ پر چار اور کسی اونٹ پر دس سوار ہوں گے۔ باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی یہ آگ دوپہر کو بھی ان کے ساتھ ہی ٹھہرے گی۔ جب یہ دوپہر کے وقت کہیں پڑاؤ کریں گے اور رات کو بھی ان کے ساتھ رہے گی۔ جب یہ کہیں رات گزاریں گے اور صبح کے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی۔ جب یہ صبح کے

(بخاری:6522، مسلم:7202)

وقت اٹھیں گے اور شام کو بھی ان کے ساتھ ہوگی جب شام کا وقت ہوگا۔

1820. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ﴿ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ حَتّٰى يَغِيْبَ أَحَدُهُمْ فِيْ رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ . (بخاری:4938، مسلم:7203)

1820۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس دن لوگ رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس دن بعض لوگ اپنے کانوں کے آدھے تک اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔

1821. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ،أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِيْنَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ .

1821۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اس قدر پسینہ آئے گا کہ زمین میں ستر (70) گز تک پسینہ بہہ رہا ہوگا۔ منہ اور کانوں تک پسینہ ہی پسینہ ہوگا۔
(بخاری:6532، مسلم:7205)

1822. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

1822۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کو (روزانہ) صبح وشام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو اس کو جنتیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ دوزخیوں میں سے ہے (تو اسے دوزخیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے) پھر کہا جاتا ہے: یہ ہے تیرا اصل مقام جہاں تجھے پہنچنا ہے جب اللہ تجھے قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے گا۔ (بخاری:1379، مسلم:7211)

1823. عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا .
(بخاری:1375، مسلم:7215)

1823۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ گھر سے باہر تشریف لے گئے جب سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے کوئی آواز سنی تو فرمایا: کسی یہودی کی آواز ہے جسے قبر میں عذاب دیا جارہا ہے۔

1824. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ ﷺ ،فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا .
(بخاری:1374، مسلم:7216)

1824۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بندے کو جب قبر میں اتار کر اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں۔ وہ ابھی ان کو جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے، اسی وقت اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں۔ اسے بٹھا لیتے ہیں۔ اس کے بعد اس سے نبی ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں: تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے تھے؟ اگر وہ مومن ہے تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: دیکھو، یہ تمہارا دوزخ کا ٹھکانا جس کے بدلے میں اللہ نے اب تم کو جنت میں جگہ عطا فرمادی ہے۔ اور وہ اپنے دونوں ٹھکانوں کو دیکھ لیتا ہے۔

1825. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

1825۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ﴾.

(بخاری:1369، مسلم:7219)

مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے اور اس کے پاس (منکر نکیر) آتے ہیں تو وہ گواہی دیتا ہے: ﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ یہی دراصل اس آیت کے معنی ہیں: ﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ﴾ [ابراہیم:27] ''ایمان لانے والوں کو اللہ ایک پکی بات کی بنیاد پر دنیا اور آخرت دونوں میں ثابت قدم رکھتا ہے۔''

1826. عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ ،أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيْدِ قُرَيْشٍ فَقُذِفُوْا فِيْ طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ خَبِيْثٍ مُخْبِثٍ وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشُدَّ عَلَيْهَا رَحْلُهَا ثُمَّ مَشٰى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ وَقَالُوْا مَا نُرٰى يَنْطَلِقُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِ حَتّٰى قَامَ عَلٰى شَفَةِ الرَّكِيِّ ، فَجَعَلَ يُنَادِيْهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَيَسُرُّكُمْ أَنَّكُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُكَلِّمُ مِنْ أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ.

(بخاری:3976، مسلم:7224)

1826۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن قریش کے سرداروں میں سے چوبیس (24) افراد کے متعلق حکم دیا اور ان کو بدر کے ایک گندے اور ناپاک کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔

نبی کریم ﷺ کا دستور تھا کہ آپ ﷺ جب کسی قوم پر فتح حاصل کرتے تو اسی مقام پر تین راتوں تک قیام فرمایا کرتے۔ جب غزوۂ بدر کا تیسرا دن ہوا۔ آپ ﷺ نے اپنی سواری لانے کا حکم دیا اور اس پر کاٹھی کسی گئی۔ پھر آپ ﷺ روانہ ہوئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال تھا کہ آپ ﷺ کسی کام سے تشریف لے جارہے ہیں۔ آپ ﷺ اس کنوئیں کے کنارے جا کر ٹھہر گئے۔ آپ ﷺ نے ان (مقتول سرداروں) کو ان کے اپنے اور ان کے باپوں کے ناموں سے مخاطب کر کے فرمایا: اے فلاں بن فلاں! اور اے فلاں بن فلاں! کیا تم کو اب یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ تم نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی ہوتی؟ یقیناً ہم نے اس وعدے کو جو ہم سے ہمارے رب نے کیا تھا سچا پایا، کیا تم سے تمہارے رب نے جو وعدہ کیا تھا تم نے بھی اسے سچا پایا۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ایسے جسموں سے جن میں رُوح نہیں کیا گفتگو فرمارہے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم اس کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے! جو میں ان سے کہہ رہا ہوں اس کو یہ (مردے) تم سے زیادہ سن رہے ہیں۔

1827. عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيْهِ حَتّٰى تَعْرِفَهُ وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيْرًا ﴾ قَالَتْ:

1827۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جب بھی کوئی ایسی بات سنتی تھی جو معلوم نہ ہو تو میں نبی ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کرلیا کرتی تا کہ میں اس بات کو پوری طرح سمجھ لوں۔ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا: جس سے حساب لیا گیا وہ عذاب میں مبتلا ہو گیا۔ اُم المومنین کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿ سَوْفَ يُحَاسَبُ

فَقَالَ: إِنَّمَا ذٰلِكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكْ.
(بخاری:103، مسلم:7225)

حِسَابًا يَسِيْرًا ﴾[الانشقاق:8] ''اس سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔''
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس سے مراد حساب لیا جانا نہیں) یہ تو صرف اعمال نامے کا دکھایا جانا ہے۔ لیکن جس پر حساب کے وقت جرح کی جائے گی۔ وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔

1828. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى أَعْمَالِهِمْ.
(بخاری:7108، مسلم:7234)

1828۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں کو پہنچتا ہے جو اس وقت ان میں موجود ہوتے ہیں لیکن قیامت کے دن سب اپنے اپنے عملوں کے مطابق اٹھائیں جائیں گے۔

52...... ﴿ كتاب الفتن واشراط الساعته ﴾

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کے بارے میں

1829. عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.
(بخاری:3346، مسلم:7235)

1829۔ اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ایک دن میرے ہاں گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: ﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ﴾ خراب ہے عرب کے لیے اس آفت سے جو قریب آ گئی۔ آج یاجوج و ماجوج کے بند میں اتنا شگاف پڑ گیا ہے۔ یہ فرماتے وقت آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا (کہ اتنا شگاف پڑ گیا ہے) اُم المومنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب برائی عام ہو جائے گی۔

1830. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلَ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِيْنَ.

1830۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یاجوج و ماجوج کے بند میں اللہ نے اتنا شگاف ڈال دیا ہے اور انھوں نے اپنے ہاتھ سے نوے (90) کا ہندسہ بنایا۔ (بخاری:3347، مسلم:7239)

1831. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ. قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيْهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ.
(بخاری:2118، مسلم:7244)

1831۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر حملے کے ارادے سے آئے گا۔ وہ ابھی مقام بیداء پر ہوگا تو ابتداء سے آخر تک سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ سب شروع سے آخر تک کیسے دھنس جائیں گے جب کہ ان میں بازار والے بھی ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان میں شامل نہ تھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس وقت تو) شروع سے آخر تک سب دھنسا دیے جائیں گے۔ پھر جب اُٹھیں گے تو اپنی نیت کے مطابق اُٹھیں گے۔

1832. عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى إِنِّيْ لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوْتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ.
(بخاری:1878، مسلم:7245)

1832۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینے کے ایک اونچے مکان پر چڑھے اور فرمایا: کیا تم کو وہ کچھ نظر آتا ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنے برپا ہوتے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کا قطرہ گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔

1833. عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :سَتَكُونُ فِتَنٌ: اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ. وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِیْ ، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ. (بخاری:3601، مسلم:7247)

1833۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ اس وقت بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہونے والے سے، کھڑا ہوا چلنے والے سے، چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان فتنوں کو جھانک کر بھی دیکھے گا فتنہ اسے کھینچ لے گا اس وقت جس کو کوئی پناہ میسر آ جائے اسے چاہیے کہ اس میں چھپ کر بیٹھ رہے۔

1834. عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِیْ اَبُوْ بَكْرَةَ. فَقَالَ اَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ. قَالَ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ. فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ. قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ.
(بخاری:31، مسلم:7252)

1834۔احنف بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس ارادے سے نکلا کہ اس شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کروں تو مجھے راستے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے بتایا کہ اس شخص کی مدد کے لیے جا رہا ہوں۔ کہنے لگے :لوٹ جاؤ! کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے :جب دو مسلمان آپس میں تلوار سے لڑتے ہیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جاتے ہیں۔ میں نے عرض کیا :یارسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول کیوں دوزخ میں جائے گا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بھی تو اپنے مقابل کو قتل کرنے کا خواہش مند تھا۔

1835. عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ.
(بخاری:3608، مسلم:7256)

1835۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت برپا نہیں ہوگی جب تک کہ (مسلمانوں کے) دو بڑے گروہ آپس میں نہ لڑیں گے۔ان دونوں گروہوں کے درمیان شدید جنگ ہوگی جبکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

1836. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ﷺ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيْهَا شَيْئًا اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهٗ عَلِمَهٗ مَنْ عَلِمَهٗ وَجَهِلَهٗ مَنْ جَهِلَهٗ اِنْ كُنْتُ لَاَرَى الشَّیْءَ قَدْ نَسِيْتُ فَاَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ اِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهٗ.
(بخاری:6604، مسلم:7263)

1836۔حضرت حذیفہ الیمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی تمام باتوں کا ذکر فرما دیا۔ جان لیا اس نے ان باتوں کو جس نے یاد رکھا اور نہ جانا جس نے ان کو بھلا دیا۔ میری یہ کیفیت ہے کہ اگر میں آپ ﷺ کی بیان کردہ باتوں میں سے کسی بھولی ہوئی بات کو واقع ہوتے دیکھتا ہوں تو میں اسے اس طرح پہچان لیتا ہوں جیسے کوئی شخص کسی ایسی چیز کو دیکھ کر پہچان لیتا ہے جسے اس نے پہلے دیکھا تھا لیکن نظروں سے اوجھل ہو جانے کی وجہ سے بھول گیا ہو۔

1837. عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ: اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: اَنَا كَمَا قَالَهٗ. قَالَ اِنَّكَ عَلَيْهِ اَوْ عَلَيْهَا لَجَرِیْءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ

1837۔حضرت حذیفہ بن الیمان بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا :تم میں سے کس کو نبی ﷺ کا وہ ارشاد یاد ہے جو آپ ﷺ نے فتنے کے بارے میں فرمایا تھا؟ میں نے کہا مجھے یاد ہے :جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم

فِى أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ. قَالَ لَيْسَ هٰذَا أُرِيْدُ وَلٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِى تَمُوْجُ كَمَا يَمُوْجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ أَيُكْسَرُ. أَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ. قَالَ: نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُوْنَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّى حَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ الْبَابُ عُمَرُ.

(بخاری:525، مسلم:7268)

بہت جرات مند ہو۔ میں نے کہا: انسان کا وہ فتنہ جس میں وہ اپنے گھر، مال، اولاد اور ہمسایہ کی وجہ سے مبتلا ہوتا ہے اس کا کفارہ تو نماز، روزے، صدقہ اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھا تھا، میری مراد اس فتنے سے تھی جو سمندر کی موجوں کی مانند بڑھتا چلا آئے گا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ﷺ کو اس سے کوئی خطرہ نہیں، آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ دروازہ کھلے گا یا ٹوٹے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹوٹے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اس کے معنی یہ ہوئے کہ پھر کبھی بند نہ ہوگا۔

(حدیث کے ایک راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ دروازے کے متعلق جانتے تھے (کہ کون ہے)؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! اسی طرح جانتے تھے جیسے اس بات کو جانتے تھے کہ کل صبح کے آنے سے پہلے رات ضرور آئے گی۔ میں نے ان سے ایک صحیح حدیث بیان کی تھی جس میں کسی قسم کا شبہ نہیں تھا۔ (راوی کہتے ہیں) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہیبت کی وجہ سے ہم آپ سے مزید نہ پوچھ سکے تو ہم نے حضرت مسروق رحمہ اللہ سے کہا اور انھوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے کہا: وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

1838۔ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا.

(بخاری:7119، مسلم:7274)

1838۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب دریائے فرات خشک ہو جائے گا۔ اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ برآمد ہوگا۔ جو شخص اس وقت موجود ہو اسے چاہیے کہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

1839۔ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى.

(بخاری:7118، مسلم:7289)

1839۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ برآمد نہ ہو جس کی روشنی اس قدر زیادہ ہو کہ اس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں چمک اٹھیں گی۔

1840۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (بخاری:7093، مسلم:7292)

1840۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو مشرق کی طرف رخ کر کے فرماتے سنا: یاد رکھو، فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کے سینگ طلوع ہوتے ہیں۔

1841. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلَيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِى الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِىْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ . (بخاری:7116، مسلم:7298)

1841۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک قبیلہء دوس کی عورتیں ذوالخلصۃ کا طواف نہ کرنے لگیں ۔''ذوالخلصۃ'' قبیلہء دوس کا بت تھا جس کی یہ لوگ زمانہء جاہلیت میں پوجا کیا کرتے تھے۔

1842. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِىْ مَكَانَهُ .
(بخاری:7115، مسلم:7301)

1841۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی جب تک حالت یہ نہ ہوجائے کہ کوئی زندہ شخص کسی قبر کے پاس سے گزرے گا تو تمنا کرے گا کاش اس قبر میں اس مردے کی جگہ میں ہوتا۔

1843. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ . (بخاری:1591، مسلم:7305)

1843۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کعبے کو اجاڑے گا حبشہ کا دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک شخص۔

1844. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوْقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ .

1844۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت اس وقت برپا نہ ہوگی جب تک کہ قبیلہء قحطان سے ایک شخص نہ اٹھے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔ (بخاری:2929، مسلم:7311)

1845. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ ، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ .
(بخاری:2929، مسلم:7311)

1845۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک تم ایک ایسی قوم سے جنگ نہیں کرلو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔ اور قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسی قوم سے جنگ نہیں کرلو گے جن کے چہرے چپٹی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

1846. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ . قَالُوْا: فَمَا تَأْمُرُنَا . قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوْهُمْ . (بخاری:3604، مسلم:7325)

1846۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریش میں سے یہ قبیلہ (بنو اُمیہ) لوگوں کو ہلاک کرے گا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: تو اس میں ہمارے لیے آپ ﷺ کا کیا حکم ہے؟ کاش ایسا ہو سکتا کہ لوگ ان سے دور رہیں۔

1847. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: هَلَكَ كِسْرٰى ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ كِسْرٰى بَعْدَهُ ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ، ثُمَّ لَا يَكُوْنُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوْزُهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .
(بخاری:3027، مسلم:7327)

1847۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسریٰ (ایران) ہلاک ہوگیا۔اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ جب قیصر ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اورقسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! یقینا تم ان دونوں (کسریٰ اور قیصر) کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

1848. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . (بخاری:3121، مسلم:7330)

1848۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہوگا، اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔

1849. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِیْ فَاقْتُلْهُ .

1849۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: تم سے یہودی جنگ کریں گے۔ تم ان پر غلبہ حاصل کرلو گے۔ حالت یہ ہوجائے گی کہ پتھر آواز دے کر کہیں گے: اے مسلمان! میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اس کو قتل کرو۔ (بخاری:3593، مسلم:7338)

1850. عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ : لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ . (بخاری:3609، مسلم:7342)

1850۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت نہیں آئے گی جب تک کہ تیس (30) کے قریب جھوٹے دجال (مکار فریبی) نہ پیدا ہوں جن میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

1851. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِیْ رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوْهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِیْ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ بِشَیْءٍ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِیُّ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ الْأُمِّيِّيْنَ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِیِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَاذَا تَرٰى. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِيْنِیْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنِّیْ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيْئًا. قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ. قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِیْ فِيْهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنْ يَكُنْهُ

1851۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ ابن صیاد کی جانب گئے۔ اس کو بنی مغالہ کے قلعہ کے قریب بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پالیا۔ اس وقت تک ابن صیاد بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جب ہم وہاں پہنچے اس کو ہمارے آنے کا پتہ نہ چلا۔ نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس کی پیٹھ ٹھونکی۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ یہ سن کر ابن صیاد نے نبی ﷺ کی طرف دیکھا پھر کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اُمیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس کے جواب میں نبی ﷺ نے فرمایا: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ .

نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد کہنے لگا: میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے معاملہ الجھ گیا اور سچ جھوٹ تجھ پر مشتبہ ہوگیا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے لیے ایک بات چھپا کر رکھی ہے؟ ابن صیاد کہنے لگا: وہ دخ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ذلیل کہیں کا! تو اپنی اوقات سے نہ بڑھ سکا۔ (کاہن لوگ اسی قدر جان سکتے ہیں جتنا تو نے جانا۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے سورۃ

فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهِ.
(بخاری:3055، مسلم:7354)

دخان کا خیال فرمایا تھا۔ یعنی: ﴿ يَوْمَ تَقُوْمُ السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ﴾ تو ابن صیاد کو اس میں سے کچھ حصے کا پتہ چلا اور کچھ نہ جان سکا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کردوں۔ نبی ﷺ فرمایا: اگر یہ وہی دجال ہے تو تم اس پر غلبہ نہ پاسکو گے اور اگر وہ نہیں تو اس کو قتل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

1852. عَنِ ابْنُ عُمَرَ ، انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِيْ فِيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ، طَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ ابْنَ صَيَّادٍ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَهُ فِيْهَا رَمْزَةٌ. فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ: لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ.
(بخاری:3056، مسلم:7355)

1852۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اس نخلستان کی جانب روانہ ہوئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب اس باغ میں داخل ہوگئے تو نبی ﷺ کھجور کے تنوں کے پیچھے چھپ کر کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ ﷺ کو دیکھے، آپ ﷺ اس کی کچھ باتیں اس کی غفلت کی حالت میں سن لیں۔ اس وقت ابن صیاد اپنے بستر پر ایک چادر اوڑھے چت لیٹا ہوا تھا۔ اس چادر کے اندر سے نا قابلِ فہم دھیمی دھیمی آواز آرہی تھی۔ جس وقت نبی ﷺ کھجور کے تنے کے پیچھے چھپ رہے تھے۔ ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور اسے آواز دی: اے صاف! (یہ ابن صیاد کا نام تھا) یہ آواز سن کر ابن صیاد تیزی سے اٹھ کھڑا ہوگیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس کی ماں اسے مطلع نہ کر دیتی تو ہمیں اس کے متعلق حقیقت حال معلوم ہو جاتی۔

1853. عَنْ عُمَرَ ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ ، فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ ، فَقَالَ إِنِّيْ أُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ ، وَلٰكِنْ سَأَقُوْلُ لَكُمْ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ. تَعْلَمُوْنَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.
(بخاری:3057، مسلم:7356)

1853۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں (حدیث نمبر:1852 سے آگے) اس کے بعد نبی ﷺ نے لوگوں کے لیے خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے اللہ کے شایانِ شان حمد و ثناء کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو حتیٰ کہ نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا لیکن میں تم کو اس کے متعلق ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں ہے۔

1854. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَيِ النَّاسِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ. فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ.
(بخاری:3439، مسلم:7361)

1854۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا: اللہ کانا نہیں ہے جب کہ مسیح دجال داہنی آنکھ سے کانا ہے۔ اس کی یہ آنکھ اُبھرے ہوئے انگور کی طرح نظر آئے گی۔

1855. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

1855۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو نبی آیا

ﷺ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ.

اس نے اپنی قوم کو کانے اور جھوٹے دجّال سے ضرور ڈرایا۔ یاد رکھو وہ کانا ہوگا مگر تمہارا رب کانا نہیں۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا ''کافر''۔
(بخاری: 7131، مسلم: 7363)

1856. قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ: أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ.
(بخاری: 3450، مسلم: 7370)

1856۔ عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہمیں وہ حدیثیں سنائیں گے جو آپ نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا ہے: جب دجال کا ظہور ہوگا، اس کے ساتھ پانی بھی ہوگا اور آگ بھی، لیکن ہوگا یہ کہ جس چیز کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے وہ بظاہر ٹھنڈا پانی دیکھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی۔ تم میں سے جس کو دجال سے واسطہ پڑے اسے چاہیے کہ خود کو اس میں ڈالے جو دیکھنے میں آگ نظر آئے گی اس لیے کہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا (پانی) ہوگا۔

1857. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ، إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوْحٌ قَوْمَهُ.

1857۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو دجال کے بارے میں ایسی بات نہ بتاؤں جو کسی نبی نے نہیں بتائی؟ وہ کانا ہوگا۔ اس کے پاس خود ساختہ جنت اور دوزخ ہوں گے لیکن جسے وہ جنت کہے گا وہ دوزخ ہوگی اور میں تم کو اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جس طرح اس سے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ (بخاری: 3338، مسلم: 7372)

1858. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِيْنَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثَهُ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّوْنَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُوْلُوْنَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيْهِ، فَيَقُوْلُ حِيْنَ يُحْيِيْهِ: وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيْرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُوْلُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلَا أُسَلَّطُ عَلَيْهِ. (بخاری: 1882، مسلم: 7375)

1858۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں بہت طویل گفتگو کی، جو کچھ آپ ﷺ نے بیان فرمایا: اس میں یہ بھی تھا کہ دجال کے لیے مدینے کے کوچے و بازار میں داخلہ چونکہ حرام کر دیا گیا ہے اس لیے وہ مدینہ کے ان علاقوں سے جو پتھریلے ہیں کسی ایک علاقے میں آئے گا۔ اس کے پاس ایک شخص جائے۔ جو اس وقت مدینے کے لوگوں میں سب سے بہتر ہوگا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا: مدینے کے اچھے لوگوں میں سے ایک ہوگا۔ اور جا کر اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق نبی ﷺ نے اپنی حدیث میں ذکر فرمایا ہے۔ دجال لوگوں سے کہے گا: تمہارا کیا خیال ہے! اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم کو میرے بارے میں شک رہے گا؟ وہ کہیں گے نہیں! چنانچہ دجال اس شخص کو پہلے قتل کرے گا پھر زندہ کر دے گا۔ جب دجال اسے زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا: اللہ کی قسم! مجھے اتنا نورِ بصیرت پہلے کبھی حاصل نہیں ہوا جتنا آج ہوا۔ دجال کہے گا: اسے قتل کر دو کیونکہ میں اس پر غلبہ نہیں پا سکتا۔

1859. عَنِ الْمُغِيْرَةُ بْنِ شُعْبَةَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مَا سَأَلْتُهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِيْ مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. (بخاری:7122،مسلم:7378)

1859۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے دجال کے متعلق جتنا میں نے پوچھا کسی نے نہیں پوچھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کو اس سے کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا: اس لیے (ڈرتا ہوں) کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہوگی، لیکن اللہ کے ہاں اس کی ذرا بھی وقعت نہیں۔

1860. عَن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّيْنَ يَحْرُسُوْنَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ.

1860۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے گا سوائے مکے اور مدینے کے، ان دونوں شہروں کا کوئی کوچہ و بازار ایسا نہیں جس پر فرشتے صف بستہ اس کی حفاظت نہ کر رہے ہوں۔ پھر مدینہ اپنے رہنے والوں کو تین جھٹکے دے گا جس کے نتیجے میں اللہ مدینے میں سے ہر کافر اور منافق کو نکال باہر کرے گا۔ (بخاری:1881، مسلم:7390)

1861. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءٌ. (بخاری:7067،مسلم:7402)

1861۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جن لوگوں پر ان کے جیتے جی قیامت آئے گی وہ دنیا کے بدترین لوگ ہوں گے۔

1862. عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِإِصْبَعَيْهِ هٰكَذَا بِالْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ، بُعِثْتُ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ. (بخاری:4936،مسلم:7403)

1862۔ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ نے اپنی درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے برابر والی انگلی کو ملا کر دکھاتے ہوئے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔

1863. عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ.
(بخاری:6504،مسلم:7404)

1863۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے (جیسے ہاتھ کی یہ دونوں انگلیاں۔ آپ ﷺ نے انگوٹھے کے برابر والی اور درمیانی انگلی ایک دوسرے سے ملا کر دکھائیں)

1864. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُوْنَ. قَالَ أَرْبَعُوْنَ يَوْمًا. قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ شَهْرًا. قَالَ أَبَيْتُ قَالَ أَرْبَعُوْنَ سَنَةً. قَالَ أَبَيْتُ قَالَ ثُمَّ يُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَبْلٰى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری:4935،مسلم:7414)

1864۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں صوروں کے پھونکے جانے کے درمیان چالیس ہوں گے۔ کسی نے پوچھا: کیا چالیس دن؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نہیں بتا سکتا۔ پوچھا: چالیس مہینے؟ کہا: میں نہیں بتا سکتا۔ پوچھا: چالیس سال؟ کہا: میں نہیں بتا سکتا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: پھر آسمان سے اللہ پانی برسائے گا جس سے لوگ اس طرح اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ انسان کے جسم کی ہر چیز گل کر راکھ ہو جائے گی سوائے ایک ہڈی کے اور وہ عجب الذنب ہے۔ اسی ہڈی سے قیامت کے دن مخلوق کو دوبارہ جوڑا جائے گا۔

53...... کتاب الزھد والرقائق

دُنیا سے نفرت دلانے اور دل کو نرم کرنے کے بارے میں

1865. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ. (بخاری: 6514، مسلم: 7424)

1865۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں: ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ رہتی ہے۔ تین چیزیں جو ساتھ جاتی ہیں یہ ہیں:
(1) مردے کے اہل وعیال۔ (2) اس کا مال اور۔ (3) اس کے اعمال۔
چنانچہ اہل وعیال اور مال تو واپس لوٹ آتے ہیں اور عمل باقی رہ جاتا ہے۔

1866. عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ وَهُوَ حَلِيْفٌ لِبَنِيْ عَامِرِ ابْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِيْ بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُوْمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوْا لَهُ. فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ بِشَيْءٍ. قَالُوْا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوْا وَأَمِّلُوْا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ.
(بخاری: 3158، مسلم: 7424)

1866۔ حضرت عمر بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور غزوۂ بدر کے شرکاء میں سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا تاکہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لے آئیں۔ نبی ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر لی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر بنا دیا تھا۔ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے مال لے کر آئے تو انصار نے ان کے آنے کے بارے میں سن لیا۔ صبح کی نماز میں سب نبی ﷺ کے ساتھ جمع ہوئے۔ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو کر واپس جانے لگے تو انصار نے ان سے اشارے کنائے میں پوچھنے کی کوشش کی (کہ آپ مال لے آئے)۔ یہ دیکھ کر نبی ﷺ مسکرائے اور فرمایا: میرا خیال ہے تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کچھ لائے ہیں۔ انصار کہنے لگے: بے شک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے اور امید رکھو تم کو وہی ملے گا جس سے تم خوش ہو گے۔ لیکن بخدا! مجھے تم پر فقر کا خوف نہیں بلکہ میں جس بات سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم کو بھی اسی طرح دنیا کی خوش حالی نہ مل جائے جس طرح تم سے پہلی امتوں کو ملی تھی اور تم بھی دنیا کی رغبت میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں لگ جاؤ جیسے تم سے پہلی اُمتوں کے لوگ لگ گئے۔ پھر یہ دنیا تم کو بھی اسی طرح ہلاک کر دے جیسے اس نے ان کو ہلاک کیا۔

1867. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي

1867۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسے شخص کو دیکھے جسے مال اور جسم میں تم پر برتری حاصل ہو تو

الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ .
(بخاری:6490،مسلم:7428)

اسے چاہیے کہ ایسے لوگوں پر بھی نظر ڈالے جو اس سے کم تر ہوں۔

1868. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِیْ بَنِی إِسْرَائِيْلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمٰی بَدَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَی الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِیَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ. قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ هُوَ شَكَّ فِیْ ذٰلِكَ إِنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ. وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَی الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّی هٰذَا قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِیَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ. قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيْهَا وَأَتَی الْأَعْمٰی فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَیَّ بَصَرِی فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ غَنَمٍ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَی الْأَبْرَصَ فِیْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ تَقَطَّعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِی فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِیْ أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيْرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ لَهُ إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيْرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّی

1868۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین اشخاص کو جن میں ایک کوڑھی، ایک گنجا اور ایک اندھا تھا، اللہ نے آزمایا۔ ان کے پاس ایک فرشتہ بھجا، یہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: تجھے سب سے زیادہ کیا چیز محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا: خوبصورت رنگ اور حسین جلد اور یہ کہ میری یہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اس کی بیماری دور ہوگئی۔ اسے خوبصورت جلد اور حسین رنگ مل گیا۔ پھر فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ۔ چنانچہ اسے دس ماہ کی حاملہ اونٹیاں دی گئیں اور فرشتہ نے اسے دعا دی کہ اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: تجھے سب سے زیادہ کیا چیز محبوب ہے؟ اس نے جواب دیا: خوبصورت بال اور یہ کہ میری یہ بیمار دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا اور اس کی بیماری دور ہوگئی۔ اسے خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا: گائیں۔ چنانچہ اس نے اسے حاملہ گائیں دے دیں اور دعا دی کہ اللہ تیرے اس مال میں برکت عطا فرمائے۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس پہنچا اور پوچھا: تجھے سب سے زیادہ کیا چیز محبوب ہے؟ اس نے کہا: اللہ میری آنکھیں لوٹا دے جس سے میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ نے اسے بینا کر دیا۔ فرشتے نے اس سے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ پھر اسے حاملہ بکریاں دے دیں۔

اونٹیوں اور گائیوں نے بھی بچے دیے اور بکریوں کے بھی اتنے بچے ہوئے کہ کوڑھی کے پاس اونٹوں کا میدان، گنجے کے پاس گائیوں کا گلہ اور اندھے کے پاس بکریوں کا ریوڑ ہوگیا۔

پھر وہی فرشتہ اسی شکل وصورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں ایک مسکین ہوں، دورانِ سفر تمام ذرائع سے محروم ہو چکا ہوں، حالت یہ ہے کہ میں اپنے گھر تک بھی اللہ کی اور تمہاری مدد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ میں تم سے اس

أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِيْ صُوْرَتِهٖ وَهَيْئَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هٰذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلٰى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى فِيْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ وَتَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِيْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِيْ سَفَرِيْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمٰى فَرَدَّ اللّٰهُ بَصَرِيْ وَفَقِيْرًا فَقَدْ أَغْنَانِيْ فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ. فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلٰى صَاحِبَيْكَ.

(بخاری:3464، مسلم:7431)

ذات کے نام پر جس نے تم کو خوبصورت جلد رنگ روپ اور مال عطا فرمایا ہے۔ ایک اونٹ مانگتا ہوں جس کی مدد سے میں اپنے سفر تک پہنچ سکوں۔ کوڑھی نے جواب دیا: میری ذمہ داریاں اور اخراجات بہت ہیں۔ فرشتے نے کہا: غالباً میں تمہیں جانتا ہوں، کیا تم کوڑھی نہ تھے۔ لوگ تم سے نفرت کیا کرتے تھے؟ کیا تم غریب نہ تھے پھر تم کو اللہ نے مال عطا فرمایا؟ اس نے کہا: یہ مال تو مجھے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تمہیں پہلے جیسا کر دے۔

اس کے بعد فرشتہ اپنی پہلی شکل وصورت میں گنجے کے پاس گیا۔ اس سے بھی وہی کچھ کہا جو کوڑھی سے کہا تھا۔ گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو کوڑھی نے دیا تھا۔ اسے بھی فرشتے نے بددعا دی کہ اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تجھے پہلے جیسا کر دے۔

پھر فرشتہ اپنی پہلی صورت میں اندھے کے پاس گیا۔ اس سے کہا: میں ایک مسکین اور مسافر ہوں۔ میرا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے۔ آج میں اپنے گھر تک اللہ کی اور تیری مدد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ میں تجھ سے اس ذات کے نام پر جس نے تیری بینائی لوٹائی ہے، سوال کرتا ہوں تو مجھے ایک بکری دے جس کے سہارے میں اپنا سفر طے کرسکوں۔ اندھے نے کہا: میں نابینا تھا اللہ نے مجھے بینائی عطا فرمائی، میں فقیر تھا اللہ نے مجھے مالدار کر دیا، اس کے شکرانے میں میری طرف سے تجھے اختیار ہے کہ جو تیرا جی چاہے لے لے۔ اللہ کی قسم! آج تو جو چیز بھی اللہ کے نام پر لے گا میں تجھے منع نہ کروں گا۔

فرشتے نے کہا: تمہارا مال تمہیں مبارک ہو یہ صرف امتحان تھا جس کے نتیجے میں اللہ تم سے خوش ہے مگر تمہارے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا۔

1869. عَنْ سَعْدٍ، يَقُوْلُ: إِنِّيْ لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرَأَيْتُنَا نَغْزُوْ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهٗ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُوْ أَسَدٍ تُعَزِّرُنِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِيْ.

(بخاری:6453، مسلم:7433)

1869۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی۔ ہم نے ایسی حالت میں بھی جہاد کیا جب ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہ تھا سوائے جبلہ اور سمر کے پتوں کے۔ حالت یہ تھی کہ ہم ان دنوں پاخانہ کرتے تھے جو بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا اور اس میں کچھ اور ملا نہ ہوتا تھا۔ اس کے باوجود آج یہ بنی اسد مجھے میرے اسلام پر سزا دلوانا چاہتے ہیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو میں نامراد ہوا اور میرا کیا دھرا اکارت گیا۔

1870. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ

1870۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! آلِ محمد کو اتنی روزی عطا فرما جو ان کے گزارے کے لیے کافی ہو۔

قُوتًا. (بخاری:6460، مسلم:7440)

1871. عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ.

1871۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینے میں آنے کے بعد آلِ محمد نے لگا تار تین دن گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی حالت رہی۔ (بخاری:5416، مسلم:7443)

1872. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ أَكْلَتَيْنِ فِيْ يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ. (بخاری:6455، مسلم:8448)

1872۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آلِ محمد نے جس دن دو کھانے کھائے ان میں ایک کھانا کھجور ہوتا تھا۔

1873. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِيْ إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِيْ أَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ قَالَتِ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَا.

1873۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے بھانجے! ہم ایک چاند دیکھتے، دوسرا چاند دیکھتے، اسی طرح دو مہینوں میں تین چاند نظر آجاتے اور اس مدت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ جلتی۔ (عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے کہا: خالہ جان! پھر آپ کیا کھاتے تھے؟ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے کہا: دونوں سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض انصاری ہمسائے جن کے پاس دودھیل جانور تھے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ان کا کچھ دودھ بھیج دیتے اور وہ دودھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو پلا دیتے تھے۔ (بخاری:2567، مسلم:7452)

1874. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. (بخاری:5383، مسلم:7455)

1874۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک ہم دو سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے سیر ہوتے تھے۔

1875. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى قُبِضَ.

1875۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان نے لگا تار تین دن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی حالت رہی۔ (بخاری:5374، مسلم:7457)

1876. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَدْخُلُوْا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِيْنَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ لَا يُصِيْبُكُمْ مَا أَصَابَهُمْ.

1876۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں (کی بستیوں) کے قریب جن پر عذاب نازل ہوا، نہ جاؤ۔ اگر جب وہاں جاؤ تو روتے ہوئے جاؤ۔ اگر رو نہیں سکتے تو وہاں نہ جاؤ کہیں تم پر بھی وہی عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا تھا۔ (بخاری:433، مسلم:7464)

1877. عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما، أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَرْضَ ثَمُوْدَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوْا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ

1877۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ارضِ ثمود یعنی علاقہ حجر میں اترے۔ انہوں نے وہاں کے کنوئیں سے پانی نکالا۔ اس سے آٹا گوندھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ کنوئیں میں سے جو پانی نکالا ہے اسے بہا دیں اور اس پانی سے جو آٹا گوندھا ہے وہ اونٹوں کو کھلا

يَعْلِفُوا الْإِبِلِ الْعَجِيْنَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوْا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ.

دیں۔ انہیں حکم دیا کہ اس کنوئیں میں سے پانی نکال کر پئیں جس میں سے (حضرت صالح علیہ السلام کی) اونٹنی پانی پیتی تھی۔ (بخاری: 3379، مسلم: 7466)

1878. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ.

1878۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بیوہ اور بے سہارا عورتوں، مسکینوں اور یتیموں کی خدمت کرتا ہے وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو جہاد کرتے ہیں یا ان لوگوں کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہیں۔ (بخاری: 5353، مسلم: 7468)

1879. عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيْهِ حِيْنَ بَنٰى مَسْجِدَ الرَّسُوْلِ ﷺ : إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يَبْتَغِيْ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ.
(بخاری: 450، مسلم: 7470)

1879۔ عبید اللہ خولانی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اس وقت جب لوگوں نے مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلہ میں اعتراض کیا، یہ کہتے سنا: تم نے بہت باتیں بنالیں حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس شخص نے مسجد بنائی اور اس کام سے اس کی نیت اللہ کی رضا کا حصول ہو تو اللہ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر بنائے گا۔

1880. عَنْ جُنْدَبٍ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ.

1880۔ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے نیک کام لوگوں کو سناتا ہے اللہ تعالیٰ (اس کی بری نیت قیامت کے دن) لوگوں کو سنائے گا۔ اور جو اپنی نیکیاں لوگوں کو دکھاتا ہے اللہ تعالیٰ (اس کا عذاب قیامت کے دن) لوگوں کو دکھائے گا۔ (بخاری: 6499، مسلم: 7477)

1881. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيْهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ.
(بخاری: 6477، مسلم: 7481)

1881۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: انسان کوئی کلمہ زبان سے نکال بیٹھتا ہے جس کے بارے میں وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اسی ایک کلمے کی وجہ سے پھسل کر آگ میں اتنی دور اتر جاتا ہے جتنا فاصلہ ایک مشرق سے دوسرے مشرق تک ہے۔

1882. قِيْلَ لِأُسَامَةَ: لَوْ أَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهُ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ أَنِّيْ لَا أُكَلِّمُهُ إِلَّا أُسْمِعُكُمْ إِنِّيْ أُكَلِّمُهُ فِي السِّرِّ دُوْنَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا ، لَا أَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُوْلُ لِرَجُلٍ أَنْ كَانَ عَلَيَّ أَمِيْرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهُ. يَقُوْلُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُوْرُ كَمَا يَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ

1882۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: کیا اچھا ہوتا آپ فلاں شخص (مراد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) کے پاس جاتے اور ان سے بات کرتے۔ کہنے لگے: تمہارا خیال ہے کیا میں ان سے اسی وقت بات کرسکتا ہوں جب تم کو سناؤں؟ میں ان سے علیحدگی میں بات کروں گا تاکہ کسی فتنے کا دروازہ نہ کھلے۔ فتنے کا دروازہ کھولنے والا پہلا شخص میں نہ ہوں اور نہ میں کسی شخص کو اس کے بعد سے جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے محض اس بنا پر کہ وہ مجھ پر امیر مقرر ہوگیا ہے، یہ کہتا ہوں کہ وہ سب سے اچھا ہے۔ لوگوں نے کہا: آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا فرماتے سنا ہے؟ کہنے لگے: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: کہ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا

النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ.

(بخاری:3267،مسلم:7483)

جائے گا۔ اس کی آنتیں پھسل کر آگ میں جا پڑیں گی تو وہ ان کو لے کر اس طرح چکر کاٹے گا جیسے گدھا خراس چلاتے وقت اس کے گرد چکر کاٹتا ہے ۔دوزخ والے اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے: اے شخص! تمہیں کیا ہوا؟ کیا تم نیک کام کرنے اور بُرے کام نہ کرنے کی نصیحت نہیں کرتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں! میں تم کو نیک کام کرنے کی نصیحت کرتا تھا مگر خود نیک کام نہیں کرتا تھا۔ تم کو بُرے کاموں سے منع کیا کرتا تھا مگر خود برے کام کرتا تھا۔

1883. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُلُّ أُمَّتِيْ مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِيْنَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَاهَرَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحَ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ ، فَيَقُوْلَ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا ، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ .

(بخاری:6069،مسلم:7485)

1883۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میری تمام اُمت کے گناہ بخشے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہوں کا پردہ فاش کرتے ہیں۔ یہ بے ہودگی اور بے حیائی ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی برا کام کرے اور صبح کے وقت اٹھے تو اس کے گناہ پر اللہ نے تو پردہ ڈال رکھا ہو لیکن وہ خود لوگوں سے کہتا پھرے میں نے کل رات یہ اور یہ برے کام کیے۔ گویا اس کے رب نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تھی لیکن وہ صبح اٹھتا ہے اور اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو خود کھول دیتا ہے۔

1884. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ. فَقِيْلَ لَهُ. فَقَالَ: هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ .

(بخاری:6221،مسلم:7486)

1884۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی موجودگی میں دو شخصوں کو چھینک آئی۔ آپ ﷺ نے ایک کے لیے "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" (اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہا اور دوسرے کے لیے نہ کہا۔ آپ سے عرض کیا گیا: (آپ نے ایسا کیوں کیا؟) آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے (جس کے لیے آپ "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہا) "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کہا تھا اور اس دوسرے نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" نہیں کہا تھا۔

1885. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ.

1885۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمائی شیطان کی طرف سے ہے۔ تم میں سے جب کسی کو جمائی آئے تو اسے دفع کرنے کی کوشش کرے۔ (بخاری:3289،مسلم:7490)

1886. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّيْ لَا أُرَاهَا إِلَّا الْفَارَ إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ ، قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ لِيْ

1886۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا، کچھ پتہ نہ چلا وہ کہاں گیا۔ میرا خیال ہے چوہے وہی (نسل) ہیں کیونکہ ان کے آگے جب اونٹ کا دودھ رکھا جاتا ہے تو نہیں پیتے اور جب بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو پی لیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب احبار رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا یہ بات آپ نے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے کہا: ہاں۔ جب انہوں نے مجھ سے یہی سوال کئی بار کیا تو میں نے کہا: کیا میں

مِرَارًا. فَقُلْتُ أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ.

تورات پڑھتا ہوں؟۔ (بخاری:3305، مسلم:7496)

1887. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

1887۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (بخاری:6133، مسلم:7498)

1888. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ. (بخاری:2662، مسلم:7501)

1888۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے کسی کی تعریف کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے برا کیا تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی۔ یہ بات آپ نے کئی بار دہرائی۔ پھر فرمایا: تم میں سے جسے اپنے بھائی کی تعریف کرنی ہو اسے چاہیے کہ اس طرح کہے میں خیال کرتا ہوں جب کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ میں اللہ کے مقابلے میں کسی کی پاک بازی ثابت نہیں کر رہا۔ میرا خیال ہے وہ ایسا اور ایسا ہے اور یہ باتیں صرف اس صورت میں کہے جب کہ اس کے بارے میں ذاتی طور پر جانتا ہو۔

1889. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ. فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

1889۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کسی کی تعریف بڑھا چڑھا کر کرتے سنا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔ (بخاری:2663، مسلم:7504)

1890. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا. فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا. (بخاری:246، مسلم:7508)

1890۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں۔ اسی وقت میرے پاس دو شخص آئے جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے وہ مسواک اسے دی جو ان میں سے چھوٹا تھا تو مجھے کہا گیا بڑے کو دو۔ پھر میں نے وہ مسواک اسے دے دی جو بڑا تھا۔

1891. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ. (بخاری:3567، مسلم:7509)

1891۔ اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ گفتگو اس طرح کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپ ﷺ کے الفاظ گننا چاہے تو گن لے۔

1892. عَنْ عَازِبٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ، مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ. فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ

1892۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس ان کے گھر آئے۔ ان سے ایک کجاوہ خریدا۔ انہوں نے میرے والد عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجو تا کہ کجاوہ اٹھا کر میرے گھر پہنچا دے۔ میں وہ کجاوہ اٹھا کر ان کے ساتھ چلنے لگا اور میرے والد بھی چلے تا کہ اس کی قیمت وصول کر لیں۔ اس وقت میرے باپ نے کہا: اے ابوبکر! مجھے اس دن کی کیفیت سناؤ جب آپ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔

الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ. فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ. وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ. قَالَ نَعَمْ. قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ. فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ. ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى. قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ﴿ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ. شَكَّ زُهَيْرٌ. فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللَّهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ. فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا. فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ساری رات چلے۔ پھر صبح کے وقت بھی چلتے رہے۔ سورج خوب بلند ہو گیا اور دوپہر کا وقت آ گیا۔ راستے اس قدر سنسان ہو گئے کہ ان میں کوئی راہ گیر نہیں چل رہا تھا۔ اس حالت میں ہمیں اپنے سامنے ایک طویل چٹان نظر آئی جس کا کافی سایہ تھا اس جگہ دھوپ نہ آتی تھی۔ ہم اس کے قریب اتر گئے۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے زمین ہموار کی تا کہ اس پر نبی ﷺ آرام فرمائیں۔ اس جگہ کمبل بچھا دیا اور نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ آرام فرمائیں۔ میں آپ ﷺ کی حفاظت اور نگرانی کرتا ہوں۔ چنانچہ میں اُٹھ کر ارد گرد کا جائزہ لینے لگا۔ اچانک مجھے ایک گڈریا نظر آیا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا۔ وہ بھی وہی چاہتا تھا جو ہم نے کیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا: لڑکے تم کس کے غلام ہو؟ اس نے کہا: مدینے یا مکے (راوی کو شک ہے) کے فلاں شخص کا غلام ہوں۔ میں نے پوچھا: تمہاری بکریوں کے تھنوں میں دودھ ہے؟ کہنے لگا: ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا تم دودھ دوھو گے؟ کہنے لگا: ہاں۔ پھر اس نے ایک بکری کو پکڑا۔ میں نے کہا: اس کے تھنوں پر سے مٹی، بال اور میل کچیل جھاڑ کر صاف کر لو۔ (راوی کہتے ہیں: می نے حضرت حذیفہ کو دیکھا کہ وہ حدیث بیان کرتے وقت اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر اور جھاڑ کر دکھاتے تھے کہ اس طرح) چنانچہ اس نے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دیا۔ میرے پاس چمڑے کا ایک ڈول تھا جو میں نے ساتھ لے لیا تھا تا کہ نبی ﷺ کے لیے پانی رکھ لوں، جس میں سے آپ وضو کریں اور پئیں۔ میں (وہ دودھ لے کر) نبی ﷺ کے پاس آیا۔ میں آپ ﷺ کو جگانا پسند نہ کرتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا جس وقت میں پہنچا اسی وقت آپ ﷺ بیدار ہوئے تھے۔ میں نے دودھ پر قدرے پانی ڈالا تا کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نوش فرمایئے۔ آپ ﷺ نے سیر ہو کر تناول فرمایا کہ میرا جی خوش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ابھی روانگی کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ چنانچہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم روانہ ہو گئے۔ سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا تو میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ لوگ ہم تک پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ﴾ [التوبہ: 40] ''غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے اسے بد دعا دی۔ اس کا گھوڑا سوار سمیت پیٹ تک زمین

إِلَّا رَدَّهُ. قَالَ: وَوَفٰى لَنَا.
(بخاری:3615، مسلم:7521)

میں دھنس گیا۔ حالانکہ وہ زمین سخت تھی۔ سراقہ نے کہا: میرا خیال ہے تم دونوں نے مجھے بد دعا دی ہے۔ اب میرے لیے دعا کرو۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔ میں ہر اس شخص کو جو تمہاری تلاش میں آئے گا، تمہاری طرف آنے سے روک دوں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعا کی، وہ اس مصیبت سے نجات پا گیا جو بھی اسے راستہ میں ملتا اس سے کہتا: میں اچھی طرح دیکھ بھال چکا ہوں، وہ اس طرف نہیں ہیں، ہر اس شخص کو واپس بھیج دیتا۔ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

54...... ﴿ کتاب التفسیر ﴾

قرآن کی تفسیر کے بارے میں

1893. عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قِيْلَ لِبَنِیْ إِسْرَائِيْلَ ﴿ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ ﴾ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى أَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا: حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ . (بخاری:3403، مسلم:7523)

1893۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ ﴿ وَادْخُلُوْا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ ﴾ [البقرۃ:58] ''اور دروازے سے جھکتے ہوئے داخل ہونا اور کہتے جانا : حِطَّةٌ حِطَّةٌ '' لیکن انہوں نے حکم بدل دیا، سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور ''حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ '' (بالی میں دانہ) کہنے لگے۔

1894. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَابَعَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ حَتّٰى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْیُ ثُمَّ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ.

1894۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ پر آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے آخری دور میں اللہ نے پے در پے وحی نازل فرمائی اور آپ ﷺ کی وفات سے پہلے آپ ﷺ پر بہت زیادہ وحی نازل ہوئی۔ اس کے بعد آپ ﷺ کا وصال ہوا۔ (بخاری:4982، مسلم:7524)

1895. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِیْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا. قَالَ أَیُّ آيَةٍ؟ قَالَ: ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ.
(بخاری:45، مسلم:7527)

1895۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا: اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جسے تم تلاوت کرتے ہو۔ کاش وہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو جس دن وہ نازل ہوئی عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ کہنے لگا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدہ:3] ''آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا۔ اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کر لیا۔''
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں وہ دن اچھی طرح معلوم ہے بلکہ وہ جگہ بھی جہاں یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ وہ جمعے کا دن تھا۔ آپ ﷺ مقام عرفات میں (خطبہ کے لیے) کھڑے تھے۔

1896. عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا ﴾ إِلٰى ﴿ وَرُبَاعَ ﴾ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِیْ هِیَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِیْ حَجْرِ

1896۔ حضرت عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کے متعلق پوچھا: ﴿ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ﴾ [النساء:3] ''اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ

وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِيْ مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِيْ صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوْا أَنْ يُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوْا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوْا أَنْ يَنْكِحُوْا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَاءِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ ﴾ وَالَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِيْ قَالَ فِيْهَا ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى ﴿ وَتَرْغَبُوْنَ أَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ ﴾ يَعْنِي هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيْمَتِهِ الَّتِي تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِهِ حِيْنَ تَكُوْنُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوْا مَا رَغِبُوا فِيْ مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

(بخاری:2494، مسلم:7528)

انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین اور چار چار سے نکاح کرو۔"

اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی ولی کے زیرِ پرورش ہو۔ وہ اپنے ولی کو اپنے مال میں شریک کر لے، پھر اس کے ولی کو اس کا مال اور جمال پسند آ جائے۔ ولی یہ چاہے کہ اس سے نکاح کر لے بغیر اس کے کہ اس کے ساتھ مہر کے معاملے میں انصاف کرے۔ اس آیت میں اس بات منع کر دیا گیا کہ ایسی لڑکیوں کے ساتھ مہر کے معاملے میں انصاف کیے بغیر نکاح نہ کیا جائے۔ ولی اگر اس کے ساتھ نکاح کرے تو اسے بھی وہ پورا مہر ادا کرے جو زیادہ سے زیادہ اسے مل سکتا ہے۔ یہ حکم دیا گیا کہ ان لڑکیوں کے علاوہ جو عورتیں تم کو پسند ہوں ان سے نکاح کر لو۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں فتویٰ طلب کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

﴿ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ ﴾ [النساء:127] "لوگ آپ سے عورتوں کے معاملے میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ آپ بتائیں، اللہ تمہیں ان کے معاملے میں فتویٰ دیتا ہے اور ساتھ ہی وہ احکام بھی یاد دلاتا ہے جو پہلے سے تم کو اس کتاب میں سنائے جا رہے ہیں یعنی وہ احکام جو ان یتیم لڑکیوں کے متعلق ہیں جن کے حق تم ادا نہیں کرتے اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو۔ اور وہ احکام جو ان بچوں کے متعلق ہیں جو بے چارے کوئی زور نہیں رکھتے۔ اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔" اور اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا کہ کتاب میں اس کے حکم تمہارے لیے بیان ہو چکے ہیں اس سے مراد وہ پہلی آیت ہے جس میں کہا گیا ہے: ﴿ وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَآءِ ﴾ [النساء:3] "اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کر سکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان سے نکاح کر لو۔"

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دوسری آیت (النساء:127) میں یہ جو فرمایا: ﴿ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ ﴾ اس سے مراد یہی ہے کہ اگر کسی

کو اپنے زیر پرورش یتیم لڑکی میں کسی قسم کی رغبت ہوا گر وہ مال و جمال میں کم تر ہو (تو یہ رغبت کہ اس کا نکاح نہ ہوتا کہ کوئی اس کا سر پرست پیدا نہ ہو جائے اور اس کا مال خود ہڑپ کر لیا جائے) اگر لڑکی صاحب مال و جمال ہو تو یہ رغبت کہ خود اس سے نکاح کر لیا جائے، دونوں صورتوں میں حکم دیا گیا ہے کہ یتیم لڑکیوں سے انصاف کیا جائے۔ اگر خود نکاح کرنا ہو تو دستور کے مطابق پورا مہر ادا کریں۔ اگر ان سے خود نکاح کرنے کی رغبت نہ ہو تو بھی انصاف کیا جائے اور کسی دوسری جگہ ان کا نکاح کر دیا جائے۔

1897. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ ﴿ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ أُنْزِلَتْ فِيْ وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِيْ يُقِيْمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِيْ مَالِهِ إِنْ كَانَ فَقِيْرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوْفِ.
(بخاری:2212، مسلم:7533)

1897۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ﴿ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ﴾ ''یتیم کا جو سر پرست مالدار ہو اسے چاہیے کہ وہ بچے اور جو غریب ہو وہ بھلے طریقے سے کھائے۔''

یہ آیت یتیم کے ایسے ولی کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو یتیم کا نگران ہو اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرتا ہو وہ خود اگر فقیر ہو تو یتیم کے مال میں سے جائز طریقے سے کھائے تو کوئی حرج نہیں۔

1898. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا ﴾ قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيْدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُوْلُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِيْ فِيْ حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْ ذٰلِكَ. (بخاری:2450، مسلم:7538)

1898۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آیت: ﴿ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا أَوْ إِعْرَاضًا ﴾ ''جس کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رخی کا اندیشہ ہو''۔

ایسے شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کی بیوی موجود ہو لیکن وہ اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دیتا ہو، اور چاہتا ہو کہ اسے چھوڑ دے تو وہ عورت اس سے کہے میں تم کو اجازت دیتی ہوں کہ دوسری شادی کر لو۔

1899. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: آيَةٌ اخْتَلَفَ فِيْهَا أَهْلُ الْكُوْفَةِ، فَرَحَلْتُ فِيْهَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا. فَقَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾ هِيَ آخِرُ مَا نَزَلَ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.
(بخاری:4590، مسلم:7541)

1899۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آیت کے مفہوم کے بارے میں اہل کوفہ کے درمیان اختلاف رائے ہو گیا۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا: یہ آیت: ﴿ مَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾[النساء:93] ''جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے۔'' آخری آیت ہے جو اس سلسلہ میں نازل ہوئی ہے اور اسے کسی دوسری آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

1900. قَالَ ابْنُ أَبْزٰى: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ

1900۔ عبدالرحمٰن بن ابزی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مندرجہ ذیل دو آیتوں کے بارے میں پوچھا گیا: ﴿ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا ﴾ وَقَوْلِهِ ﴿ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ ﴾ فَسَأَلْتُهُ ، فَقَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ، قَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: فَقَدْ عَدَلْنَا بِاللّٰهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ غَفُوْرًا رَحِيْمًا ﴾.

(بخاری:4765، مسلم:7545)

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ﴾ ''جوشخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا دوزخ ہے۔'' ﴿ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًاo ﴾ ''جو اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہیں پکارتے ، اللہ کی حرام کی ہوئی کسی جان کو ناحق ہلاک نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں۔ یہ کام جو کوئی کرے وہ اپنے گناہ کی سزا پائے گا۔''

میں نے ان کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ دوسری آیت جب نازل ہوئی تو اہل مکہ نے کہا: کہ ہم نے تو شرک بھی کیا اور اس جان کو بھی قتل کیا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے اور بے حیائیوں کا ارتکاب بھی کیا۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o ﴾ [الفرقان:70] ''مگر جس نے توبہ کی ، اور ایمان لا کر عمل کیے، ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

1901. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ﴾ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ رَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ لَهُ فَلَحِقَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَتَلُوْهُ وَأَخَذُوْا غُنَيْمَتَهُ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾ تِلْكَ الْغُنَيْمَةُ.

(بخاری:4591، مسلم:7548)

1901۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ﴿ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ج تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ﴾ [النساء:94] ''اور جو تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مومن نہیں۔ تم دنیوی فائدہ چاہتے ہو۔.....''

یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی جب ایک شخص کو جس کے پاس کچھ بکریاں تھیں۔ مسلمان ملے تو اس نے کہا: ''السلام علیکم'' لیکن مسلمانوں نے سے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں لے لیں۔ آیہ کریمہ میں :عرض الحیوۃ الدنیا سے مراد اس کی یہ تھوڑی سی بکریاں ہیں۔

1902. عَنِ الْبَرَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِيْنَا كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوْا فَجَاءُوْا لَمْ يَدْخُلُوْا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُوْرِهَا . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذٰلِكَ فَنَزَلَتْ ﴿ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ، وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ﴾.

1902۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آیت: ﴿ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ﴾ [البقرۃ:189] ''یہ نیکی نہیں کہ تم اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے داخل ہو۔ اصل نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ سے ڈرے۔ لہٰذا تم اپنے گھروں میں ان کے دروازے ہی سے آیا کرو۔''

ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ انصار کی عادت تھی کہ جب حج کر کے واپس آتے تو اپنے گھروں میں دروازوں سے داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ گھر

(بخاری:1803، مسلم:7549)

کے پچھلی جانب سے اندر جاتے تھے۔ایک موقع پر ایک انصاری حج کرکے آیا گھر میں دروازے کی جانب سے داخل ہوگیا۔اس کی اس بات پر اسے شرم دلائی گئی تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى وَأْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ﴾ [البقرۃ:189]

1903. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﴿ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ ﴾ قَالَ كَانَ نَاسٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعْبُدُوْنَ نَاسًا مِّنَ الْجِنِّ فَأَسْلَمَ الْجِنُّ وَتَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ.
(بخاری:4714، مسلم:7557)

1903۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت: ﴿ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ ﴾ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت انسانوں کے اس گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو جنوں میں سے کچھ اشخاص کی پوجا کیا کرتے تھے۔پھر وہ جن مسلمان ہوگئے لیکن انسانوں کا یہ گروہ ان کی عبادت سے چمٹا رہا تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهُ ﴾ [بنی اسرائیل:57] "جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ خود اپنے رب کا قرب تلاش کرتے ہیں کہ کون اس سے زیادہ قریب ہوجائے۔وہ اپنے رب کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔"

1904. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُوْرَةُ التَّوْبَةِ؟ قَالَ التَّوْبَةُ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ (وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ) حَتّٰى ظَنُّوْا أَنَّهَا لَمْ تُبْقِ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا ذُكِرَ فِيْهَا. قَالَ قُلْتُ: سُوْرَةُ الْأَنْفَالِ؟ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَدْرٍ. قَالَ قُلْتُ سُوْرَةُ الْحَشْرِ؟ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ بَنِي النَّضِيْرِ. (بخاری:4882، مسلم:7558)

1904۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سورۂ توبہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: کہ سورۂ توبہ تو ذلیل کرنے والی ہے۔اس میں بار بار وَمِنْهُمْ نازل ہورہا ہے۔ایسا گمان ہوتا ہے کہ کسی کو نہیں چھوڑا جائے گا۔سب کا ذکر کردیا جائے گا۔پھر میں نے آپ سے سورۂ انفال کے متعلق پوچھا تو آپ نے کہا: یہ سورت غزوۂ بدر کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی۔میں نے سورۂ حشر کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کہ اس سورت میں بنی نضیر کے بارے میں ذکر ہے۔

1905. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: خَطَبَ عُمَرُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتّٰى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا.
(بخاری:5588، مسلم:7559)

1905۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر نبوی پر کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور فرمایا: شراب کے حرام ہونے کا حکم نازل ہوا اس وقت شراب پانچ چیزوں سے تیار کی جاتی تھی: (1) انگور۔(2) کھجور۔ (3) گندم۔(4) جو۔(5) شہد۔ خمر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔تین باتیں ایسی ہیں کہ میری شدید خواہش تھی کہ نبی ﷺ ہم سے جدا ہونے سے پہلے ان کے متعلق واضح احکام دے دیتے: (1) دادا، (2) لاوارث مرنے والا۔(کلالہ) (3) سود کی ایک قسم۔

1906. عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَزَلَتْ

﴿ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ﴾ فِیْ سِتَّةٍ مِنْ قُرَیْشٍ: عَلِیٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَیْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ ابْنِ عُتْبَةَ.

(بخاری:3966،مسلم:7562)

1906۔قیس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو قسم کھا کر کہتے سنا کہ یہ آیت: ﴿ هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّهِمْ ﴾ [الحج:19] ''یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔'' ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو غزوۂ بدر کے دن صف سے نکل کر ایک دوسرے کے مقابلے میں دست بدست لڑے تھے۔(مسلمانوں کی طرف سے)...... (1) حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ، (2) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ، (3) حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ عنہ ، (اور کافروں کی طرف سے) ربیعہ کے دونوں بیٹے :(1) عتبہ،(2) شیبہ،(3) ولید بن عتبہ۔

تَمَّ الْكِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(تفسیری) ترجمہ قرآن مجید

مترجم : پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

یہ بنیادی طور پر ترجمہ اور تفسیر کا حسین امتزاج ہے جس کو تفسیری ترجمہ قرآن مجید کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بامحاورہ تفسیری ترجمہ اس اعتبار سے بالکل جدید اور منفرد ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے ایک عام قاری کو کسی تفسیر یا حاشیے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور وہ مطالب قرآنی کو بسہولت سمجھتا چلا جاتا ہے اس کے علاوہ اس تفسیری ترجمے میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

۱۔ یہ نہایت آسان، سلیس اور رواں ترجمہ ہے

۲۔ یہ باہم مربوط، شگفتہ اور پرتاثیر عبارت رکھتا ہے

۳۔ اس میں حسب موقع وضرورت پیراگرافنگ کی گئی ہے

۴۔ اس میں اردو کے جملے رموز اوقاف کا لحاظ رکھا گیا ہے مگر خطوط وحدانی مصلحت کے تحت استعمال نہیں کیا گیا

۵۔ اس میں قرآن مجید کے اندر وارد تمام ضمائر کے مراجع دیے گئے ہیں

۶۔ اس میں ہر جگہ مخاطبین کی تعیین کی گئی ہے

مکتبہ قرآنیات ، لاہور

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا روایت کردہ احادیث کا مجموعہ
جو اُنہوں نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہؒ کو خود لکھوایا تھا

[الصحيفة الصحيحة]

عربی متن اور ترجمہ وتشریح کے ساتھ

مترجم وشارح

پروفیسر مولانا محمد رفیق چودھری

1۔ احادیث نبویہؐ کا سب سے پہلا اور قدیم مجموعہ
2۔ 139 احادیث کا مستند نسخہ
3۔ ہر حدیث کو نمبر وار اور اعراب کے ساتھ لکھا گیا ہے
4۔ ہر حدیث کا بخاری، مسلم اور صحاحِ ستہ وغیرہ کی کتب سے حوالہ
5۔ منکرین حدیث کے اس اعتراض کا ٹھوس اور مسکت جواب کہ احادیث حضورؐ کی وفات کے دوڑھائی سو سال بعد لکھی گئیں
6۔ حدیث کے اوّلین سرچشمے کی حیثیت سے ایک بابرکت، روح پرور اور ایمان افروز مجموعۂ احادیث
7۔ اعلیٰ کاغذ، خوبصورت جلد اور رنگین ٹائٹل کے ساتھ

مکتبہ قرآنیات
یوسف مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: 042-5811297، 0333-4399812